تاریخ بغاوت ھند

شروع سال ۸۵؁ مین مفسدہ پردازون نے یہہ غلط خبر مشہور کی کہ نئی بندوقوں
کے واسطے ولایت سے ... ھ چنانچہ آئے ہین جن مین سور اور گاے کی چربی
لگی ہوئی ہے اور ایسے کارتوسون کے تقسیم کرنے سے سرکار کا ارادہ ہے کہ مذہب
ہنود اور مسلمان جاتا رہے اور سب لوگ عیسائی ہو جاوین ۲۲ تاریخ جنوری ۸۵؁
مقام دمدمہ مین کہ کلکتہ کے قریب ہے کسی کمینی قوم کے ہندو نے دوم بنگال گرانیڈیر کے
ایک برہمن سپاہی سے پانی پینے کو لوٹا چاہا
نے سپاہی سے کہا کہ اجی مہاراج آپ اپنی
آپکو گاے اور سور کی لگے ہوئے چربی کے

کی ذات کہان رہیگی برہمن نے یہہ سنکر اس خبر کو سب اپنے بہائی ہندوون مین پہیلایا
تمام فوج ہندوستانی متعینہ اُس مقام کو گمان ہوا کہ وہ ذات مین سے خارج ہون گے
اور جب وہ گہر جائینگے تو کوئی اون کے ساتہہ کہانا نکہاویگا جب اس بات کی خبر انگریزی
افسرون کو ہوئی اونہون نے پریٹ کا حکم دیا جب سب فوج آراستہ ہو کر کہڑی
ہوئی افسرون نے باعث ناراضگی استفسار کیا اونہون نے جو سنا تہا وہ بیان
کیا افسرون نے سنکر اون کی دلجمعی کی اور جو جو فاسد اور جہوٹی خبرین اونہون نے سنی
تہین اون کی تردید ۔ خشک کارتوس دئے گئے اون سے کہا گیا کہ چاہو جس چکنائی سے
ان کو چکنا کر کے استعمال کرو علاوہ ازین یہہ بہی قرار پایا کہ ولایت سے کارتوس تیار ہو کر نہ آوین
بلکہ کاغذ اور گولی علیحدہ علیحدہ بہیجے جاوین [illegible] ہندوستان مین تیار کئے جاوین
بعد وقوع اس ماجرہ کے بارک پور جہان کہ کلکتہ کی چہاونی ہے ایک اور واردات پیش
ہوئی وہان کے سپاہیون نے کارتوس منہہ سے کاٹنے مین جو کہ بندوق بہرنے کے وقت
ضرور ہے انکار محض کیا اور کہا کہ کاغذ کارتوس موجودہ [illegible] لگتا ہے سے پہلے منہہ مین

ی کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور
کے واسطے اجلاس فرمایا اور رجمنٹ
ر استفسار کیا کہ کارتوس نکلے کاٹنے کی کیا

وجہہ ہے بیج ناتھہ سپاہی نے آگی بڑہ کے عرض کی کہ ہم کو شک ہے کہ اس کاغذ
کا رتوس سے شاید ہمارے ایمان مین فرق پڑے ایسا کاغذ ہم نے پیشتر کبھی نہ دیکھا تھا
اور لوگ بازار مین مشہور کرتے ہین کہ اس کاغذ پر چربی چڑہی ہوئی ہے یہہ سنکر صاحبان
کچہری نے اوس کے ہاتھہ مین وہ کاغذ دیا اور کہا کہ اس کو اچھی طرح روشنی مین دیکھہ کر
بیان کرو کہ تمہارے نزدیک اس مین کون سی چیز قابل اعتراض ہے بیج ناتھہ نے کہا
کہ غریب پرور مجھکو اس کاغذ مین اس باعث سے شک ہوتا ہے کہ یہہ سخت اور کپڑے
کی مانند معلوم ہوتا ہے اور کاغذ کے طور سے نہین پھٹتا بعد ازان ایک اور سپاہی
مسمی چاند خان کے اظہار ہوے اوس نے بیان کیا کہ کاغذ کارتوس کے کاٹنے مین
اعتراض اس وجہہ سے ہوا کہ وہ سخت مثال چمڑہ کی معلوم ہوتا ہے اور جلانے کیوقت
اوسمین سے بو چربی کی آتی ہے چنانچہ سپاہیون نے چوتھی تاریخ ماہ حال کو کاغذ
کارتوس کو جو پانی مین بھگو کر جلایا تو جلتے وقت اوس مین سے چرانہد پہلی یہہ دیکھہ کر
تمام رجمنٹ کے لوگ خایف ہو گئے اس کہنے پر ایک ٹکرا کاغذ کارتوس بر سرا جلاس
جلایا گیا اوسوقت چاند خان سے پوچھنے سے اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو اس
مین سے ویسی بدبو نہین آئی لیکن پھر بہی اوس نے کاغذ کے استعمال سے انکار کیا کیونکہ وہ
مانند موم جامہ کے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد صوبہ دار خدا بخش کو بلا کے پوچھا اوس نے

جواب دیا کہ مجھکو اس کاغذ کے کاٹنے مین کچھہ انکار نہین ہے لیکن چھاونی مین عام
مشہور ہے کہ اس کاغذ پر چربی چڑہی ہوئی ہے بعد ازان گلاب خان جمعدار نے بہی
بالیقین یہہ بیان کیا کہ کارتوس مین ضرور چربی لگی ہے کیونکہ یہہ مانند کاغذ کے نہین ہے
جو کہ پہلے مروج تہا جب کہ صاحبان عدالت کو بخوبی معلوم ہوا کہ فوج کے لوگ اس کاغذ کے
کاٹنے سے بالکل ناراض ہین تو اس لحاظ سے کہ مذہبی توہمات مین خواہ غلط ہون
یا صحیح ہرگز مداخلت نہ دینا چاہیئے حکم دیا کہ اس امر کی آزمایش کیجاوے کہ آیا کارتوس
بغیر منہہ سے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کر نئی رفل مین باسانی تمام بہر سکتے ہین
یا نہین چنانچہ اس امر کا امتحان کیا گیا اور بروقت امتحان معلوم ہوا کہ سپاہی لوگ
باہین ہاتہہ سے کارتوس پہاڑ کے اوتنی ہی جلدی اور اسانی سے رفل مین بہر
سکتے ہین جیسا منہہ سے کاٹ کے اس تجربہ کے بعد سپہ سالار ہند نے اس بات مین
اپنی منظوری کا حکم دیا اور امیر کبیر نواب گورنر جنرل ہند نے اس حکم کا اعلان فرمایا کہ آیندہ
کو سپاہی لوگ کارتوس بجاے منہہ کے کاٹنے کے باہین ہاتہہ سے پہاڑ کے بہرین یہہ
فیصلہ ہوا ہی تہا کہ بہرام پور مین فساد تازہ پیدا ہوا ۳۴ وین پلٹن کے کچھہ سپاہی
بارک پور سے بدل کے بہرام پور گئے یہہ شہر بہاگیرتی کے باہین کنارہ پر اکیسویں میل
کلکتہ سے مغرب کی طرف واقع ہے اس مقام پر ۱۹ وین پلٹن کے سپاہیون نے

اون کی دعوت کی دعوت کے وقت اونہون نے تمام ماجرا جو دمدمہ اور بارک پور مین دربار کارتوس
ہوا تھا بیان کیا ۲۶ تاریخ فروری کو حسب دستور کارتوس قدیم سے قواعد کرنیکا حکم ہوا اونہون نے انکار
کیا اور کارتوس نہ لین اور بیان کیا کہ کارتوس کے کاغذ مین انکو شبہ ھے کہ دو طرح کے دئے گئے ہین ایک مین
اون کو گمان ھے کہ چربی لگی ہوئی ھے حالانکہ یہہ امر محض غلط تھا وہی پرانے کارتوس اون کو دئے
گئے تھے یہہ عدول حکمی یا تو صریح حرمزدگی اور منشاء بغاوت کے باعث تھی یا اون کو کسی نے بہکایا
ہوگا یہہ دیکھکر حکام کو ضرور پڑا کہ اب اسکا علاج ضرور چاہئے لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے
حکم دیا کہ صبح کو رسالہ سواران اور توپخانہ ہندوستانی پریٹ پر حاضر ہو اوسی شب دس یا گیارہ
بجے رات کو ۱۹ وین رجمنٹ کے سپاہیون نے بلوہ کرکے کوٹھہ جہان کہ بندوقین جمع رہتی تھین
توڑکر اپنی بندوقین لین مین لا رکھین صبح ہوتے ھی توپین تیار ہوئین اور افسر لوگ نے
پریٹ پر پہنچ کر دیکھا تو سپاہی لوگ بغیر وردی لیکن مسلح غل و شور مچا رھے ہین یہہ دیکھکر
مچل صاحب نے اون سے تقریر کی اور کہا کہ تم لوگون کو کیا گمان فاسد ہو گیا ھے اور جو
توہمات تمہارے دلون پر چہا رھے ہین وہ محض غلط اور بے بنیاد ہین اور تمہین چاہئے
کہ اپنے ہتیار رکہدو اور بدستور اپنے لین کو جاؤ یہہ سنکر افسران ہندوستانی نے کہا کہ سپاہی
لوگ ہتیار رکہنا نہین چاہتے جب تک کہ آپ توپخانہ اور رسالہ نہ ہٹا لین گے صاحب بہادر نے منظور فرمایا
توپخانہ اور سوارون کو ہٹا لیا بعد اس کے سپاہیون نے بھی اپنے ہتیار رکہدئے چوتھی تاریخ

مارچ ۱۸۵۷ء کو خبر مفسدہ بہرام پور کی کلکتہ میں پہنچی لیکن چونکہ ولایتی فوج بہت کم تھی لہذا برگشتہ
سپاہیوں کی سزا دہی میں تامل واقع ہوا پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ کو رنگون سے
جو ملک برہما میں واقع ہے طلب کیا اور پلٹن مذکور ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو کلکتہ میں پہنچ گئی تب میجر
جنرل ہیرسی صاحب حاکم فوج بارک پور نے ارادہ مصمم کیا کہ ۱۹ ویں پلٹن سے جس نے بہرام پور میں صریح
حکم عدولی کی اور آمادہ فساد ہوئی ہتیار چھین کے اوسکا نام کاٹ دیا جاوے چنانچہ ۳۱
مارچ کو پلٹن مذکور بہرام پور سے بارک پور طلب ہو کر آئی اور اوس کے ہتیار لے لیئے گئے تنخواہ
کل سپاہیوں کی بیباق کر دی گئی اور اونکو پھلتا گہاٹ سے دریا پار اوتار دیا امیر کبیر نواب
گورنر جنرل ھند نے جب حاکمان ولایت کو اس امر کی تفصیل لکھی تو بیان کیا کہ اب امید ھے
کہ اس سخت سزا کے باعث سے کل ہندوستانی فوج کو یقین ہو جائیگا کہ نہ بجا اوری شرائط
فرض اور عدول حکمی حاکمان فوج میں بجز غارتی کے کچھ اور اونکو حصول نہیں ھے ہتیار لینے کے
وقت میجر جنرل ہیرسی صاحب نے تمام فوج کے سامنے جو اوس وقت پریڈ پر موجود تھی بہت فصاحت اور
صفائی کے ساتھ گورنر جنرل ھند کا حکم پڑہ کر سنایا کہ افواہیں جو درباب مذہب کے فتنہ پردازوں
نے مشہور کی ہیں وہ محض بے اصل اور بے بنیاد ہیں اور سرکار انگلشیہ کو ہرگز ہرگز کبھی نہ منظور ہوا اور
نہ ہوگا کہ کسی کے عقاید مذہب میں دست اندازی کرے ۳۴ ویں پلٹن متعینہ بارک پور بھی نہایت
برانگیختہ خاطر تھی اور برگشتگی کی ہوا نے اوس کے دل میں زیادہ اثر کر رکھا تھا جب کہ ۱۹ ویں

پلٹن مذکورہ بالا کو واسطے ہتیار حوالہ کرنے کے طلب کیا تہا تو بروقت اوس کے پہنچے مقام
باراست مین جو کہ اٹھہ میل بارک پور سے ہے ۳۴ وین پلٹن کے سپاہیون نے پیغام
بھیجا کہ تم اپنے افسرون انگریزی کو مار ڈالو اور بارک پور مین آن کے اور ہم سے شامل
ہو کے یہان سب افسرون کا کام تمام کرو اور چہاونی اور بنگلے پھونک کے کلکتہ پر حملہ کرو
لیکن ۱۹ وین پلٹن نے اسپر عمل نکیا ۱۹ مارچ کو ۳۴ وین پلٹن کے ایک سپاہی مسمی منگل
پانڈے نے نشہ مین بدمست ہو کے اپنے تئین مسلح کیا تلوار لیکے اور بندوق بھر کے گہر سے
نکلا اور اپنے بہائی بندون کو آواز دی کہ اوس کے ساتھہ ہو جاوین اور اوس نے بیان کیا
کہ جس کسی انگریزی افسر کو وہ دیکہیگا مار ڈالیگا لفٹنٹ باصاحب نے جب یہہ حال
اور یہہ انگیختگی مزاج کل پلٹن کا سنا تو وہ فی الفور سوار ہو کر لین مین تشریف لائے منگل پانڈے
نے صاحب موصوف کی طرف گولی ماری لیکن وہ اون کے گہوڑے کے لگی صاحب نے
یہہ دیکھہ کے اپنے بچاو کی خاطر اپنا تمنچہ چلایا لیکن نشانہ نہ لگا تب سپاہی نے صاحب کو تلوار
سے زخمی کر کے گہوڑے سے اوتار لیا سیکڑون سپاہی خاموش تماشا دیکھا کئے اور کوئی شخص
سواے شیخ پلٹو اور ہندوستانی سارجنٹ میجر کے صاحب کی مدد کو نہ آیا بلکہ ایک جمعدار
نے منگل پانڈے کی گرفتاری مین انکار کیا اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی کہ کوئی صاحب
کی مدد نہ کرے صاحب موصوف بھزار دشواری اس خونخوار کے ہاتھہ سے جان بر

ہوئے یہہ ماجرا سنکر میجر جنرل ھیرسی صاحب معہ دیگر افسران موقع واردات پر آئے اور بدقت
منگل پانڈے کو گرفتار کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین منگل پانڈے او جمعدار پر
جرم ثابت کرکے حکم قصاص کا اون کی نسبت نافذ فرمایا چنانچہ ۸ اپریل کو فتوی عمل مین
آیا حاکمان کلکتہ کو یقین ہوا کہ اس سزا کے باعث سے کل ۳۴ وین پلٹن کے آدمیون
کو عبرت ہو جائیگی لیکن برخلاف اس کے وہ پلٹن اور بھی زیادہ گستاخ اور نافرمان
بردار ہوتی گئی یہہ حال دیکھہ کر مناسب سمجھا کہ اس پلٹن کے ہتیار بھی چھین لئے جاوین چنانچہ
۵ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کل فوج گورہ اور ہندوستانی قرب وجوار کلکتہ معہ توپخانہ
بارک پور مین جمع کی گئی اور ۶ تاریخ صبح کو یہہ فوج دو صف مین آراستہ ہوئی اور
چارسو سپاھی ۳۴ وین پلٹن کے جو چھاونی بارک پور مین موجود تھے توپون کے
سامنے کھڑے کئے گئے لفٹننٹ چاپیر صاحب مترجم نے حکم محکم اوس پلٹن کے ہتیار
چھین لینے اور نام کاٹنے کا سنایا بعد ازان جنرل ھیرسی صاحب نے اون کو حکم
دیا کہ ہتیار رکھدو اور وردی جسکو اونکے تن پر ہونے سے کمال بیعزتی ہے اوتار
کے حوالہ کرو جب اونہون نے ہتیار دیدیے اور وردی اوتار کے حوالہ کردی اوسوقت
اون کی تنخواہ بیباق کی گئی اور اون کو معہ اون کے بال بچے بحراست کمپنی گرانیڈیر
۸۴ رجمنٹ گورہ اور کچھہ سواران ہندوستانی کے چنسرہ کو روانہ کیا تاکہ وہان مقیم رہین

اور دریا پار ہوکے شہر چاٹگام کی طرف جہاں باقی چار کمپنی اون کی پلٹن کی مقیم تہین نہ

جانے پاوین اس موقع پر بہی فوج کی دلجمعی کی گئی کہ سرکار سے عقاید مذہب مین کبہی دست اندازی نہین

ہوئی اور نہ ہوگی اور اون کو لازم ہے کہ فتنہ پردازون کے فریب مین نہ آوین اور اون

شیاطین کے اغوا کرنے سے کوئی امر نمک حرامی یا عدول حکمی کا نہ کرین یہہ سرگذشت شروع

فساد تو بنگالہ کی ہے اب اضلاع شمال مغربی کا احوال سنئے نئے کارتوسون کی خبر یہان بہی

پہنچی اور اوسکا اثر اول انبالہ مین جو ملک این روئے ستلج مین واقع ہے نمود ہوا ہرنسی سنگہ

صوبہ دار ۳۶ وین پلٹن متعینہ چہاونی انبالہ نے سب اپنے بہائیون کے روبرو بیان کیا

کہ نئے کارتوسون مین کچہہ بگاڑ نہین ہے اور نہ اوسکو اون کے استعمال مین مطلق عذر ۲۶ تاریخ

مارچ کو اوسکے گہر مین کسی نے آگ لگادی جس سے اوسکا گہر اور اسباب جلگیا پہر تو چہاونی

مین آتش زدگی شروع ہوئی ۱۳ تاریخ اپریل کو آگ لگی پہر ہندرہوین کو اور پہر سولہوین کو

دو جگہہ جس روز سرکاری اسباب تیس ہزار روپیہ کا جلگیا ۱۷ تاریخ کو ایک خالی بنگلہ اور ایک

افسر کا اصطبل اور ایک اور مکان جلگیا ۲۰ تاریخ کو معلوم ہوا کہ پانچوین پلٹن کے جمعدار

اور حوالدار کا گہر جلانے کا ارادہ تہا یہہ دونو ہندوستانی افسر نئے کارتوس سے راضی تہے

جمعدار کے پلنگ کے نیچے بارود اور گندک چہپی ہوئی پکڑی گئی ۲۱ اور ۲۲ اور ۲۵ تاریخ کو

برابر آتش زدگی رہی اور بہت مکانات چہاونی جلگئے یہہ حال دیکہکر افسران انگریزی اور کمشنر

بارنس صاحب کو کمال تشویش ہوئی اور کپتان ہوارڈ صاحب مجسٹریٹ چہاونی انبالہ نے سرکار کو کلکتہ اس مضمون کی چہٹی لکہی کہ چہاونی انبالہ مین اس آتش زدگی کا باعث میرے نزدیک کارتوس نو ایجاد ہے سپاہیون کے دل مین گمان غلط بیٹہہ گیا ہے کہ ان کارتوسون کے استعمال سے ان کا دین اور ایمان جاتا رہیگا کل سپاہیون مین سازش ہوگئی ہے اور انہین کا یہہ سب کام ہے اور اسی وجہہ سے باوجود اقرار انعام اور کوشش اور تحقیقات تمام کے کوئی شخص آتش زدگی کا فاعل اور مجرم ظاہر نہین ہوا ۔

میرٹھہ مین بغاوت کا آغاز اور وہان سے سرکشون کا دہلی کی طرف فرار ہونا

یہہ کب گمان تہا کہ میرٹھہ مین جہان اتنی فوج ولایتی مقیم تہی اول سرکشی شروع ہوگی بارکپور سے لیکے ستلج تک کہین اسقدر فوج گورہ کی تعین نہ تہی میرٹھہ مین اسوقت ۶۰ وین رفل گورہ جسمین ایک ہزار مضبوط جوان تہے اور چہہ سو جوانون کا چہٹا رسالہ ڈریگون اور ولایتی توپخانہ اسی معہ پانچ سو توپچی موجود تہے غرض کہ کل فوج ولایتی قریب ڈیڑھ ہزار دو سو کے تہی اور ہندوستانی فوج گورہ کی فوج سے کچہہ تہوڑی زیادہ تہی یعنی تیسرا رسالہ ترک سوارون کا اور گیارہوین اور ۲۰ وین پلٹن پیادگان ۔ چربی لگے ہوئے کارتوسون کی خبر اور مختلف افواہین بے بنیاد سب جگہہ پہنچ گئی تہین علاوہ ازین فتنہ انگیزون نے یہہ بہی مشہور کیا کہ سرکار نے ہنود کا مذہب بگاڑ دینے کے واسطے آٹے مین ہڈی اور گائے کی ہڈیان

پسوائی ہین اور اس لغویات کو علاوہ سپاہیون کے جو فرقہ جاہل مشہور ہے اچھے اچھے باشندون
ہند نے یقین کر لیا جن کو عقل کا دعوی تھا اصل مین ان کو جہل مجسم کہنا چاہیے ان عقلون سے
کوئی اتنا پوچھے کہ صاحب ذرا عقائد مذہب عیسوی کو تو دیکھیے اون کے ہان کہان لکھا ہے
کہ فلانی چیز کہانے سے انسان عیسائی ہوتا ہے عیسائی صرف اعتقاد دلی سے ہو سکتا ہے
اور کہانے اور پینے پر مسیح کے مذہب کی بنیاد نہین ہے اس مین شک نہین
کہ ان جہوٹی خبرون کو ایسے بڑے عقیل اور سیانے ادمیون نے مشہور کیا
جنکا منشا سرکشی کا تہا تاکہ خود جو بیوقوف اور سادہ لوح ہین وہ ان کا
یقین کر کے اون کی طرف ہو جاوین غرض کہ جب سپاہیون کو میرٹھ مین
ان افواہون کا یقین ہو گیا اور آپس مین اسکا بڑا چرچا پہیلا اسوقت میجر جنرل
ہیوٹ صاحب نے فوج کو سمجہایا کہ سرکار کو تمہارے مذہب مین دخل دینے
سے کیا مفاد حاصل ہوگا اور یہہ امر کتنا خلاف انتظام اور قواعد سرکار انگلشیہ
کے ہے تم اسپر ہرگز یقین نلاؤ اور سمجہو کہ سرکار کو تمہارے عقائد کا کتنا
پاس اور لحاظ ہے اور رہا ہے اس دلجمعی نے اون کے دلون پر مطلق اثر نکیا اور وہ طریقہ عدول
حکمی اور سرکشی روز بروز زیادہ اختیار کرتے جاتے تہے اور چہاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم
ہو گیا ۲۳ تاریخ اپریل کو کرنل سمتہ صاحب حاکم سوم رسالہ ترک سوارون ہندوستانی نے حکم دیا کہ صبح کو پریڈ

ہوتا کہ اون کو وہ نیا طریقہ کارتوس بہرنیکا بتلایا جاوے جس مین کارتوس منہہ سے کاٹنا
نہین پڑتا بلکہ بائین ہاتہہ سے پہاڑ کے بہرنا ہوتا ہے اس حکم کے پہنچنے سے کرنیل صاحب ممدوح نے
یقین کیا کہ فوج ہندوستانی کو معلوم ہو جائیگا کہ سرکار انگلشیہ ہندوستانیون کے توہمات
مذہب کا کتنا پاس کرتی ہے کہ جب اون کو کارتوس منہہ سے کاٹنے مین عذر ہوا تو اوسکو
ہاتہہ سے پہاڑنیکا حکم دیا واقع مین یہہ سرکار کی بڑی خاطر اور عنایت تہی لیکن اسکا
اثر تو تب ہوتا جب کہ یہہ عذر کارتوس اصل مین بجا ہوتا یہہ تو بالیقین ایک بہانہ تھا
واقع مین اون کو نمک حرامی اور بغاوت منظور تہی اور جو سرغنہ بغاوت تہے
اونہون نے کبہی سرکار کی نیک نیتی کا خیال سپاہیون کے دل مین نہ جمنے دیا ۲۴ تاریخ
جب رسالہ مذکور پریڈ پر آراستہ ہوا اسوقت حوالدار میجر نے کارتوس طریقہ
جدید سے بہر کے چہوڑا کر دکہایا جب سوارون کو حکم قواعد ہوا اوسوقت اونہون نے
کارتوس لینے مین پس و پیش ظاہر کیا حالانکہ یہہ وہی کارتوس تہے جن سے وہ ہمیشہ قواعد
کرتے تہے یہہ دیکہکر میجر ہیرسین صاحب نے اس امر کی تحقیقات کی چنانچہ ۲۵ تاریخ بروقت
اجلاس فوج کے آدمیون نے بیان کیا کہ اون کو قابل اعتراض کوئی چیز اس
کاغذ کارتوس مین نہین ظاہر ہوئی لیکن مشہور یہہ ہے کہ نجس چیز کا بنا ہوا ہے
اور اسکا اون کو یقین ہو گیا ہے یہہ تقریر سنکر میجر صاحب ممدوح نے اونکو بہت سمجہایا

ساتھ بارہ سو قیدی جو محبس مین تھے وہ بھی رہا ہوئے پھر تو ان سب شیاطین نے محشر برپا کی ہر چار طرف چھاونی مین آگ لگا دی عیسائیون مین سے زن اور مرد اور بچے جو اون کے پنجہ مین آگئے اون کو اس سنگدلی بے رحمی سے قتل کیا کہ قلم کو اوس کے بیان مین انکار ہے فوج گورہ یہہ ماجرا دیکھہ کے تیار ہوئی لیکن تاوقتیکہ وہ ہندوستانی چھاونی تک پہنچے رات بہت آگئی تھی اور تاریکی چھا گئی تھی اور سرکش لوگ سب جلا ہونک اور قتل کر کے دہلی کیطرف فرار ہوگئے تھے یہہ ہوتے ہی ضلع مین بدانتظامی اور بدعملی کمال ہوگئی عملہ پولیس بھاگ گیا سررشتہ ڈاک بند ہوگیا تاربرقی ٹوٹ گیا اور لوٹ کھسوٹ ہونے لگی ۱۶ تاریخ مئی کو ۶ کمپنیان سیپر اینڈ مائنر یعنی سفرمینا کی رڑکی سے میرٹھ پہنچین اوسی روز اونہون نے اپنے افسر میجر فریزر صاحب کو مار ڈالا اور خود دہلی کیطرف فرار ہوئے اور جو کمپنیان کہ نہ بھاگین اون کے ہتیار چھین لئے گئے

سرکشون کا دہلی مین داخل ہونا

سوار اور سپاہی میرٹھ سے راتون رات بھاگ کے اور چالیس میل کی منزل طے کر کے ۱۱ وین تاریخ کی صبح کو دہلی مین داخل ہوئے دہلی کی چھاونی مین جو شہر سے مشرق کی طرف دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک ہندوستانی توپخانہ اور تین ہندوستانی پلٹن ۳۸ وین اور ۵۴ وین اور ۷۴ وین مقیم تھین اور بریگیڈیر گریوس صاحب

اس فوج کے حاکم تھے دوشنبہ کے روز ۱۱ وین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ع حسب دستور سبا

کچہریان ہو رہی تھین کہ اتنے مین آمد آمد خبر باغیان مشتہر ہوئی جب اس امر کی اطلاع مستر

ہچنسن صاحب مجسٹریٹ شہر کو ہوئی وہ چہاونی کو بگی دوڑا کے گئے اور بریگڈیر صاحب کو اس

خبر سے مطلع کیا اونہون نے ۵۴ وین پلٹن کو معہ دو ضرب توپ برداری کرنل ریپلی صاحب

طیار ہونے کا حکم دیا جب صاحب مجسٹریٹ چہاونی سے واپس شہر کے کشمیری

دروازہ پر پہنچے اوسوقت ایک بلوہ عظیم شہر مین برپا ہوگیا تھا اور بڑا ہجوم تھا مستر

لباس صاحب جج نے اونکو اندر جانے سے منع کیا لیکن انہونے نہ مانا پہر اونکا پتا

نلگا کہ وہ کیونکر اور کہان مارے گئے مستر سائمن فریزر صاحب کمشنر باغیون کی آمد کی خبر

سنتے ہی بگی مین سوار ہوکے کلکتہ دروازہ پر جو مابین پل اور شہر کے واقع ہے پہنچے

وہان اونہونے باغیون کو شہر مین آنے سے روکنا چاہا لیکن ہو نہ سکا سرکش لوگ

مستر ٹوڈ صاحب مہتمم تار برقی اور سارجنٹ پل کو قتل کرتے ہوئے دروازہ مذکور

سے شہر مین آگہسے اول سوار لوگ داخل ہوئے یہان پر باغیون سے سائمن فریزر صاحب

جج اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کا مقابلہ ہوا البعض کہتے ہین کہ جج صاحب موصوف

وہین مارے گئے اور بعض کی روایت ہے کہ وہ کپتان ڈگلس صاحب کے گھر پر جو قلعہ کے

دروازہ پر تہا معہ کپتان صاحب موصوف اور پادری جننگ صاحب اور اونکی بیٹی

اور اون سے تقریر کی آخر یہہ ہوا کہ سب لوگ فوج کے راضی ہوگئے اور اونہون نے اوس وقت
بیان کیا کہ وہ عدول حکمی اور گستاخی سے بہت نادم ہوئے اور اون کو کارتوسون کے
استعمال مین آئندہ کبھی عذر نہ ہوگا بعد اس فیصلہ کے پھر بھی فوج کے اطوار سے اون کی
نارضامندی اور نمک حرامی ظاہر ہوتی تھی میجر جنرل ہیوٹ صاحب نے یہہ سوچا کہ ان
واہیات توہمات کا فیصلہ اور انجام ہو اور فوج کی اطاعت یا عدول حکمی کا بھی احوال بخوبی
ظاہر ہو حکم دیا کہ ۶ تاریخ مئی صبح کے وقت تیسرے رسالہ ہندوستانی کی پریڈ ہو چنانچہ ۵ تاریخ
کی شام کو کارتوس تقسیم کئے گئے اور یہہ کارتوس وہی تھے جو ان کو ہمیشہ ملتے تھے اور
جن سے اونہون نے عذر کا دیا تھا پچاسی سوارون نے کارتوس لینے مین انکار محض کیا یہہ
حرکت جو بالکل خلاف قوانین جنگی کے اون سے ظہور مین آئی اسکی چشم پوشی کیونکر ہو سکتی تھی فی الفور
ان نمک حرامونکو حوالات سپرد کیا اور کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی مین ان پر جرم عدول حکمی
اور بغاوت ثابت ہوا اور ہر شخص کو ان مین سے چھہ برس سے دس برس تک کی قید پا بجولان
بامشقت سخت ہوئی چنانچہ ۹ تاریخ مئی کو اس فتوی کی تعمیل ہوئی اوس صبح کو تمام
فوج گورہ اور ہندوستانی پریڈ پر جمع ہوئی اور ۸۵ مجرم وہان لائے گئے اور تمام فوج کے سامنے
اون کی وردی اوتاری گئی اور بیڑی اور ہتکڑی ہر ایک کو پہنا کر جیلخانہ روانہ کیا پانچ
کرنے کے وقت مجرمون اور اون کے رسالہ کے سوارون مین جو وہان موجود تھے ایسے اشارے ہوئے

کہ جس سے کچھ معلوم ہوتا تھا کہ مجرم اون کیطرف بنظر کمال طعن دیکھ رہے ہین اگرچہ اس رسالے کے سوارون کا ارادہ کچھ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنے بھائیون پر کچھ بے عزتی نہ ہونے دین لیکن اتنی فوج گورہ کے سامنے اون کا کچھ قابو نہ چل سکتا تھا جب بعد روانگی مجرمون کے کل فوج نے لین کیطرف مراجعت کی تو سب ہندوستانی فوج بہت برانگیختہ اور خفا تھی اور اس تمام روز اور شام کو اون مین صلاحین اور مشورے اور تجاویز ہوتی رہین اہل فرنگ کو کبھی اس امر کا خیال بھی نہ تھا جو دوسرے روز دسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء اتوار کے روز شام کے وقت ظہور مین آیا اس روز گویا فتور سرکشی کھلا کھلی شروع ہوا بیان اور صاحب اوس وقت شام کی نماز کو عبادت خانہ کی طرف سوار ہو کے جاتے تھے کہ یکایک ولولہ عظیم پڑ گیا بندوقون کی آوازین آنے لگین اور ہر طرف آگ روشن ہو گئی اور غارت گری اور قتل عیسائیان شروع ہوا پانچ بجے شام کے وقت اشارہ معینہ پر تمام سوم رسالہ اور ۲۰ وین پلٹن مسلح ہو کے ۱۱ وین پلٹن کی لین مین گھس گئے اور اون کو بھی اپنے ساتھ لیا کچھ سنکر کرنل فنس صاحب حاکم ۱۱ وین پلٹن پلٹن سوار ہو کے لین مین آئے اور اپنے سپاہیون کو سمجھانے لگے لیکن ۲۰ وین پلٹن کے سپاہیون نے اونپر ایک باڑ ماری اور گولیون سے اون کا بدن چھلنی کر دیا کچھ اوّل افسر تھے جو بغاوت کے شروع مین مارے گئے کچھ دیکھ کر اور افسر چھاونی گورہ کیطرف چلے گئے تیسرے رسالہ کے سوارون نے اوّل جیلخانہ کو جاکر توڑا اور اپنے بھائیون کو قید سے رہا کیا اور اون کے

قتل ہوئے باغیون نے قلعہ مین جاکر شاہ کو اپنا افسر قرار دیا جیلخانہ پر جاکے تمام قیدیون کو رہا کیا اور
اور دریا گنج پر جاکر جہان ایک بڑی جماعت عیسائیون پنشن دار اور صاحبان میگزین اور بیوہ
اور بچونکی رہتی تھے قتل شروع کی بہت سے عیسائی مرد و زن اور بچے جنہون نے کشن گڈہ والے
راجہ کی حویلی مین پناہ لی تہی اخر کو قلعہ مین ۱۸ تاریخ بڑی بیرحمی سے قتل ہوئے کشمیری دروازہ کے
متصل صاحبان مدرسہ اور مسٹر بیفورڈ صاحب مہتمم بنک معہ تمام کنبے کے مارے گئے پادری
اسے ہبرڈ صاحب اور مسٹر سانڈلیس اور مسٹر لوس کالک صاحب اور ڈاکٹر چمن لال صاحب
سب اسسٹنٹ سرجن دہلی بھی قتل ہوئے بنگلون مین اگ لگادی اور لوٹ شروع کی ۵۴ وین پلٹن
جو چہاونی سے انتظام اور رفع فساد کے واسطے شہر کو ائی وہ فی الفور کشمیری دروازہ سے
اندر گہستے ہی باغیون مین ملگئے اور کپتان اسمتھ صاحب اور کپتان بروس صاحب اور لفٹننٹ
اڈوارڈز صاحب اور لفٹننٹ واٹرفیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوپنگ صاحب جو پلٹن کے ساتھ تھے
باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے اور کپتان ولی صاحب کو جنکے ستره زخم لگے تھے بگمان مردہ چہوڑ کے
چلے گئے جنکو استوار صاحب گاڑی مین ڈالکے چہاونی لے ائے برگیڈیر صاحب نے یہہ حال سنکر چہاونی
کا انتظام کیا اور سب صاحب لوگ معہ زن و بچے برج نشانمین جمع ہوئے یہہ ایک چار دیواری کا
گول گہر مابین شہر اور چہاونی کے واقع ہے جسپر فوج کا نشان رہتا تہا اگرچہ یہہ مقام مستحکم
نہ تہا لیکن اس امید سے کہ فوج انگریزی جو اسے قریب میرٹھ مین ہے عنقریب انکو مدد دیگی اس

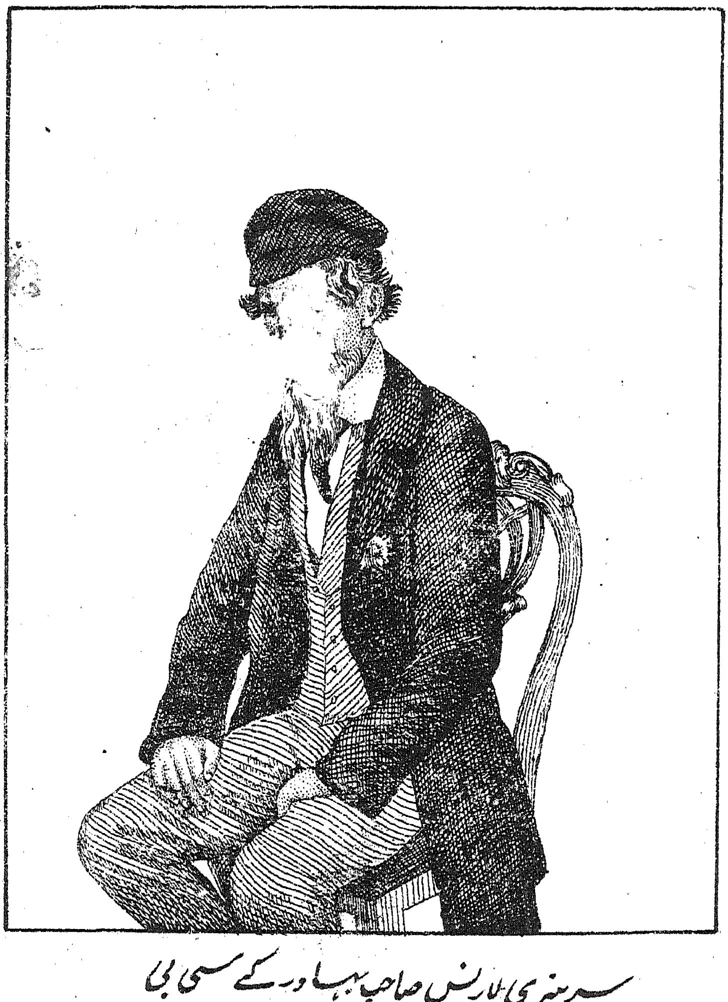
مقام پر سب صاحبون نے معہ قبایل قیام کیا اور برگڈیر صاحب نے فوج کو مختلف جگہہ تقسیم کیا اور توپین
خاص موقعون پر لگادین حکام ملکی وغیرہ مثلاً لباس صاحب جج اور ڈاکٹر بالفور صاحب اور مارشل صاحب
سوداگر بہی شہر سے بہاگ کے اس برج مین آگئے * لفٹننٹ ولوبی صاحب مہتمم میگزین شہر نے اس خبر کے
سنتے ہی کہ سرکش لوگ شہر مین گہس آئے ہین میگزین کی حتی الامکان بڑی حفاظت کی
صدر دروازہ اور اوس دروازہ پر جہان سے توپخانہ کو جاتے ہین اور اور موقعون پر توپین
المضاعف چھرہ بہر کر لگادین اور لفٹننٹ صاحب موصوف کے حکم کے بموجب توپچیان مستر
بکلے صاحب اور مستر اسکلے صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے نہایت حب الوطنی اور علو العزمی
اور شجاعت کے ساتھہ ایک باروت کی لکیر مخزن باروت تک قایم کی اس عندیہ سے کہ جب تاب مقابلہ
نرہیگی اوسوقت میگزین مین آگ دیکے مرجائینگے باغی قلعہ سے سیڑہیان لاکے میگزین کی دیوار پر جوق
جوق چڑہ گئے لیکن تاہم ان چند صاحبون میگزین نے پانچ گہنٹہ تک برابر ہزارون آدمیون
کا مقابلہ کیا جب آخر کو سرکش میگزین پر بالکل قابض اور محیط ہو گئے اوسوقت حسب الایما لفٹننٹ
ولوبی صاحب کے مستر اسکلے صاحب نے باروت خانہ مین آگ لگادی اوسوقت ایک ایسا صدمہ
عظیم ہوا کہ تمام شہر مین زلزلہ پڑ گیا اور آسمان پر سفید غبار چہا گیا صدہا باغی میگزین کی
دیوارون کے نیچے دبکے مر گئے لیکن قدرت خدا کی دیکہیے کہ میگزین کے کل صاحبان انگریز بچ
صاف نکل گئے اگرچہ بہر لفٹننٹ ولوبی صاحب اور اور صاحب لوگ باہر گنوارون کے ہاتہہ سے مارے گئے

بعد بغاوت پلٹن نمبر ۴۵ جو کمپنیان ۳۸ وین پلٹن اور ۴۷ وین پلٹن کی کہ شہر کی درواز
شہر پر مقیم تہین وہ بہت عرصہ تک خاموش رہین اسی وجہہ سے وہان پر بہت صاحب لوگون
اور بی بیون نے پناہ لی تہی لیکن اخر کو قریب تیسرے پہر کے اونہون نے بہی شیوہ نمکحرامی
اختیار کیا گورڈن صاحب ۴۷ وین پلٹن کے کپتان کو مار ڈالا اور بعد ازان لفٹنٹ ریلی صاحب
اور لفٹنٹ اسمتہہ صاحب کو بہی یہہ حال دیکہکر انسائن الیٹن صاحب اور لفٹنٹ اوسبرن صاحب
اور راو رافسر او ر بی بیان فصیل شہر سے خندق مین کود کے بہاگ نکلے ۴۷ وین
پلٹن کی کمپنیون کو جنکو شہر کے انتظام کے واسطے بہیجا تہا برگیڈیر صاحب نے چہاونی کا حال پر خطر دیکہہ
کے اونکو شہر سے طلب کرلیا اوّل تو وہ سب واپس نہ گئے اور جو گئے تہے اونہون نے
افسر میجر ایبٹ صاحب کو چہاونی تک بسلامت پہنچا کے خود شہر کو مراجعت کی جو سپاہی کہ اب
چہاونی مین تہے اونکو برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ تم باغیون پر چلکر حملہ کرو لیکن اونہون نے صاف انکار کیا
جب سب طرح سے مایوسی کامل ہو گئی اور کوئی صورت انتظام اور بچاو کی نرہی اور ہر طرف پنجہ
دشمنون مین گہرے ہوئے معلوم ہوئے اور اب دن بہی اخر ہونے کو تہا اوسوقت جنرل صاحبان کی یہی
رائے ہوئی کہ یہان رہنا مصلحت نہین اب بہاگ چلنا عین صلاح ہے اوسوقت سب صاحب اور میم
اور بچے گاڑیون اور گہوڑون پر سوار اور بعض پاپیادہ برج نشان سے نکل چلے بعض نے میرٹھ
کی راہ لی اور بعض کرنال کی طرف روان ہوئے ان لوگون کی مصیبتون کا احوال بیان سے باہر ہے

تمام ملک اونکا یکایک دشمن ہوگیا تھا گنواروں نے انکے ساتھ بڑی بدسلوکیان کین بعض انمین سے بہزار خرابی اور تکالیف جان بر ہوئے اور بعض راستہ ہی مین ہزار ہا مصیبتین اوٹھا کر مار ےگئے بیچاری ناز پروردہ بی بیوہ کو جنھون نے گہر سے باہر قدم بہی نرکہا تہا منزلون بہوکی پیاسی اور برہنہ پا جلتی ہوئی دہوپ مین چلنا پڑا لٹیرون اور قزاقون نے بدن پر ایک چہلا تک نرکہا نقدی اور زیور کا تو کیا ذکر ہے کوئی جگہہ ایسی نرہی کہ جہان کوئی اہل فرنگ دم بہر چین اور آرام لے سکے جہان کہین وہ تہکے ماندے اور شکستہ حال خواستگار پناہ گئے ہوئے تھے وہین سے لوگ بخوف سپاہیان سرکش نکالدیتے تھے

لکھنو

واضح ہو کہ سنہ ۱۸۵۶ء مین ملک اودہ کو صاحبان عالیشان نے اپنے قبضہ و تصرف مین کرلیا اور کل فوج شاہ اودہ سے جو قریب ساٹھہ ہزار کے تہی ہتیار لیکے اور اونکی تنخواہین بیباق کر کے اونکا نام کاٹ دیا باین لحاظ کہ اتنے آدمی بے قصور بیکار اور محتاج ہو جاینگے سرکار انگلشیہ نے از راہ ترحم ایک تدبیر یہہ نکالی کہ کچھہ آدمی تو انمین سے نوکر نگاہداشت فوج بیقاعدہ اودہ مین بہرتی کیے جاوین اور باقیون کو حسب مراتب اور تنخواہ پنشن عطا ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا ہنگامہ سرکشی جب شروع ہوا اوسوقت سر ہنری لارنس حکمران ملک اودہ تھے یہہ بزرگ دانائی اور شجاعت



سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی

اور دوراندیشی اور خوش اخلاقی مین نئے عدیل تہا جو حال کہ لکہنو مین ماہ اپریل
اور مئی مین گذرا اوسکا بیان یہہ ہے اوایل اپریل لکہنو مین دوائی کی بابت ایک ایسا امر
درپیش ہوا جس سے خیالات خام سپاہیون کے جی مین بیٹہہ گئے ایک روز ڈاکٹر ولز صاحب نے
ایک سپاہی کو دوا دیتے وقت اول اوس دوا مین سے قدرے بطور امتحان اور آزمایش خود
چکہا یہہ دیکہہ کر سپاہی نے اس دوا کہانے سے انکار کیا کہ جہوٹی دوا کہانے سے اوسکا ایمان
جاتا رہیگا بیچارے ڈاکٹر صاحب کو اسبات کی مطلق خبر نہ تہی بلکہ اونہون نے تو اوسکے بہلے کے
واسطے اور اپنے رفع شک کرنے کو وہ دوا چکہی تہی کہ آیا یہہ وہی دوا ہے یا نہین سپاہیون کے
سینہ سیاہ کو تو شیطان نے ورغلا رکہا تہا اور نمکحرامی اونکے دلون مین بہری ہوئی تہی
اسی وجہہ سے اونکے جی مین عجیب عجیب واہیات توہمات سما گئے اور اونہون نے با امر صاحب
وہم وہین پلٹن کے کرنیل سے اس امر کی بہت فریاد کی کرنیل صاحب نے اونکو بہت سمجہایا کہ
یہہ ایک امر ڈاکٹر صاحب کی بیخبری سے ہوا ہے تم اسمین کچہہ اور گمان نکرو اور دلجمعی رکہو کہ
تمہارے مذہب سے ہمکو کچہہ کام نہین ہے لیکن اون لوگون کی دلجمعی نہ ہوئی اور اوسی رات
ڈاکٹر صاحب کے بنگلہ کو سپاہیون نے جلا دیا بعد ازان نمبر ۴۸ پلٹن رجمنٹ پیادگان کی تلچہاونی
مین آگ لگا دی لیکن کوی خاص شخص فاعل اس جرم کا نہ معلوم ہوا + آخر اپریل مین کپتان
واٹسن صاحب افسر پلٹن نمبر ۷ پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ بہت نو بہرتی کے جوان اونکی

پلٹن کے کارتوس قدیم کاٹنے مین اعتراض ظاہر کرتے ہین یہہ دیکھکر صاحب موصوف نے اونکو بہت سمجھاکے راضی کیا اول تاریخ مئی کو پہر اونہون نے اپنی ناراضگی اس درباب ظاہر کی اس عدول حکمی کے باعث بہت سے سپاہی مقید ہوئے دوسری تاریخ برگڈیر گرے صاحب معہ کپتان واٹسن اور باربو صاحب کے پلٹن مذکور کی لین مین گئے اور ہر کمپنی سے علیحدہ علیحدہ پوچھا کہ تمکو کارتوس کاٹنے منظور ہین یا نہین ہر ایک متنفس نے انکار کیا یہہ حال دیکھکر برگڈیر صاحب نے اوس سرکش پلٹن کی اوس رات کے واسطے نگہبانی اور حفاظت کی اور فرمایا کہ کل یہہ مقدمہ کیا جاویگا صبح کو تیسری تاریخ مئی اتوار کے دن پلٹن مذکور کی گرانڈ پر کمپنی مسلح ہوکر آمادہ قتل و فساد ہوئی اور تمام چہاونی موسی باغ مین ہڑبڑاوہ مچ گیا اوسوقت اس ساتوین اودہ رجمنٹ کی طرف سے ایک چٹھی بنام ۴۸ وین پیادگان بنگال کے نام جو چہاونی منڈیاون مین مقیم تہی پکڑی گئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ پلٹن مذکور سرکشی مین شامل ہووے چہٹی بجنسہ صوبہ دار ۴۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنیل پامر صاحب کے سامنے لاکے رکھدی یہہ دیکھتے ہی صاحب ممدوح نے ایک بڑی فوج تیار کی یعنی ساتوان اودہ کا رسالہ اور چوتھی پلٹن پیادگان اودہ اور ایک حصہ ۴۸ وین اور ۷۱ وین پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو ۳۲ وین پلٹن شاہی گورہ کو معہ توپخانہ روانہ چہاونی موسی باغ کیا جہان کہ ۷ وین اودہ کی پلٹن آمادہ سرکشی او فساد تہی سرکش پلٹن توپون کی صورت دیکہتے ہی سراسیمہ ہوکر بہاگنے لگی اور بعضون

چپ چاپ اپنے ہتیار رکہدئے فراریونکا سوارونے تعاقب کیا اور اکثرونکو گرفتار
کرکے لے آئے اسطور پر یہہ ساتوین پلٹن اودہ کی جسمین ایک ہزار جوان ہاتہے ٹوٹ گئی کچہہ تو بہاگ گئے
کچہہ مقید ہوئے اور باقیون سے ہتیار چہین لئے گئے * سر ہنری لارنس حکمران اودہ نے
اس موقع پر ایک دربار عام واسطے عطاء انعام خیرخواہان اور لعنت باغیان مقرر فرمایا اوس
روز چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار ہیرا لال دوبے اور سپاہیان رام نرائن
دوبے اور حسین بخش جنہونے سرکشی مذکورہ بالا کے وقت بڑی نمک حلالی اور وفاداری
ظاہر کی تہی امیدوار انعام تہے میدان رزیڈنسی کے سامنے فرش مکلف قالین کا بچہایا گیا
اور صحن کے تین طرف کرسیان نشست ملکی اور جنگی افسران ہندوستانی کے واسطے چنی گئین
اور برآمدہ مین جملہ صاحبان انگریز ملکی و جنگی قریب بیس حاکمون کے رونق افروز ہوئے جب یہہ دربار
عظیم الشان اسطور پر آراستہ ہوا اوسوقت سر ہنری لارنس صاحب نے باواز بلند اور نہایت فصاحت کے
ساتہہ ہندوستانیون کی طرف مخاطب ہوکے یہہ بیان کیا قولہ تم صاحبون مین سے جنہونے کتب
تواریخ کی سیر کی ہے اونپر بخوبی ہویدا ہوگا کہ زمانہ سلف مین شہنشاہ اورنگ زیب اور اوسکے
بعد تہوڑے دن ہوئے کہ حیدر علی والی میسور نے ہزارون ہندؤن کو زبردستی مسلمان کیا اونکے
کلیساؤنکی جگہہ مسجدین بناوین شوالون کو مسمار اور منہدم کرا دیا اور دیوتاؤن کی خواری
کی اور جملہ مال اور اسباب لوٹ لیا زمانہ حال مین دیکہئے کہ رنجیت سنگہ کے عہد مین مسلمانون

سر کتنا ظلم اور تشدد تھا اوسکی عملداری مین مقدور کیا تھا کہ اون عالیشان مسجدون مین
جنسے لاہور کی زیب و زینت ہے کوئی ملّان ازان دیسکے وہان بہی نہین ہوئے
کہ لکہنو مین کسی ہندو کی مجال تہی کہ جہان چاہے وہان مندر یا شوالہ بنا سکے لیکن اب
وہ زمانہ تعصب گذرا اور بدل گیا فی زمانہ کسکا حوصلہ ہے جو عقاید اور رسوم ہندو
اور مسلمان مین کسیطرحکا دخل دیسکے یا مزاحمت کرے ۞ اب ان چار وفادارون
یعنی صوبہ دار سیوک تیواڑی اور حوالدار ہیرالال دوبے اور ۴۸ وین پلٹن کے
سپاہی رام نراین دوبے اور ۱۳ وین پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف دیکھو
کہ اونہون نے تمہارے سامنے وہ کام خیرخواہی کرکے دکہایا ہے جس نمونہ کی تم سبکو
پیروی فرض ہے صوبہ دار اور حوالدار اور رام نراین سپاہی نے فی الفور اوس
اوسی کو گرفتار کیا جو بارادہ اغوا کرنے کے چہٹے لیکے ۴۸ وین پلٹن مین ایا تہا
اور اونہون نے تمام احوال اپنے افسرون کے سامنے بیان کر دیا تم سب پر روشن ہے
کہ ساتوین اودہ کی پلٹن کا جنہونے رشتہ بغاوت اور نمکحرامی اختیار کیا تہا کیا
حال ہوا قریب پچاس سردار اور سپاہی اوسی پلٹن کے قید مین ہین اور کل پلٹن کی
نسبت دیکہیے کہ حاکمان بالا دست سے کیا اونکے حق مین حکم صادر ہوتا ہے ۞ ۱۳ وین
پلٹن کے سپاہی حسین بخش کی طرف خیال کرو کہ وہ کتنا اچہا نمک حلال اور

وفادار نوکر سرکار ہے اوسنے تین بدذات فتنہ پردازون کو گرفتار کیا جنکی بابت حکم سخت ہونیوالا ہے الہے کا خیرخواہون اور وفاداری کی عوض انعام دیئے گئے واسطے دینے تمصاحبون کو آج جمع کیا ہے اور تم سب یقیناً سمجھو کہ وفادار اور نمک حلال شخص ہمیشہ مورد تحسین اور انعام کثیر کا ہوگا سرکار عالی وقار جسکے ہم نوکر ہین وہ ہمیشہ خیرخواہون کے انعام دینے مین مستعد اور نمک حرامون کی سزا دہی مین تیار و تند ہے اور اون شخصون کو ایک دم مین نیست و نابود کر دیگی جو اوسکے غضب کو برانگیختہ کرین یہہ تقریر کہہ کر اون چارون شخصون کو آگے بلاکے ہر ایک کو انعام مقرر عطا فرمایا صوبہ دار اور حوالدار کو نہایت عمدہ ایک ایک قبضہ تلوار اور دوشالہ اور جیغہ اور چار چار تہان کمخواب عنایت فرمائے اور دونو سپاہیون کو پگڑی اور تلوار اور تین تین سو روپیہ نقد مرحمت فرمائے علاوہ ازین حسین بخش کی عہدہ نایک پر ترقی کی گئی ——

ماہ مئی ۱۸۵۷ء —— انتشار بغاوت

میرٹھ اور دہلی کی بغاوت کے بعد شعلہ سرکشی جلد پہیلنا شروع ہوا اور مئی مہینہ کے آخر تک قریب قریب کل اضلاع شمالی و مغربی مین سرکشی ہوگئی اور ہر طرف بدعملگی اور لوٹ کا بازار گرم ہوگیا ۔ میرٹھ کے مفسدہ کی خبر لاہور مین گیارہوین تاریخ پہنچ گئی اور بارہوین کی صبح کو تاربرقی نے دہلی کے ماجرے سے مطلع کیا اوسوقت روبرٹ منٹگمری صاحب

افسران ملکی اور جنگی کو فراہم کرکے مشورہ کیا کہ ہتیار فوج ہندوستانی متعینہ میان میر چہاونی لاہور کے
جلدی چہین لینے مین سبکی راے متفق ہوئی لاہور مین تین پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۱۶
اور ۲۶ - اور ۴۹ اتہین اور اٹہوان رسالہ ہندوستانی ۱۳ علی الصباح صرف تین سو گورہ
پلٹن شاہی نمبر ۸۱ نے ساڑھے تین ہزار ہندوستانی سپاہیون سے ہتیار دہر الئے یہہ ایک
بڑی دور اندیشی کی تدبیر تہی جسنے خدا کی مدد سے پنجاب کو بچالیا اور اسکے سبب سے کل ہندوستان کو
پیچہ گینہ بعد اس ماجرے کے ۴۵ وین پلٹن نے فیروزپور مین سرکشی کی اور پیچہے معلوم ہوا
کہ لاہور اور فیروزپور کے سپاہیونمین سازش ہوگئی تہی اور اوسی روز یہہ اونکا ارادہ تہا
کہ قلیل فوج گورہ کو لاہور مین مغلوب کرکے قلعہ اور میگزین اور خزانہ کا قبضہ کرلین کل اہل حرفہ
کو مار ڈالین اور جیلخانہ کو توڑ دین لیکن خدا کو یہہ منظور نہ تہا اوسی روز ۴۵ وین رجمنٹ
پیادگان متعینہ چہاونی فیروزپور نے سرکشی کی لیکن خیر یہہ ہوئی کہ میجر رڈمنڈ صاحب نے
دہلی کی خبر سنتے ہی میگزین کی مضبوطی کرلی اوس جگہہ بیس ہزار پیپا بارود کا موجود تہا
جہان بارہ توپین لگادین اور ایک حصہ ۶۱ وین پلٹن پیادگان گورہ کو متعین کیا ۴۵ وین
پلٹن نے کئی مرتبہ مورچہ انگریزی پر جاکے حملہ کیا اور زینے جو اونہون نے پیشتر سے تیار کر رکھے تہے
جاکے لگائے لیکن کچہہ پیش نہ چلی اور ہر دفعہ ایک تہوڑی جماعت گوردن نے مار کے ہٹادیا میگزین
تو البتہ بچ گیا لیکن باغیون نے دس یا سولہ گہر اور دو تو عیسائی کلیساؤن کو جلادیا—

جنرل اینسن کمنڈر انچیف افواج ہنداس تمام اخبار بغاوت کو سنکر شملہ سے ۱۴ تاریخ
مئی کو انبالہ کی طرف روانہ ہوے اور ۱۹ تاریخ کو اونہون نے اشتہار عام فوج ہندوستانی کے
واسطے دیا خلاصہ اوسکا یہہ تہا کہ کمنڈر انچیف صاحب کو معلوم ہوا کہ بعض سپاہیون کے
جی مین جو ہمیشہ سے بڑے خیر خواہ سرکار رہے ہین اور فوراً تعمیل احکام بجا لاتے رہے ہین اونہون نے کار
کی بابت کچہہ شک پڑ گیا ہے اور افسوس کی بات ہے کہ سپاہیون کو باوجود تجہی
کرنے اونکے افسرون کے ابہی تک خاطر جمعی نہین ہوئی اب تمام فوج بالیقین ایمان لاوے کہ
کبہی اونکی ذات اور عقاید مذہبی کی بابت سرکار سے مداخلت نہین ہوئی اور نہ آیندہ کبہی
ایسا ہوگا اور در باب کارتوس جدید کمنڈر انچیف صاحب بہادر کا حکم قطعی ہے
کہ آیندہ کسی طرح کے نئے کارتوس فوج مین نہ دیے جاوینگے اور ہر رجمنٹ مین ایک
کارخانہ علیحدہ ہوگا جہان کارتوس تیار ہوا کرینگے اب جملہ فوج ہندوستانی کو لازم ہے
کہ بجا اوری فرایض مین بے فکر اور بے خطر دل وجان سے مصروف رہین اور
جان نثاری کار سرکار مین مستعد * لیکن جس وقت حکام کلکتہ کو اس اشتہار کی خبر پہنچی
اوسوقت اونہون نے کمنڈر انچیف صاحب بہادر کو لکہا کہ علاوہ چہاونی دمدمہ کے کبہی
نئے کارتوس کسی فوج ہندوستانی کو نہین دیئے گئے * ۲۱ تاریخ کو اول مرتبہ ایک
تہوڑی مضبوط فوج انگریزی انبالہ سے دہلی کی طرف روانہ ہوی اور ۲۵ کو جنرل

انیسن صاحب بہادر خود دہلی کی طرف روانہ ہوئے اور ۲۶ - کرنال مین پہنچے اور دوسرے روز ہیضہ سے
مر گئے اور میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب جنگی حاکم اعلی ضلع انبالہ کو مرتے وقت بلا کے اپنا کام
حوالہ کیا اور میجر جنرل ریڈ صاحب دوم حاکم جنگی قرار دیے گئے جب یہہ خبر وفات سپہ سالار ہند
کی کلکتہ پہنچی تو گورنر جنرل نے سر پاٹرک گرانٹ کو مدراس سے طلب فرما کے سپہ سالار ہند مقرر فرمایا لیکن
وہ دہلی تک نہ پہنچ سکے اور کل حکومت اور ذمہ داری جنگ دہلی کی شجاعان برنارڈ صاحب
اور ریڈ صاحب اور ولسن صاحب کے حوالہ رہی — ۲۰ تاریخ مئی کی شام کو ایک برہمن کو
جو علیگڈہ کے سپاہیون کو سرکشی کے واسطے بہکا رہا تہا پہانسی دی گئی اس برہمن کو لطف سے
کہ سپاہیون نے ہی خود از راہ وفاداری اور نمک حلالی گرفتار کرا دیا تہا نوین رجمنٹ
پیادگان ہندوستانی علیگدہ مین مقیم تہی اور کچہہ کمپنیان اوس پلٹن کی بلند شہر اٹاوہ
اور مین پوری مین متعین تہین معاً پہانسی دینے کے رجمنٹ مذکور علیگڈہ مین بگڑ گئی اور مسلح
ہوئی لیکن ایک روز قبل سرکشی کے لفٹنٹ کوبرن صاحب سرداری دو سو تیس سواران رسالہ
کنٹنجنٹ گوالیار علیگڈہ مین پہنچ گئے تہے سرکشی ہوتے ہی سب حکام انگریزی جنگی اور مالی مع
رسالہ مذکور آگرہ کی طرف روانہ ہوئے اور سپاہیون نے تمام چہاونی مین آگ لگا دی اور خزانہ
سرکاری جسمین قریب اٹہہ لاکہہ روپیہ کے جمع تہی توڑ کے اوسکا روپیہ جو پیون سرکاری اور
گاڑیون وغیرہ مین بہر کے دہلی کی طرف قریب نو بجے رات کے کوچ کیا لیکن جلد بعین وہ

لوگ سب روپیہ نہ لیجا سکے بہت سا اوسمین سے شہریون نے لوٹا انگریزون نے بی بیون کو
تو روانہ اگرہ کیا او رخود معہ سوار ان ہاتہرس مین جو علیگڈہ سے ۲۱ میل ہے اور اسی ضلع
مین شامل ہے قیام کیا علیگڈہ مین البتہ اسباب توسب انگریزون کا لٹ اور جل گیا لیکن جانین
سلامت رہین البتہ مسٹر نکسن صاحب کا جوان لڑکا گنوارون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور اونکی
بیوی بہت زخمی ہوئین یہہ صاحب ایک بڑے نیل کے امیر سوداگر مڈ راک مین جو قریب ۱۰
میل علیگڈہ سے ہے رہتے تہے کل اسباب انکا لٹ گیا اور سخت مصیبت سے پیادہ پا معہ
قبائلان ہاتہرس پہنچے — ۲۴ تاریخ مئی کو معلوم ہوگیا کہ کنٹنجنٹ گوالیار کے لوگ قابل اعتبار
نہین ہین اوس روز دو سو تیس سوارونمین سے ایک سو بیس بغاوت کرکے دہلی کی طرف
روانہ ہوئے البتہ تہوڑے سے ادمی کچہہ روز تک ہاتہرس مین رہے اور تہوڑا بہت انتظام
کرتے رہے کل ضلع علیگڈہ مین بدعملگی کمال ہوگئی تہی ہرطرف لوٹ مار ہوتی تہی ایک دوسرے
کو کہامین جاتا تہا ایک گانو کے لوگ دوسری گانو پر لوٹ کی خاطر چڑہجاتے تہے اور اوسکو
جلا کر خاک مین ملادیتے تہے کئی بستیون علیگڈہ مثل ہردوا گنج وغیرہ بالکل مسمار او
بیچراغ ہوگئین عجیب زمانہ تہا ایک محشر برپا تہی بارہ بارہ گاؤن ایک ایک مرتبہ
جلتے ہوئے نظر پڑتے تہے راستے بند ہوگئے تہے سڑکون پر قضاقونکا ہجوم تہا —
تین کمپنیان اسی پلٹن کی جسنے علیگڈہ مین بغاوت کی مین پوری مین مقرر تہی جب

انکو ۲۲ تاریخ معلوم ہوا کہ اونکی پلٹن نے علیگڈہ مین سرکشی کی وہ بہی ۲۴ تاریخ کو چار بجے صبح کے بگڑ گئے اور رسیگزین کا قبضہ کرکے ارادہ کیا کہ افسرون کو قتل کرین اور خزانہ لیکے دہلی کی راہ لین لیکن لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب نے جو حاکم دوم ان تینون کمپنیون کے تہے بڑی شجاعت اور دلیری اور مستقل مزاجی ظاہر کی وہ سپاہیون کے سامنے آکہڑے ہوئے اور اونکو بدلائل سمجہایا کہ اس دیوانگی سے باز آو اکثرون نے اونکی طرف بندوقین چہیائین لیکن چونکہ یہہ صاحب ہردل عزیز تہے لہذا جو سپاہی کہ اون سے بہت محبت رکہتے تہے آگے آگئے اور جس کسینے صاحب کی طرف گولی چلانے کا ارادہ کیا اوسکو اس حرکت سے باز رکہا خزانہ کے مقام پر ایک بڑا خوفناک جہگڑا برپا رہا ڈی کان زو صاحب چند سپاہیون جلخانہ کے ہمراہ خزانہ پر جہان تین لاکہہ روپیہ تہا آن بیٹہے اور تین گہنٹہ تک سپاہیوں سے تنازع رہا اور بڑی رد وبدل رہی وہ چاہتے تہے کہ خزانہ کو لوٹ لین اور ڈی کان زو صاحب کہتے تہے کہ مین تمہارا افسر ہون پہلے مجہے قتل کرلو پہر بیشک خزانہ لوٹ لو سرکشی ہوتی ہے صاحب مجسٹریٹ اور لفٹنٹ کرافورڈ صاحب اول حاکم کمپنیان مین بوری بچ کر جلد چلے گئے اور وہان ٹہیرنا مناسب نہ سمجہا بلکہ لفٹنٹ ڈی کان زو صاحب نے خزانہ کے مقام سے صاحب مجسٹریٹ کے پاس کہلا بہیجا کہ آپ ہر گز خزانہ کی طرف نہ آدین اگر ایک بہی انگریز یہان آجاویگا تو سپاہی لوگ بیشک برانگیختہ ہو جاوینگے

اور کبھی زندہ نہ چھوڑینگے آخر کو صاحب مجسٹریٹ نے ایک بڑا رئیس میں پوری رای
بھوانی سنگہ کو بھیجا کہ وہ خزانہ پر جا کے اپنی طرف سے سپاہیوں کو سمجھا دے کہ وے اس سختی سے
باز آویں چنانچہ بھوانی سنگہ کے سمجھانے اور ڈی کالان زور جب ضا کی قیل و قال نے سپاہیوں کے
دلوں پر اثر کیا اور وہ خزانہ کو چھوڑ کے دہلی کو روانہ ہوگئے — اس زمانہ کشتی میں جناب
کالون صاحب لفٹننٹ گورنر اضلاع شمالی و مغربی تھے اونکو اسوقت تک یہہ یقین تھا
کہ عموماً فوج سب ہندوستانی نہ بگڑ جاویگی اور اسواسطے اونکے نزدیک صلاح نیک یہہ ہوئی
کہ اس موقع پر سختی نہ جائے نرمی سے بہت کام نکلیگا چنانچہ ۲۴ مئی کو اونہوں نے اشتہار عام
اس مضمون کا جاری فرمایا کہ اگر وہ سپاہی جو مفسدہ حال میں شریک تھے اگر اپنے گھر
جانا چاہیں تو اپنے ہتیار حوالہ سرکار کرکے خاموش چلے جاویں سرکار اون سے کچھ مزاحمت
نکریگی لیکن ہر شخص جسکے جی میں بدی تھی اور لوگوں کے بہکانے میں مصروف ہوا یا مجرم کسی بڑی
خطا کا ہے اوسکو سزا ہوگی — وائی کونٹ کے ننگ صاحب نواب گورنر جنرل ہند نے
جب اس اشتہار کو سنا تو اوسیوقت اونہوں نے تار برقی پر حکم بھیجا کہ اس اشتہار کا اعلان
دینا نہ چاہئے اور جہانتک بن سکے اسکے نہ اجرا کرنے میں کوشش کیجاوے اس حکم کے
بعد مسٹر کالون صاحب نے اپنے اول اشتہار کو تردید کرکے ایک دوسرا اشتہار جاری
فرمایا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ ہر سپاہی جو نوکری سرکار سے فرار ہوگیا ہے لیکن سوا



جناب مسٹر کالون صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر اضلاع شمالی و مغربی

اسکے اور کوئی طرح کی خطا اوس سے سرزد نہین ہوی ہے اوسکو سرکار معاف کریگی
اگر وہ اپنے ہتہیار ملکی یا جنگی حکام کسی جگہہ کو جو اوس سے نزدیک ہون حوالہ کردے لیکن یہہ
معافی اون پلٹنون کے واسطے نہین ہے جنہون نے اپنے افسرون یا اور شخصون کو
قتل یا زخمی کیا ہے اور اون سے ظلم اور بیرحمی کی باتین سرزد ہوئی ہین —
نواب گورنر کو یہہ حکم بہی بہت ناپسند معلوم ہوا اور اونہون نے تار برقی پر خبر بہیجی کہ یہہ اشتہار
آپکا سرکار انگلشیہ اور سپہ سالار ہند کو بڑی دقت مین ڈالیگا اسکے جواب مین اونہون نے
لکہا کہ یہہ ایک عام حکم کی علانیہ تردید جسکا اعلان ہوچکا ہے میری طاقت اور
حکومت کو ایسے وقت مین بہت کمزور کردیگا — مختلف علاقون سے خبر بغاوت اور
فساد آگرہ مین آیا کی لیکن آگرہ خود محفوظ او رامن مین تہا الا مئی مہینہ کے اخیر مین چند
علاقات بد کے باعث سے ایسے تدبیر ضرور پڑی جس سے حفاظت آگرہ کی بخوبی
ہوجاوے اوسوقت آگرہ دو پلٹن ہندوستانی نمبر ۴۴ او نمبر ۶۷ تہین لفٹنٹ گورنر نے
ایک ایک کمپنی دونو پلٹنون مین سے متہرا روانہ کین تاکہ وہ وہان سے خزانہ آگرہ کو لاوین
راستہ مین اونہون نے علانیہ بغاوت اختیار کی اور چند افسرون کو قتل کرکے
دہلی کی طرف چلے گئے یہہ سنکر کالون صاحب نے اسیوقت ارادہ مصمم کیا کہ دونو
پلٹنون ہندوستانی کے ہتیار لے لئے جاوین چنانچہ اول تاریخ جون کو تیسری

پلٹن گورہ نے جو آگرہ مین مقیم تہی چپ چاپ ان دونو ہندوستانی پلٹنون کے ہتیار لئے
بعد اسکے ایک رسالہ اور رلپٹن پیادگان جملہ عیسائیان جو آگرہ مین موجود تہے بہرتی کی گئی
جن سے بہت اچہے اچہے کام نمایان ہوے ✠ اسی مہینہ مئی مین روہیلکہنڈ مین بہی
سرکشی ہوئی اضلاع بریلی اور بدائیون اور شاہجہان پور اور مرادآباد اور بجنور جو روہیلکہنڈ
مین داخل ہین اتوار کے روز ۳۱ مئی کو بریلی مین سرکشی ہوئی ۱۸ وین اور ۶۸ وین پلٹن
ہندوستانی وہان مقیم تہین دو کمپنیون ۶۸ وین پلٹن نے اپنے افسر کرنل ٹروپ صاحب
کا بنگلہ یکایک کہیر لیا صاحب ممدوح ایک بغلی دروازہ مین سے ہوکے بہاگ گئے کتنے ہی دنون پیشتر
سے سرکش مزاجی فوج ہندوستانی کی ظاہر تہی اور سب افسر ملکی اور جنگی اپنے ہتیارون سے
مسلح اور ہوشیار ہوتے تہے اور بی بیون کو نینی تال کے پہاڑ پر روانہ کردیا تہا سرکشی ہوتے ہی اکثر
افسر نینی تال کو چلے گئے لیکن جج رابرٹسن صاحب اور دو ڈاکٹر اور مدرسہ کے
مدرس مفسدون کے ہاتہہ سے قتل ہوے بریلی مین سرکشی ہوتے ہی بدائون مین دوسرے
روز فساد پڑگیا مسٹر اڈوارڈز صاحب وہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تہے انکا حال بہت
عجیب اور دلچسپ ہے یہہ بیچارے بدائون سے نکلکر کانپور کی طرف قریب ایک سو میل کے جنگلہ
پر سے تین مہینہ مین اور اور دربدر سرگشتہ مصیبتین اور تکالیف اوٹہاتے ہوئے پہنچے
مئی مہینہ کے وسط مین جب ملک دونو طرف گنگا کے بگڑگیا اور فساد اور بدعملی پہیل گئی

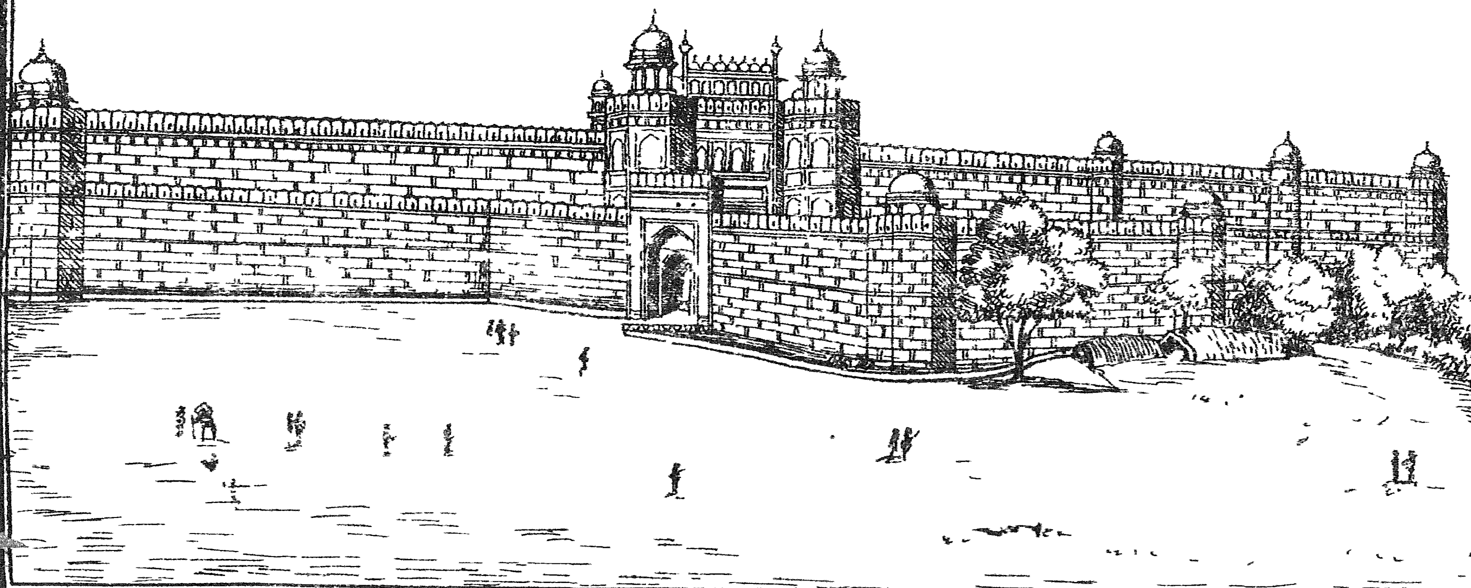
اوسوقت صاحب ممدوح نے اپنے میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال روانہ کیا کل ضلع بداؤن
مین وہ تن تنہا فرنگی تہے مسٹر ایڈوارڈ صاحب اپنی سرگذشت مین درباب سرکشی یہہ
راے رقم فرماتے ہین کہ زمیندارونکے خلاف ہوجانے اور باغیون کی ہمدردی اور
اعانت کرنے کا بڑا باعث قانون دیوانی جو زمین کی بابت مروج تہا ہوا ہے حقوق اور
ملکیت زمین ادنی قرض کی عیوض عدالت کے حکم سے نیلام ہوجاتی تہی اونکو بیگانے
لوگ جنکو اوس جگہہ کے اوسیدن سے کسی طرحکا پاس اور انس نہوتا تہا خرید لیتے تہے اور
پرانے زمیندار اس امر سے جنکو کسان ہمیشہ نظر محبت دیکہتے تہے سرکار سے البتہ
ناراض تہے چنانچہ سرکشی ہوتے ہی پرانے زمیندار سرکشون کے ساتہہ مل گئے صرف اس نظر
سے کہ وہ اپنی زمینون پر قابض ہوجاوین اور قابض ہونیکے بعد وہ کبہی نہین چاہتے تہے
کہ عملداری سرکار انگلشیہ پہر اوے کیونکہ اونکو خوف تہا کہ اونکی زمینین پہر اون سے چہین
جاوینگی ٭ یہہ راے صاحب ممدوح کی بڑی معقول معلوم ہوتی ہے اسی وجہہ سے
اکثر زمیندار اور گنوار سرکار کے خلاف ہوگئے ٭ شاہجہانپور مین ۳۱ تاریخ
مئی اتوار کے روز جب کہ سب اہل فرنگ عبادت خانہ مین تہے ۲۸ وین نمبر کی پلٹن نے جو
اوس مقام مین متعین تہی برملا سرکش ہوکے سب صاحب لوگون کو کلیسا مین گہیر لیا
بہت سے افسر قتل ہوئے اور پادری مکلم صاحب بہی مارے گئے جو افسر کہ بچے وہ محمدی

کی طرف جو اودہ مین سے بہاگے - لکھنؤ مین بہی ۳۰ اور ۳۱ - مئی کو سرملا سرکشی ہوگئی
اوس جگہہ اوہی پلٹن ۴۸ نمبر اور نصف ۷۱ نمبر اور تہوڑے سپاہی ۱۳ وین پلٹن اور
دو ضرب ساتوین رسالہ کے مقیم تہے یہہ سب بغاوت اختیار کرکے سیتاپور کی طرف
جو لکھنؤ کے شمال مین واقع ہے بہاگئے سر ہنری لارنس صاحب نے دو کمپنیان ۳۲
وین ولایتی پلٹن اور تین سو سوار نوبہرتی لکھنؤ معہ چار ضرب توپ لیکے باغیون کا تعاقب
کیا لیکن سوارون نے خاطرخواہ کام نہ دیا صرف تیس آدمی تعاقب مین مقید ہوئے
آیندہ جو جو کچھہ احوال وہان اور اور مقامون مرقومہ بالا مین ہوا وہ آگے سلسلہ وار
مفصل لکھا جائیگا ——

واقعات دہلی بارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء سے بیسوین ماہ مذکور تک

ان واقعات کی نقل جیون لال اخبار نویس کے روزنامچہ سے ہے ۱۲ مئی ۱۸۵۷ء روز شنبہ
بادشاہ دیوان عام مین آئے اور مجرائی مجرا بجا لائے ۳۸ وین نمبر کے پلٹن کے صوبہ دارون نے
حاضر ہوکر عرض کی کہ چند اہلکار رسد رسانی وغیرہ کے واسطے مقرر کئے جاوین
رام سہائمل اور دوالی مل مقرر کئے گئے کہ وہ پانسو روپیہ روز کی رسد خوراک وغیرہ
سر انجام کرکے پلٹنو نمین پہنچایا کرین - محمد ابراہیم بن علی محمد سوداگر کے گہر مین
چار فرنگی پوشیدہ تہے سوارون نے سنکر سوداگر مذکور کے گہر کو لوٹ لیا اور فرنگیونکو

نقشہ دہلی دروازہ قلعہ معلّیٰ



مار ڈالا ایک بیچاری عیسائی عورت ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے لال ڈگی کے قریب چلی
جاتی تہی سواروں نے اوسے قتل کر ڈالا۔ تلنگوں نے شہر میں چند دوکانیں لوٹ لیں بادشاہ
نے یہہ سنکر مرزا منیر الدین کو جو پہلے پہاڑ گنج کا تہانہ دار تہا منتظم شہر مقرر کیا اور لوٹ
اور غارتگری روکنے کے واسطے اوسکو معہ ایک پلٹن تلنگان کوتوالی روانہ کیا مرزا
مذکور نے اطلاع کی کہ سپاہی چوڑی والونکا بازار لوٹ رہے تہے یہہ سنکر بادشاہ نے سب
پلٹنوں کے صوبہ دارونکو طلب کیا اور اون سے اس امر میں اپنی ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ اسکا
انتظام ضرور ہے ایک پلٹن دہلی دروازہ پر تعین ہو اور ایک زیر جہروکہ اور ایک ایک
کمپنی اجمیری اور لاہوری اور کشمیری دروازوں پر اور ایک کمپنی فراش خانہ کی کہڑکی
پر مقرر کی جاوے بعد ازان سوار اور پیادوں نے نگر سیٹہ کی گلی کو لوٹنا چاہا باشندوں
نے دروازے بند کر لئے اور اوپر سے اینٹ اور پتہر مار کے اونکو وہان سے ہٹا دیا۔
اکثر انگریزی نویس عیسائی جو راجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ والے کی حویلی میں پناہ گیر ہوئے
اونپر سواروں نے حملہ کیا اور بندوقیں چلائیں فرنگیوں نے بہی اندر سے مقابلہ کیا سوار لوگ
پہر دو توپیں لے آئے اوسوقت سب عیسائی معہ زن و بچہ اندر تہ خانوں میں چلے گئے اور سوار لوگ
واپس چلے آئے۔ شاہ نے مرزا مغل کو ہدایت کی کہ ایک کمپنی سپاہیوں کی ساتھ لیکے
لوٹ کا انتظام کرے چنانچہ مرزا مذکور ہاتی پر سوار ہو کے تہانہ بتہانہ گئے اور اعلان عام

صدر الدین خان اداب بجالاے اور مولوی صدر الدین خان نے ایک اشرفی

نذر کی گذرانی شاہ نے اونکو حکم دیا کہ تم سر انجام کار عدالت عالی کرو لیکن مولوی صاحب

نے اپنا عذر بیان کیا بعد ازان خزانچی سالک رام حسب الطلب حاضر ہوا اور ایک

اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے پوچھا کہ خزانہ مین کتنا روپیہ ہے اوسنے کہا

مجھے معلوم نہین - رحمت علیخان کو حسن علیخان نے پیش کیا جسنے ایک اشرفی نذر

کی گذرانی شاہ نے پوچھا کہ یہہ شخص کون ہے عرض کیا گیا کہ یہہ نواب فیض محمد خان کا

بیٹا اور حسن علی جسنے حضور مین اسکو پیش کیا ہے بھتیجا ہے - محمد علیخان

بن سالار جنگ خان نے ایک اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے اوسکا احوال دریافت

کیا عرض کیا گیا کہ یہہ شخص بھتیجا نواب بہادر جنگ خان رئیس دادری کا ہے

راجہ رام سنگہ والی جیپور کے نام فرمان جاری ہوا کہ وہ اپنے تئین معہ فوج دہلی مین حاضر

کرے بعد ازان اسی حکم کے فرمان بنام عبد الرحمن خان والی جھجر اور بہادر جنگ خان

رئیس دادری اور اکبر علیخان نواب پاٹودی اور راجہ ناہر سنگہ والی بلب گڈہ اور حسن علیخان

دوجانہ والا اور احمد علیخان نواب فرخ نگر کے جاری ہوے اور مرزا امین الدین خان

اور مرزا ضیاالدین خان کے نام بھی احکام اس مضمون کے جاری ہوے کہ وہ انتظام

جھرکہ فیروزپور اور گوڑگانوہ کا بخوبی کرین خبر آئی کہ جنگ راول کے گوجر ہر شب کو سبزی

منڈوی اوتیلی واڑہ اور راجپورہ وغیرہ کی دوکانین لوٹ لیتے ہین مرزا مغل کو حکم ہوا کہ
اس امر قبیح کا تدارک کرے — چنانچہ مرزا ابوبکر نے معہ اپنے رسالہ کے جا کے جنگلاول کا لوگو
لوٹا اور جلا دیا — ایک گورہ سپاہی جو بطور جاسوس شہر مین ایا تہا گرفتار ہوا شاہ نے
اوسکو جیلخانہ بہیجدیا ایک اقدمیم بہی مقید ہوئی — منیر الدین خان کے نام حکم ہوا کہ ہسودین بلیٹن کو
چہاونی کیطرف لیجاکے سبزی منڈوی اور پہاڑی وغیرہ کا انتظام کراوے کہ لوٹ وغیرہ نہونے پاوے
چار مسافرون نے میرٹھ سے آکے اطلاع دی کہ فوج گورہ وہان سے روانہ ہو کے آتی ہے تلنگون
کو یہہ خبر خوش نہ ائی اور اون چارون آدمیونکو حوالات سپرد کیا تہا نہ دار پہاڑ گنج کو حکم
ہوا کہ مسٹر فریزر صاحب کمشنر اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کی لاشون کو قبرستان مین
دفن کراوے اور باقی فرنگیون کی لاشون کو دریا مین پہکواوے اس حکم کی تعمیل
کی گئی — گوجرون نے فریزر صاحب کے گہر کو لوٹ لیا اور کمشنری اور ایجنٹی کے دفتر کو
غارت کیا ۸ ار مئی سنہ ۱۸۵۷ء روز جمعہ شاہ دیوان خاص مین تہے مولوی عبدالقادر
نے ایک فہرست بابت تنخواہ فوج جو اوسنے تیار کی تہی گذرانی مولوی مذکور کو بابت تقرری
اوسکے عہدہ نیابت نواب محبوب علیخان ایک سرپیچ و دوشالہ عطا ہوا — غلام نبی خان مہتمم کالا محل
معہ میر اکبر علی سوار جو فریزر صاحب کی اردلی مین رہتا تہا حاضر ہوا سوار نے عرض کی کہ
پچاس سوار نواب جہجہر کے حاضر ہین اور نواب صاحب خود بباعث اس امر کے کہ ملک بیچ لگی

اور بدانتظامی سے دربار میں حاضر ہونے سے مقصر رہے — مولوی احمد علی بلب گڈہ
کے راجہ کی طرف سے دربار میں حاضر ہوا اور ایک روپیہ نذر کا گذرانا اور راجہ کی عرضی
پیش کی جسکا مضمون یہہ تہا کہ بباعث غارت اور فتنہ وفساد جو گوجرون نے مچا رکہا ہے
میں خود حاضر نہیں ہو سکتا انشاء اللہ بعد انتظام حاضر دربار شاہی کا ہونگا اوسکے نام
حکم جاری ہوا کہ اپنے تئین جلد حاضر کرے — خبر پہنچی کہ صاحب مجسٹریٹ رہتک ضلع چہوڑ کے
چلے گئے اور یقین ہے کہ خزانہ لٹ جاویگا شاہ نے ایک پلٹن پیادگان اور کچہہ سوارونکو
حکم دیا کہ خزانہ رہتک کا لے اوین — عبدالکریم کے نام حکم ہوا کہ چارسو پیادہ سپاہی پانچ روپیہ
ماہواری کے شرح پر اور ایک رسالہ سوارونکا ۲۰ روپیہ ماہواری کے شرح پر بہرتی کرے
چنانچہ دوسو آدمی آج کی تاریخ بہرتی ہو گئے — بادشاہ کی طرف سے افسران سوارونکے نام
حکم جاری ہوا کہ مرزا ابوبکر موقوف کیا گیا اور سوار لوگ حاضر شاہ کے زیر حکم رہین ——
قاضی فیض اللہ دربار میں حاضر ہوا اور پانچ روپیہ نذر گذرانی اور عرضی دی کہ میں کوتوال
شہر مقرر کیا جاؤن بادشاہ نے اوسکی درخواست قبول فرمائی — جی سنگہ پورہ کے
میواتیون نے سرکار انگریزی کے افسر کا مال اور اسباب قریب چار ہزار روپیہ کا لوٹ لیا
چنانچہ پیادہ اور سوار دن کی یہہ مشورت ہوئی کہ میواتیون کو گرفتار کرلین اور
جی سنگہ پورہ کو غارت کرین یہہ سنکر لالہ بدہ سنگہ کاردار جی پور متعینہ جی سنگہ پورہ نے

بادشاہ کو عرضی دی اوسپر حکم ہوا کہ کوئی سپاہی جی سنگہ پورہ کو بلا حکم شاہی نجانے پاوے
بادشاہ کو اطلاع ہوئی کہ سپاہی لوگ شہر کے انتظام کے واسطے ننگی تلوار لیکے گشت کرتے ہین
جس سے باشندون اور دوکانداروں کو وحشت معلوم ہوتی ہے حکم ہوا کہ اندہ سے کوئی
تلوار برہنہ لیکے شہر مین نہ پہرنے پاوے - پیادہ اور سوار باہم مشورہ کرکے شاہ کے پاس
حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اونکو تنخواہ اور کپڑے ابہی تک نہین ملے اور اونکو یقین ہے
کہ نواب محبوب علیخان اور حکیم احسن اللہ خان انگریزون سے سازش کہتے ہین
نواب محبوب علیخان نے قران پر ہاتہہ رکہہ کے قسم کہائی کہ اوسکو انگریزون سے کچہہ
واسطہ نہین ہے اغا محمد خان کا سپاہیون نے گہر لوٹ لیا ۱۴ ا می ۱۸۵۷ء روز شنبہ
شاہ نے دیوان عام مین دربار کیا حکیم احسن اللہ خان اور بخشی اغا سلطان اور کپتان
دلدار علیخان اور رحمت علیخان وغیرہ حاضر ہوے سوار اور پیادے معہ اونکے
افسرون کے بعہ ایک خط مہری حکیم احسن اللہ خان اور نواب محبوب علیخان بنام
صاحبان انگریز دربار مین آئے اونہون نے بیان کیا کہ یہہ خط دہلی دروازہ پر پکڑا گیا ہے
اسمین یہہ ہو وہ شخص مذکور انگریزون کو بلانے کہتے ہین کہ اگر انگریز جوان بخت کو
ولی عہد مقرر کرین تو وہ سب سپاہیون کو گرفتار کروینگے یہہ خط احسن اللہ خان
اور نواب محبوب علیخان کے سامنے رکہا گیا اونہون نے مخض انکار کیا اور کہا کہ یہہ جعلی

خط نہین ہے یہہ جال ہے اور نہ اسپر یہہ ہماری مہر ہے سپاہیون کے سامنے اپنی
مہرین مطابقت کے واسطے اوتار کے پہینک دین اور قران کی قسم کہائی کہ یہہ خط ہمارا
نہین — بعض شخصون نے سوارونکو اطلاع دی کہ کچہہ فرنگی شہر کی موریون مین پوشیدہ
ہین یہہ سنکر مرزا ابوبکر سوارونکے ساتہہ موقع پر جہان مخبرون نے نشاندہی کی تہی
گئے اور مرزا اندکور نے شہر مین کود کر گولی چلائی لیکن کوئی فرنگی وہان ظاہر نہوا بعد ازان
سوارون نے تلوارین میان سے نکال کر حکیم احسن اللہ خان کو گہیر لیا اور کہا کہ تو انگریزون
سے سازش رکہتا ہے اسواسطے تو نے سب فرنگیون کو جیلخانہ مین قید کر رکہا ہے
کہ جب انگریز آوین تو اونکو حوالہ کیا جاوے غرضیکہ اس امر مین بڑا جہگڑا رہا اخر فیصلہ اس
بات پر ہوا کہ جملہ عیسائی اور میم اور بچے جو جیلخانہ مین مقید تہے سوارون کے حوالہ کئے گئے
تاکہ وہ اون سبکو قتل کرین مرزا منجہلے نے اوسوقت بیان کیا کہ قتل کرنا عورتونکا شرع
محمدی مین جایز نہین ہے سوار و مرزا موصوف کے قتل پر امادہ ہوئے لیکن
وہ بہاگ کر بچ گیا تمام فرنگی قیدیون کو قلعہ مین نقارخانہ کے قریب بٹہا کے ایک سوا گہنٹہ
قرابین بہر کے مارے اوس سے ایک خاص شاہی نوکر زخمی ہوا بعد اوسکے دو چار خاص
بادشاہ کے نوکرون نے تلوار سے سب مرد و زن و بچونکا سر کاٹا ایک شخص کی تلوار ٹوٹ
گئی اور بعد قتل کے لاشون کو چہکڑونمین بہرواکے دریا مین پہنکوا دیا — نواب مالاگڈہ

کے نام حکم بہیجا کہ اضلاع شرقی دریاے جمن مین گوجرون نے بڑا فساد اور بلوہ مچا رکہا ہے
اوسکا تدارک کرے - لاہوری دروازہ کے دوکاندار نالشی ہوئے کہ کاشی ناتہ تہانہ دار
اوس جگہہ کا اون سے ایک ہزار روپیہ بطور رشوت مانگتا ہے اور دہمکاتا ہے کہ در
صورت نہ ادا کرنے روپیہ کے وہ سبکو گرفتار کرکے کوتوالی چالان کردیگا یہہ سنکر
حکیم احسن اللہ خان نے کوتوال قاضی فیض اللہ کے نام حکم بہیجا کہ تہانہ دار مذکور کو سپرد حوالات
کرے ۱۷ مئی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ بادشاہ دیوان خاص مین
تہے جبکہ چند سوار اور پیادہ مع اپنے افسرونکے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اونہون نے
سلیم گڈہ کی بخوبی مضبوطی کی ہے اور مورچہ بنایا ہے حضور چلکر اوسکو ملاحظہ فرماوین چنانچہ
بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوکر وہان گئے اور توپونکا ملاحظہ کیا اور مراجعت کی اور
سپاہیون کی دلجمعی کی کہ مین تمہارے ساتہہ ہون اور اگر کوئی خدنگی تم گرفتار کرکے لاؤ
تو مین خود اپنے ہاتہہ سے مار ڈالنے کو تیار رہون اور تمکو چاہئے کہ حکیم احسن اللہ خان اور
محبوب علیخان اور ملکہ زینت محل پر بہی اعتبار رکہو سپاہیون کو یہہ سنکر حکیم مذکور کی
طرف سے شک جاتا رہا دیوان عام مین چند سپاہیون نے قیام کیا تہا چنانچہ وہان سے
اونکو اوٹہا دیا گیا اور بیسون بعد مکان کی از سرنو آراستگی ہوئی اور فرش قالین اور
جہاڑ اور فانوس سے مکلف کیا گیا مرزا امین الدین خان اور ضیاء الدین خان

حسب الطلب حاضر ہوئے۔ اونکو حکم ہوا کہ ہر روز دربار مین حاضر ہوا کرین اونہونے
بیماری کا عذر پیش کیا تب بادشاہ نے اونکو حکم دیا کہ تمکو فوج بہرتی کرنی چاہئے کیونکہ
ایک بڑے ملک کا انتظام تمہارے سپرد کیا جائیگا اونہون نے جواب دیا کہ حسب الحکم
عمل مین اویگا بعد ازان ارادت خان اور میر خان بہائی نواب مصطفےٰ خان جہانگیر اباد کے
اور اکبر خان وغیرہ حاضر ہوے اور دو دو روپیہ نذر کے گذرانے اتنے مین ایک سوار
ایا اور خبر کی کہ چند لاکہہ روپیہ بابت مالگذاری گوڑگانوہ بحراست ایک کمپنی پیادگان اور چند
سوار دہلی کو اتا تہا راستہ مین تین سو میواتیون نے حملہ کیا ہے اور لڑائی ہو رہی ہے یہہ سنکر
مولوی محمد باقر چہاپہ خانہ والہ کو حکم ہوا کہ فوراً دو کمپنیان سپاہی اور ایک ترپ سواران لیکے
جاوے اور خزانہ کو محفوظ لیے اوے ندولی کے زمینداروں نے حاضر ہوکر ایک ایک روپیہ بطور
نذر گذرانا اور اپنی نمک حلالی اور اطاعت عرض ظاہر کی بادشاہ نے اون سے فرمایا کہ اپنے
گانو کا انتظام قرار واقعی رکہو دو ہرکارہ شاہی میرٹہہ سے واپس ائے اور خبر کی کہ قریب
ایک ہزار فرنگی مرد اور عورت اور بچہ صدر بازار مین جمع ہوکے رہتے ہین اور سورج کنڈ پر
توپین چڑہا کر مورچہ قایم کیا ہے۔ اور بیان کیا کہ گوجرون نے میرٹہہ اور سلیم پور کے
بیچہ مین بڑی لوٹ اور مار مچا رکہی ہے اسواسطے بادشاہ نے دو کمپنیون کو بل جمن پر
تعین کیا حکیم عبدالحق نے حاضر ہوکر پانچ روپیہ نذر گذرانے پانچ کمپنیان سپیر زاینڈ مائنرز

یعنی سفر مینا کی دہلی مین داخل ہوئین مہاراجہ نرندر سنگہ والی پٹیالہ اور رام سنگہ راجہ جی پور اور
راجگان الور اور جودہپور اور گوٹہ اور بوندی وغیرہ کے نام فرمان جاری ہوئے کہ وہ جلد
حاضر حضور ہون ۱۸۔ مئی ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ بادشاہ دیوان خاص
سے دیوان عام مین رونق افروز ہوئے اور تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور پانچ پلٹنو کا
باجہ انگریزی بجتا رہا اور خلعت ہائی فاخرہ مرزا مغل کو بابت تقرری عہدہ سپہ سالاری کل فوج
اور مرزا کوچک سلطان اور مرزا مینڈہو اور اور بیٹون کو بابت تقرری عہدہ ہائے کرنیلی
فوج اور ابوبکر پوتہ کو بابت تقرری کرنیل سواران عطا ہوئے مرزا مغل نے پانچ اشرفیان
نذر کی گذرانین اور اور شاہزادون نے ایک ایک اشرفی اور پانچ پانچ روپیہ —
نواب حسن علیخان دربار مین حاضر ہوکر آداب بجالایا نواب مذکور سے کہا گیا کہ ہر روز
بلاناغہ دربار مین حاضر ہوا کرے پہر بادشاہ نے ان سے کہا کہ تمکو بہت سا ملک
عطا ہوگا تمکو چاہئے کہ فوج پیادہ اور سوار بہرتی کرو حسن علیخان نے عرض کی کہ
یہہ تو مجھسے نہ ہوسکیگا لیکن دربار مین حاضر رہا کرونگا دو سوار جو الور کو فرمان لیکے گئے تہے
واپس آئے اور عرض کی کہ ہزارہا گوجرون نے راستہ مین فساد عظیم مچا رکہا ہے اور راہ مین ہمین
ہمارے کپڑے اور گہوڑے وغیرہ لوٹ لئے اور فرمان شاہی کو پہاڑ کر ہمارے ہاتہہ
پر رکہہ دیا لیکن بہزار منت وسماجت ہمارے گہوڑے اونہون نے واپس کئے اور یہ شتر سوار

بہی جو فرخ نگر والے نواب کے پاس فرمان لیکے گیا تہا واپس ایا اور کہا کہ گوجرون
نے راستہ بند کر رکہا ہے سفرمینا کی پلٹن کے افسر حاضر ہوے اور بیان کیا کہ میرٹھہ
مین سب انگریزون نے دمدمہ پر جمع ہو کے مورچہ قایم کیا ہے اور جب اونکی پانچ کمپنیان
روڑکی سے میرٹھہ مین آئین تب انگریزون نے اونکو سمجہایا کہ تمہاری تنخواہ بڑہا دیجاے گی
تم سب اپنا اپنا کام کرو جب ہمنے یہہ منظور نہ کیا تو اونہون نے گراب بہر کر مارا دو سو سے
زیادہ سپاہی مارے گئے اور باقی ہم سب بہاگ کر حاضر حضور ہوئے ہین اونکو
ہدایت ہوی کہ سلیم گڈہ مین قیام کرین — نواب محبوب علیخان نے ایک فہرست نام
سوداگران اور ساہوکاران دہلی مثل رامجی داس گودام والا اور رامجی داس کٹڑہ والا
اور خزانچی سالگ رام وغیرہ کی گذرانی چنانچہ یہہ فہرست اونکے پاس روانہ کی گئی اور
اونکو فہمایش ہوئی کہ پچیس ہزار روپیہ روز کا خرچ فوج کا ہے تم سب کو چاہئے کہ
پانچ لاکہہ روپیہ کی سبیل کرو سب ساہوکار اور سوداگر جمع ہوکے محبوب علیخان پاس گئے
اور کہا کہ ہم سب لٹ گئے اب روپیہ کہان سے لاوین اور رامجی داس نے بیان کیا کہ اگر
اور سب ساہوکار روپیہ دین گے تو مین بہی دینے کو تیار ہون مرزا ابو بکر رسالہ کو لیکر
چندراول اور وزیر اباد کی طرف گوجرونکی تادیب کے واسطے گئے لیکن گوجر فرار ہوگئے۔
۱۹ مئی ۱۸۵۷ء روز سہ شنبہ بادشاہ دیوان عام مین برآمد ہوئے دو سوار

میرٹھہ سے آئے انہون نے بیان کیا کہ بریلی اور مرادآباد سے فوج پیادگان
اور سوار معہ توپخانہ اور خزانہ کثیر میرٹھہ مین پہچی اون سے انگریزون نے فریاد کی کہ میرٹھہ
کی فوج نے نمکحرامی کرکے اور افسرونکو قتل کرکے دہلی کی طرف راہ لی فوج بریلی
اور مرادآباد نے انگریزونکو جواب دیا کہ اوسکا عیوض تمنے تین سو سفر مینا کی
ملٹن کے سپاہ مارکے لے لیا یقین کہ ہمسے بہی تم ایسا ہی اتفاق کروگے
یہہ سنکر انگریز اپنے مورچہ گاہ مین چلے گئے اور فوج پر گولہ اندازی شروع کی
فوج نے بہی مورچہ چہاکے گولہ مارنا شروع کیا خدا کی قدرت سے ایک
گولہ اوس سرنگ مین جو فرنگیون نے کہودی تہی جا پڑا اور سرنگ کے اوڑتے
ہی تمام فرنگیونکا مورچہ اوڑگیا اب کوئی فرنگی میرٹھہ مین باقی نرہا یہہ سنکر
تمام فوج اور بادشاہ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور سلیم گڈہ سے پانچ
توپین سر کین بعد ازان یہہ خبر ملی کہ کلکٹر گورگانوہ ضلع چہوڑنے کے وقت
ستر ہزار روپیہ سرو کی گڈہی مین چہوڑ گیا ہے اس خزانہ کے لیے آنے
واسطے سو سوار اور دو کمپنیان پیادہ روانہ کین جب یہہ روپیہ آگیا
تو اوسکو خزانہ مین جمع کرادینے کا حکم ہوا — ایک سوار بیجا بائی صاحبہ
کا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ بائی صاحبہ کو قتل عیسائیان معہ زن و بچہ ہمہ

ابھی تک اعتبار نہین ہے اس امر کی صداقت کے واسطے مین ہون
بادشاہ نے اوس سے فرمایا کہ کل فرنگیون کا اختتام ہوا اور سوار کو ہدایت
کی کہ معہ دو سوار شاہی گوالیار کو روانہ ہو اور بائی صاحبہ سے کہو کہ جلد معہ فوج
حاضر حضور ہون حسین میرزا داروغہ محلات کو حکم ہوا کہ کنور اجیت سنگھ چچا
مہاراج پٹیالہ کو پیش کرے چنانچہ کنور موصوف دربار مین ایا اور ایک
اشرفی نذر کی گذرانی بادشاہ نے کنور صاحب سے فرمایا کہ مین تمکو خوب
جانتا ہون تم مدت سے دہلی مین رہتے ہو ایک خلعت بھی اونکو عطا ہوا
احمد مرزا اور حکیم عبد الحق حکیم کے لڑکے نے بھی دربار مین حاضر ہوکر پانچ
پانچ روپیہ نذر کے گذرانے — رسالدار مرسلہ محمد اکبر علیخان حاضر حضور
ہوا اور دو روپیہ نذر کے پیش کئے اور اپنے اقا کی طرف سے عرضی
گذرانی اوسمین عذر غیر حاضری بباعث بدعملگی ملک مرقوم تہا اور لکہا تہا کہ
خان مذکور بعد انتظام فی الفور حاضر حضور ہوگا — دو انگریز اور تین میمین اور
اور ایک لڑکا نتہو درزی کے گہر مین پوشیدہ تہے سوار لوگ یہہ سنکر اونکو گرفتار
کرلائے اور درزی کا گہر جلا دیا بادشاہ نے اون قیدیون کو سپاہیون کی
حوالات مین رکہا بادشاہ سلیم گڈہ پر تشریف لیگئے وہان سلامی ہوئی —

بیسوین پلٹن کے افسرون نے بیان کیا کہ ہمکو بابت اوڑجانے مورچہ انگریز کی میرٹھہ کے اون دو سوارونکے کہنے پر جو وہان سے آئے ہین اعتبار نہین ہے اسواسطے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم خود میرٹھہ مین جاکر مورچہ کو اوڑادین بادشاہ نے کہا کچہہ ضرور نہین اور اگر تمہارا ارادہ یہی ہو تو حسب الحکم اپنے سپہ سالار مرزا مغل کے کام کرنا چاہئے قاضی فیض اللہ کوتوال شہر کے نام حکم گیا کہ دو کشتیان پل جن کی اپنی جگہہ سے ہٹ گئی ہین چاہئے کہ سو مزدور بھیجکے کشتیونکو درست کرادو — خبر پہنچی کہ پلٹن کے ہندوستانی ڈاکترون نے مسلمانان شہر کےساتہہ ملکے جہنڈا محمدی جامع مسجد مین قایم کیا بادشاہ نے یہہ سنکے اونکو کہلا بہیجا کہ کوئی انگریز اب شہر مین باقی نہین ہے اسواسطے جہنڈا بلند کرنا ضرور نہین ہے مولوی صدر الدین خان اونکو سمجہانے کو گئے بہت سے چہکڑے ناج اور نمک وغیرہ کے گرفتار کرکے اندر شہر لائے گئے

۲۰ مئی ۱۸۵۷ء روز چہار شنبہ

بادشاہ محل کے اندر سے دیوان عام مین برآمد ہوئے مجمع حاضر ہوکر آداب بجالایا بادشاہ نے کہا کہ تمنے انگریزون کے جہنڈا محمدی جامع مسجد مین کہڑا کیا لیکن اب کوئی انگریز باقی نہ رہا۔

دیا کہ جھنڈ خلاف ہنود کے
اسلامی کی کیا ضرورت ہے ڈاکٹر نے جواب
کھڑا کیا تھا یہ سنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ہندو اور مسلمان
ایک ہین بعد ازان فوج کے افسر حاضر ہوئے اور اونہون نے فریاد کی کہ
مسلمانون نے جھنڈ اسلامی ہنود کے خلاف کھڑا کیا ہے بادشاہ نے
اونکی دلجمعی کی کہ وہ انگریزون کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔ افسرون نے
یہہ بہی عرض کی کہ میگزین کے ایک نوکر ونمین سے ایک چہوٹی انگریجی توپ لئے
جاتا تہا چنانچہ اوسکو پلٹن نے گرفتار کیا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو توپ
سے اوڑا دو مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان اور حسن علیخان
اور رحمت علیخان اداب بجا لائے بادشاہ نے اونکو ایک ایک جوڑا
مرزا ہ الطاف شاہانہ عطا کی اور اونہون نے پانچ پانچ روپیہ بطور
نذر پیش کئے مرزا مغل کے نام حکم ہوا کہ وہ بسرداری چار پلٹن پیادہ
و سوار ان معہ چار ضرب توپ میرٹھ کی طرف روانہ ہوا اور مورچہ انگریزی کو
اوڑا دے مرزا مذکور نے عرض کی کہ مرزا امین الدین خان اور مرزا ضیا الدین خان
اور حسن علیخان اور اور رئیس جو بڑے بڑے تعلقون کے مالک ہین
اونکو بہی ہمراہ جانیکا حکم ہو۔ سب رئیس یہہ سنکر خاموش ہورہے بادشاہ نے



شاہ سابق دہلی

مرزا ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ بسرداری فوج میرٹھہ کو جاوے اور نواب محبوب علیخان اور حکیم احسن اللہ خان کو ہدایت ہوئی کہ تمام سامان اخراجات اور رسد وغیرہ فوج کے واسطے میرٹھہ جانیکو تیار کرادین — چند سوارونے مبارک باغ جو چھاونی سے پرے ہے جاکے دو فرنگیون کو جو وہان پوشیدہ تھے مار ڈالا — فوج کے افسرونے انکو عرض کی کہ پانچ میمین جو قید ہین وہ فوج کے حوالہ کیجاوین بادشاہ نے محبوب علی ڈاکٹر سے اس درباب فتوی طلب کیا اوسنے بیان کیا کہ از روی شرع محمدی عورتونکا قتل جایز نہین ہے — بعد ازان بادشاہ دیوان خاص مین تشریف لیگیے اور وہان بیگم صاحبہ اور میر منشی مکند لعل سے گفتگو کرتے رہے —

شاہ دہلی

۱۷۸۸ء مین غلام قادر خان روھیلہ نے شاہ عالم بادشاہ دہلی کی انکھین نکال ڈالین اور شاہ کی کمال بیعزتی اور خواری کی اس کے بعد مرھٹے سلطنت پر قابض ہوئے اور بادشاہ کا نو لاکھہ روپیہ سالانہ مرہٹی روپیہ کے حساب سے مقرر کیا اور شاہ نظام الدین کو مرہٹہ مادہوجی سیندھیہ نے اپنی طرف سے دہلی کا صوبہ دار مقرر کیا ۱۸۰۳ء مین جنرل لیک صاحب نے بعد قبضہ کرنے اگرہ کے دہلی کی طرف کو کوچ کیا دہلی سے چھہ

میل کے فاصلہ پر باہین فوج انگریزی اور مرہٹون کے لڑائی ہوئی تہی
اور مرہٹون نے شکست کامل کہا کر شہر اور قلعہ کو خالی کیا اوسوقت
شاہ عالم نے انگریزون سے پناہ چاہی چنانچہ فوج انگریزی بہادر ۱۴
ستمبر ۱۸۰۳ء کو خاص شہر دہلی مین پہنچی تعجب کی بات ہے کہ اس مرتبہ بہی
اسی تاریخ یعنی ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء کو فوج انگریزی شہر دہلی مین داخل ہوئی
غرضکہ مرہٹون کے ہاتہہ سے دہلی فتح ہونے کے بعد صاحبان انگریز نے شاہ عالم کی بہت
خاطرداری کی اور اونکے واسطے حسب درخواست شاہ [illegible] کے بارہ لاکہہ روپیہ
سالانہ مقرر کیا چنانچہ اوس تاریخ سے بادشاہ دہلی سلطنت انگلشیہ کی حمایت
مین آئے۔ شاہ عالم ۱۸۰۶ء مین مر گئے اور اونکے بعد اکبر شاہ ثانی نے تخت
پر جلوس کیا اور اکبر شاہ ثانی کے مرنے کے بعد ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری مطابق ۱۸۳۷ عیسوی شب جمعہ کو تخت پر بیٹھے یہی
حضرت ابتک تخت پر موجود تہے جنہون نے سرکشون کا ساتہہ دیکے خاندان
تیموریہ کو اختتام پر پہنچایا ۷ تاریخ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو بہادر شاہ دہلی سے
جلاوطن کئے گئے اب شہر رنگون مین جو ملک برہما مین واقع ہے موجود
ہین عمر انکی پچاسی برس کی ہے تصویر انکی بہی مندرج کتاب ہوتی ہے

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نہ رہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرہوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلهای طرح مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور اوستادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۴ ماہواری ہے اور خریداران مفید خلایق کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری کی رکھتے ہوں اپنی درخواست مطبع مفید خلایق مین بھیجا فرماوین

واصلات بابت تاریخ بغاوت ۳۰ جون ۱۸۵۹ع تک

جناب بابو گوبند چندر بوس صاحب ٹونک شہر	عصہ	جناب لالہ چھید العل صاحب انبالہ	سے
جناب مولوی مرزا حاجی محمد صاحب اجمیر	سے	جناب منشی گوبند پرساد صاحب مرادآباد	عصہ
جناب مولوی کلب حسین خانصاحب فتح آباد	صہ	جناب منشی شنکر لعل صاحب اجمیر	سے
جناب مولوی مومن علیصاحب میرٹھ	سے	جناب مولوی غلام حیدر صاحب جبل پور	سے
جناب مولوی محمد وزیر علیخانصاحب میرٹھ	سے	جناب رای بختاور سنگہ صاحب مظفرنگر ضلع	سے
جناب منشی شیوناراین صاحب اعظم گڈہ	عصہ	جناب پنڈت رام نراین صاحب قنوج	عصہ
جناب پنڈت تارادت صاحب جوشی کماون	عصہ	جناب سید اصغر حسین صاحب فتح آباد	عصہ
جناب منشی کیدارناتہ صاحب دہلی	۸	جناب لالہ جیمن لعل صاحب آگرہ	عصہ
جناب مولوی حفیظ اللہ خانصاحب دہلی	عصہ	جناب نواب علی بہادر نواب باندا اندور	سے

جناب لالہ کنہیا لال صاحب اکبرپور سے — جناب منشی محمد حسن علی صاحب بریلی عہ

جناب لالہ کلیان رای صاحب میرٹھہ عہ — جناب منشی منبی دہر صاحب ناگپور عہ

جناب رای کالی رای صاحب سہارنپور ۸ — جناب مولوی سید جمیل الدین صاحب مین پوری عہ

جناب ٹھاکر کلیان سنگہ صاحب مین پوری سے — جناب مولوی محمد شایق صاحب ۸ جلد گورکہپور عہ

جناب مولوی سید دولت علی صاحب مرزاپور عہ — جناب بابو بیجناتھ صاحب اجمیر عہ

جناب مولوی محمد جعفر علی خان صاحب تہانیسر عہ — جناب منشی عابد علی صاحب راجپوتانہ عہ

جناب لالہ شیو سہای صاحب تہانیسر عہ — جناب منشی سید نعمت علی صاحب سرہوی عہ

جناب لالہ لچھمن پرشاد صاحب بریلی سے — جناب منشی سید قربان علی صاحب آبو عہ

جناب مولوی علی احمد خان صاحب و لالہ سیتارام صاحب لکھنؤ ۸ — جناب مولوی سید ارشاد حسین صاحب ٹونک عہ

جناب منشی دیوانچند صاحب جموں ۸ — جناب شیخ قبول احمد صاحب جودہپور عہ

اطلاع خریداروں کی خدمت شریف مین یہہ التماس ہے کہ جن صاحبون نے ابھی تک قیمت نہین بھیجی ہے وہ چھہ روپیہ کے سال کے حساب سے جلد عنایت فرما

تاریخ بغاوت ہند

محاصرہ دہلی

گیارہوین مئی ۱۸۵۷ع کو سر ہنری برنارڈ صاحب بہادر حاکم اعلی افواج انبالہ و سرہند نے بذریعہ تار برقی اخبار وحشت آثار میرٹھ اور دہلی سے اطلاع پائی تو فوراً اونھون نے اپنے مصاحب کو جنرل انسن صاحب بہادر سپہ سالار افواج ہند پاس شملہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ پہاڑ سے آپ کا نیچے آنا بہت ضرور ہے ۱۴ تاریخ مئی کی شام کو کمانڈر انچیف صاحب موصوف شملہ سے روانہ ہوکے ۱۵ کی صبح کو انبالہ مین پہنچے اور وہان آنکر ایک اشتہار تمام فوج کے واسطے دیا جسکا پہلے بیان ہو چکا ہے ۲۲ تاریخ مئی کو اونھون نے محاصرہ دہلی کے واسطے یہہ تجویز کی کہ جو فوج انبالہ مین موجود ہے اوسکے دو حصہ کیئے جاوین اور جو ولس برواری اس فوج کے دہلی کو جانے پر مستعد ہوئے اور سر ہنری برنارڈ صاحب کو بدستور انبالہ مین ٹھہرنے کا حکم دیا اور دونو حصون کی تقسیم اسطور پر کی اوّل حصہ کو زیر حکم برگیڈیر ہالی فاکس صاحب کے کیا جسمین اسقدر فوج تھی ۷۵ نمبر کی پلٹن شاہی گورہ - اوّل پلٹن بنگال فیوزی لیرز گورہ دو تمن رسالہ گورہ نمبر ۹ لانسرز یعنی بھالہ بردار اور ایک ترپ توپخانہ اسپی ۔ حصہ دوم

جو زیر حکم برگیڈیر جونز صاحب کے تھا اوسمین اتنی فوج تھی + پلٹن نمبر دوم بنگال فیوزی لیئرز گورہ
پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۶۰ - دو تمن رسالہ نہم گورہ - ایک تمن بھالہ برداران رسالہ
چہارم ہندوستانی ایک ترپ توپخانہ اسپی + اُن دونو حصون مین علاوہ توپخانہ کے
صرف اٹھارہ سو گورہ تھا اور قریب ایکہزار ہندوستانی فوج کے اس جماعت کو کمانڈر انچیف صاحب نے
انبالہ سے روانہ کرنا چاہا تاکہ ۳۰ مئی تک کرنال مین داخل ہو اور وہان سے پہلی تاریخ جون کو روانہ
ہوکے پانچوین تک باغپت مین پہنچ جاوے اور چھٹی تک سیج ترین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بھی
اوسمقام پر جا پہنچے اور اسی اثنا مین ایک کمپو میرٹھ سے تیار ہوکے پانچوین جون تک باغپت
مین اس انبالہ کی فوج سے آملے بعد ملنے کے دہلی کیطرف سب فوج روانہ ہو یہ تجویز کمانڈر انچیف
صاحب بہادر نے مستحکم قرار دی لیکن تقدیر مین عمل اسکا اون کے ہاتھ سے ہونا تھا + اب
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اوّل کمپو میرٹھ کا حال لکھین کہ اوسکو میرٹھ سے باغپت تک کیا کیا
واردات پیش آئین اور پھر انبالہ کی فوج کا احوال لکھینگے بعد ازان پھر دونو نے باغپت سے
مین زیر دیوار دہلی تک جو جو کام کیئے اون کو بیان کرینگے اور پیچھے سے کیفیت محاصرہ دہلی
شروع ہوگی + ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کی شام کو میجر جنرل ہیوٹ صاحب حاکم اعلی فوج
میرٹھ نے ایک کمپو بسرداری کرنیل ارچیالد ولسن کے باغپت کیطرف روانہ کیا (انہی صاحب
نے اخیر کو دہلی فتح کی اور لقب جنرل کا حاصل کیا) اس کمپو مین بہت قلیل فوج تھی یعنی آٹھوین

منبر گورہ کی رفل پلٹن کے پانچسو جوان سے بھی کم تھے اور دو سو سوار رسالہ قرابینی گورہ
اور ایک توپخانہ میدان جنگی اور ایک توپخانہ اسپی ۔ یہ تھوڑی سی فوج تین رات کوچ کرکے
تیسوین تاریخ مئی کی صبح کو قصبہ غازی الدین نگر مین پہنچی یہ قصبہ ہنڈن ندی پر اٹھارہ
میل دہلی سے مشرق کی جانب واقع ہے ہنڈن پار ہونے کیواسطے ایک بہت عمدہ لوہے کا
پل انگریزون نے بنوایا ہے اس پل کے قریب فوج انگریزی نے قیام کیا گرمی کی وہ شدت
تھی کہ انسان اور حیوان تڑپے جاتے تھے اور لو بھی بکثرت چل رہی تھی اس روز کبھی دشمن سے
مقابلہ ہونے کا گمان نہ تھا جب چار بجے تو یکایک دشمن کی فوج حملہ آور ہوئی ندی کے پرلے کنارہ سے
دشمنون کی ایک کثیر فوج نے معہ پانچ ضرب توپ حملہ کرنا شروع کیا انگریزی بیوکل فوج کو ہوشیار
نہ کرنے پایا تھا کہ ایک اٹھارہ پینی توپ کا گولہ آکے پڑا اور دو کہارون کی ٹانگین جو کہ
خیمہ ہسپتال قرابینیون کے دروازہ پر بیٹھے تھے صاف اڑ گئین فی الفور دو کمپنیان رفل اور
ایک ٹرپ قرابینیون کا پار ہوکے پل کیطرف گیا اور توپخانہ اسپی داہنی طرف ہمارے
کیمپ کے آراستہ ہوا اور اسکاٹ صاحب کا جنگی توپخانہ پل کے نیچے تعین کیا گیا اور دو
بھاری توپین محصول گھر کے قریب اونچی سڑک کے انجام پر لگا کے دشمنون پر آگ برسانی
شروع کی اتنے مین باقی رفل کی کمپنیان بھی تیار ہوکے میدان جنگ مین پہنچ گئین پل پار
کرکے دشمنون پر خوب فیر کرنا شروع کیا جب دشمنون کی توپون سے قریب آگئے گرنیکے

فاصلہ پر پہنچ گئے تب شجاع کرنیل رفل پلٹن نے ایکبارگی ان دونو کمپنیون کو جو اوّل تیار ہو رہی
گئین تھین حملہ کرنیکا حکم دیا حملہ کرتے ہی دشمن پریشان ہوگئے اور دشمنون کی ایک گاڑی
محمولہ سامان جنگ اوڑ گئی یہہ تلنگون نے مایوس ہوکے دانستہ اوڑا دی سب توپین بھی
دشمنون سے چھین لین یہہ لڑائی اگرچہ بہت دیر تک رہی لیکن سرکار انگلشیہ کو فتح کامل حاصل
ہوئی یہہ اوّل ہی لڑائی تھی جسمین باغیون کی بسم اللہ غلط ہوئی صرف سات سو ولایتی
فوج نے قریب پانچ ہزار آدمیون کو بھگا دیا اور ایسی مضبوط جگہہ سے کہ اگر دو کمپنیان بھی
اسی رفل پلٹن شاہی کی یہان مقیم ہون تو پھر کیا طاقت ہے کہ کوئی اور پلٹن ولایتی انکو
اوس جگہہ سے نکال سکے توپین اوس روز پانچ ہاتھ لگین جنمین دو بڑی بھاری تھین بعد اس
فتح کے فوج انگریزی نے میدان جنگ سے دشمنو نکا تعاقب کرکے اون کو اوس گانو سے
بھی نکالا جو کہ قریب پل کے واقع تھا اور جسکی اوٹ مین وہ لڑ رہے تھے اور گانو کو جلا کر
خاک کردیا اور ایک خندق مین پچاس سپاہی پوشیدہ تھے ایک بھی اون مین سے زندہ
نہ چھوڑا غرضکہ دشمنون کے آدمی بہت مارے گئے اور زخمی ہوئے اور چھکڑے اور گاڑیان
اسباب جنگ کی بھری ہوئین چھوڑ گئے ۔ فوج انگریزی مین گیارہ آدمی قتل ہوئے
اور اکیس زخمی ہوئے اور کپتان اینڈروز صاحب دشمنون کی دو بھاری توپین چھینتے
کے وقت اون کی گاڑی میگزین اوڑنے سے مارے گئے ۔ دوسرے دن ۳۱ مئی کو

اتوار تھا صبح کو جتنے بہادر لوگ جان بحق ہوئے تھے دفن کیئے گئے معلوم ہوا کہ اس
مقام کو ابھی تک دشمنون نے بالکل خالی نہین کیا ہے اونکے سوار ادہر اودہر
پھرتے ہوے نظر پڑتے تھے ایک بجے دن کے معلوم ہوا کہ پھر قریب پانچہزار
فوج باغی نے پل کے اوس پار ایک میل پہرہ نشان انگریزی سے مورچہ قایم
کیا ہے اوسوقت توپخانہ اسپی اور دو ضرب اٹھارہ پنی توپ معہ ایک گروہ
قراولینون کے روانہ کیا اور ایک جماعت پلٹن رفل اور قراولینون کی پہرہ نشان
کی مدد کے واسطے پل پر بہیجدی گئی دو گہنٹہ تک توپخانہ انگریزی سے برابر
مقابلہ رہا ہر چند سواران دشمن نے بار بار توپخانہ پر حملہ کیا لیکن ہر مرتبہ کامل زک
اوٹھائی جب دشمنون کی اگ مندی پڑی اوسیوقت برگیڈیر ولسن نے حملہ عام
بولدیا نتیجہ ظاہر تھا وہی امر پیش آیا جو کل ہو چکا تھا دشمن شکست کہا کر سراسیمہ
بہاگے البتہ اس بات کا بڑا افسوس رہا کہ بباعث قلت فوج اور کثرت تپش آفتاب
تعاقب دشمنون کا قرار واقعی نہو سکا اسی وجہہ سے وہ اس مرتبہ اپنی
ساتون توپین واپس لیگئے اس لڑائی مین انگریزون کی طرف سے کل چوبیس آدمی
زخمی اور مقتول ہوئے جنمین سے دس آدمی تو صرف تمازت آفتاب سے مرگئے
اس امر سے گرمی کی کیفیت ہویدا ہو گی کہ کس قدر حرارت کی شدت تہی افسرون کا

لفٹننٹ برکنر صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی مارےگئے اور کپتان جالسن اور انسائن
بیپیر زخمی ہوئے ان دونو لڑائیون کے بعد پھر غازی الدین نگر مین کوئی امر تازہ
نہوا تیسری جون کی صبح اور ایک سو جوان اوسی ساٹھوین رفل پلٹن شاہی گورہ
کے جو کیمپو مین موجود تھی میرٹھ سے آنکر شامل ہوئے اور ایک پلٹن گورکھہ
الملقب بہ پلٹن سرمور دیرہ دون سے اس فوج مین پہنچ گئی بعد ازان ۵ کو کیمپو نے
باغپت کیطرف کوچ کیا اور ۶ تاریخ جون کو باغپت کے مقام پر پل جمن پار کرکے
ساتوین تاریخ اتوار کے روز علیپور مین فوج انگریزی سے جو انبالہ سے آئی تھی
شامل ہوا + یہہ فوج انبالہ اب زیر حکم میجر جنرل سر ہنری برنارڈ صاحب کے تھی کیونکہ
ستائیسوین تاریخ مئی کو جنرل جارج اینسن صاحب بہادر کمانڈر انچیف افواج
ہند بعارضہ ہیضہ مر گئے تھے + اب ہم اوس فوج ظفر موج انگریزی کا بیان کرینگے
جو انبالہ سے دہلی کیطرف روانہ ہوئی تھی + اوپر بیان کرچکے ہین کہ مئی مہینے کی
۱۲ تاریخ تھی جسروز کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے تجویز روانگی فوج دہلی کیطرف
فرمائی جس فوج کے ساتھہ مقام باغپت مین فوج میرٹھہ کو ملنے کو حکم دیا تھا چنانچہ
کمانڈر انچیف صاحب بہادر ممدوح چوبیسوین تاریخ انبالہ سے روانہ ہوئے
اور ۲۵ کو کرنال مین داخل ہوئے اور کل فوج انبالہ جسکا اوپر بیان ہوچکا

دس مقام مین پہنچ گئی لیکن دو ترپ توپخانہ اسپی ابہی تک نہ پہنچنے پائے تھے
اور سیج ترین یعنی توپخانہ قلعہ شکن بہی بہت دور تہا اور اوسکے آنے مین عرصہ
تہا اسیواسطے صاحب بہادر نے بذریعہ تار برقی کلکتہ کو خبر بہیجی کہ کرنال سے ۱۳ تاریخ
مئی تک روانگی عمل مین نہین آسکتی دوسرے روز ۲۶ تاریخ مئی کو تمام اون کی
تجویزین ایک طرف رکہی رہین اور وہ خود چند گہنٹے کے عرصہ مین بعارضہ پیغام اجل
ہیضہ کے راہی عالم بقا کے ہوئے ؛ ہم نے چاہا وے نہ چاہا تو نے
چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا ؛ مرتے وقت جناب کمنڈرانچیف صاحب بہادر نے سر ہنری
برنارڈ صاحب کو انبالہ سے طلب کرکے اون کو حکومت فوج جو محاصرہ دہلی کو جا
رہی تہی دی اسموقع انتظار منظوری نواب گورنر جنرل کا بیفایدہ تہا کیونکہ سررشتہ
ڈاک بالکل مسدود تہا اور تار برقی شکست ہوگیا تہا نواب ممدوح نے سر جون کو
یہہ خبر سنی اور تقرری سر ہنری کی منظور فرمائی لیکن یہہ منظوری ایک مدت
بعد محاصرین دہلی کو معلوم ہوئی میجر جنرل ریڈ صاحب بہادر بعد وفات کمنڈرانچیف
صاحب کے اون کی جگہہ قایم مقام مقرر ہوکر ۲۸ تاریخ راول پنڈی سے دہلی کیطرف
روانہ ہوئے لیکن یہہ صاحب بباعث علالت مزاج اسقدر ناتوان تہے کہ حکومت فوج
دہلی کی خود اپنے ہاتہہ مین نہ لے سکے اور سر ہنری برنارڈ صاحب ہی اگرچہ

بیمار تھے لیکن حسب الطلب جارج اینسن کمانڈر انچیف صاحب بہادر جنہوں نے مرتے
وقت اونکو طلب کیا تھا فی الفور پلنگ سے اوٹھ کے کرنال میں پہنچ گئے اور حکومت
فوج دہلی کی ہاتھ میں لی شبیہہ اس شجاع حاکم جنگی کی اس جگہہ درج ہوتی ہے



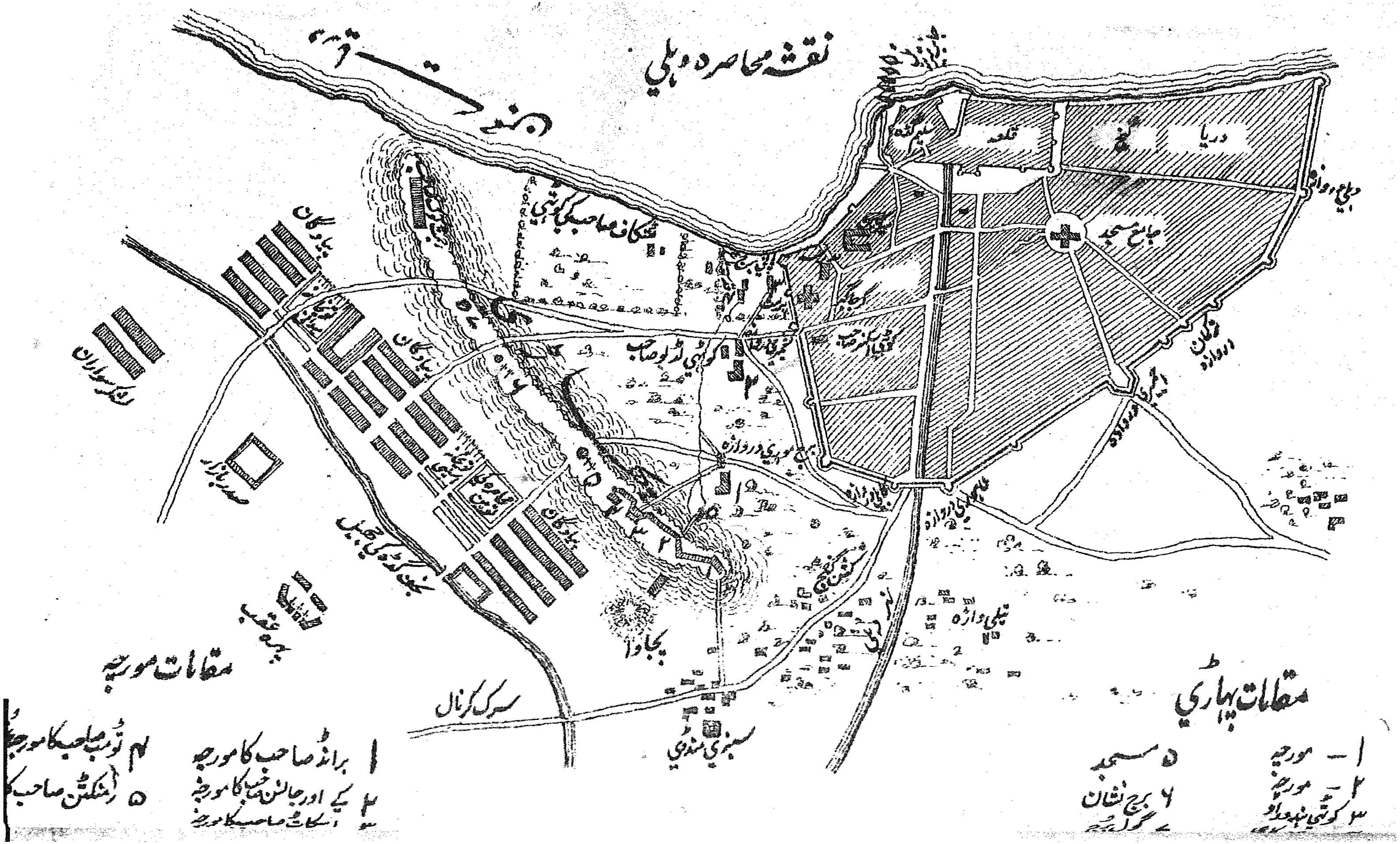
سر ہنری برنارڈ صاحب

سر ہنری برنارڈ صاحب نے روانگی فوج کی کرنال سے مناسب نہ جانی تاوقتیکہ
بھاری توپخانہ پنجاب سے نہ پہنچ جاوے ۲۱ مئی کو ایک توپخانہ نو پونی توپون کا کمپو مین
بھیج گیا چنانچہ اوسی روز اونہون نے پانی پت کیطرف کوچ کیا اور توقع یہہ تہی
کہ فوج میرٹھہ زیر حکم برگیڈیر ولسن آکے مقام پر جہان جمنا پر پل واقع ہے آن
شامل ہوگی لیکن چونکہ صاحب ممدوح نے غازی الدین نگر سے ایک بہیر کا راستہ لیا تہا
اسی باعث سے وہ اوس روز اوسمقام پر فوج انبالہ سے شامل نہ ہو سکے برنارڈ صاحب
نے علی پور کیطرف کوچ کیا اور ۵ جون کی صبح کو وہان داخل ہوئے چونکہ توپخانہ
کا سامان میرٹھہ کے کیمپ کے ساتھ زیادہ تہا اس لحاظ سے اونہون نے میرٹھہ کی فوج
کے انتظار مین قیام کیا چنانچہ ساتوین تاریخ کی صبح کو فوج مذکور آن ملی جب یہہ دونو
فوجین انبالہ اور میرٹھہ کی علی پور مین شامل ہوگئین تو ساتوین تاریخ ماہ جون کی شب کو
ایک بجے کے وقت اونہون نے دہلی کیطرف لڑائی کی صف باندہ کر کوچ کیا اور یہہ
امر تحقیق تہا کہ دن نکلتے ضرور دشمنون سے مقابلہ ہوگا علی پور سے یہہ فوج
اسطور پر تقسیم ہوئی سب سے آگے کے غول مین تیسرا ترپ توپخانہ اسپی متعلقہ دستہ
نمبر سوم زیر حکم میجر ٹومبز صاحب اور تین ٹپ رسالہ نمبر ۹ بہالہ برداران گورہ کے تہے
اس غول کے کل توپخانہ کی حکومت لفٹننٹ کرنیل ہوپ مکنزی صاحب کے سپرد ہوئی

اور کل غول اوّل کے سردار بریگیڈیر ہوپ گرانٹ صاحب مقرر ہوئے + گروہ
دوم تحت حکومت بریگیڈیر شورز صاحب مین ایک ثمن رسالہ قرابینیان نمبر ۶
اور چار بھاری توپین اور ایک جماعت سیپرز یعنی سفر مینا مورچہ اور سرنگ
وغیرہ کے کام کے واسطے جنہین انگریز گوریے تھے اور چار توپین اسکاٹ صاحب کے توپخانہ
کی اور ۷۵ وین نمبر کی پلٹن شاہی گورہ اور نمبر اوّل پلٹن بنگال فیوزی لیرز گورہ
داخل تھین + لفٹننٹ جیسنی صاحب جماعت مورچہ کن کا گٹن کپتان مقرر
ہوا تھا + تیسرے غول مین یہہ فوج تھی اوّل حصہ ساٹھوین رفل شاہی گورہ اور
ایک جماعت سفر مینا زیر حکم لفٹننٹ سالکلد صاحب اور ترپ دوم متعلقہ دستہ
سوم توپخانہ اسپی زیر حکم کپتان بنی صاحب اور ایک ثمن رسالہ نہم گورہ بھالہ بردار +
یہہ غول زیر حکم بریگیڈیر گریوس صاحب کے تھا + عقب کے غول مین جو میجر گوب صاحب کے
مطیع تھا ۸ نمبر کی شاہی فیوزی لیرز گورہ اور ایک ثمن رسالہ ششم قرابینیان
اور ایک کمپنی نمبر دوم بنگال فیوزی لیرز گورہ اور دو توپین میجر اسکاٹ صاحب کے
توپخانہ کی تھین + یہہ غول عقبی قلعہ شکن توپون کے ساتھ آراستہ ہوکے چلا +
اس طریقہ سے کل فوج انگریزی چار غول بنکر میدان جنگ کے واسطے آراستہ اور
مستعد ہوکے علی پور سے روانہ ہوئی شمار مین فوج ان چارون طایفہ کی بہت

کم تھی جیسا کہ اوپر مفصّل بیان ہو چکا ہے اور دشمنون کی فوج سے تو ان کی کچھ بھی
نسبت نہ تھی ۔ اوّل غول انگریزی باتوپون سے آدھے گھنٹہ پیشتر روان ہوا جب چلتے
چلتے صبح کاذب نمود ہوئی اور چار پہر آدھا گھنٹہ گذرا اوسوقت فوج باد اللہ کی سرائے
جو بادلی کی سرائے کے نام سے مشہور ہے پہنچی یہہ جگہہ دہلی سے کُل چار میل کے فاصلہ
پر ہے اسجگہہ دشمنون نے خوب مستحکم مورچہ قایم کر رکہا تھا یہان پہنچتے ہی لڑائی شروع
ہو گئی دشمنون نے اپنی مورچہ بندی ایک بہت اچھے موقع پر باغات اور مکانات کی آڑ مین
کی تھی توپین بہت عقل مندی کے ساتھ سر کین اور اس سرعت کے ساتھ آگ برسائی
کہ ایک لمحہ کا بھی توقف نہ تھا سب سے آگے کے غول مین جب دشمنون کی آگ سے بڑا نقصان
ہونا شروع ہوا تو اوسوقت جنرل صاحب نے حملہ کر کے توپین چھین لینے کا حکم دیا یہہ
کام دوسرے غول کی ۷۵ وین پلٹن گورہ کے ذمہ ہوا جسنے اس موقع پر کمال شجاعت
دکھائی سنگینین چڑھا کے پلٹن مذکور کے گورے بے خوف و خطر مورچہ دشمن کیطرف
دوڑے اور عین توپون کی آگ مین گھس کر دشمنون کو پسپا کیا اور مورچہ کی توپین
چھین لین اسی اثناء مین نوین رسالہ بھالہ برداران نے میدانی توپون کو چھین کے اون کا
منہہ دشمنون کیطرف پھیر دیا غرضکہ باغیون کو شکست کامل ہوئی بارہ ۱۲ توپین اون سے
چھین لین جن مین سے تین بہت بڑی تھین علاوہ توپون کے کُل اسباب جنگ اور خیمہ

اور اونٹ وغیرہ جو دشمن میدان مین بجنسہ چھوڑکے بھاگے تھے قبضہ انگریزی مین آ
فوج انگریزی آگے بڑہی چلی گئی جب اوس بلند میدان مین جہیل نجف گڈہ کی ندی کے
کنارہ پر پہنچی تو وہان تھوری دیر ٹھیرکے اور کچھہ ناشتہ کرکے پھر کوچ کیا اور ارادہ
یہہ کیا کہ ندی پار کرکے جو اوندنون مین پایاب تہی چہاونی دہلی مین ہوکے اوس بلند پہاڑی
زمین کو جو چھاونی سے اوپر کیطرف واقع ہے قبضہ کرلین یہہ مقام شمال مین
شہر دہلی کے قریب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ندی پار ہوتے ہی اسجگہہ پر دشمنون کا
ہجوم کثیر معلوم ہوا یہہ دیکھتے ہی جنرل برنارڈ صاحب نے ساٹھوین رفل پلٹن گورہ زیر
حکم کرنیل جونز اور دوسری بنگال فیوزی لیرز گورہ زیر حکم کپتان بائڈ صاحب اور
ایک ترپ توپخانہ اسپی زیر حکم کپتان منی صاحب کو لیکر جلد پہاڑی پر چڑھ گئے
اور دشمنون کو مارکے بھگا دیا اور بالکل مطلع صاف کیا اس جگہہ چھبیس توپین دشمنون
کی چھینین اور کل اسباب لشکر اور جنگ جو وہ بجنسہ سراسیمہ ہوکر چھوڑ گئے تھے انگریزون
کے قبضہ مین آیا رفل پلٹن گورہ نے اسمقام پر بڑی داد شجاعت دی + اس روز
صاحبان انگریزکی فوج مین کل اکیاون آدمی مارے گئے اور ایکسو تینتیس زخمی ہوئے
ان مین سے افسرون کی فہرست یہہ ہے کرنیل چیسٹر صاحب فوج کے اجیٹن جنرل اور
کپتان ولاین اور کپتان رسل صاحب مارے گئے اور کرنیل ہربرٹ اور کپتان ڈاسن



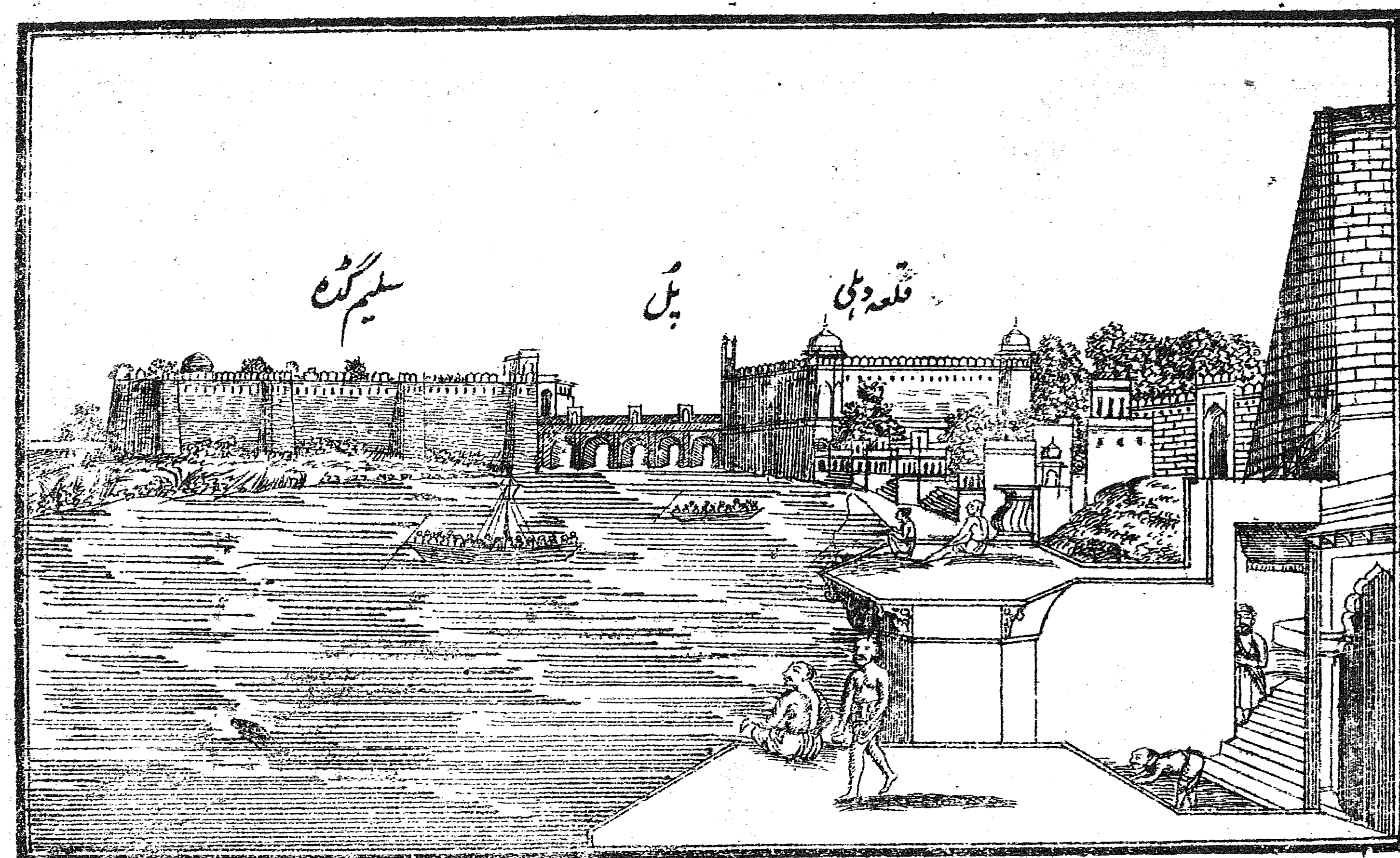
نقشه محاصره دهلی
جامع مسجد
قلعه
دریا
مٹکاف صاحب کی کوٹھی
کوٹھی لڈلو صاحب
کشمیری دروازه
کابلی دروازه
تیلی واڑه
کشن گنج
سبزی منڈی
سرک کرنال
مقامات پهاڑی
١ مورچه
٢ مورچه
٣ کوٹھی ہندو راؤ
٥ مسجد
٦ برج نشان
مقامات مورچه
١ برانڈ صاحب کا مورچه

اور کپتان گریول اور لفٹننٹان لائٹ اور ہفیر اور ڈیوڈسن اور ھیئر اور فنتز جرلید اور بارٹر اور رقّوسن اور رایلس اور انساٹن یہ زخمی ہوئے ۞ اس لڑائی کے بعد عین دہلی کے سامنے اس اونچی زمین پر جو پہاڑی کے نام سے مشہور ہوئی ہے آٹھوین جون کی شام کو انگریزی فوج نے قیام کیا اور اُس روز سے لیکے تا تاریخ فتح دہلی وہان سے نہ ہٹی اب گویا محاصرہ دہلی شروع ہوا اب اسجگہہ فوج باغی محصورین اندرون شہر دہلی اور فوج نصرت مند محاصرین انگریزی بیرون شہر مذکور کے قیام گاہون کی کیفیت سمجھ لینی چاہیے اسکے سمجھنے کے واسطے نقشہ ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے مشہور دہلی جہان حملہ باغی فوج ہندوستانی نے نمک حرامی کرکے پناہ لی دریاء جمن پر واقع ہے شہر دہلی سے چارسو (۴۰۰) میل کے فاصلہ پر مغرب کی جانب لاہور واقع ہے اور پشاور قریب سات سو میل کے اور مشرق مین الہ آباد اوس سے پانسو میل ہے جہان کہ دریاء جمن دریاء گنگ سے شامل ہوا ہے اور یا مین کلکتہ اور دہلی کے قریب نوسو (۹۰۰) میل کے فاصلہ ہے مشرق کی سمت مین دہلی کے دریاء جمن بہتا ہے چار دیواری اس شہر کی ھبت پختہ اور سنگ سرخ سے بنی ہوئی تھی اصل مین شاہجہان نے یہہ شہر پناہ بنوائی تھی لیکن سنہ ۱۸۰۳ع مین جب انگریز دہلی پر قابض ہوئے تو اوس زمانہ مین یہہ ھبت بے مرمت اور شکستہ ہوگئی تھی علاوہ شکستگی کے از روی قوانین جنگ یہہ ھبت ناقص تھی تو بوسکے

رگج یعنی بروج بہت چھوٹے چھوٹے تھے اور مضبوط نہ تھے اور نہ اون کے بازوؤن
کوئی پناہ گاہ تھی خندق بھی مناسبت کے ساتھہ نہ تھی اور گرد و پیش شہر پناہ کے عمارات
بوسیدہ کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے سرکار انگریزی نے اسکی تیاری اور مرمت کا کام کدہ کپتان
ھچنسن صاحب اور اسمتھ صاحب کو تفویض کیا ۔ انھون نے اسکو حسب قرار واقعی مرمت کی اور توپون
کے برج از سر نو مع دیوار پردہ اور بازو و پناہ گاہون کے تعمیر کرائیے اور دیوار کے سامنے
چارون طرف میدان صاف کرادیا خندق نئے سرسے تیار کرادی چاردیواری اور اوسکے
ملحق برجون کے علاوہ اور بھی کئی گول برج اوسکے متصل تیار کرائے گئے مابین جنگلے اور فصیل
شہر کے آمد و رفت کیواسطے ایک پل چوبی رکھا گیا کہ جب چاہین جب اوسکو اوٹھالین
تو شہر پناہ شہر سے اوسکا تعلق جاتا رہے اور جنپر ایک ایک توپ اسطور محور پر رکھی جاسکے کہ
جاہے جسطرف اوسکو گھماکے فیر کرین یہہ برج اسواسطے بنائے گئے کہ اگر مبادا شہر مین کوئی
بلوہ ہو تو اوسپر سے توپ چلائی جاوے * اور ۳۸ع مین جناب نواب لارڈ اکلنڈ صاحب
گورنر جنرل ہند نے پھر مرمت اور مضبوطی شہر پناہ اور اوسکے بروج کی کرائی اور جمنا کیطرف
ایک برج بنام ویلیے برج تیار کرایا شہر پناہ کے برجون مین سے مشہور برجون کے نام یہہ ہین اکثر
ان مین سے برج بڑے حاکمان انگریز کے نام سے مشہور ہین نقشہ شہر پناہ کے دیکھنے
معلوم ہوگا کہ ملحق دریاء جمن کے پانی برج ہے اور بعد ازان اس سلسلے برج واقع ہین

نصیب گنج کا برج + بدرو دروازہ کا برج + شاہ برج + برن صاحب کا برج +
گارسٹن صاحب کا برج + اکبر برج + اخیر لونی یا اوکٹرلونی صاحب کا برج +
لیک صاحب کا برج + ولیسلے صاحب کا برج + نواب برج + ان برجوں کے علاوہ تیرہ
دروازہ اور سولہ کھڑکیان شہر کی تھین جنمین سے ایک دروازہ اور تین کھڑکیان
مسدود ہو گئی تہین اور باقی آمد و رفت کے واسطے کھلی رہتی تھین اور تھوڑے
عرصہ سے صاحبان انگریز کی طرف سے ایک نیا دروازہ بنام کلکتہ دروازہ تیار ہوا ہے
سلیم گڈھ سے شمال اور مغرب کی جانب مین کلکتہ دروازہ اور نگمبود دروازہ
اور کیلے کے گہاٹ کا دروازہ واقع ہے اور یہان سے شہر پناہ مغرب کیطرف
مڑ جاتی ہے جسمین چھ دروازے ہین کشمیری دروازہ بدررو دروازہ + بعد اسکے
شہر کی دیوار قریب ایک میل کے شمال اور جنوب کی سمت کو جاتی ہے جسمین تین
دروازے ہین + کابلی دروازہ + پتہر گھٹی دروازہ مسدود + لاہوری دروازہ
یہان سے پہر شہر کی دیوار گرد گہو مکر جمنا کے کنارہ کی طرف مشرق کی جانب جہکتی ہوئی
دو میل تک چلی گئی ہے اسمین اجمیری دروازہ اور ترکمان دروازہ اور دہلی
دروازہ ہے اخیر کو دیوار شہر دریا کے کنارہ کنارہ ڈیرہ میل تک برابر گئی ہے
البتہ اوس جگہہ نہین ہے جہان ولیسلے برج اور نواب برج واقع ہین اسطرف

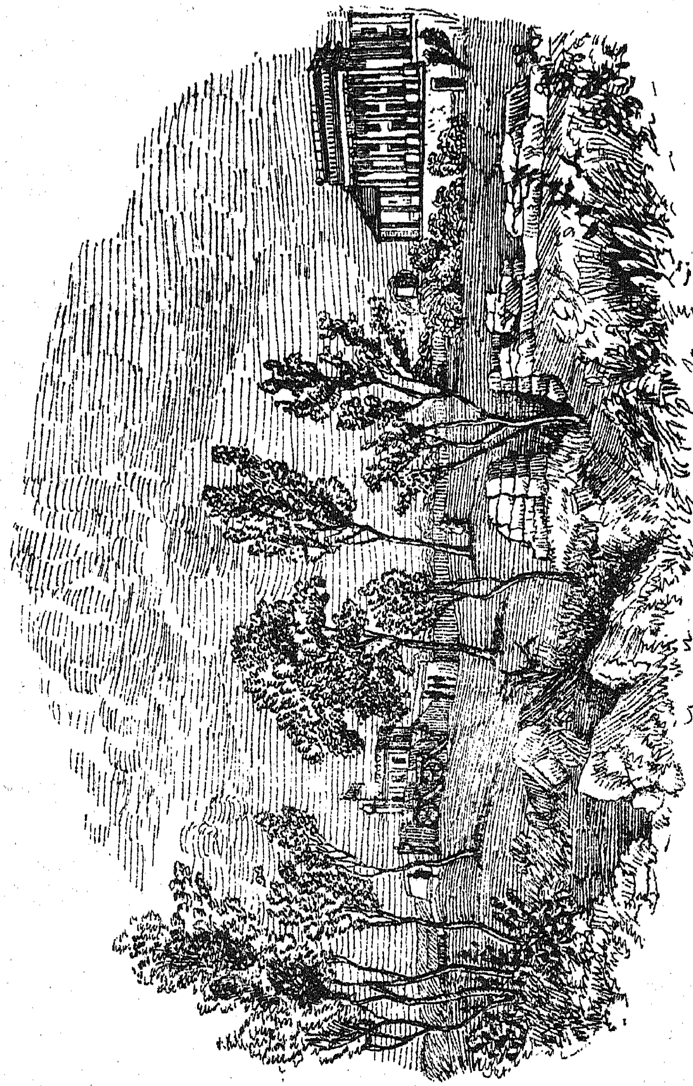
راج گہاٹ دروازہ اور خضری دروازہ واقع ہے بعد اسکے دیوار قلعہ شہر کا
احاطہ کیئے ہوئے ہے علاوہ ان دروازون کے کہڑکیون کے نام یہہ ہین + نگمبود کی
کہڑکی + بہادر علیخان کی کہڑکی + خلیل خان کی کہڑکی + امیر خان کی کہڑکی +
فراش خانہ کی کہڑکی + ملبند باغ کی کہڑکی مسدود + سید بہولے کی کہڑکی مسدود
اجمیری دروازہ کی کہڑکی مسدود + شاہ گنج کی کہڑکی + نئی کہڑکی + نصیر گنج کی
کہڑکی + سلیم گڈہ کی کہڑکی + مثمن برج کی کہڑکی + نواب غازی الدینخان کی کہڑکی
نواب احمد بخش خان کی کہڑکی + زینت المساجد کی کہڑکی + کُل احاطہ شہر کا طول سات
میل کے قریب ہے + سلیم گڈہ کا مقام یہی سمجہہ لینا چاہیئے یہہ پرانی عمارت شمال
اور مشرق مین شہر دہلی کے دریا جمن کے بیچ مین قلعہ سے ملحق واقع ہے قلعہ سے
اس گڈہ مین آنیکے واسطے دریا پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہے جو کہ اس نقشہ
کے دیکہنے سے معلوم ہوگا + شمال اور مشرق کی جانب دریا پر کشتیون کا پل ہے
اسکے پار ہوکے میرٹھہ اور پورب کیطرف سڑک گئی ہے یہہ تو مختصر بیان دہلی کا
ہے جہان کہ فوج بغاوت شعار مقیم ہوئی اب مورچہ گاہ انگریزی کا احوال سنیئے
لشکر انگریزی بعد فتوحات تاریخ ہشتم ماہ جون دشمنو نکو ہٹاتا ہوا اوسی روز شام کو
سامنے دہلی کے آپہنچا اور چہاونی قدیم کا جہان ہمیشہ سے فوج انگریزی رہتی تہی



گہاٹ ہاسے

اور گیارھوین مئی کو اوسے چہوڑ دیا تہا قبضہ کرلیا اور بریبٹ کے میدان مین
لشکر مذکور خیمہ زن ہوا یہہ مقام شمالی حصہ شہر پناہ سے قریب ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر ہے اور اس سے تہوڑی دور آگے اونچی پہاڑکی زمین واقع ہے
جس سے شہر اور لشکرگاہ کے مابین ہبت اچہی آڑ تہی اس پہاڑکی زمین کو مجنون کا پہاڑ
کہتے ہین اسی پہاڑی پر گول گہر یعنی جہاونیکا برج نشان جسکا پہلے بیان ہوچکا ہے واقع ہے
اور اس سے دہنے ہاتہہ کو جہان اس پہاڑی کا اوتار ہے ایک عالیشان عمارت ہے
جو کہ ہندو راو کی کوٹہی کے نام سے مشہور ہے اور جسمین مہاراجہ بابا ہندو راو مرہٹہ قیام
پذیر تہے اور ان دونون مکانون کے وسط مین ایک پرانے زمانہ کی مسجد واقع ہے اور ہندو
راو کے مکان کے متصل رسدخانہ کا مکان ہے ان سب مقامون پر مورچے انگریزی
ملکہ ہندو راو کی کوٹہی کے سامنے تین مورچے بنائے گئے اور اون پر پلٹن رفل گورہ اور
گورکہون کی سرمور پلٹن اور گادکور کی پنجابی پلٹن تعین کی گئین یہہ پہاڑی تو گویا سامنے
کیطرف مابین دیوار شہر اور لشکر انگریزی کے تہی عقب مین لشکر کے نالہ تہا جو نجف گڈہ کی
جہیل سے آیا ہے اور اخیر مین دہنے ہاتہہ کو سبزی منڈی تہی یہہ منڈی کابلی دروازہ
شہر سے شمال اور مغرب کی جانب قریب سوا میل کے فاصلہ پر ہے بائین طرف لشکر کے دریا
جمن تہا یہہ سب بلاحظہ نقشہ سے معلوم ہوجائیگا قریب سے قریب کا مورچہ اوس روز ہندو راو سوگز

سے کچھ زیادہ فاصلہ پر دیوار شہر سے تہا اس سے قریب باین فوج قلیل او سوقت مین جانا مناسب تہا



مورچہ کوٹھی ہندوراو

جب اس مقام پر فوج انگریزی خیمہ زن ہوئی تو اوایل مین یہہ مد نظر تہی کہ کاشمیری دروازہ
کو اوڑا کے شہر مین یکبارگی داخل ہونا چاہیئے لیکن بعد غور اور تامل یہہ تجویز تا آنے
فوج مدد کے ملتوی کی گئی اور مناسب یہی معلوم ہوا کہ ابہی خود حملہ نکرنا چاہیئے البتہ اگر
دشمنون کیطرف سے حملہ ہو تو اوسکا صرف مقابلہ ضرور ہے یہہ نوین تاریخ جون کو
گایڈز کور یعنی جاسوس کی پلٹن پنجاب سے کمپو انگریزی مین داخل ہوئی یہہ ایک
پنجابی پلٹن ہے جو مشتمل ہے دو نو سوار اور پیادون پر اور جسمین کوئی خاص قسم یا ذات
کے آدمی بہرتی نہین کیئے گئے تہے بہرتی کیوقت پہاڑی اور افغان اور سکہہ وغیرہ
اسمین داخل کیئے گئے تہے سنہ ۱۸۴۶ع مین یہہ عمدہ پلٹن بہرتی ہوئی تہی پلٹن کے کل آدمی
جوانمردی اور دلیری اور وفاداری اور نمک حلالی مین شہرہ آفاق تہے اور
یہہ باتین اون کی دہلی کے سامنے اور بہی ثابت ہوگئین اوایل مین اس رجمنٹ مین ایک
ترپ سواران اور دو کمپنیان پیادگان توپخانہ کی تہین یعنی کل تین سو
آدمی تہے لیکن لارڈ دالہوسی کی حکومت مین اس پلٹن مین چار کمپنیان پیادگان
توپخانہ اور دو ترپ سواران زیادہ کیئے گئے یعنی کل پلٹن قریب ساڑہے
آٹہہ سو جوانون کے کی گئی یہہ پلٹن پنجاب کے پرلے کنارے سے مقام مردان مین تہی
جب اسکو حکم روانگی دہلی کا ہوا چنانچہ ایسے سخت گرم موسم مین چہہ سو میل کا فاصلہ

بائیس روز مین طے کرکے لشکر دہلی مین داخل ہوئی اور اوسی روز لڑائی مین شامل ہوکے
کار بہادری اور شجاعت کے نمایان کیئے یعنی نوین تاریخ کی دوپہر کو فوج باغی جوق
جوق اراستہ ہوکے معہ توپخانہ وغیرہ شہر سے نکلی اور انگریزی لشکر پر حملہ آور ہوئی
اور چاہا کہ مورچہ ہندوراو کی توپون کا قبضہ کرلین لیکن بہادران انگریزی کے
سامنے جو دشمن کی نسبت شمار مین عشر عشیر بہی نہ تہے کیا مجال تہی کہ وہ کچہہ کرسکین
دشمنون کو مارکے دہلی کے اندر کردیا + اس روز کپتان کونٹن بیتائی صاحب
حاکم حصہ سواران پلٹن جاسوسن زخمی شدید ہوکے چوبیس گہنٹہ بعد مرگیئے + اسی روز
صبح کو ہیضہ بہی لشکر مین نمودار ہوا سرجن کوگلن صاحب ڈاکتر پلٹن گورہ نمبر ۷۵
ہیضہ کرکے گیارہ بجے رات کے مرگیئے + اوایل مین فوج باغی نے بڑی سختی اور
مضبوطی سے فوج انگریزی پر حملہ جاری رکہا اور کوئی تدبیر یا دقیقہ اون کے
وہان سے نکالدینے اور غارت کرنے مین باقی نہ چہوڑا اور واقع مین اس قلیل
فوج انگریزی نے ابتدا مین بڑی بڑی تکالیف اور مصیبتین برداشت کین رات
اور دن اپنے اپنے مقامون اور پہرون پر کمربستہ اور ہتیاربند رہنا پڑتا تہا اور
قلت فوج کے سبب سے کسی متنفس کو آرام کی نوبت نہین پہنچتی تہی دن مین لڑنا اور
رات کو پہرون پہ ہوشیار رہنا پڑتا تہا اگرچہ فوج انگریزی محاصرہ دہلی کیواسطے

آئي تهي ليكن آتے هي اوسكو معلوم هوگيا كه بجاے محاصرين كے وه اصل مين خود
محصور هين بلكه كميوين اسباب كا چرچا پهيلا اور اچهے اچهے افسرون كي راے سني
گئي كه اتني قليل اور كم توپخانه سے ايسے بڑے اور مضبوط شهر كا محاصره مناسب
نه تها اور اصل مين يهه بات هے كه اگر دهلي مين بجاے هندوستاني فوج كے فرض
كرو كه كوئي فرنگستاني فوج هوتي تو كبهي كسي جنرل كي مجال نه هوتي كه اسقدر كم فوج
سے اوسكے محاصره كي تدبير كرتا هندوستاني فوج هر روزه دهلي سے نكلكر حمله
آور هوتي تهي بلكه بعض روز تو دن مين چار چار مرتبه اور اون كي مدد كو فوج بغاوت
لشكر اور نمكحرامي كركے هر چهار طرف سے دهلي مين فراهم هوتي جاتي تهي خلاف اسكے
لشكر انگريزي مين كهين سے جلد مدد آنے كي توقع نه تهي بلكه جتنے آدمي تهے اون مين
بهي هر روزه لڑائي اور بيماري سے كم هوتے جاتے تهے يهه ديكهكر ابتدا دو يا تين
هفته تك نتيجه اچها نهين دكهلائي ديتا تها اور بڑے بڑے معتبر اور تجربه كار افسران
انگريزي كے نزديك انديشه قوي تها ٭ دوسرے روز دسوين جون كو پهر
باغيون نے هندو راو كے مورچه پر سبزي منڈي كيطرف حمله كيا اور اگرچه دشمنونكو
سبزي منڈي كے باغات سے ماركے نكالديا ليكن جهٹ سے بهادران انگريزي
مارےگئے يهه خيال كركے كه فوج باغي پهر اوسي جگهه آن قابض هوگي اسواسطے ايك پهره

اور مورچہ سبزی منڈوی کے قریب تعین کیا ۞ اس روز دشمنون نے بڑی سخت اگ برسائی
لیکن انگریزی فوج خاموش اور مستعد کھڑی رہی جبکہ دشمنون نے شہر سے نکل کے بہت سا
اپنا گولہ اور باروت خراب کر دیا اور انگریزی فوج کے نزدیک پہنچے اوسیوقت فوج انگریزی
اون پر جا پڑی اور مار کے پھر شہر کے اندر گھسا دیا اس لڑائی کے بعد توقع ہوئی کہ آج کے
دن کی محنت ہو چکی رات کو آرام کرین کل پھر دیکھا جائیگا لیکن گیارہ بجے رات کے
بیوگل انگریزی پھنکا سب فوج پھر تیار ہو گئی لیکن اخیر کو معلوم ہوا کہ یہہ خطرہ بے اصل
تھا ۞ گیارہوین جون کو کوئی امر تازہ پیش نہ ہوا اوس روز ایک حکم جاری ہوا کہ جو کوئی
دشمنون کا چوبیس پنی گولہ لیے آویگا اوسکو دو آنہ کے پیسے ملینگے اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ اون دنون مین ہمارے کمپو مین بڑی توپون کا اسباب جنگ بہت کم تھا بہت سے
ہندوستانیون نے اپنی جان کو خطرہ مین ڈال کے یہہ پیشہ قبول کیا دیکھیئے مفلسی اور لالچ
کیا کیا کام کراتی ہے اصل تو یہہ ہے کہ لالچ کی خاطر ہمارے ملک کے آدمی جان دینے کو
تیار ہین لیکن ادا رفرائض نمک حلالی اپنے آقا مین وہی لوگ کتنے عذرات پیش
کر کے موجود ہو جاتے ہین ۞ بارہوین جون ہی تواریخ محاصرہ دہلی مین کچھہ کم خونی نہین
گذری ہے دشمنون کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو کے ہمارے مورچہ برج نشان کے قریب
آپہنچا اور قریب تھا کہ توپون کا قبضہ کرلین اور باوجود مقابلہ سخت کے دشمن آگئے

بڑھے چلے آتے تھے اتنے مین ساٹھوین رفل پلٹن کی دو کمپنیان تیار ہو کے جلد فرودگاہ
سے پہاڑی پر چڑھ کر برج نشان پر جا پہنچین پھر تو دشمنون کے پاؤن اوکھڑ گئے اور
اتنے جلدی وہ آگے نہ بڑھے تھے جتنے وہ پیچھے کو ہٹے بھلا جسوقت رفل کی
بندوق ساٹھوین پلٹن کے گورون کے ہاتھہ مین ہو اوسوقت مہاراج پانڈے جی نمک حرام
کی کیا طاقت ہے کہ میدان مین مقابلہ کرے اس روز کی لڑائی مین کپتان نوکس صاحب ۵ وین
پلٹن کے اور بہت سے جوانمرد گورے کام آئے لیکن حسب دستور فتح کامل حاصل ہوئی
اس روز ایک مورچہ انگریزی مٹکاف صاحب بہادر کی کوٹھی پر قایم ہوا نقشہ کی ملاحظہ سے
یہہ مقام معلوم ہو جائیگا یہہ کوٹھی ایک نہایت عمدہ عمارت جناب سر تھیافلس مٹکاف
صاحب بہادر کمشنر اور ایجنٹ دہلی کی بنوائی ہوئی تھی اسکی تیاری اور آرایش مین ایک زر
کثیر صرف ہوا تھا اور بقول ایک مصنف کے یہہ شعر اوسپر صادق آتا تھا
ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ٭ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجاست ٭
اس کوٹھی کو گیارہوین تاریخ مئی کو سرکشون نے خاک مین ملا دیا ٭ اسی تاریخ یعنی
بارہوین جون کی رات کو یہہ صلاح قرار پائی کہ رات کو حملہ عام کر کے دہلی لے لینی چاہئے تھی
اور دروازہ شہر کو اوڑا کے دشمنون پر یکایک جا پڑنا چاہئے
سب فوج تیار ہوئی بلکہ رفل پلٹن تیار ہو کے چل نکلی اور قریب تین سو گز شہر کی دیوار تک

پہنچنے پائی تہی کہ یہہ تدبیر مناسب نہ سمجہی گئی اور پلٹن مذکور کو حکم واپسی کا دیا ✤ تیرہوین[۱۳]
تاریخ کو پہر دشمنون نے ہمارے پہرون اور مورچون پر حملہ کیا لیکن پہر اونسے کچہہ نہ ہوسکا
اور لاچار دہلی کے اندر بہاگ گئے ✤ پندرہوین[۱۵] تاریخ کو صبح نہ ہونے پائی تہی کہ دشمنون نے
مورچون انگریزی پر حملہ کیا بڑی مضبوطی کے ساتہہ لڑتے رہے مقابلہ سخت ہوا ساڑہے
پانچ بجے صبح سے تیسرے پہر کے دو بجے تک ہنگامہ جدال وقتال خوب گرم رہا لیکن
آخر کو دشمن نقصان عظیم اوٹہا کے ہٹ گئے اور پہر داخل اندرون چار دیواری شہر
ہوئے ۱۶ تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا ✤ سترہوین[۱۷] تاریخ زخمیون کو باغپت
کے راستے میرٹہہ روانہ کیا اور اسی روز خبر پہنچی کہ دشمن کشن گنج کی سرای کے قریب
مورچہ قایم کر رہے ہین فوراً ارادہ حملہ کا کیا اور دو کمپنیان رفل پلٹن کی اور
دو گورکہون کی معہ توپخانہ ٹومب صاحب دو گروہ مین تقسیم ہو کے زیر حکم میجر ریڈ
صاحب اور میجر ٹومب صاحب روانہ ہوئین اور سرای کے دروازہ کو اوڑا کے
چالیس یا پچاس ہندوستانی سپاہیونکو جو اوسکے اندر تہے مار ڈالا اور اونکی
توپ چہین لی گورکہون نے دہلی کے محاصرہ مین اسقدر وفاداری اور دلیری
ظاہر کی ہے کہ وہ کمال مورد تحسین و آفرین ہوئے ہین گورکہہ ایک پست قد
پہاڑی قوم ہے اور دلیری مین فوج ولایتی سے کچہہ کم نہین ✤ اٹہارہوین[۱۸]

تاریخ کو کوئی امر تازہ نہ ہوا ✤ اونیسوین کو دشمنونے فوج انگریزی کے عقب
مین جاکے حملہ کرنا چاہا جب برگیڈیر گرانٹ صاحب کو خبر ملی کہ دشمن اس روز پیچہے سے
حملہ کرنیکا ارادہ رکہتے ہین اونہونے فوراً مقابلہ کی تیاری کی اور برگیڈیر صاحب
موصوف معہ چہہ ضرب توپ اور ایک تمن رسالہ نہم ولایتی بہالہ برداران روانہ
ہوئے ٹہیک عقب مین لشکر انگریزی تہا شمال اور مغرب کی جانب مبارک باغ سے
ایک میل پیچہے دشمن کو مقیم پایا مدد کو فوج اور پہنچ گئی اور لڑائی کا بازار گرم ہوا ٹہیک
شام کے وقت دشمنونے بڑی عقلمندی اور چالاکی کے ساتہہ توپین سر کرنی شروع
کین اور قریب تہا کہ بازو کی فوج انگریزی کو شکست دیکر دو توپونکا قبضہ کر لین
لیکن برگیڈیر صاحبنے ایکبارگی حملہ کا حکم دیا اور حملہ ہوتے ہی باغیون کے پیر نہ ٹکے
بہاگ اوٹہے اور انگریزی فوج نے اون کو بہگا کے شہر کے اندر کر دیا اس شام کو
یول صاحب کرنیل نوین رسالہ گورہ کے مارے گئے یہہ شجاع افسر رخصت لیکر کشمیر مین
گئے ہوئے تہے جبکہ اونہونے یہہ خبر فساد بغاوت اور روانگی اپنی رجمنٹ کی سنی اوسیوقت کشمیر سے
روانہ ہوکے رات اور دن منزلین طے کرتے ہوئے دہلی مین اپنی رجمنٹ سے
آن شامل ہوئے تہے ✤ لفٹننٹ الگذنڈر صاحب بہی قتل ہوئے اور ڈیلی صاحب
خاکی پلٹن کے کپتان معہ اور چہہ افسرونکے زخمی ہوئے ✤ اس روز کی لڑائی مین

کُل اونیس آدمی مارے گئے اور ۷۷ زخمی ہوئے اور ساٹھہ گھوڑے مارے گئے تین سپاہیون
مین سے دو ولایتی اور ایک ہندوستانی مسمی طامس ہین کاک اور جان پرسل اور رودیر خان
نے بڑی شجاعت میدان جنگ مین ظاہر کی + اگرچہ اونیسوین کو دشمنون نے شکست کہائی تہی
تاہم رات کو اونہون نے میدان بالکل خالی نکیا تہا راتون رات اونکو شہر سے مدد اور تازی
پہنچی اور قریب دس بجے صبح کے اونہونے لشکر انگریزی مین پیچہے سے گولہ اندازی
شروع کی اوّل گولہ جنرل صاحب کے باورچیخانہ مین آن کے پڑا اور برتنون کا نقصان
ہوا فی الفور ایک بارہ ۷۵ وین پلٹن گورہ کا اور کل پلٹنین اوّل اور دوم بنگال
فیوزی لیرز گورہ معہ توپخانہ اور سواران دشمنون کے مقابلہ کو روانہ ہوئے
مقابلہ ہوتے ہی دشمن حسب عادت بہاگے اون کی دو توپین اور تین گاریان اسباب
کی ہاتہہ لگین + اکیسوین اور بائیسوین تاریخ کو کوئی امر تازہ نہین ہوا الّا یہہ کہ
طرفین سے مورچہ کی توپین سر ہوتی رہین + تیئسوین جون کو مخبرون نے
خبر دی کہ اس روز باغیون نے ساعت نیک نکال کے ارادہ مصمم یہہ کیا ہے کہ کل ہندو
اور مسلمان جمع ہو کے انگریزون کو نیست و نابود کرین اور اون کو یقین کامل ہوا ہے کہ
اس روز اونکو فتح کامل نصیب ہوگی + علی الصباح تیئسوین تاریخ منگل کے روز جہہ ہزار
سے زیادہ فوج سرکش دہلی سے نکلی اوسیوقت لشکر انگریزی سے بہی مورچون پر فوج اور

میدانی توپین روان ہوئین اور توپ اندازی شروع ہوئی دشمن سبزی منڈی کی طرف آکر پہیل گیے اونکے مقابلہ پر پلٹنین رفل اور گورکہہ اور گاد کو بہی تنفرق ہوکر سامنے ہوئین اور ایک معرکہ عظیم پیش رہا گیارہ بجے کے وقت سو جوان ۵۰ وین پلٹن گورہ زیر حکم کپتان بروکس صاحب اور چار کمپنیان ولایتی دوم بنگال فیوزی لیرز کی معہ چہہ ضرب توپ اور کچہہ فوج پنجابی کے پنجاب سے لشکر انگریزی مین پہنچین اوسوقت مقابلہ اسقدر سخت ہورہا تہا کہ یہہ فوج بہی آتے ہی میدان پر بہیجی گئی جب سخت لڑائی ہوتے ہوتے چار بج گیے اوسوقت رفل اور گورکہہ اور گادر کور کی پلٹنون کو حکم ہوا کہ اب یکا یک حملہ کرکے سبزی منڈی کو لے لینا چاہیے اوسوقت باوجودیکہ گیارہ گہنٹہ دہوپ مین اون کو لڑتے ہوچکے تہے اور کسی نے ایک لقمہ تک نکہایا تہا دشمنون پر جا پڑے اور اون کو پریشان کردیا جب میدان مین تلنگون کی کچہہ پیش نہ چلی تو منڈی کے مکانون کی چہت پر پناہ گیر ہوکے لڑنے لگے لیکن باوجود اس اڑکے بہی تاب مقابلہ کی نلاسکے اور چار دیواری شہر دہلی کے اندر بہاگ کے چلے گیئے ✤ اگرچہ فتح اس روز بہت بڑی ہوئی لیکن نقصان جانون کا بہی بہت ہوا اس روز سے سبزی منڈی قبضہ انگریزی مین آگیئ اور دہنی طرف کا اخیر مورچہ اوس جگہہ قایم کیا گیا ✤ چوبیسوین تاریخ کو ایک خفیف مقابلہ جانب راست ہوا

لیکن طرفین سے کچھہ نقصان نہوا + اس تاریخ مشہور و معروف شجاع افسر انگریزی بریگیڈیر
جنرل چیمبرلین صاحب لشکر انگریزی مین پہنچے ان کے سبب سے لشکر انگریزی کو نہایت تقویت
حاصل ہوئی + چہبیسوین تاریخ کو کوئی امر وقوع مین نہین آیا + ستائیسوین تاریخ کو
دشمنون نے پھر دونو طرف سے سخت حملہ کیا اور چھہ بجے صبح سے دو بجے تک لڑائی
جاری رہی اخیر کو پھر وہی ہوا جو اب تک ہوتا چلا آیا تہا اس تاریخ سے برسات شروع
ہوگئی اور خوب مینہہ پڑا تمام لشکر گویا ایک تالاب ہوگیا تھا مینہہ کے ساتھہ ہی ہیضہ بہی شروع
ہوگیا اور اس تاریخ کئی آدمی اس مرض مہلک سے مرگئے + اٹھائیسوین تاریخ اتوار کے
روز سواے توپ اندازی کے طرفین سے کوئی مقابلہ نہوا اس مہینے کے اخیر دن پھر
دشمنون نے حملہ کیا اور نو بجے سے دو بجے تک لڑائی رہی اور دشمن حسب معمول
شکست کہا کے بہاگ گئے + اس مہینے کا احوال پڑہ کے خدا کی قدرت کا تماشہ
نظر آتا ہے دشمنون کی فوج کو خیال کیجیے کہ انگریزی لشکر اوسکے سامنے کچھہ بہی نسبت
نہین رکھتا تھا ہر ادن کے سامان کو دیکھیے کہ اگر برسون ہوشیاری کے ساتھہ لڑتے تو بہی کم
نہوتا اور شہر دہلی جیسے مستحکم اور مضبوط شہر مین پناہ لی + اوس وقت مین ہمارے سرکار
دولتمدار کے جو مشکل احوال پر غور کیجیے کہ ایک شمار یہ قلیل فوج مشکل جمع کی گئی تہی البتہ
جو آدمی کہ اوسمین تھے وہ نہایت مستقل مزاج اور شجاع تھے توپخانہ اور سامان جنگ بہی

بہت قلت تہی اور ایک بہی سپاہی ہندوستانی قابل اعتبار نرہا تہا یہہ مشکلات دیکہہ کے اچہے
اچہے انگریزی افسرون کو اندیشہ قوی تہا لیکن سچ ہے جسکی طرف خدا ہو اوسکو پہر کیا خوف

ماہ جولائی ۱۸۵۷ع

اوّل تاریخ کی صبح کو چار سو جوان ۶۱ وین پلٹن پیادگان ولایتی کے کمپو انگریزی مین
پہنچے لیکن اس تہوڑیسی مدد کے مقابل مین اوسی روز بریلی کا کمپو شعلہ بغاوت کی اشتعالک کے
واسطے دہلی مین داخل ہوا اور پرلے کنارے دریا جمن پر مقیم ہوا اسمین تین ہزار آدمی
معہ چہہ ضرب توپ تہے اور چہہ لاکہہ روپیہ نقد خزانہ سرکاری کو لوٹ کے لیے آئے
اس کمپو مین ۱۸ وین اور ۶۸ وین پلٹنین پیادگان ہندوستانی معہ رسالہ سواران
بیقاعدہ متعینہ بریلی تہین اور ۲۹ وین پلٹن متعینہ مرادآباد بہی اونکے شامل تہی
سہ پہر کو اس تاریخ میجر ریڈ صاحب حاکم سمور پلٹن گورکہہ نے جسکے زیر حکم دہنی
طرف کا مورچہ سبزی منڈی سے ہندوراو کی کوٹہی تک تہا دیکہا کہ ایک اژدحام
کثیر فوج عدو کا اجمیری اور ترکمان دروازون شہر دہلی سے نکل کے میدان
مین جمع ہوتا جاتا ہے پہر اپنے پیچہے کیطرف دیکہا تو وہان بہی ایک فوج پیادہ اور سوار
بیشمار معہ ۱۳ ضرب توپ اور عبارہ وین کے مقیم ہے یہہ غول معلوم ہوا کہ اس مقام پر ایک روز
پیشتر سے پہنچا ہے یہہ دلوگروہ دشمنون کے عیدگاہ سے ایک میل شامل ہو کے

آگے بڑھے اور اوسوقت اس ٹیڑی دل کے دیکہنے سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ اگر ایک ایک
مٹھی خاک بہی اوٹہا کر ڈالدینگے تو فوج انگریزی دب جائیگی مغرب کے وقت فوج پیادگان دشمن
قریب چھہ ہزار کے کشن گنج ہولی ہوئی وہین طرف لشکر انگریزی کے چلی سب سے اخیر مین سبزی
منڈی سے آگے بڑھ کے ایک شوالہ تہا جہان کل ایک سو پچاس پنجابی اور جوانان گاد کور
کا پہرہ زیر حکم کپتان ٹرلورس صاحب کے رہتا تہا دشمنون کی فوج کو آتے دیکہہ کے میجر ریڈ صاحب
نے کپتان صاحب موصوف کے پاس حکم بہیجا کہ جب تک دشمن بہت نزدیک نہ آجادین
اوسوقت تک فیر کرنا لازم نہین اسحکم کے ساتہہ ڈیڑہ سو ولایتی سپاہی بہی اون کی مدد کو
بہیجدیے یہہ تین سو رستم تمام رات ہزارون دشمنون کے مقابل لڑا کیے اور ایک لشت بہر بہی
اپنی جگہہ سے نہ ہٹے جب صبح ہوئی تو دشمنون نے اور بہی زور باندہا اور اس قلیل فوج انگریزی
کے ہٹانے کے واسطے بڑی بڑی جرأتین کین لیکن ایک بہی کام نہ آئی اور آخرکار دوپہر
کیوقت بائیس گہنٹہ کی لڑائی کے بعد کل فوج دشمن پسپا ہو کر شہر مین واپس جا گہسی اللہ اللہ خدا
جانے یہہ تین سو آدمی کاہیکے بنے تہے ان کے دل اور گردہ کو دیکہیے کہ بائیس گہنٹہ برابر
ہزارون آدمیون کا مقابلہ کرکے اونکو مار ہٹایا رستم کا احوال تو ایک افسانہ ہے لیکن
ہر ایک متنفس کو ان تین سو جوانون مین سے رستم کہا جائے تو بجا ہے اگر نسبت سے دیکہیے
تو ایک ایک جوان کے مقابل بیس بیس نمکحرام باغی تہے لیکن پہر کیا انجام وہی ہوا جو بدونکا ہوتا ہے

خدا مہربان تو کل مہربان انگریزون کے سر پر تو منتقم حقیقی حمایت اور بدلہ لینے پر تہا پہر کسکی
تاب و طاقت تہی کہ انگلشیہ کا بال بہی بیگار سکے ❊ دوسری تاریخ صبح کو کوک صاحب کی
رفل پلٹن پنجابی لشکر انگریزی مین پہنچی اس پلٹن کے آنیے سے واقع مین فوج انگریزی کو بڑی مدد
ملی اسنے بڑی شجاعت دہلی کے میدان مین دکہائی ❊ بہت دنون سے نمکحرامی کا شبہہ
ہندوستانیون کی نسبت لشکر انگریزی مین چلا آتا تہا کیونکہ ہر لحظہ کی خبر اور صلاح فوج
انگریزی کی دہلی مین پہنچتی تہی اس سے صاف ظاہر تہا کہ نمکحرام آدمی فوج انگریزی مین ضرور
ہین دوسری تاریخ جولائی کو ایک وفادار سکہہ کی وساطت سے اس امر کا افشاء راز
ہوا ایک پلٹن پنجابی مین ایک کمپنی صرف پوربیون کی بہی تہی جنکے کل آدمی باغیان دہلی سے
ملے ہوئے تہے اونہونے اپنی پلٹن کے سکہون کو سمجہایا کہ خدا کی مرضی یہہ ہے کہ حکومت
انگلشیہ ہندوستان سے اوٹھہ جاوے اور خاندان مغلیہ کا دوبارہ عروج ہو تمکو چاہئیے
کہ انگریزون کا ساتہہ چہوڑو اور جسکو خدا سلطنت دیا چاہتا ہے اوسکے ساتہی ہو جاؤ اور
اگر ایسا نکروگے تو بعد فتح شاہ بہادر شاہ کے حکم سے ایک بہی سکہہ زندہ نرہیگا یہہ سنکر ایک سکہہ
اپنے افسر انگریزی کے خیمہ مین گہس گیا اور اس ماجرے سے مطلع کیا فی الفور نمکحرام سرغنہ گرفتار
ہوئے اور عدالت جنگی کے حکم سے تین شخصون پر جرم سرغنہ بغاوت ثابت ہوا چنانچہ
قبل از مغرب اونکو پہانسی دیدی گئی اور باقی کل کمپنی پوربیون کو اونکا حساب بیباق کرکے

اور ہتیار لیکے لشکر سے نکالدیا ۔ تیسری تاریخ جولائی کو ایک فوج باغیان دہلی سے
معہ کئی ضرب توپ ہماری عقب کی سمت جاتی ہوئی معلوم ہوئی یہہ دیکھہ کر خطرہ ہوا اور ایک
بڑی فوج لشکر انگریزی سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی لیکن ارادہ دشمن عقب مین جاکر
مقابلہ کا معلوم نہوا اسواسطے فوج واپس چلی آئی پیچھے معلوم ہوا کہ یہہ فوج باشندگان
علی پور کی سزا کیواسطے آئی تھی کیونکہ اوّل روز سے علی پور کے لوگ سرکار انگریزی کے
خیرخواہ رہے اور رسد وغیرہ کے پہنچانے مین سرگرم تھے چنانچہ رات کو تمام گانوکو
دشمنون نے جلادیا اور لوٹ لیا اور قریب پچاس یا ساٹھہ سکھون کو جو پہرہ پر تھے
مار ڈالا جب صبح کو یہہ خبر لشکر انگریزی مین پہنچی تو فی الفور فوج انگریزی روانہ ہوئی تاکہ
اونکو دہلی کے اندر جانے سے روکے چنانچہ دوبار بریلی کی فوج پر اس روز انگریزی
فوج نے حملہ کیا اور نتیجہ یہہ ہوا کہ قریب سو باغیون کے مارے گئے اور دو گاڑیان محمولہ
اسباب جنگ چھین لین ۔ دوسرے روز پانچوین جولائی اتوار کے روز ایک ایسی
بڑی واردات لشکر انگریزی مین پیش آئی جسکا کبھی گمان نہ تہا نو بجے صبح کے جنرل سر
ہنری برنارڈ صاحب حاکم لشکر انگریزی مرض ہیضہ مین مبتلا ہوئے جتنے طبیب لشکر مین
تھے سبھون نے بڑی جانفشانی کی جہان تک آدمی کی عقل پہنچ سکی اور علم سے ممکن تہا
کوئی دقیقہ اونکے علاج مین فروگذاشت نہوا اور جنرل صاحب ممدوح کے لڑکے کپتان

برنارڈ صاحب بھی موجود تھے جنہونے اپنے والد ماجد کی تیمارداری اور خدمتگذاری
ایسی کی جیسا حق ہوتا ہے لیکن کچھہ پیش نہ چلی اور انسان کی محنت ذرا بھی موثر نہ ہوئی صاحب
ممدوح صرف چھہ گھنٹہ بیمار رہے تین بجے سہ پہر کے راہی عالم بقا ہوئے انکے
مرنے سے لشکر مین ایک ماتم سخت ہوا اور ہر سپاہی اور ہر متنفس لشکر انگریزی کو بڑا غم ہوا ٭
اگرچہ محنت شدید اور طرح طرح کے افکار جنگ نے اون کی ضعیف عمر پر بہت اثر کیا تھا
لیکن تاہم ایسے بد نتیجہ کا کسیکو گمان نہ تھا بلکہ توقع یہہ تھی کہ خدا تعالی اون کی محنتوں کا
اجر دیگا اور فتح دہلی کی عزت انہی کے ہاتھہ رہیگی لیکن تقدیر مین ایسا نہ تھا اور انکو
یہی کہنا لازم آیا کہ اے خداوند وہی ہونا چاہیے جو تیری نظرون مین پسندیدہ ہے ٭
راضی ہین ہم اوسی مین جسمین تیری رضا ہے ٭ مرتے وقت اپنے کنبے کی نسبت جو
انگلستان مین ہے جنرل صاحب نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اون سے کہدیجو کہ مین اس جہان سے
بہت خوش جاتا ہون ٭ واقع مین یہہ اون کا کہنا بہت بجا تہا کوئی امر ایسا نہ تہا جس سے
موت کے وقت اونکو رنج ہوتا وہ ایک مذہبی آدمی تہے اور مسیح پر اونکا کل بھروسا تہا
علاوہ ازین اونکا دل گواہی دیتا تہا کہ اونہونے اپنے علاقہ جلیلہ کے کل فرائض بہت
اچھی طرح سے ادا کیئے ہین اور اپنے ملک کے کام مین مطلق پہلوتہی نہین کی ہے
بلکہ جان دی ہے ہر متنفس لشکر انگریزی اس امر کا گواہ تہا ٭ دس بجے صبح کے دوسرے روز

جنرل صاحب موصوف دفن ہوئے ✤ اسی تاریخ کچھ خزانہ اور اسباب جنگ جس کو
کپتان برڈکس صاحب معہ تین سو گوروں کے علی پور سے لینے گئے تھے بحفاظت تمام لشکر مین
داخل ہوا اور اس حکم کا اعلان ہوا کہ جنرل ریڈ صاحب بہادر پروونشل کمنڈر انچیف یعنی
قایم مقام سپہ سالار ہند نے حکومت فوج دہلی کی خود لی ✤ ساتوین تاریخ کو کوئی امر
تازہ نہ ہوا اور لڑائی پیش نہ ہونے سے بیچاری تھکی ہوئی فوج کو بہت ارام ملا اسی روز
سے لشکر مین جنرل صاحب مغفور اور انریبل جارج انسن صاحب بہادر کمنڈر انچیف
مرحوم کا اسباب نیلام ہونا شروع ہوا کئی روز تک نیلام جاری رہا اور چیزین بہت گران
بکین ✤ اٹھ روز برابر گذر گئے اور دشمنون نے کوئی حملہ نکیا اسکا کچھ سبب معلوم نہین
ہوتا تھا اگرچہ سینکڑون افواہین اسبابت لشکر مین پہلین اصل یہہ ہے کہ دشمنون کے
دل ہار گئے تھے ایک مہینے بھر اونکو برابر لڑتے ہوچکا تھا تاہم ایک چند آدمی انگریزی
فوج کے دہ نہ نکال سکے لیکن اونہون نے یہہ خیال نکیا کہ یہہ لڑائی دروغ اور راستی کے
مابین ہے اور چونکہ اونہون نے جہوٹ کی طرفداری کی ہے تو کبھی فتحیاب نہ ہونگے
اور اپنے ہاتھون کو خون ناحق معصوم بچون اور بیکس اور بیگناہ عورتون مین الودہ کیا ہے
اور یہی خون خداوند تعالی کی درگاہ مین مستدعی اور ملتجی انتقام ہے ✤ آٹھوین جولائی کو
بہی خونریزی نہین ہوئی البتہ طرفین سے مورچون پر سے توپ اندازی ہی اور ہما

توپ اندازون نے ایسے نشانے مارے کہ ایک بڑی توپ کو جو لاہوری دروازہ شہر پر چڑہ رہی تہی ناکارہ کر دیا ❊

حاکمان اور افسران انگریزی کا فرار ہونا

پہلے اس سے مفصل احوال جو دہلی مین گیارہوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ء روز بغاوت نمود ہوا لکہا گیا اور ذکر ہوا تہا کہ سب انگریزی افسر اور بی بیان گول گہر یعنی جہادلی کے برج نشان مین جمع ہوئی تہین جب اونہونے دیکہا کہ اب کل فوج برگشتہ ہو گیئی اور قتل کا بازار گرم ہے اور دہلی ہاتہہ سے جاتی رہی تو اوسوقت وہان سے سب صاحب لوگ جسطرف جسکا منہہ اوٹہا چلا راستہ مین ہر متنفس نے بڑی بڑی صعوبتین اور تکالیف اوٹہائین یہہ احوال اون صاحبون کے وقایع سے معلوم ہوتا ہے اس مرتبہ دو وقایع ہم بہی مندرج کرتے ہین اول عجیب وقایع ڈاکٹر بیٹسن صاحب نے خود لکہا ہے کہ وہ دہلی سے کیونکر چلے اور راستہ مین اون پر کیا گذرا اور دوسری سرگذشت ڈاکٹر اود صاحب کی میم صاحبہ کی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اون پر اور اون کے زخمی خاوند اور ایک اور میم صاحبہ پر کیا کیا سختیان اور مصیبتین گذری ہین ❊

ڈاکٹر بیٹسن صاحب کا وقایع

گیارہوین مئی کو سواران باغی میرٹہہ کیطرف سے دہلی مین داخل ہوئے اور اونہونے

اپنی آتش غضب کو خون انگریزون سے بجھایا ۳۸ وین اور ۵۴ وین اور ۷۴ وین
ہندوستانی پیادون کی پلٹنون کو معہ توپخانہ مقابلہ کے واسطے حکم ہوا مگر ان حضرات کا
بھی وہی حال تھا جو تیسرے رسالہ میرٹھہ کا ۔ ذرا مقابلہ نکیا بلکہ بخلاف اسکے اپنے
افسرون سے بولے کہ جتنی جلدی ممکن ہو یہان سے بھاگ جاؤ کل افسر اور عورتین چھاونی کے
برج نشان یعنی گول گھر مین جمع ہوئین جبکہ خطرہ ظاہر ہو چلا مین برگیڈیر گریوس صاحب کے
پاس گیا اور کہا کہ مین انگریزی فوج لانے کے واسطے چٹھی میرٹھہ لیجانیکو راضی ہون چنانچہ
برگیڈیر صاحب نے چٹھی لکھدی اوّل مین گول گھر سے اپنی بی بی اور تین لڑکیون سے
رخصت ہو کر بنگلہ مین آیا اور لباس فقیری پہنکے اور منہہ ہاتھہ پانو رنگ کے پل جمن پر آیا
تو دیکھا کہ پل ٹوٹ گیا ہے پھر وہان سے چھاونی کیطرف باروت کے میگزین کے نزدیک گھاٹ
پر سے اترنیکا قصد کیا اس عرصہ مین سواران باغی تیسرے رسالہ کے چھاونی مین
پہنچ گئے تھے اور قرب وجوار کے گنوار اور گوجر اور جاٹ دفعتہً چھاونی لوٹنے کو
گھس پڑے اور بنگلون مین آگ لگادی یہہ حال دیکھہ کر مین مایوس ہوا کہ شاید میرٹھہ تک
نہ پہنچ سکون میدان پر پیٹ پر ہو کر گذرا اور دو دفعہ سپاہیون نے مجھہ پر گولیان چلائین
مین باغ تک جو قریب نہر کے ہے پہنچا تھا کہ چند گنوارون نے مجھے پکڑ لیا اور سب کپڑے
چھین لیے برہنہ مادر زاد کرنال کیطرف چلا اس توقع سے کہ شاید افسر اور بی بیان

جو اس راستہ کو گئی تہین مل جاوین بدقت تمام ایک میل طے کیا ہوگا کہ دو سوار جو
تعاقب افسرون اور بی بیون کا جو پچھلے گئی تہین نکر سکے میری طرف پھرے اور باواز
بلند چلائے کہ فرنگی ہے مارو مارو مینے یہہ دیکہہ کے اونکی بہ نہایت منت و سماجت
کی اور چونکہ مجھکو مذہب اسلام اور زبان ہندوستانی مین اچہا دخل تھا مینے محمد کی تعریف
کرنی شروع کی اور قسم دی کہ اگر آپکو امام مہدی اخر الزمان پر جو انصاف جہان کا کرینگے
ہونیکا یقین ہے تو میری جان بخشی کیجیے اور بہت سی خوشامدین کرین الا اونہونے تلوار کا
ایک وار میری گردن پر کیا مگر مین اوسکو بچا گیا جب اونہونے مجہپر ہاتہہ اوٹھایا مین لیٹ گیا
وے گہوڑون پر سوار تھے اونکا ہاتہہ مجہہ تک نہ پہنچا میری خوشامد اور لجاجت نے
اون کے دلون پر اثر کیا اون کو رحم آیا اور کہا اگر یہہ محمد صلعم رسول اللہ کی پناہ نہ لیتا
تو قتل اور کافرون کے واجب القتل ہوتا چونکہ مجہپر خوف بشدت غالب ہو گیا تہا بدقت
تمام کہڑا ہوا اور یہہ سوچکر کہ آگے چلنا ضرور ہے چل نکلا ایک میل آگے بڑہا تہا
کہ ایک گروہ مسلمانون کا ملا اونہونے مجھے گہیر لیا اور گہسیٹتے ہوئے سڑک سے ایک
میل سے زیادہ دور تک ایک طرف کو لے گئے اور مجہہ سے کہا کہ تم فرنگی ہم کو
عیسائی کرنا چاہتے ہو یہہ کہکر میرے ہاتہہ پیچھے کیطرف باندہ دیئے ایک نے کہا کہ
کریم بخش تلوار لاو ہم اس کافر کا سر تن سے جدا کرین کریم بخش تلوار لینے گیا اتنے مین

گانوسے آواز دوڑ دوڑ کی آئی اور وے سب یہہ سنکر اور مجہے تنہا چہوڑ کے
گانوکو بہاگ گیے ہین اِس فرصت کو غنیمت جانکر جہٹ مجہسے بہاگا گیا سڑک کیطرف کو
بہاگا اور اون بیرحموں کے ہاتہہ سے جان بچائی اور سڑک کرنال کیطرف بہاگتا چلا گیا
راستہ مین لوہار جو میگزین مین کام نبلتے تہے ملے اونہوںنے مجہے ٹہرایا اور ایک نے
میری تشفی کی کہ صاحب مت ڈرو ہمارے ساتہہ گانومین چلو ورنہ مسلمان جو گانوسے
لوٹ اور قتل فرنگیوں کے واسطے نکلے ہین تمکو مارڈالین گے مین لوہارون کے ساتہہ اون کے
گہر گیا وے بڑے انسانیت اور مہربانی سے پیش آئے ایک نے دہوتی دی اور
ایک نے ٹوپی اور دودہ اور چپاتی کہلائین مین سمجہا کہ اب بڑے امن مین ہون
لیکن مجہمین اسقدر خوف بیٹہہ گیا تہا کہ بہت مشکل سے بول سکتا تہا اونہوںنے مجہے
ایک چارپائی دی مین اوسپر لیٹ رہا مگر نیند نہین آئی مجہے ڈاکٹر جان کے اونہوںنے
میری اور بہی بہت خاطرداری کی دوسیر روز گانوکے چودہری نے مجہے بلایا وہان
سب گانوکے لوگ میرے دیکہنے کو جمع تہے مین بہت تہکا ہوا تہا اکثر لوگ مجہسے بہت
کچہہ پوچہتے رہے جب اونہوںنے دیکہا کہ مین اون کی زبان خوب سمجہتا اور بولتا ہون
وے بہت خوش ہوئے اور اونہوںنے کہا کہ ہم تمہین بچالین گے جب مین گانوہی مین تہا
اوسوقت یہہ سنا کہ ڈاکٹر اوڈ صاحب سمتی پور گانومین پانچ یا چہہ میل کے فاصلہ پر ہین

چنانچہ ایک آدمی اوس گانوکا میرے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ڈاکٹر اوڈ صاحب
زخمی اور بیمار میرے گانومین ہین اگر تم کچھہ ہندوستانی دوا بتادو تو مین اون کو دون
مینے اوسے نسخہ لکھدیا لیکن نہ معلوم کہ دوا اونکے پاس پہنچی یا نہین اور اسی گانومین
میرے پاس خبر آئی کہ کرنیل ہلی صاحب برف خانہ مین بریٹ کے نزدیک زخمی پڑے
ہین مینے گانووالون کو ترغیب دی کہ اگر تم اونکے واسطے کہانا پینا لیجاؤگے تو سرکار
تمہین بڑا انعام دیگی کیونکہ کرنیل صاحب بڑے معزز عہدہ دار ہین وے چند روز تک برابر
اونکے واسطے کہانا لیگئے مگر دس روز بعد گانوچہوڑنے کے مینے سنا کہ اون کو ایک
سپاہی نے مارڈالا جب مین موضع باوری مین تہا اوسوقت یہہ افواہ ہوئی کہ کلکتہ
اور انبالہ اور میرٹھہ مین کل انگریز مارے گئے اور شاہ دہلی بادشاہ ہندوستان ہوا
اگر کوئی زمیندار کسی انگریز کو اپنے گانومین چہپاویگا تو وہ جان سے مارا جاویگا
اور گانولوٹ لیا جاویگا جب یہہ خبر مالک موضع باوری کو ہوئی وہ گہبرایا اور رات کو
مجہے آبنون کے بیڑون مین چہوڑآیا مین وہان تنہا رات دن رہا رات کو ایک آدمی گانو
سے آتا اور روٹی اور ایک گہڑے مین پانی دیجاتا تہا اوسوقت کا حال بیان نہین ہوسکتا
دن بہر تو سخت دہوپ اوٹھاتا تہا اور رات کو گیدڑ وغیرہ میرے قریب آکر چلاتے تہے
جو کچہہ وہان مجہپر گذرا اوسکو خدا ہی جانتا ہے پانچ دن اور رات برابر اون درختون مین

رہا پھر وے لوگ مجہے گانون پے آیئے اور چوبیس گہنٹہ تک بہوسہ کی کوٹہری مین پوشیدہ رکہا بہوسہ کی گرمی کا بیان کرنا محال ہے غرض رختون مین رہنیے کی تکلیف بالکل بہول گیا اب ایک نئی افواہ پہیلی کہ سوار انگریزون کے قتل کے واسطے متعین ہوئے ہین اور دیہات مین آتے ہین اسپر یہہ امر مناسب اور بہترین مصلحت قرار پایا کہ مین باوری مین سے ایک جوگی کے ساتہہ بلباس فقیرانہ کہین اور جگہہ چلا جاؤن چنانچہ وہ جوگی میرے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ مین آپکو جہان کہو لیچلون کسواسطے کہ یہان پر بڑا خطرہ جان ہے غرض وہان سے برسوہا کو چلے اور ایک شب وہان رہے اور اوس فقیرنے جو میرے ساتہہ تہا ایک اپنے دوست کے گہر جاکے میرے کپڑے رنگے اور مجہکو ایک رودراش کی مالا دی تاکہ لباس جوگیانہ درست ہو جب بالکل سامان فقیری تیار ہو گیا تب ہم اور وہ شل جاتریون کے وہان سے روانہ ہوئے جس گانوین وہ مجہے لیگیا مجہے کاشمیری دہو دوبنیتہ فقیر ظاہر کیا اور اکثر لوگ مجہے ایک نئی وضع کا آدمی دیکہہ کے مجہہ سے میرا احوال استفسار کرتے تہے لیکن چونکہ مین رسومات مذہب ہنود اور علم جو تشو غیرہ سے واقف تہا ہر ایک شخص نے مجہہ پر بڑی مہربانی کی کہینے پیسے دیئے اور کسی نے کہانا مگر ہر وقت گفتگو جملہ ہندوئن کو انگریزون کے حال پر بڑا رحیم پایا مگر مسلمان کی بات سے خونخواری ہویدا تہی ایک روز کا اتفاق ہوا کہ مین ایک گانوین سہوک اوس

سنت کبیر پنتھی کے مکان پر پہنچا مذہب کبیر کے عقائد اور شاستر کو مین سمجھتا تھا چنانچہ مینے چند کبت بھی کبیر کے وہان پڑھے سنت مذکور نے کمال عنایت کی بروقت استفسار مینے اپنے تئین کاشمیری ظاہر کیا مگر اوسکے دل کو تشفی نہ ہوئی اوسنے کہا کہ تمہاری تقریر اور طرز لباس البتہ ایسا ہی ہے الا آنکھین تمہاری کاشمیریون کی سی نہین ہین تم بیشک فرنگی ہو اوسکا کہنا مجھکو تسلیم کرنا پڑا اتنے مین ایک سپاہی آیا اور اوسنے کہا کہ مین فوج انبالہ کو جو مقام ریزا پر ہے چٹھی لیئے جاتا ہون مگر اوسنے مجھے نہین پہچانا کہ مین انگریز ہون مینے خود اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون میری چٹھی بھی افسر فوج کے نام لیے جاؤ اوسنے قبول کیا اور میری چٹھی جسمین مینے مدد طلب کی تھی لیگیا اور ایک روز تک مین منتظر جواب رہا مگر جب جواب نہ آیا تب مینے یہی مصلحت سمجھی کہ میرٹھ کو چلو وہی فقیر جو یہان تک میرے ساتھ آیا تھا آگے چلنے کو راضی ہوا بلکہ اور چند آدمی بھی اس گانو کے ہر چند پور تک میرے ساتھ آئیے ہر چند پور کے تعلقہ دار مستر فرانسیس کو مین صاحب جو سابق مین عہدہ تحصیلداری رکھتے تھے نہایت شفقت اور عنایت سے پیش آئیے اونھ نے میری بڑی خاطر اور تواضع کی اور سارٹیفکیٹ دستخطی کرنیل نی وٹ صاحب اور کپتان سال کلڈ اور لفٹننٹ ہولینڈ اور مستر نارٹل سوداگر دہلی اور اور صاحبون کے دکھلائے جسمین مندرج تھا کہ کو مین صاحب نے اون پر نہایت مہربانی اور عنایت کی ہے اور بڑی شفقت سے

روانه کرا دیا ہے مینے بہی میرٹھ جانیکا اراده کیا اتنے مین ایک چیٹی گیگره گانو سے میرے نام اس مضمون کی آئی که سو آدمی راجه جہیند کے بسرداری کپتان میک اینڈروس صاحب گانو مذکور مین میرے انتظار مقیم ہین تا که مجھے رای کے مقام جہان فوج انگریزی کا قیام ہے لیجا دین مستر کوہن صاحب نے اپنی گاڑی مین مجھے وہان بہیجدیا مین کپتان میک اینڈروس صاحب اور لفٹننٹ میو صاحب جو دہلی مین میری پلٹن کے افسر تھے ملاقی ہوا انکی ملاقات سے کمال خوشی ہوی مین پچیس روز تک گانو اور جنگلون اور درختون مین آواره پہرا اور مجھے یقین ہے که اگر مین ہندوستانی زبان اس فصاحت سے جیسا که اپنی زبان انگریزی بولتا ہون نه بول سکتا تو بلاشک مارا جاتا میرا زنده رہنا ایک کرامات مین داخل ہے خدا ہی میری مددیر تہا * مین بیان نہین کرسکتا جو جو مجہپر گذرا ہے مین اوس قادر مطلق کا بڑا شکر گذار ہون که مین سلامت ہون اور خاص دہلی مین بہی اپنی فوج کے ساتہہ ہون میری بیوی اور لڑکے کسولی مین بخیریت ہین *

ڈاکتر اوڈ صاحب کی میم صاحبه کا بیان

میرے خاوند اوڈ صاحب کو گول گہر یعنی بیچ چہاونی مین اس نظر سے که وه جاے محفوظ تہی بلایا مگر وه نه آسکے اور گہر پر زخمی شدید ہوئے جب اونکے زخمی ہونیکی خبر آئی تو مینے اونکے پاس جانیکا قصد کیا ایک دوست کی مہربانی سے مین ادیل صاحب

کی میم جو ہمارے ساتھ حملہ تکالیف اور صعوبتون کی شریک رہین بگی مین سوار ہوسکے
ڈاکٹر اوڈ صاحب کے پاس پہنچے وہان ایک ہسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی ہمنے خیال
کیا کہ اس سے زیادہ تر آرام کی سواری ان کے واسطے نہ ملیگی اون کو اوس ڈولی مین
رکھکر لے چلی تھوڑی دور چلکے کہارون نے ڈولی رکھدی اور آگے چلنے سے انکار کیا اوسوقت
خوبی طالع سے پالکی گاڑی بھی آپہنچی جسکو ہمنے پیچھے آنیکا حکم دیا تھا اوسمین صاحب کو
سوار کراکے کرنال کیطرف چلے اور میجر پیٹرسن صاحب اور مسٹر پیل صاحب سے رخصت ہوئے
ڈاکٹر اوڈ صاحب کی سواریان تبدیل کرنے مین ہمین بہت دیر ہوگئی تھی قریب قریب کل جنٹل
لوگ اور میم دہلی سے روانہ ہوگئی تھین جب صرف دس میل طے کرکے پہنچے تھے اوسوقت
سائیس نے اطلاع کی کہ گنوار آگے سڑک پر بہت جمع ہین اور آمادہ ہمارے قتل کے ہین چنانچہ
گنوارون نے گھیر لیا اور ہمارے گھوڑے پکڑ لیئے اور سائیس پر تلوار کھینچی یہہ دیکھکے ہم نے
چاہا کہ باغ کمپنی کی طرف مراجعت کرکے وہان ایک روز اپنے تئین پوشیدہ رکھا جاہیے
چنانچہ جب وہان پہنچے تو مالی باغ نے ہمین پناہ دینے کا وعدہ کیا تھوڑی دیر گذری تھی
کہ چالیس یا پچاس آدمی لاٹھی لیئے ہوئے اندر گھس آیے اور چاہا کہ کچھہ ہمارے پاس ہے دیدو
اوسوقت اونکا مقابلہ غیر ممکن تھا کسواسطے کہ ہم دو بیچاری عورتین اور ایک مرد زخمی کہ
جنکو تاب حرکت کرنے اور گفتگو کی بھی نہ تھی کیونکر اون وحشیون کا سامنا کرسکتے تھے

جو کچھہ ہمارے پاس تہا اونہونے سب چہین لیا میرے اور ریل صاحب کی میم کے پاس ایک
ایک بکس جواہرات اور زیورہ کا تہا اور سو روپیہ نقد ہمنے چاہا کہ اون زر نقد اور جواہرات کو
بچالین مگر غیر ممکن تہا اونہونے ہمارے کپڑے تک نہ چہوڑے اور سیج گاڑی کو توڑ
دیا اور گہوڑون پر سوار ہوکر چلدیئے بعد ازان گروہ کے گروہ گنوارون کے لیئے لوٹ
ہمارے پاس آنے لگے آخرکار اونکو معلوم ہوا کہ اب ہمارے پاس کچھہ نہین ہے قریب ایک بجے
رات کے ہم باغ سے نکلے ڈاکٹر اوڈ صاحب جنکو چلنے کی طاقت مطلق نہ تہی ایک درخت
کے سایہ مین لٹاکے ہم دونو عورتین گانوکی تلاش مین چلے ایک گانوکے زمیندار کو بہت
سمجہایا آخر کو اوسنے ہم سبون کو اپنے مکان مین پناہ دی اور روٹی اور دودہ
کہلایا ہم ایک روز وہان رہے دوسری شب کو وہان سے کرنال کی جانب پیادہ پا روانہ
ہوئے شب کو سات میل چلتے تہے اور دن بہر زمین پر پڑے رہتے تہے ڈاکٹر صاحب کو
ہم دونو سہارا دیکے لیے چلتے تہے اور گانو گانو بہیک مانگتے تہے بعض گانوین تو باشندے
مہربانی اور دلسوزی سے پیش آتے تہے لیکن اکثر گانوین لوگ کہڑا بہی نہین ہونے
دیتے تہے اور اونکے چہرون پر بیرحمی اور خونخواری برستی تہی اس مصیبت مین چہہ دن برابر
گذرے جسمین سے تین دن تو بالکل ہوا مین درختون اور ٹیلون کے نیچے رہے اور ہر لحظہ موت
سامنے تہی اور یقین تہا کہ سوار لوگ ہمین زندہ نہ چہوڑینگے چہٹے روز بالگڈہ مین جو رانی

سکلا دیبی کا گانو تہا پہنچے اوّل روز تو اس گانو مین رانی صاحبہ ممدوحہ نے بڑی
مہربانی کری اور وعدہ کیا کہ ہمین اپنی پناہ مین رکہین گی الّا دوسرے روز معلوم ہوا کہ
خاص ملازم رانی صاحبہ کے ہمارے وہان رہنے سے بہت ناراض ہین بلکہ اونہونے قصد کیا
کہ اگر رانی صاحبہ ہمین پناہ دین گی تو کل گانو کو غارت کر دینگے یہہ دیکہہ کے ہمین نہایت
رنج اور مایوسی ہوئی لاچار اوس حالت بیکسی مین شب کیوقت عزم روانگی کیا اس اثنا
مین ایک تہوڑی تشفی اور دلجمعی کی بات یہہ واقع ہوئی کہ میجر پیٹرسن صاحب زخمی اور آبلہ
پا اور تہکے ہوئے یہان پہنچے اور دو گہنٹہ بعد مسٹر بیل صاحب بہی صحیح وسلامت ہمارا اسراغ
لگاتے ہوئے پہنچ گئے صاحبان موصوفین بہی مثل ہمارے لٹ گئے تہے اور ہندوستانی
کپڑے پہنے ہوئے تہے چار ناچار قبل از غروب آفتاب اوس گانو سے چلے مگر سڑک
کلان کو چہوڑ کے گانو کا راستہ لیا دو تین گانو چلکر اسقدر تہک گئے کہ مجبور ہو کر ایک
زمیندار سے التجا کی کہ ہمین شب کے واسطے پناہ دے اوس مرد اشراف نے بہت
شفقت کی اور کہانا بافراط اور چارپائیان دین چار بجے صبح کے تہکے تہکائے وہان سے
بہی چلے ایک گانو والے نے میرے زخمی خاوند پر ترس کہا کر چارپائی اور کہار دیئے
اس باعث اس روز ہم نے بیس میل کی منزل طے کی مگر میرے اور پیٹرسن صاحب کے جوتے
بالکل ٹوٹ گئے تہے لاچار ہم دونو برہنہ پا جلتی ہوئی ریتی اور کانٹون مین چلے جب کسی گانو مین

پہنچے وہان لوگون نے ہماری بہت خاطر کی اور ایک آدمی نے رحم کہا کر ہمارے واسطے
ایک مزہ وار ترکاری پکا کے دی دوسرے روز دو گہوڑے اور دو خچر ہمارے
واسطے مہیا کیے گئے اون پر ہمین سوار کرا کے تحصیلداری کسولی کیطرف روانہ کیا وہ جگہہ
ہمارے واسطے محفوظ تہی دوسرے دن سپاہیان راجہ پٹیالہ معہ سواری شکرم
ہمارے لینے کیواسطے پہنچے شکرم مین سوار ہوکے بیسوین تاریخ مئی کو آدہی رات کے
وقت کرنال مین پہنچے اور مسٹر رگی صاحب کے مکان پر مقیم ہوئے اصل تو یہہ ہے
کہ جو کچہہ عنایات ان صاحب نے ہمارے حال زار پر فرمائین تا حشر نہ بہولین گے ان کے
مکان پر ایک ہفتہ سے زیادہ رہے وہان سے چوپہیہ مین سوار ہوکے انبالہ کو گئے اور انبالہ
سے ٹمٹم کی سواری مین کالکا کی طرف روانہ ہوئے مگر راستہ مین بڑی تکلیف
ہوئی بعض اوقات گاڑی سے اوتر کر اوس چلتی ہوئی زمین پر گاڑی ڈہکیلنی پڑتی
تہی دہلی سے چلکے گیارہ روز تک برابر مینے اپنے خاوند کے زخم کی جرّاحی کی کوئی طبیب نہ تہا
مین خود ہی زخم کو باندہ لیتی تہی زخم بہی کاری تہا ایک طرف کا جبڑہ اوڑ گیا تہا اس سفر
مصیبت ناک مین ہمارا اوپر بڑی آفتین گذری ہین جو کچہہ ہمارے پاس تہا سب لٹ گیا پیاس
کی راستہ مین کمال شدت تہی اور جب کبہی ہماری صراحی مین پانی ہو چکتا تہا تو جہیلون اور
گڈہون کا گدلہ اور کیڑے سے پڑا ہوا پانی پینا پڑا ہے ہمین کمال افسوس اسبات کا رہا کہ

کہ کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی کہاروں نے خدا جانے کہاں رکہدی ہمکو کہین اونکا سراغ ملتا تو ضرور اون کے لانے مین کوشش کرتے اور حتی الامکان اون کو اس بیرحمی سے مارے جانے کے واسطے نہ چہوڑ آتے ؛

فرمان شاہ دھلی

اس مرتبہ ہم نے ایک فرمان شاہی جو بریلی مین بادشاہ کے نام سے چہاپا گیا تہا ذیل مین لکہا ہے اسکے پڑہنے سے معلوم ہوگا کہ اسکے لکہنے والون نے کتنے ٹہکانے جہوٹ اور لغو بکا ہے اور اون کو اس دنیا ہی مین جہوٹ اور فریب کا ثمرہ ملگیا ہے جنہون نے اس مکر اور فریب اور دغابازی کی عبارت کو لکہا اور جیکے نام سے اعلان دیا سب کمال بیعزتی کے ساتہہ خاک مین ملگئے اس فرمان پر ہم زیادہ کیا لکہین ہر شخص اسکو پڑہ کر بخوبی سمجہہ لیگا کہ اسکے ہر لفظ سے مکر اور بے ایمانی اور دغابازی اور بڑے درجہ کا جہوٹ اسکے لکہنے اور طبع کرانے والون پر بالکل ثابت ہے ہماری سرکار ابد پایدار کی نسبت کیسے کیسے کذب کے بہرے ہوئے کلمات تضحیک کے لکہے ہین لیکن ؛ کہین خاک ڈالے سے چہپتا ہے چاند مثل مشہور ہے کہ آسمان کیطرف تہوکنے سے اپنے ہی مُنہہ پر آنگر گرتا ہے

فرمان شاہ دہلی بنام راجگان و رئیسان و رعایا ہند

جمیع راجگان و رؤسا ہند پر واضح ولایح ہو کہ تم بہہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین

مشتہرالدہر والعوام ہو اور تمہارے حسن حمایت طرز اور فہم و درایت سے مذاہب
ہندوستان کی اعانت ہے لہذا ازراہ خیراندیشی تمہارے تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ
خدا تعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قایم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تم پر فرض
ہے کہ اپنے عقاید اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اون پر ثابت قدم رہو
کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے
کہ تم اون لوگون کو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص
کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اون کو ضرور ہے کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذہب کو
بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکہتے وہ بدل و جان ایسی
تدبیرون مین مشغول ہین جن سے اونکے مذہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہہ تمہارے
عقائد کی کتابون مین لکہا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم
خداوند تعالی کا ہے جو خاص و عام پر روشن ہے ✤ انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے
ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کے واسطے اونہونے ایک مدت سے بہت سی کتابین
لکہوا کر اپنے پادریون کے ہاتہہ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریون کو بلوا کر اپنے
مقولون کا اعلان کیا ہے سمجھنے کی بات ہے کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی
ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہہ کہ جب ایک بیوہ مرجاوے تو وہ دوبارہ شادی کرنے

دوسرے یہہ کہ ستی ہونیکی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی رو سے
موقوف کیا تیسرے یہہ کہ اونہونے تمام خلقت کو علانیہ سمجہایا کہ اگر وہ اون کا مذہب
قبول کرینگے تو سرکارمین اون کی توقیر ہوگی اور یہہ بہی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤن
مین جا کر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہونے یہہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد برا
درئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچہہ حق نہ ہوگا حالانکہ از روے
شاستر دس طرح کے مختلف وارث فرزند یا بسلطنت ہوسکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب
خاص یہہ ہے کہ وہ اخیر کو تمہاری ریاستین اور جاگیرین چہین لین جیسا کہ اونہونے فی زمانہ
ریاست ہاے لکہنؤ اور ناگپور مین عمل کیا ورانے ازین ایک اور تدبیر اونہونے یہہ بہی کی کہ
قیدیان جیلخانہ کو جبراً انگلی ہوئی روٹیون کے کہانیکا حکم دیا اکثر قیدیون نے یہہ امر قبول نکیا
بہوکے مرگئے اور جنہون نے لاچار ہوکر روٹی کہانا قبول کیا اونہونے اپنا ایمان کہویا
جب یہہ تدبیر انگریزون کی اچہی طرح نہ چلی تو اونہونے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر
ملوائین تاکہ لوگ اون کو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہاکے اپنا ایمان کہووین اور چہوٹے
ٹکڑے ستخوان اور گوشت کے چانولون کے ساتہہ ملوا کر اون کو سر بازار بکوایا علاوہ اسکے
اونہونے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون
لعد بغور یہہ امر قرار دیا کہ اگر ابتداءً اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین پیروی انگریزون کے

ہو جاوین تو فرقہ بنگالیان بہی اونہین کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت
پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کنندہ را چاہ در پیش مے آید برہمنان اور
افضل قوم کے لوگون کو اون کارتوسون کے کاٹنے کا جنکے بنانے مین چربی لگی ہی حکم دیا اس حالتمین
اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم اونہونے
اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیونکو جنہونے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اوڑا دیا
یہہ ظلم شدید دیکہہ کر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا
مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جس سے کہ چند انگریز
جو کہین کہین باقی رہگئے ہین وہ بہی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہے
کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیون کو مار ڈالینگے اور ہمارے
مذہبون کو مٹا دینگے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین
بلکہ اون کی طرف سے لڑتے بہڑتے ہین اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا
ہے کہ انگریز نہ اون کا مذہب چہوڑینگے اور نہ تم سب کا پس اسصورت مین ہم تم سے
پوچہتے ہین کہ تم نے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہے
اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کرکے
اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سب ہندو اور مسلمان کی بہلائی پیش نظر ہے

اور انگریز دونو فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال
کرکے اور بنظر اندفاع اعداء دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے
کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانون کو قران کی قسم ہے
کہ وہ بالاتفاق شامل ہوکر اپنی جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا
قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہے
بدین نظر روساء اہل اسلام یہہ عہد و پیمان کیا ہے کہ اگر ہنود قتل عیسائیان مین گرمجوش اور
مسلمانون کے شامل ہون گے تو اوسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہوجائیگا
اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قران نہ سمجھا جائیگا
اور جو مسلمان کہ گاے کا گوشت کہائیگا وہ اوسکو سؤر کے گوشت کی برابر ہوگا اور
اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمربستہ اور آمادہ نہ ہون گے تو وہ خدا
کی نظر مین اوتنے ہی گنہ گار ہون گے جیسا اونہونے گاے ذبح کی یا اوسکا گوشت
کہایا ٭ شاید اہل فرنگ بہی اپنے مطلب براری کے واسطے ہندؤن سے بحلف ایسا ہی
اقرار کرین گے الا کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آویگا کیونکہ اقراران اہل فرنگ
ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اون کا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے
عہد و پیمان کو بالاء طاق رکہدیتے ہین اور ہر غریب اور امیر پہ یہہ روشن اور ہویدا ہے



ابوظفر سراج الدّین محمدؐ بہادر شاہ شاہ سابق دہلی

کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغا بازی اون کا شعار ہے اسواسطے انگریزون کے کہنے پر کبہی یقین نلاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبہی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتہہ نہ آئیگا فقط یہہ فرمان مولوی سید قطب شاہ صاحب کے اہتمام سے

مطبع بہادری واقع شہر بریلی مین طبع ہوا

چند تاریخین اس بغاوت ہند کی ہمارے پاس کئی کرم فرماؤن نے بہیجین ہم وہ لکہین درج کرتے ہین اور اون کی قدردانی کے بہت ممنون اور مشکور ہین

از نتایج افکار سید غلام حیدر رضا صاحب سررشتہ دار بال ضلع جبل پور

جب مطبع مفسد خلایق ہین اندنون
بولا سروش دل یہہ سرجور کاٹ کر

تاریخ طبع ہونے لگی غدر ہند لی
غدر و فساد کی یہہ حکایت نئی چہپی

سمت ۱۹۱۶

ایضاً

چو شد طبع این نسخۂ درد و غم
یکایک برآورده گفتم چنین

سر طبع بردم بفکر مزید
کہ اینست تاریخ بلوه جدید

سنہ ۱۲۷۵

از نتایج طبع سید کلب حسین صاحب محرر کلکتری جبل پور

چون دراین ایام منشی شیونراین ذی شعور	طبع کرد احوال بلوه را بطرز خوشترین
خواستم تاریخ آن موزون کنم رفتم بفکر	ناگهان از هاتف غیبی شنیدم اینچنین
کز پی صدق و یقین بنویس سالش ای بلیغ	ما هو المرقوم باشد عبرة للعالمین

ایضاً

چو منشی شیونراین کرد مطبوع	بتصحیح همین کیف بغاوت (سنه ١٨٥٩)
سمر اعدا نمودم دور و گفتم	هویدا شد ازین کیف بغاوت (سمت ١٩١٦)

قطعه تاریخ نقل از کوه نور لاهور

در مطبع اگره چو مطبوع	گردید تمام حال موقوع
مکتوب شد آنچه رفت بر ملک	از شورش هند و سنده هر ملک
از روز خزان بهر بهاری	اینست عجیبه روزگاری
نازل شده اند این موائد	بر صاحب مطبع فوائد
سالش شده درج دفتر هست	تاریخ عجیبه حال هند است (سنه ١٨٥٩ع)

ایضاً

آن صاحب مطبع فوائد	کو رونق هر سخن فزوده
از شورش و فتنه زمانه	تاریخ عجب رقم نموده
مالک شده شامل و ملک گفت	تاریخ تمام هند بوده (سنه ١٨٥٩ع)

اشارہ

حصہ اوّل بغاوت ہند مین تصویر بہادر شاہ شاہ خارج دہلی کی چہاپی گئی تہی پیچہے معلوم ہوا کہ وہ تصویر بالکل غلط ہے اسمین مہتمم کا قصور نہین تصویر مذکور چیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت سے نقل کی گئی تہی اب ہمارے ایک مخلص صادق نے دہلی سے صحیح شبیہ شاہ مذکور کی مرحمت کی ہے چنانچہ وہ طبع کیجاتی ہے

جن ہمارے احبا نے ابہی تک قیمت پیشگی ادا نہین کی ہے اون کی خدمت بابرکت مین بطور یاددہی تکلیف دیجاتی ہے کہ عنایت فرمادین

تصحیح اغلاط حصہ اوّل تواریخ بغاوت ہند

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
ماجرا	ماجرہ	۱۰	۸
مدام کام دیا تہا	مدام کا دیا تہا	۸	۱۴
بی بیون کو	بی بیوہ کو	۳	۲۰
اذان	ازان	۲	۲۵
بستیان	بستیون	۱۲	۳۰
بگڑ گئین	بگڑ گئی	۲	۳۱
علامات	علاقات	۱۰	۳۳
جبل	حال	۱	۴۴
سوار لوگ	سوارو	۱۱	ایضاً
جمع	جمعہ	۳	۴۸
مین آیا ہون	مین ہون	۱	۵۰

جناب گوربخش صاحب کپورتھلہ پے، جناب مولوی خانصاحب نائب ناظر اسسٹنٹ کمشنر امرتسر عہ

بابو جیون داس صاحب سرائیچ عصہ، جناب ہری رام صاحب نہکیدار نہر باری دو آب ضلع امرتسر للعہ

جناب گلاب رای مہاجن صاحب لشکر گوالیار ے، جناب لالہ خیراتی لعل صاحب درجہ اول پولیس صدر حصار عصہ

جناب نندکشور دپٹی کلکٹر صاحب سہارنپور ے، جناب لالہ دیو رام صاحب لکھنؤ عصہ

جناب لالہ پریم سکھ داس صاحب لشکر گوالیار عصہ، جناب مسٹر ولی صاحب بہادر سپروفتر انگریزی محکمہ کمشنری اجمیر للعہ

جناب جیمس پنڈرلی صاحب بہادر مرتہہ ے، جناب لالہ اگرسین صاحب صحرج نویس اجمیر عہ

جناب رای لعل صاحب ساہوکار پنج امرتسر ے، جناب لالہ بہاری لعل صاحب متصدی خزانہ اجمیر عہ

جناب بہادر علیخان صاحب سرشتہ دار اجنسی جوالہ ناگودہ، جناب بابو بہاری لعل صاحب اجمیر عہ

جناب منشی عنایت مسیح راولپنڈی ے، جناب شنکر لعل صاحب بابو اجمیر عہ

جناب ماسٹر رام صاحب دہلی ے، جناب لالہ لچھمی نراین صاحب متصدی خزانہ اجمیر عہ

جناب لالہ گلاب رای صاحب محافظ دفتر انگریزی اجمیر عہ

جناب منشی مرزا علی اکبر تحصیلدار صاحب ابوالحسن مسندار ے، جناب پنڈت بدری دین صاحب مدرس اکبرپور ے

جناب عبدالرحیم و شاہ محمد صاحب سوداگر نیپال عہ

جناب منشی سیام لعل صاحب وکیل سابق دہلی ے، جناب دین دیال صاحب وکیل دیوانی فتحپور ہسوا عہ

جناب لالہ زور آور سنگھ صاحب دہلی عہ، جناب جارج کریم مسٹر صاحب فتحگڈہ ے

جناب حکیم احسن اللہ خانصاحب دہلی ے، جناب سید کلب حسین صاحب محرر اول سرشتہ مال اجلہ

جناب منشی اجودھیا پرشاد تحصیلدار صاحب مصطفی آباد ے

جناب شہاب الدین خانصاحب دہلی ۔ جناب مہر پرشاد صاحب میر منشی محکمہ صاحب کمشنر اودہ عصہ

جناب میان سلارو صاحب خانسامان کانپور سرائے عظیم اللہ خان عہ جناب بابو رام گوبند صاحب اردلی بازار سکرور ضلع بنارس عہ

جناب سید محمد حسینی صاحب وکیل حیدرآباد دکہن عصہ جناب لالہ روشن لعل صاحب بنارس عصہ

جناب محمد قایم علی صاحب وکیل صدر الصدور بریلی عصہ جناب لالہ بہگوانداس صاحب دہلی سے

جناب کشن لعل صاحب تحصیلدار حسام پور بہرایچ اودہ عصہ جناب حفیظ الدین حیدر صاحب اودیپور سے

جناب شیخ وزیر علی صاحب تعلقدار انبہاپور بہرایچ اودہ عصہ جناب ملاسس بیڈلے صاحب بہادر الور سے

جناب بادو بخش خانصاحب تحصیلدار نواز افسر جودہل تیاہ ملتانہ ضلع مظفر گڑھ سے جناب چیرو کی لعل صاحب گورسہائے گنج عہ

جناب منشی جوالا پرشاد صاحب وکیل راجہ ہردیو بخش صاحب ہردوئی سے جناب دیوان امرناتھ صاحب لاہور سے

جناب بابو کالی پرشاد صاحب شیو واکٹر شاہگڈہ متصل ساگر عصہ

جناب لالہ طوطا رام صاحب مدرس نارمل اسکول میرٹھ عصہ

جناب منشی رام سکہ لعل صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر جبلپور عہ

جناب سید محمد رضا حسین صاحب منشی رسالہ پولیس عہ

جناب حکیم گنپت لعل صاحب مہتمم آفتاب پنجاب عہ

جناب رام راو صاحب کوتوال نرنگ منشی حیدرآباد دکہن سے

جناب جانسن صاحب بہادر آگرہ عصہ

۔۔ علی صاحب جمعدار رسالہ لیک نارمن ... عصہ

العلم طاقتہ

تاریخ
بغاوت ہند
بابت ماہ ستمبر ۱۸۵۹ع

نمبر ۱

حصہ ۳



قیمت ماہواری

یہ کبر کا بدل ہے سزا یہ جفا کی ہے

از تصنیف اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

واصلات

جناب شہاب الدین خانصاحب بہادر	عہ/	جناب مرزا مغل بیگ صاحب ناگپور	عہ/
جناب رای پریم نراین صاحب	۸	جناب میان بہلا رو خالسان صاحب کانپور	عہ/
جناب عباد اللہ خانصاحب صوبہ دار	سے	جناب سید ولایت علی صاحب پٹنہ	سے
جناب سرفراز خانصاحب محرر نظامت نارنول	عہ/	جناب گردھاری لعل صاحب بداون	عہ/
جناب گور سہای صاحب بداون	عہ/	جناب قاضی محمد حسین صاحب	عہ/
جناب محمد قاسم صاحب بنگلور	عہ/	جناب محمد دراز خانصاحب	۸
جناب بابو رام گوبند صاحب بنارس	عہ/	جناب بندرابن داس صاحب ... نگر	عہ/
جناب ... نصر اللہ خانصاحب خورجہ	سے	جناب گلاب چند صاحب جبلپور	عہ
جناب تحسین صاحب بہادر مجسٹریٹ	عہ/	جناب چرونجی لعل ساہ صاحب	عہ/
جناب گوبند پرشاد صاحب تعلقدار دوارہ	سے	جناب عظیم الدین سوداگر صاحب	عہ/
جناب ... رام نراین صاحب تحصیلدار قنوج	عہ/	جناب کالی رای صاحب اکسترا اسسٹنٹ ...	عہ/
جناب منشی عنایت مسیح صاحب	عہ	جناب کنہیا لعل صاحب محمد عبد اللہ اعظم گڈہ	عہ/
جناب مہابیر پرشاد صاحب منشی مشرف جونپور	سے	جناب بنسی دہر بہار لعل صاحب تحصیلدار ...	عہ
جناب بہادر علی صاحب سررشتہ دار ججی ...	عہ	جناب دین دیال صاحب ... فتحپور	عہ/

تاریخ بغاوت ہند

حصہ سوم

محاصرہ دہلی

ماہ جولائی ۱۸۵۷ء پچہلے حصہ بغاوت ہند مین اٹہوین تاریخ جولائی تک کا احوال لکہہ چکے ہین بیان ہوچکا ہے کہ خلاف دستور ہفتہ بہر سے زیادہ عرصہ گذرا اور اس تاریخ تک کوئی لڑائی درپیش نہوئی لیکن نوین تاریخ باغیون کو پہر ہوش ایا اور لڑائی شروع کرنی ضرور سمجہی اس روز باوجود کثرت مینہ کے لڑنا پڑا صبح قریب دس بجے کے عجیب ماجرا ہوا ایک گروہ سواران باغی نے لشکر انگریزی پر حملہ کیا اور ایک جماعت ہندوستانی بیقاعدہ رسالہ نمبر نہم جو انگریزون کی طرف سے اگے پہرہ پر تہی باغیون سے مل گئی جب یہہ سب سوار مل کے قریب لشکر انگریزی کے پہنچے تو مورچون کے افسرون نے اور سپاہیون نے اپنے آدمی پہچانکر اون پر توپ نہ چلائی لیکن اخر کو کثرت فوج دیکہہ کے شبہہ ہوا کہ ہمارے ہندوستانی سوار بہی دشمنون کے ساتہہ مل گئے ہین جب یہہ معلوم ہوا تو اوسوقت میدانی توپین اونکی طرف فیر کرنے کا حکم دیا لیکن دشمن ایسے قریب آن پہنچے کہ توپین درست اور مستحکم نہ کرنے پائے تہے کہ سواران باغی کمپو انگریزمین داخل ہوگئے اور توپہانہ

پرجا پڑنے کا قصد کیا اسوقت لفٹنٹ ہلز صاحب نے نہایت شجاعت کی جب
اونہون نے دیکہا کہ دشمن کے سوار سر پر آن پہنچے اور توپ کی درستی مین دیر ہے
وہ فی الفور تن تنہا دشمن کے مقابلہ کو آگے بڑہے تاکہ اونکو روکین اور اتنے مین
اونکے ادمی توپ بہر لین چنانچہ صاحب ممدوح نے آگے بڑہ کے ایک ادمی کو ہلاک
کیا اور ایک کو زخمی اتنے مین عدو کے دو سوارون نے اونپر حملہ کیا اور صاحب
گہوڑے پرسے بڑے زور سے گرے اور اونکے دو تلوارین بازو کے نیچے
لگین جس سے صرف اونکی جاکٹ کٹ گئی اور بدن پر آسیب نہ پہنچا دشمن اونکو
مردہ سمجہکے آگے بڑہ گئے چند لمحہ کے بعد وہ اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنی تلوار
کو جو قریب دس گز کے فاصلہ پر اونسے جا پڑی تہی سنبہالا صاحب موصوف اوٹہے
ہی تہے کہ تین شخصون نے اونپر پہر حملہ کیا اون مین دو سوار اور ایک پیادہ تہا اول سوار کو تو اونہون نے
تلوار سے زخمی کر کے گرا دیا دوسرے سوار نے صاحب کی طرف بہالا چلایا لیکن اونہون نے
اوسکو روک کے سوار کے منہہ اور سر پر زخم کاری دیا باوجود زخمی ہو جانے کے اوس نے ہا
صاحب کی طرف پہر حربہ کیا لیکن اسمرتبہ صاحب نے اوسکا سر توڑ دیا اتنے مین تیسرے
شخص نے صاحب کے ہاتہہ مین سے تلوار چہین لی جب تلوار چہن گئی اوسوقت صاحب
نے اوس شخص کو خوب مضبوط پکڑ لیا اور سر پر گہونسہ مارنا شروع کیا اور وہ اونکو

تلوار سے مارنا چاہتا تہا لیکن سب وار اوسکے خالی جاتے تہے اخیر کو ھلز صاحب موصوف گر پڑے اور دشمن چاہتا تہا کہ اونکا کام تمام کرے اتنے مین میجر ٹومبز صاحب پہنچ گئے اور اونہون نے اوس موزی کے پستول کا نشانہ مارا لبعد ازان دونو صاحب بہاوڈ کی طرف چلے گئے اور وہانسے تہوڑی دیر بعد توپ کے قبضہ کرنے کے واسطے جسکو پہلے مستحکم کر کے چہوڑ گئے تہے لوٹے وہان پہنچکر دیکہتے کیا ہین کہ وہی زخمی شخص لفٹننٹ ھلز صاحب کا پستول لئے چلا جاتا ہے اوسیوقت دونو صاحبون نے اوسکا کام تمام کیا البتہ دشمن کے یکایک لشکر مین گہس آنے سے اول ہی اول ایک تہلکا پڑ گیا لیکن فوج انگریزی جلد ہوشیار ہو گئی اور اونکو لشکر سے مار کے نکالدیا اور وہ کچہہ چندان نقصان نہ پہنچا سکے چند توپچیون کو البتہ زخمی کر گئے اسی تاریخ تیسرے پہر دشمنون سے سبزی منڈوی کے مقام پر ایک لڑائی سخت ہوئی اور اونہون نے شہر کے مورچون سے بڑی آگ برسائی لیکن اخیر کو میدان انگریزون کے ہاتہہ رہا اور باغیون کے قریب ایک ہزار آدمی مجروح اور مقتول ہوئے اور انگریزی فوج مین سے صرف پچاس آدمی ——

دسوین تاریخ کو چوبیس گہنٹہ برابر مینہ برسا اس تاریخ سے تیرہوین تک کوئی امر تازہ درپیش نہین آیا چودہوین تاریخ کو ایک بڑا بہاری معرکہ ہوا

صبح کو ایک فوج کثیر باغیون کی سوار اور پیادہ اور توپین دہلی سے نکل کے ہندو
راو کے مورچہ اور سبزی منڈی کے پہرہ پر بڑے زور شور سے حملہ کیا ایک
قلیل فوج انگریزی جو ان دونو مقامون پر متعین تہی تیسرے پہر تک ہزارون دشمنون
کے سامنے مقابل رہی تیسرے پہر کے وقت ایک غول اول رجمنٹ پیادگان
پنجابی اور اول پلٹن گورہ معہ چہہ ضرب توپ اسپی زیر حکم برگڈیر شوور صاحب کے
سبزی منڈی کی طرف اپنی فوج کی مدد کو بہیجا گیا اور ہندو راو کے مورچہ پر میجر رڈ
صاحب اور فوج لیکے مقابل ہوئے اسوقت ایک محاربہ عظیم ہوا لیکن اخر کو دشمن نے
شکست فاش کہائی اور اونکو لاہوری دروازہ شہر تک مارکے شہر کے اندر کر دیا
سولہ ادمی اس روز فوج انگریزی مین سے مارے گئے اور ڈیڑہ سو کے
قریب زخمی ہوئے۔ اگرچہ اب گرمی کی شدت کم ہو گئی تہی لیکن لشکر مین بیماری
کثرت سے پہیلگئی تہی اس موسم سے تو گرمی کا موسم ہی بہتر تہا اگرچہ چند تازہ وارد
افسران انگریزی تمازت افتاب سے مر گئے اور بعض صدمہ بیماری سکتہ سے
لیکن تاہم اتنی بیماری کی کثرت کبہی نہین ہوئی تہی ظاہر ہے کہ اب بباعث موسم برشکال
کے تمام تمام دن فوج کو تر رہنا پڑتا تہا + ۵ جولائی کو امن رہا کوئی معرکہ پیش
نہین آیا جنرل ریڈ صاحب قایم مقام کمانڈر انچیف کو بعد وفات سر ہنری بارنڈ

صاحب کے حکومت فوج کی خود لینی پڑی لیکن وہ بیمار بشدت تھے اور جیسے وہ لشکر
مین آئے تھے کبھی ایک گھنٹہ کے واسطے بھی تندرست نرہے ڈاکٹران لشکر کی یہی راے
ہوئی کہ جنرل صاحب ممدوح جلد پہاڑ کو تشریف لیجاوین تو بہتر ہے چنانچہ اونھون نے
استعفا گذرانا ایک اور سبب بھی اونکے مستعفی ہونے کا یہہ ہوا کہ اونکو سرکاری حکم
اطلاعی یہہ پہنچا کہ سر پاٹرک گرانٹ مدراس احاطہ کے سپہ سالار کلکتہ مین داخل ہوئے
اور حکومت فوج بنگال احاطہ کی اونکے سپرد ہوئی اب تشویش یہہ ہوئی کہ جنرل ریڈ
صاحب بہادر کے بعد کون صاحب سردار فوج دہلی کا مقرر کیا جاوے دو شخص اس
عہدہ جلیلہ کے واسطے قابل تصور کئے گئے اول تو برگڈیر جنرل چیمبرلین صاحب بہادر جو کہ کل
فوج کے ایجوٹنٹ جنرل یعنی اجیٹنٹ جنرل تھے اور دوم برگڈیر جنرل ولسن صاحب جو
کہ حاکم فوج میرٹھہ کے تھے لیکن برگڈیر چیمبرلین صاحب اتنے زخمی ہو گئے تھے کہ اونسے
سرانجام کار غیر ممکن معلوم ہوا اسیواسطے برگڈیر ولسن صاحب جنہون نے کہ غازی الدین
نگر کی دو لڑائیان صرف سات سو آدمیون سے پانچ ہزار آدمیون کے مقابلہ پر فتح کی
تہین کل فوج دہلی کے حاکم مقرر ہوئے انکی تقرری سے کل فوج خوش اور راضی ہوئی
چنانچہ ۱۶ تاریخ جولائی کو اونکی تقرری کا اعلان ہوا اسی تاریخ دہلی مین جہانسی
کی باغی فوج داخل ہوئی اندنون مین ایک افواہ لشکر انگریزی مین یہہ اوڑی کہ



برگیڈیر جنرل ولسن صاحب بہادر

انگریزی فوج کے سپاہی لشکر کے بنیون کے ہاتہہ بندوق کی ٹوپیئن صرف بطمع روپیہ کے بیچتے ہین اور بنئے اون ٹوپیون کو اوسی طمع سے دہلی مین باغیون کے ہاتہہ بیچ آتے ہین کیونکہ دہلی مین ٹوپیون کی کمی تہی یہہ خبر سنتے ہی برگیڈیر جنرل ولسن نے اس امر کی تحقیقات کی اور تمام افسران فوج کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے بازارون لشکر مین تحقیقات قرار واقعی کر کے مجرم کو گرفتار کرین ہرچند تحقیقات کی گئی لیکن یہہ امر کسی پر ثابت نہوا ۶ تاریخ کل فوج کو اس شبہہ کی اطلاع دی گئی اور اونکو خبردار

کیا گیا کہ ایسا کام کوئی نکرے — اسی تاریخ بیمار اور زخمیون کو کمپو سے انبالہ اور کسولی کی
طرف روانہ کیا اور جنرل ریڈ صاحب بہادر بھی انہی کے ساتھ روانہ ہوئے — ۱۰ تاریخ
جولائی نو بجے صبح کے خبر آمد آمد باغیون کی میدان جنگ مین معلوم ہوئی اور بیوگل کی صدا نے
انگریزی فوج کو خبردار اور ہوشیار کیا اوسیوقت مورچہ کلان یعنی ہندو راو کے مورچہ کی
مدد پر ایک سو جوان ساٹھوین شاہی گورہ کے اور بھیجدئے گئے دوپہر بعد جنرل ولسن صاحب
نے لفٹنٹ کرنیل جونز حاکم پلٹن مذکور کو طلب فرماکے حکم دیا کہ پچاڑہ کی طرف جاؤ اور اوس
غول کی سرداری کیجو کہ ۸ وین اور ۶۱ وین اور ۷۵ وین پلٹنان گورہ مین سے معہ دو کپتانان
رفل سکہہ اور رسالہ سواران کوک صاحب اور ہوڈسن صاحب تیار کیا گیا ہے لو صاحب
موصوف نے فی الفور فوج مذکورہ بالا کی سرداری لیکے سبزی منڈوی کی طرف کوچ
کیا اور راستہ مین دشمنون سے میدان صاف کرتے گئے سبزی منڈوی مین پہنچکر البتہ
دشمنونکے ہٹانے مین کچھہ مشکل پڑی کیونکہ وہ چند مستحکم سراؤنمین پناہ گیر ہوے تھے لیکن تھوڑے
عرصہ مین فوج کی بہادری اور استقلال اور دانائی برگڈیر سے کل باغیون کو وہان
سے شکست دیکر نکالدیا اور صرف وہین سے ہی نہین نکالا بلکہ بستیون کو اس دیہات
سے خارج کیا جنرل ولسن صاحب خود بجاوہ پلے چڑھکر میدان جنگ کی کیفیت مشاہدہ
کر رہے تھے اور کرنیل جونز صاحب کی دانائی پر بڑی تحسین اور آفرین کرتے تھے

جسوقت صاحب ممدوح بعد فتح لوٹ کر آئے تو جنرل صاحب نے اونکی بڑی تعریف کی اور مبارکباد دی اور کہا کہ مین تم سے نہایت خوش ہوا اس لڑائی مین کرو زیر صاحب ۷۵ وین پلٹن گورہ کے لفٹنٹ مارے گئے اور روالٹر صاحب ۷۵ وین ہندوستانی پلٹن کے لفٹنٹ تمازت آفتاب سے مرگئے علاوہ ازین قریب ساٹھہ آدمیونکے اور مقتول اور مجروح ہوئے اگرچہ باغیون کی نسبت یہہ نقصان ہمارا عشر عشیر بھی نتھا لیکن تاہم قلت فوج اور بیماری پر نظر کرکے اندیشہ ہوتا تھا کہ فوج ہر روزہ کم ہوتی جاتی ہے دیکھیے کس روز باغیون کے حملے موقوف ہونگے اور کب دہلی فتح ہوگی اور یہہ اندیشہ بجا تھا غور کیجیے کہ لشکر انگریزی مین اندنونمین صرف چہہ ہزار نو سے اٹھارہ آدمی افسر سپاہی ملاکے تھے جنکی تفصیل یہہ ہے — فوج پیادہ معہ افسر . . . .

٨ وین پلٹن گورہ ١٩٨	٢ بنگال فیوزی لیئر پلٹن گورہ ٥٥٦
٦١ وین پلٹن گورہ ٢٩٦	گائڈ کور پنجابی ٢٧٥
٧٥ وین پلٹن گورہ ٥١٣	گورکھہ پلٹن ٢٩٦
٦٠ وین پلٹن گورہ ٢٩٩	١ پنجاب پلٹن پیادگان ٢٥٠
١ بنگال فیوزی لیئر گورہ ٥٢٠	٤ پنجاب پلٹن پیادگان ٣٤٥

کل پیادہ ———— ٤٠٢٣

فوج سواران معہ افسران		فوج توپخانہ وغیرہ	
رسالہ قرابینیان گورہ	۱۵۳	گولہ انداز ولایتی اور ہندوستانی	۱۱۲۹
نہم رسالہ گورہ بہالہ برداران	۴۲۸	بنگال سیپر اینڈ مائنر یعنی پلٹن سفر مینا	۲۰۹
گاڈکور کا رسالہ پنجابی	۳۴۸	پنجاب ایضاً ایضاً	۱۶۴
اول رسالہ پنجاب	۱۴۸	کل	۱۶۰۲
دوم رسالہ پنجاب	۱۱۰		
پنجم رسالہ پنجاب	۱۱۶		
کل	۱۲۹۳	جملہ فوج	۶۹۱۸

علاوہ اس فوج کے ۵۶۷ آدمی بیمار تھے اور ۱۵۳ زخمی ٭ یہہ قلیل فوج آخر جولائی مین بیس ہزار فوج باغی کے مقابلہ پر تھی شروع روز بغاوت یعنی گیارہوین تاریخ مئی سے اخیر جون جولائی تک دہلی مین فوج ہندوستانی مقامات چہاونی میرٹھ اور ہانسی اور متھرا اور لکہنؤ اور نصیر آباد اور جالندہر اور فیروزپور اور بریلی اور جہانسی اور گوالیار اور نیمچ اور علیگڈہ اور آگرہ اور رہتک اور جہجر اور الہ آباد سے بغاوت کرکے پہنچ گئی انمین سے بہت سے آدمی تو آبتک ہر روزہ لڑائیومین مارے گئے اور بہت سے چہوڑ گئے چلے گئے اخیر جولائی مین معلوم ہوا کہ دہلی مین قریب

چار ہزار چیرار قواعد دان سوار ہین اور قریب بارہ ہزار کے پیادہ اور تین ہزار فوج
نو بہرتی + ۱۹ جولائی کو اخبار وحشت اثار قتل فرنگستان کانپور لشکر دہلی مین پہنچا اور
اسی روز مرض ہیضہ سے تین افسر انگریزی مرگئے ہیضہ کا اندنون مین بڑا زور و شور تہا
۲۰ جولائی کو صبح کے اٹہہ بجے آمد آمد باغیان معلوم ہوئی فوج تیار ہوئی اور کچہہ فوج
ہندوراو کے مورچہ کی مدد کے واسطے بہیجی گئی لیکن کوی مقابلہ نہوا چہہ بجے سہ پہر لڑای کا
سامان شروع ہوا خبر پہنچی کہ سواران دشمن دہنی طرف حملہ کرنا چاہتے ہین لیکن پیچہے
دریافت ہوا کہ کچہہ سوار باغی چہکڑون محمولہ شورہ جو لشکر مین آتے تہے روکنا چاہتے تہے
لیکن گادکو کے سوارون نے دشمنون پر باڑ ماری اور وہ بہاگ گے اور اونکا بہت
نقصان ہوا سات بجے شام کے سب فوج میدان سے واپس آئی ۲۱ تاریخ کو دوپہر تک
کوئی امر پیش نہین ایا الا ایک بجے بیوگل نے ہوشیار کیا اور فوجین اراستہ ہوکے
چلنے لگین لیکن اخیر کو دریافت ہوا کہ افواہ آمد دشمنان بے اصل تہی لہذا کل فوج
پہر لشکر مین واپس آئی سہ پہر کو اس روز بڑا ہوا اور مینہ برسا اس روز کمانڈر انچیف
صاحب بہادر کا حکم پہنچا کہ میجر جنرل گوآن صاحب سی بی حاکم فوج پنجاب کل افواج اضلاع
شمالی اور مغربی کے حاکم اعلی مقرر ہوئے تین بجے رات کے پہر بیوگل پہونکا اور
اوسیوقت ادہر ادہر سے فوج تیار ہوکے روان ہونے لگی ـــ اور دہنی طرف سے

بندوقون کی اور بہاری توپون کی آواز خوب آنے لگی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انگریزی
فوج نے سبزی منڈی مین ایک سرا کو جہان دشمن پناہ لیکے لڑا کرتے تھے سرنگ
لگاکے اوڑا دیا یہہ دیکہکے دشمنون کو خیال ہوا کہ انگریزی فوج شہر کے نزدیک آپہنچی اور اندر
آنا چاہتی ہے اسواسطے وہ توپ اندازی کرنے لگے لیکن بعدازان وہ چپ ہو رہے اور
تمام دن ۲۲ تاریخ کو کوئی لڑائی نہین ہوئی الاطرفین سے مورچون پر سے توپین چلتی
رہین دوسرے روز ۲۳ جولائی ایک بڑی بہاری جنگ ہوئی دشمنون نے اُس روز
باہین طرف سے سرتہیافلس مٹکاف صاحب کی کوٹھی کے قریب آنکر حملہ کیا سات بجے سے لڑائی
شروع ہوئی اس روز دشمن چہہ توپین میدان جنگ مین لائے تھے اور فوج انگریزی نے
زیر حکم برگیڈیر شوورز صاحب کے جاکے باغیون کو قرار واقعی شکست دی اور اونکا تعاقب
عین زیر دیوار شہر تک کیا اتنا تعاقب کرنے مین بہت نقصان جان ہوا ۲۴ تاریخ سے
لیکے ۳۰ تاریخ تک امن رہا اور کوئی معرکہ نہوا ۲۶ تاریخ جولائی کو نیمچ کا باغی کمپو دہلی مین
داخل ہوا ۳۱ جولائی کو ایک فوج بے شمار باغیون کی شہر سے باہر نکلی کشمیری اور
اجمیری دروازون سے جوق جوق فوج آراستہ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تہی۔
انگریزی مورچون سے آگ برسنی شروع ہوئی۔ دشمنون نے بہی شہر کی فصیل سے غبارے اور
توپین چلانی شروع کین ایک چوبیس پینی توپ موری دروازہ کے برج سے بڑی

چار ہزار چرار قواعد دان سوار ہین اور قریب بارہ ہزار کے پیادہ اور تین ہزار فوج
نو بہرتی + ۱۹ جولائی کو اخبار وحشت اثار قتل فرنگستان کانپور لشکر دہلی مین پہنچا اور
اسی روز مرض ہیضہ سے تین افسر انگریزی مرگئے ہیضہ کا اندنون بڑا زور و شور تہا
۲۰ جولائی کو صبح کے اٹہہ بجے آمد آمد باغیان معلوم ہوئی فوج تیار ہوئی اور کچہہ فوج
ہندو راو کے مورچہ کی مدد کے واسطے بہیجی گئی لیکن کوئی مقابلہ نہوا چہہ بجے پہر لڑائی کا
سامان شروع ہوا خبر پہنچی کہ سواران دشمن دہنی طرف حملہ کرنا چاہتے ہین لیکن پیچہے
دریافت ہوا کہ کچہہ سوار باغی چہکڑون محمولہ شورہ جو لشکر مین آتے تہے روکنا چاہتے تہے
لیکن گادکور کے سوارون نے دشمنون پر باڑ ماری اور وہ بہاگ گئے اور اونکا بہت
نقصان ہوا سات بجے شام کے سب فوج میدان سے واپس آئی ۲۱ تاریخ کو دوپہر تک
کوئی امر پیش نہین آیا الا ایک بجے بیوگل نے ہوشیار کیا اور فوجین اراستہ ہوکے
چلنے لگین لیکن اخیر کو دریافت ہوا کہ افواہ آمد دشمنان بے اصل تہی لہذا کل فوج
پہر لشکر مین واپس آئی سہ پہر کو اس روز بڑا ہوا تا رمینہ برسا اس روز کمنڈرانچیف
صاحب بہادر کا حکم پہنچا کہ میجر جنرل گو آن صاحب سی بی حاکم فوج پنجاب کل افواج اضلاع
شمالی اور مغربی کے حاکم اعلی مقرر ہوئے تین بجے رات کے پہر بیوگل پہونکا اور
اوسیوقت ادہر ادہر سے فوج تیار ہوکے روان ہونے لگی — اور دہنی طرف سے

بندوقون کی اور بھاری توپون کی آواز خوب آنے لگی سبب اسکا یہہ ہوا کہ انگریزی فوج نے سبزی منڈی مین ایک سراے کو جہان دشمن پناہ لیکے لڑا کرتے تھے سرنگ لگاکے اوڑا دیا یہہ دیکھکے دشمنون کو خیال ہوا کہ انگریزی فوج شہر کے نزدیک آپہنچی اور اندر آنا چاہتی ہے اسواسطے وہ توپ اندازی کرنے لگے لیکن بعد ازان وہ چپ ہو رہے اور تمام دن ۲۲ تاریخ کو کوئی لڑائی نہین ہوئی الا طرفین سے مورچون پر سے توپین چلتی رہین   دوسرے روز ۲۳ جولائی ایک بڑی بھاری جنگ ہوئی دشمنون نے اس روز باہین طرف سے سرتھیافلس مٹکاف صاحب کی کوٹھی کے قریب آنکر حملہ کیا سات بجے سے لڑائی شروع ہوئی اس روز دشمن چھہ توپین میدان جنگ مین لائے تھے اور فوج انگریزی نے زیر حکم برگیڈیر شوور صاحب کے جاکے باغیون کو قرار واقعی شکست دی اور اونکا تعاقب عین زیر دیوار شہر تک کیا اتنا تعاقب کرنے مین بہت نقصان جان ہوا ۲۴ تاریخ سے لیکے ۳۰ تاریخ تک امن رہا اور کوئی معرکہ نہوا ۲۶ تاریخ جولائی کو نیمچ کا باغی کمپو دہلی مین داخل ہوا ۳۱ جولائی کو ایک فوج بے شمار باغیون کی شہر سے باہر نکلی کشمیری اور اجمیری دروازون سے جوق جوق فوج آراستہ نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تہی۔ انگریزی مورچون سے آگ برسنی شروع ہوئی۔ دشمنون نے بہی شہر کی فصیل سے غبار اوڑانے توپین چلانی شروع کین ایک چوبیس ۲۴ پنی توپ موری دروازہ کے برج سے بڑی

اگ برسانے لگی ۔ دشمنون نے اپنی فوج کے دو فریق کئے ایک تو ہمارے باہین طرف
انڈلو صاحب کی کوٹہی کے قریب صف ارا ہوا اور دوسرا داہنی طرف مقیم ہوا جب کہ اندونون
فریقون سے جنگ وجدل ہو رہی تہی اتنے مین ایک غول سوار اور پیادہ نکا معہ ۱۲ ضرب
توپ اجمیری دروازہ سے نکل کے روہتک کے راستہ پر جاتا ہوا نظر آیا اسکے روکنے کے
واسطے ایک غول انگریزی زیر حکم میجر کوک صاحب تیار ہو کے روانہ ہوا اس گروہ
مین دوسو ادمی ۷۰ وین پلٹن پیادہ گورہ کے اور کوک صاحب کی رفل رجمنٹ معہ
اٹھہ ضرب توپ تہی یہہ فوج علی پورتک گئی لیکن دشمن سے مقابلہ نہوا ۔ یہہ وقایع
ماہ جولائی کا ہے جو بیان ہوا اسکے پڑہنے سے مطالعین پر ہویدا ہو گا کہ انگریزون
نے اس مہینہ مین بہی اس قلیل فوج سے کیا کیا کار بہادری کے کئے اور کیا ۸ وین مئی
سے اس تاریخ تک اصلا کسی طرح کی دشمن کے ہاتہہ سے زک نہ کہای اور اپنی جگہہ سے
کبہی ایک بال برابر بہی نہ ہٹے بلکہ آہستہ آہستہ اگے بڑہتے گئے اور ہمیشہ دشمنونکو عین زیر دیوار
شہر تک مار کر تعاقب کیا اب چندان اندیشہ کا مقام نہ تہا فوج مدداد بہی پنجاب سے
انے والی تہی علاوہ ازین تجربہ سے پانڈے جی مہاراج اور ظفریاب خان کی بہادری
معلوم ہوگئی تہی کہ کتنے پانی مین ہے کواغذات سرکاری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ سرکار گردون وقار انگریزی کو اس تاریخ تک خاندان تیموریہ کا بہت خیال تہا کہ بادشاہ

ناحق اپنے تئین برباد کئے دیتے ہین چنانچہ خط منقولہ ذیل جو بایماء سرکار انگریزی مولوی رجب علیخانصاحب نے حکیم احسن اللہ خان کے نام دہلی لکھکر روانہ کیا اوس سے یہہ امر بخوبی ظاہر او رہویدا ہوتا ہے مولوی رجب علیخانصاحب ایک بڑے وفادار اور خیرخواہ انگریزی ہین جو ابتدا لڑائی سے تا فتح دہلی لشکر مین رہے حکیم احسن اللہ خانصاحب کو اون دنون مین شاہ دہلی کے ہان بڑا عروج تہا اگرچہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ممدوح اپنی ذات سے خیراندیش سرکار انگریزی کے تہے اور جانتے تہے کہ انجام کیا ہوگا لیکن وہ اکیلے کیا کرسکتے تہے ایک عالم شیاطین اونکے گرد دہلی مین جمع تہا اس خط کے ملاحظہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ابتک بادشاہ کا کچہہ نہ بگڑتا اگر اس خط پر وہ تعمیل کرتے لیکن تقدیر مین ایسا نہ تہا — **نقل خط از مولوی رجب علیخان اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء عیسوی** — بیت

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر * ہر آنچہ ناصح دلسوز گویدت بہ پذیر * حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتائی زمان دانائے دوران سلامت — رسوم عرض بر طرف حرف مطلب اینکہ از عرصہ دو ماہ کم وبیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون وقار انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ وفساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازہ خود بیرون نہادہ نمودرا

بمقابل دولت دوران عدت انگلشیه قرار مید ہند بعینہ مطابق شعر عارف روم است

شعر آن مگس بر برگ کاہ و بول خر * ہمچو کشتیبان ہمے افراشت سر * بر ضمیر

منیر شاہی وانمشفق و عقلاے ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم و حال

معرکہ روس چون آفتاب نیمروز ظاہر است کہ از پیشگاہ ملکہ انگلستان خلد اللہ ملکہا

و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض

و احمر و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و

پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان

چقدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہے از ابتداے تسلط بر کشور ہند تعلیم

و تلقین اصلا ے از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برا ے اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلائق

بہر روشیکہ در امورات دنیا و آخرہ خواستہ آزاد و آنہ زلیست کردہ و میکند

باقی تفاصیل محول راے صایب کہ تطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین

محمد اکبر بادشاہ کہ بہ از و قباے شاہی کشور ہند بر قد کسی راست نیامدہ از تاریخ

فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات

شاہی کہ از ہند روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دست خوش دولت انگریزی شدہ

بان بیدخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود دا استرداد احوال و اثقال جہازات شاہ

جمع کردن نتوانست حالا که عرصهٔ هند از دریای شور تا پشور پامال ملازمان و دولت
انگلشیه است چگونه کسی با این حکمای عصر و شجاعان دهر مقابل کردن می تواند اگر تراخی
و تاخیر با ایصال کیفر کردار نا آگاهان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر رحم عوام نمی توانند شد
بلکه امتحان دوست و دشمن و تفرقهٔ دانا و نادان وغیره مصالح ملکی پیش نظر است و تا وقتیکه
گروه مفسد قدم انداز دهلی نشده بود از جانب ملازمان شاهی هم امری خلاف رضای
اهالیان سلطنت انگریزی بظهور نرسیده حالا چه انقلاب بر روی کار آمده و کدام
امید و علت و کدامین سوی اختیار بوده خانه زادان راسخ الاعتقاد با وجود تحامی انجلیه
عقل و دانش بنا اتفاقی چرا درپی اطفای نور این سراج هند شدند و چه سبب نرفع
عاجل اجل این فروغ دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند اینچه خیال محال بدماغ
اهالیان سرکار شاهی پیچیده و اگر این امر نیست تا امروز چرا اثری در ینباب نرسیده
و کوششی در رفع این مفسده نشده صلاح صواب اگر در آرای ارباب دربار شاهی
مستحسن متصور شود اینست که مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً و تقریراً
بخدمت صاحبان والا دربار گذارش فرمایند که بعد بر همی اساس این فتنه اینوقت
بدست نخواهد آمد و بجز تاسف یادگاری بر صفحهٔ روزگار نخواهد ماند الکنایة ابلغ من
التصریح دوست را وقت انتظار جواب تصور فرمایند و هرچه ارقام خواهند فرمود

حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستم و مضمون مختصر کردم کہ نیست طرز من این گفتگوے طولانی فقط ـــــ اس خط کا جواب حکیم احسن اللہ خانصاحب نے یہہ لکہا تہا کہ خاص مجکو صاحب ہدایت کیا بدون ایما و اشارہ ایسے امور خیر خواہی کئے جاتے ہین کہ فوج باغی و دشمن جانی ہوگئی ہے اور فہمایش اونکو جو کیجاتی ہے بسبب اغوا اخوان الشیاطین کم سنتے ہین اس سے مجبور رہون مین اپنی ذات سے بصدق دل حاضر اور خیر خواہ سرکار انگریزی ہون چنانچہ میرا احوال پرچہ ہای اخبار نویسون سے آپکو معلوم ہو وے گا میری مجبوری اور بیمقدوری کو ملحوظ فرماکر جو خدمت اور کار فرمایئے بقدر و مقدور اوسکے سرانجام مین کوتاہی نہین ہوگی اسکے بعد پہر ایک دوسرا خط مولوی رجب علیخانصاحب کا بایما سرکار گردون وقار حکیم صاحب کے پاس دہلی ہی مین بہیجا گیا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ تمسے کیا ہو سکتا ہے اوسوقت حکیم صاحب نے جواب لکہا کہ مین مجبور رہون اور ہر چند چاہتا ہون کہ یہان سے نکل جاؤن وہ بہی نہین ہو سکتا کیونکہ اب تنہا اگر چہ کیسے پیدل نکلون تو قبایل اور مستورات کو پیچہے یہہ ہلاک اور ذلیل کرینگے اور کوئی صورت عورات کے نکالنے کی نہین ہے دو دفعہ بہانہ اور لوگونکے ناموں کے چاہا تہا کہ اونکو باہر نکالدون لیکن مفسدون

نے باہر نکلنے دیا ایسی مصیبت مین مقید ہون کچھ مجھسے بن نہین آتا نہ راے جانون بہر روے
رفتن اور سب دوست و دشمن کو یقین سازش سرکار انگریزی کا میری طرف سے ہے اور کہتے
ہین کہ سب حالات یہان کے لکھواتا ہے لہذا کوئی میرا کہنا نہین سنتا اور میرا اختیار کسی امر مین
نہین ہے ولیکن یہہ ہوسکتا ہے کہ اگر کسی خیرخواہ رئیس کو سرکار سے اشارہ ہو اور وہ
بیگانہ وار یہان آوے تو اونکو مختیار امور سلطنت کرا دینا ہوسکتا ہے پہر وہ سب
درستی کر لین اسکے بعد پہر کچھہ خط وکتابت نہین ہوئی——

ماہ اگست سنہ ۱۸۵۷ع

پہلی تاریخ اگست کو عید قربان کا دن تہا کئی روز پیشتر عید کے لشکر انگریزی مین اس بات چرچا تہا
کہ جابہ مسلمان اس روز اپنا غضب انگریزون پر نازل کرینگے بہادر شاہ شاہ دہلی نے بخت خان کو
جو کل فوج باغی کا دہلی مین سپہ سالار رہتا یہہ قطعہ خود تصنیف کرکے دیا——

قطعہ

لشکر اعدا الہی آج سارا قتل ہو گورکھہ گوجر سے لیکر تا نصارا قتل ہو آج کا دن عید
قربان کا جبہی جانینگے ہم اے ظفر تہ تیغ گر دشمن ہمارا قتل ہو اس روز دہلی
مین بقر عید کی سلامی سر ہوئی توپین دغتی ہی کل فوج انگریزی ہوشیار اور مستعد ہوگئی
اور منتظر تہی کہ کب دشمن حملہ کرے اور وہ بہی اونکے استقبال کے واسطے جاوین
لیکن تمام عید کا دن اسی انتظار ہی مین گذر گیا اور دشمنون نے چون بہی نکی معلوم ایسا
ہوتا تہا کہ دشمن آج کے روز خوشئین کر رہے ہین اونکو ایسے روز لڑنے کی فرصت

نہین ہے۔ آج کے روز پلٹن کماؤن اور سات لاکہہ روپیہ لشکر انگریزی مین داخل ہوا
قریب غروب آفتاب کے کچہہ علامتین لڑائی کی نمود ہوئین اور دریافت ہوا کہ دشمن عید کا روز
خالی نجانے دینگے چہہ بجے شام کے وقت فوج باغی شہر سے نکل میدان جنگ مین آئی اور
حسب معمول دہنی طرف ہمارے لشکر کے حملہ اور ہوئی فی الفور فوج انگریزی بہی تیار ہو کے
مقابل ہوئی اوسوقت سے جو لڑائی شروع ہوئی تو دوسرے روز دوپہر تک جاری رہے اور
دشمن اس مضبوطی کے ساتھہ اور ایسے بیتحاشہ لڑتے تہے کہ گویا وہ آج فیصلہ کرنے چاہتے ہین ایسی توپ
اندازی اور زمیر ہونا بندوقون کا آج تک کسی لڑائی مین نہین ہوا تہا ایسی آتش فشانی نہ تو
پہلے کبہی ہوئی اور نہ بعد ازان البتہ جس روز خاص دہلی پر حملہ کیا ہے اوس روز بہی ایسی
زور وشور کی توپ اندازی ہوئی تہی لیکن اتنی دیر تک اوس روز بہی یہہ کیفیت نہین رہی
لیکن خدا کی شان دیکہئے کہ تمام رات اسقدر لڑائی رہی لیکن صبح کے اٹہہ بجے تک دوسری تاریخ
اگست کو صرف ایک شخص فوج انگریزی مین سے زخمی خفیف ہوا اسکا اگرچہ باعث یہہ بیان
کیا گیا ہے کہ افسرون نے یہہ سوچ کر کہ رات کے وقت کی لڑائی خوف خطر سے خالی نہین ہے
اپنے ادمیونکو حکم قطعی دیا تہا کہ بلا ضرورت اشد وہ لوگ اون دیوارون سے جو تا بہ سینہ موجود ہین
کے سامنے بنائی جاتی ہین اگے نہ بڑہین لیکن بڑا باعث مدد الہی ہے خداوند خود فوج
انگریزی کا نگہبان تہا جب کبہی دشمن اگے بڑہنا چاہتے تہے اونپر ایسی گراپ اور رکولیون کی

مار پڑتی تہی کہ لاچار اونکو پہر ہٹنا ہوتا تہا ان حملونمین جو دشمن اگے بڑہ بڑہ کے کرتے تھے اونکا بہت نقصان ہوا صبح کو اٹہہ بجے بعد فوج انگریزی نے سوچکر کہ اب کب تک لڑتے رہین مورچہ سے نکل کے حملہ کیا اور دشمنونکو اونکی جگہہ سے شکست دیکے ہٹا دیا اس حملہ مین دو افسر مارے گئے اور تین زخمی ہوئے اور قریب بارہ ادمیونکے زخمی اور مقتول ہوگئے اور دشمنونکے رات اور دنمین چہہ سو ادمیون سے کم مجروح اور مقتول نہین ہوے لشکر مین بیماری بہی اب بہت کم ہوگئی تہی ادمی اکثر تندرست تہے اور ۳۱ جولائی سے تیسری اگست تک کوئی شخص ہیضہ مین بہی مبتلا نہین ہوا یہہ بڑا شکر کا مقام تہا اسی تاریخ سر ہنری لارنس صاحب کے لکہنو مین زخمی ہوکے مرجانے کی خبر پہنچی ایسے موقع پر ایسے شخص کا مرجانا انگریزون کے واسطے ایک سخت غم اور رنج کا مقام تہا — چوتہی تاریخ کو لشکر مین خوب گہوڑ دوڑ کا تماشہ رہا — پانچوین تاریخ کو یہہ تجویز ٹہہری کہ پل دریا جمن کو توڑ دینا چاہئے اس مطلب کے لئے بارود کے پیپے ایک خاص کل پر رکھکے دریا مین چہوڑے گئے اور اوس کل کی تعریف یہہ تہی کہ جسوقت پیپا پل سے ٹکر کہا دیگا اوسوقت بارود اوڑ یگی اور پل اوڑ جائیگا لیکن یہہ تدبیر کامیاب نہ ہوئی دو پیپے تو ریتی مین اٹک کے اوڑ گئے اور تیسرے پیپے کو دشمنون نے تیرتے ہوئے دیکہہ کے ایک ادمی کو مشک پر تیراکے بہیجا اور وہ اوسکو کنارہ پر لے ایا چہٹی تاریخ کی صبح کو فوج لڑائی کے واسطے تیار رہی لیکن مقابلہ کی لڑائی نہ ہوئی دشمنون نے سبزی منڈی کے قریب

اگر تمام دن توپین چلائین لیکن اون سے چندان نقصان نہین ہوا اس روز عدو
نے ایک نیا مورچہ کشن گنج پر تیار کر کے فیر کرنا شروع کیا۔ ساتوین تاریخ کو دہلی مین بارود
کا میگزین باغیون کا اوڑ گیا اس سے بہت جانون کا نقصان ہوا اور دشمن کو صدمہ عظیم پہنچا
اول اونکو شبہہ ہوا کہ کسیکی بدذاتی سے یہہ کام ہوا ہے لیکن بعد تحقیقات اونکو معلوم
ہوا کہ یہہ مصیبت اتفاقیہ واقع ہوئی ہے دشمن کا نیا مورچہ کشن گنج کا بہت دق کرتا
تہا اسی واسطے ہماری بہاری توپین وہی طرف مقابل مین لگا دین تاہم یہہ مورچہ دشمن
نے دہلی خالی کرنے تک نہین چہوڑا۔ اٹھوین تاریخ کو خبر ملی کہ کئی ہزار فوج گورہ اور
ہندوستانی پنجاب سے مدد کو آتی ہے لیکن پیچہے معلوم ہوا کہ یہہ فوج اتنی نہین ہے
جتنی کہ خیال کی تہی بعد ازان یہہ خبر پہیلی کہ جنرل ہیولاک صاحب ہمراہ فوج دانا پور
سے دہلی کی طرف کو آتے ہین لیکن یہہ سب افواہین تہین اسی روز مشہور شجاع افسر انگریزی
برگیڈیر نکلسن صاحب اپنے کمپو کے پیش خیمہ کے ساتہہ لشکر مین پہنچے۔ نوین تاریخ کو اتوار تہا
اس روز بہی توپ اندازی کم نرہی۔ اس روز افواہ تہی کہ فوج باغی مین سے دو
رجمنٹین پیادگان معہ تین سو سوار اور دو ضرب توپ دہلی سے جہجہر کی طرف روانہ ہوئی
ہین دسوین اور گیارہوین تک دشمن برابر توپ مارتے رہے لیکن لشکر انگریزی مین کچہہ
نقصان نہین ہوا دشمنون نے ہندو راو اور مٹکاف صاحب کی کوٹہی پر جو پہرے سے قایم تہے

اونکے مقابل دشمنون نے ہلکی میدانی توپین لگائین جنسے بہت نقصان معلوم ہوا یہہ دیکھہ کر جنرل صاحب نے تجویز کی کہ کسیطرح سے ان توپونکو دشمنون سے چھین لینا چاہئے چنانچہ علی الصباح بارہوین تاریخ کو حملہ کا حکم ہوا ایک کمپو برگڈیر شو ئرز صاحب بہادر کے زیر حکم تیار ہو کے فوج باغیان پر یکایک جا پڑا اونکو اس حملہ کی بالکل خبر نہ تہی ایک توپچی نے غلیتہ اوٹہا لیا تہا کہ اوسکو سنگین سے مار ڈالا علاوہ اس کے پچیس اور گولہ اندازونکو اور بہت سے تلنگون کو مار ڈالا اور چار توپین دشمنون کی چہین لین جنمین سے تین تو ہلکی میدانی توپین تہین اور ایک چوبیس پیننی ہزارہ توپ ہاتہی ایک اس موقع پر جو انگریزی فوج لڑی اوسمین ۷۵ وین پلٹن گورہ اور اول اور دوم بنگال فیوزی لیئرز اور کوک صاحب کی رفل رجمنٹ اور ننگاو کور کی پنجابی پلٹن مین سے کچہہ کچہہ جوان گئے تہے اور چار توپین اسپی توپخانہ کی ہمراہ تہین۔ اس روز پندرہ گہوڑے بہی ہاتہہ لگے یہہ ایک بڑی دلیری اور جان جوکہون کا کام تہا اسی بابت سے ۱۱۷ جوان زخمی اور مقتول ہوئے لیکن ایک گہنٹہ کے عرصہ مین چارون توپین چہین کے توپخانہ لشکر انگریزی مین لا رکہین علاوہ اور افسرون کے برگڈیر شوئرز صاحب خود زخمی ہوئے رات کے وقت دشمنون نے مٹکاف صاحب کی کوٹہی کے پہرہ پر حملہ کیا لیکن مطلق فتحیاب نہ ہوئے اور کچہہ بہی نقصان انگریزی نہین ہوا چودہوین تاریخ کو حسب عادت دشمن ہر مورچہ انگریزی کی طرف توپین چلاتے رہے۔ اسی تاریخ وہ کمپو جسکی مدت سے امید اور توقع

آنے کی تہی لشکر انگریزی مین پہنچا اسمین ۲۰ وین پلٹن شاہی گورچہمن چہہ سو جوان تہے اور ایک بارہ چار سو او میونکا ۱۶ وین پلٹن گورہ مین سے اور بور شید صاحب کا توپخانا اور دو سو ملتانی سوار تہے اگرچہ یہہ مدد بہت قلیل تہی لیکن تاہم لشکر مین خبر تہی کہ بیسوین تاریخ ماہ حال تک دہلی فتح ہوجائیگی — پندرہوین تاریخ سوائے چند آواز توپون کے اور کوئی بات واقع نہین ہوئی اندرونی دہلی سے خبر ملی کہ بندوق کی ٹوپیان اونکے پاس بہت کم ہوگئین اور وہ اونکا تیار کرنا چاہتے ہین لیکن یہہ کبھی قیاس مین نہین اتا تہا کہ وہ ٹوپیان تیار کرسکین اصل یہہ ہے کہ ہندوستانی مخبر بہت سے جہوٹی خبرین دہلی سے صرف اپنے اقا کے خوش کرنیکے واسطے لاتے تہے حالانکہ ٹوپیان بندوقونکی کبھی کم نہوئین جیسا مخبرون اور جاسوسون نے بیان کیا تہا۔ اتوار روز سولوین تاریخ کو خاص لشکر انگریزی مین ایک اور سازش نمکحرامی پکڑی گئی قبل اسکے معلوم ہوا کہ بعض اوقات تو ہماری توپون کا گولہ نشانہ سے دور جا کے پڑتا تہا اور بعض اوقات راستہ ہی مین رہجاتا تہا بعض اوقات ایک ایک توپ پیشتر فیر ہونے کے سات سات مرتبہ رنجک چاٹ جاتی تہی افسر انگریزی حیران تہے کہ اسکا کیا باعث ہے اخر کو اسکا سبب معلوم ہوا۔ کہ ہندوستانی توپچی فوج باغی سے ملے ہوئے ہین اور توپ حتی المقدور اسطور پر چلاتے ہین کہ دشمنونکو کسی طرحکا نقصان نہ پہنچے اور خاص موقع پر بجاے بارود کے شیشہ کوٹ کے توپ مین بہر دیتے تہے تاکہ صرف شعلہ اوٹہے اور دشمنونکو واپس جانیکے واسطے وقت کافی ملے

ایسا ہی بعض اوقات عمل مین ایا کہ جسوقت چاہیئے تہا کہ پہلے ہم توپ اندازی ہو اوسوقت اومین
دیر ہوگئی اور ہماری مطلب برآری نہوئی — دو توپچی اس جرم مین پکڑے گئے اور اونکے واسطے
عدالت جنگی فراہم ہوئی وہ عدالت مین بالکل قصوروار ثابت ہوئے اور فی الفور رسّی گلے
مین ڈالکے لٹکا دئیے گئے سوا اس واقعہ کے اور کوئی بات اس روز واقع نہوئی —

اس روز معلوم ہوا کہ تہوڑی فوج باغی سنپت کی طرف روانہ ہوئی ہے فی الفور ایک رسالہ
سوارونکا اونکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا گیا — اونتیسوین تاریخ کو ایک افغان لیبس صاحب
کی میم کو دہلی سے لشکر انگریزی مین پہنچا گیا — اس بیچاری عورت کو وہ بلباس ایک لڑکے
افغان کے بچا کے لے ایا تین مہینہ تک برابر یہہ بیچاری دہلی مین مقید تہی میم موصوفہ کا معصوم
بچہ اونکی گود مین تہا جب کہ وہ گولی سے مارا گیا اور اونکو خود بہی زخمی کیا دو افغان غازیون
نے میم ممدوحہ کو اپنی پناہ مین رکہا — ۸ تاریخ اگست کی رات کو بہاگ کے وہ اجمیری دروازہ
سے باہر ہوکے میم صاحبہ نے اپنے تئین گہاس مین چہپا کے رکہا اور ایک غازی اول بہیجا کہ
وہ دیکہہ اوے کہ فوج انگریزی سبزی منڈی مین مقیم ہے یا نہین اوسنے جا کر بیان کیا
کہ منڈی مذکور مین فوج انگریزی موجود ہے اوسوقت میم صاحبہ معہ دونو غازیون کے
وہان سے اوٹہہ کے بہاگین باغی سنتری جو پہرہ پر تہے اونہون نے دیکہہ کے گولیان مارین ایک
بیچارہ افغان تو مارا گیا اور دوسرا افغان معہ میم صاحبہ بہزار مشکل لشکر انگریزی سبزی منڈی

مین داخل ہوا ولایتی سپاہی میم صاحبہ کا خستہ حال دیکھہ کے بے اختیار رونے لگے کوئی اونکے واسطے پانی لایا اور کوئی گوشت اور روٹی لیکن وہ بیچاری خستہ حال اسقدر ضعیف اور ناتوان تہی کہ وہ کچھہ بہی نہ کہا پی سکی کولہے پر اونکے زخم تہا اور ہاتہہ کا انگوٹہہ بالکل خشک ہو گیا تہا جس سے اونکو قید مین بیرحمون نے باندہ رکہا تہا کپتان بیلی صاحب نے اونکو ڈولی مین سوار کرا کے قیام گاہ لشکر انگریزی مین بہجوا دیا جہان اونکی ہر طرح سے تواضع کی گئی اور ایک خیمہ رہنے کو دیا گیا جس روز لیسن صاحب کی میم لشکر مین پہنچین اونکے پاس کچھہ کپڑا نہ تہا صرف ایک میلا چہترا بدن سے لپیٹ رکہا تہا اور ایک سے سر بندہا ہوا تہا اور پرانے ٹوٹے ہوئے ہندوستانی جوتے پیر مین تہے بیسوین تاریخ اگست سنہ ۱۸۵۷ع کو دشمنون نے ایک نیا مورچہ دریاے جمن کے پار قایم کیا جہان سے اوس پہرہ انگریزی پر جو مٹکاف صاحب کی کوٹہی پر تعین تہا گولے مارنے شروع کیے آج ہی کی تاریخ اس حکم کا بہی اعلان ہوا کہ بریگیڈیر جنرل ولسن صاحب بہادر کو بجلدوے حسن خدمات جنگی اونکو خطاب میجر جنرل کا مرحمت ہوا اور روبکار اونکی تقرری حکومت فوج دہلی کی منظوری کا بہی اشتہار ہوا لشکر مین ہیضہ پہر چمکا خصوصاً کمپو فوج نو وارد مین مہینہ کے مابین افتاب کی شدت سے طپش ہوتی تہی اور یہی بڑا باعث اس مہلک وبا کا تہا اکیسوین ۲۱ تاریخ کو کوئی امر تازہ ظہور مین نہین آیا کچھہ سوار باغی ۱۳ یا ۱۴ تاریخ اگست کو دہلی سے مغرب کی طرف روانہ ہوئے

بظاہر اونکا عندیہ یہہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ جنرل نکلسن صاحب کے کمپو کو راستہ مین روکنے کا ارادہ رکہتے
ہین اور یہہ بہی گمان تہا کہ شاید لشکر انگریزی کے عقب مین انکو حملہ کا ارادہ رکہتے ہین یا پنجاب سے
خط وکتابت اور آمد و رفت روکنا چاہتے ہون غرض اونکے ارادہ فاسد کو توڑنے کے لئے لفٹنٹ ہوڈسن
صاحب معہ تین ۳۰۰ سو سوار روانہ ہوئے اول صبح کو وہ ایک گروہ سواران باغی پر یکایک جا پڑے اور اونکو
تہ تیغ کیا بعد ازان وہ رہتک کی طرف روانہ ہوئے اور کایہہ اران باغی کو شکست دیکر پریشان کر دیا
اور لاچار وہ سب دہلی کی طرف بہاگے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ بطمع وصول زر مالگذاری رہتک کی
طرف گئے تہے بائیسوین تاریخ ہوڈسن صاحب لشکر مین واپس پہنچے — اسی تاریخ بہت سے
سوار اور پیادہ دہلی سے نکلتے ہوئے معلوم ہوئے اور یقین ہوا کہ لڑائی ہوگی لیکن ہمارے
مورچون کی آگ نے اونہین آگے نہ بڑہنے دیا اور وہ واپس شہر مین چلے گئے اور حسرت لڑائی کی نکی
۲۳ تاریخ کو تمام روز دشمن جمنا پار کے مورچہ سے توپین پے درپے چلاتے رہے باغیون کو
خبر ملی کہ بڑا توپخانہ قلعہ شکن جسکا لشکر انگریزی مین بڑا انتظار ہے پنجاب سے چلکے قریب آن پہنچا ہے
بلکہ فیروزپور سے اودہر آگیا ہے اور اوسکی حفاظت چندان مضبوطی کے ساتہہ نہین ہے اسکے
روکنے اور قبضہ کرنے کے واسطے چوبیسوین اگست کو ایک جماعت کثیر فوج باغی معہ اٹہارہ ضرب توپ
شہر سے نکلکے فیروزپور کی طرف چلی یہہ دیکہتے ہی شجاع جنرل نکلسن صاحب جنکی تصویر اس
جگہہ مندرج ہے سولہ ضرب توپ اسپی اور چار ہمن سواران اور سولہ سو پیادہ لیکے پچیسوین ۲۵ تاریخ



جنرل نکلسن صاحب بہادر

اگست کی صبح کو دشمنونکے پیچھے چلے جس راستہ سے کہ یہہ فوج انگریزی چلی وہ سڑک کلان سے فاصلہ پر تہا اور راستہ مین جہلین اور کیچڑ کے باعث سے توپخانہ کو البتہ مشکل ہوئی لیکن مردون کے نزدیک — مشکلے نیست کہ آسان نشود — جہان تو مر صاحب توپخانہ کے افسر ہون اور جنرل نکلسن حاکم برگذیدہ ہون پہر وہان کیا خوف اور مشکل — جب یہہ فوج جرار مقام نانگ لوئی جو لشکر انگریزی

سے نو میل کے فاصلہ پر تہا پہنچی اوسوقت خبر ملی کہ دشمن نجف گڈہ کی طرف روان ہے اور وہان
سے لشکر انگریزی کے عقب مین اگر حملہ کا ارادہ رکہتا ہے فی الفور جنرل نکلسن صاحب نے بہی اوسطرف
کوچ کیا جب چار بجے بعد دوپہر کے وہان پہنچے تو دیکہا کہ دشمن کی فوج پل نجف گڈہ سے لیکے تا بہ قصبہ
تک قریب دو میل کی لنبائی مین مقیم ہے معلوم ہوا کہ دشمنون نے ستیا رام کی سرای کو مستحکم
کیا ہے اور وہان چار توپون کا مورچہ لگایا ہے یہہ سرای اونکے مقام کے بامین ہاتہہ پر تہی
اور مابین سرای اور پل کے ۹ توپین اور قایم کی تہین اب شام کے پانچ بج گئے تہے اور فوج
انگریزی تمام دن کیچر اور پانی مین اٹہارہ میل سے زیادہ منزل طی کر چکی تہی تاہم برگیڈیر نکلسن
کو انتظاری کا یارا نہوا اور اوسیوقت حملہ بولدیا ۶۱ وین پلٹن گورہ اور اول بنگال فیوزلیرز
گورہ اور دوم پلٹن پنجابی لڑای کی صفین باندہ کر تیار ہوئین اور دونو طرف اونکے توپخانہ
ہوا اور پیچہے توپون رسالہ گورہ کے بہالہ بردار اور گاکور کے سوار تہے بعد چند گولہ مارنے کے
فوج پیادہ انگریزی ایکبارگی دشمن پر جا پڑی اور سرای معہ توپون کے چہین لی بعد ازان ایک
دم مین فوج ظفر موج تمام قیام گاہ باغیون پر قابض ہوگئی اور اونکی سب توپین چہین لین
باغی نہایت سراسیمہ پل کے راستہ سے بہاگے اور بہاگتے وقت اگ توپخانہ انگریزی نے اونکو خوب
بہونا دشمن بہیڑ اور بکری کی طرح مارے گئے — اوسی رات کے وقت پل نجف گدہ کو اوڑا
دیا اور اوسکا ایک نشان بہی باقی نہ رکہا اسوقت تک فوج انگریزی نے ارام نہین لیا تہا اور ایک

لقمہ تک نکہا یا تہا واقعہ مین یہہ ایک بڑی کامل فتح تہی جو انگریزون کو پچیسوین تاریخ اگست
سنہ ۵۷ع کو نصیب ہوئی اسمین تیرہ توپین دشمن سے ہات لگین اور اونکا جملہ سامان اور
اسباب جنگ معہ ڈیرہ وخیمہ اور خزانہ جو وہ دہلی سے لائے تہے ہات آیا کل ۷۱ شخص فوج انگریزی
مین سے مجروح اور مقتول ہوئے دوسرے روز چہبیسوین تاریخ کی شام یہہ نصرتمند نکلسن صاحب
بہادر کا لشکر انگریزی مین واپس پہنچا فوج باغی راتون رات بہاگ کے شہر دہلی مین پہنچی اور
اوس روز سے پہر کبہی اونہون نے لشکر انگریزی کے عقب مین جانیکا رخ نکیا جو لوگ کہ
نجف گڈہ سے بہاگ گئے تہے اونہون نے دہلی مین جاکے خبر دی کہ کل فوج انگریزی نجف گڈہ
کو گئی ہے اور اونکا لشکر خالی ہے یہہ موقع ہے کہ انگریزون پر ایک حملہ کرکے پہاڑی
چہین لین چنانچہ چہبیسوین تاریخ صبح کو دس بجے ایک فوج کثیر نے مورچون انگریزی پر حملہ
کیا لیکن حملہ کرتے ہی دشمنونکو معلوم ہوگیا کہ وہ بڑی غلطی مین تہے باوجود اسقدر فوج نجف گڈہ
کی طرف چلے جانے کے قیام گاہ انگریزی لینا آسان بات نہین ہے شکست فاش کہاکے نہایت
شرمندگی اور نقصان کے ساتہہ دہلی مین پہر بہاگ گئے اس روز سواران باغی بہت ہلاک ہوئے
معلوم ہوا کہ نجف گڈہ کی لڑائی مین نیمچ کا باغی کمپو معہ اور پلٹنین ہندوستانی اور رسالین
جہادیون کے تہا اس شکست نے دشمنونکو نہایت مایوس کردیا یہہ اول کام شجاعت دلیر جنرل
نکلسن صاحب بہادر کا تہا کہ جس سے اہل انگلنڈ کی توقع درباب دہلی کے عنقریب جلد پوری

ہوتی ہوئی معلوم ہوا اور یقین ہوا کہ دہلی کے دن آن پہنچے ستائیسوین ۲۷ تاریخ دشمنون نے
شہر سے باہر قدم نہ رکہا اور اٹہائیسوین کی رات کو اونہون نے پہر حملہ کیا لیکن جلد شکست کہا کر پس
پا ہوئے اور انتیسوین ۲۹ اگست کو طرفین سے بڑی بہاری توپ اندازی رہی لیکن میدانی لڑائی
نہوئی رات کے وقت قریب دس بج گیارہ بجے ہندوراو کے مورچہ پر جو پہرہ رہتا تہا آگے
بڑہا اور دشمنون نے جو دو دمدمے باندہے تہے اونکا قبضہ کرنا چاہا دمدمہ اسجگہہ اوس سے مراد ہے
جو سینہ تک کہود کے مٹی کی دیوار اونچی بناتے ہین جسکی اوٹ مین کہڑے ہو کے توپین چلاتے ہین انگریزی
فوج یکایک اون دمدمون پر جا پڑی اور قبضہ کر لیا صرف دو گورہ مارے گئے اور ایک زخمی ہوا
اس مقام کے ہاتہ لگنے سے بڑا فایدہ مقصود تہا راتون رات مین دہلنکے وخندقون اور جہاڑیون
کو صاف کر دیا اور ایک مورچہ قایم کیا جو ٹہیک متوازی دیوار شہر دہلی کے تہا دوسرے روز دشمنون
نے یہہ دیکہہ کے بہت افسوس اور رنج کہایا لیکن کیا کر سکتے تہے لاچار تہے میرٹہہ سے خبر آئی کہ کچہہ جوان
رفل پلٹن کے معہ توپخانہ فوج دہلی کی مدد کو چل چکے ہین - تیسوین تاریخ بہی طرفین کا توپخانہ
بڑے زور و شور سے چلتا رہا لیکن اکتیسوین ۳۱ تاریخ اگست سنہ ۱۸۵۷ع کو تمام روز ابر محیط رہا اور
مینہ برستا رہا تحقیق معلوم ہوا کہ دشمن بڑے ہراسان اور مایوس ہین اور بہادر شاہ
صاحبان انگریز سے عہدنامہ اور صلح کرنا چاہتے ہین لشکر مین خبر تہی کہ شاہ دہلی اس شرط
پر صلح کیا چاہتا ہے کہ پنشن اوسکی بدستور برقرار رہے اور سپاہیون کی خطا بخشی جاوے اور

اونکو پہر سرکار انگریزی کی نوکری ملے معلوم نہین کہ یہہ کس منہہ سے شاہ مذکور نے صلح چاہی اور اس بات کی درخواست سے مطلق شرم بہی نہ آئی جواب جنرل انگلشیہ کا ایسے وقت مین اس بیہودہ شرط کا ظاہر تہا اونہون نے فرمایا کہ ایک خاص وقت پر ہر توپ لشکر انگریزی کی دہلی پر آگ برساوے گی اوسوقت شرایط صلح کی انگریزون کی طرف سے کما حقہ معلوم ہو جاوینگی

سرکشی بریلی

اب ہم روہیلکہنڈ کی بغاوت کا حال بہی شروع کرتے ہین چنانچہ اول بریلی کا وقایع لکہا جاتا ہے واضح ہو کہ بریلی مین اتوار کے روز ۳۱ مئی ۱۸۵۷ء کو سرکشی ہوئی دیکہا گیا ہے کہ نمکحرام سپاہ نے اتوار کا روز اپنے نزدیک سرکشی اور قتل کرنے کے واسطے اکثر جگہہ مناسب سمجہا ہے بریلی کی چہاونی مین دو پلٹن یعنی اٹہارہوین اور اٹہہ سٹہوین پیادگان ہندوستانی تہین اور اٹہوان بیقاعدہ رسالہ اور ایک توپخانہ تہا برگڈیر سبالڈ صاحب حاکم فوج ضلع بریلی تہے اور کرنیل ٹروپ صاحب حاکم دوم تہے بلکہ عین مہینہ مئی مین چند روز کے واسطے جب برگڈیر سبالڈ صاحب کوہ المورہ کو بطور دورہ تشریف لیگئے تو کرنیل ٹروپ صاحب کے سپرد حکومت فوج تہی برگڈیر سبالڈ صاحب سرکشی کے روز مارے گئے اول ہم کرنیل ٹروپ صاحب بہادر حاکم دوم فوج بریلی نے جو کچہہ لکہا ہے خاص اوسکا ترجمہ لکہتے ہین کرنیل ٹروپ صاحب بہادر کا بیان بابت سرکشی بریلی جسمین قتل برگڈیر سبالڈ صاحب

الموڑہ کی طرف تشریف دورہ کو لیگئے تو ۶ تاریخ سے ۱۹ تاریخ مئی تک مقام
بریلی کی حکومت فوج میری سپرد رہی اور اس تاریخ تک سب طرح خیر و عافیت رہی
جسوقت برگڈیر صاحب لوٹ کر تشریف لائی اور اپنا کام لیا تو جو کچھہ اونکی غیر حاضری
مین ہوا تہا اوسے پسند اور منظور فرمایا اور فوج کو اس امر کی دلجمعی کرانے کے واسطے
ایک پریٹ لی ۱۹ تاریخ سے ۲۹ تاریخ تک کوئی بڑا تبدل نہوا مگر ہان ۲۹ تاریخ کو میرے
پاس الگزینڈر صاحب بہادر کمشنر روہیلکھنڈ نے ایک خط بہیجا اور اوسمین لکھا تہا کہ
ایسا سنا گیا ہے اور خوب مشہور رہا ہے کہ ۶۸ وین ہندوستانی پلٹن آج دو بجے
دوپہر کے بغاوت اختیار کیا چاہتی ہے یہہ چٹھی میرے پاس بہیجی ہی تہی کہ اوس
رجمنٹ کا حوالدار میجر میرے پاس ہانپتا ہوا اور بیدم آیا اور کہا صاحب مجھے صوبہ دار
میجر نے اپکے پاس بہیجا ہے اور کہا ہے کہ آج صبح دریا مین نہاتے وقت ۱۸ وین اور
۶۸ وین رجمنٹ کے سپاہیون نے اپس مین قول قسم کر لیا ہے کہ دو بجے
دوپہر کے باغی ہوجاوین اور اپنے ولایتی افسرون کو مار ڈالین اگرچہ اوسوقت
مجھے حکومت فوج کی نہ تہی اور قریب ۱۸ وین رجمنٹ اور ۸ وین بے ائین رسالہ کے
رہتا تہا مگر مین نے جو کچھہ سنا تہا اوس سے اونہین مطلع کر دیا اور کپتان گبس صاحب
کو کہ ۶۸ وین رجمنٹ کے اجیٹن (اجیوٹنٹ) تہے لکھہ بہیجا کہ آپ عنایت کرکے افسران

کو لکھ بھیجو کہ ہوشیار رہیں اور اوسوقت کپتان ہر ولن لو صاحب سے جو
میرے ساتھ رہتے تھے کہا کہ آپ جاکے اس امر کی رپورٹ کر دیں اور اگر ضرورت
ہو تو برگڈیر سپالڈ صاحب بہادر کو وہ وین رسالہ کی لین تک لے آئے کیونکہ اونہیں مطلع
کر دیا ہے کہ جسوقت خوف کی اطلاع کیجاوے تو سب افسر ایک جگہہ مقررہ پر جمع
ہو جاویں اس وقت وہ وہین رسالہ کے سوار زیر حکم کپتان میکنزی صاحب بہادر
جار جامہ کسے طیار رہتے تھے اور جہان تک مجھے معلوم تہا اور کپتان میکنزی صاحب بھی
کہا سب سوارون کے دل صاف تھے اور ہر ایک ضرورت کے واسطے حاضر تھا
خواہ اس باعث سے کہ سوار بڑی بہادری سے تیار رہتے یا اور کچھ سبب ہو مگر
وہ دن خیر و عافیت سے گذرا اگرچہ مین نے سنا کہ جسوقت توپخانہ اور پیادہ لوگ
بہر جاوین گے تو سوار بھی وفادار نہ رہین گے ۲۹ تاریخ جمعہ تک مجھے ہرگز اسکا
یقین نہ تہا لیکن شنبہ کے روز ۳۰ تاریخ کو مجھے کسطرح کا اونکی نمک حرامی ہی کا شک
نہ ہا کیونکہ جس نے مجھے خبر دی تھی وہ اونہیں میں سے تہا اوسنے کہا کہ اونہون نے
قسم کہائی ہے کہ توپخانہ اور پیادہ پلٹن کے مقابل نہ لڑین گے مگر ہرگز کسی
ولایتی افسر پر ہاتھ نہ اوٹھاوین گے تمام رات جمعہ ۲۹ تاریخ کی اور شنبہ کا
روز ۳۰ تاریخ کو توپخانہ اور پلٹنون کے سپاہی ایک عجب مذبذب حالت میں رہے

اور اوسکا سبب شاید یہہ ہو کہ ۵۴ وین پلٹن کے مفرور سپاہی اودہر ہو کر جارہے تہے
اور اونکی مختلف روایت وے سنتے تہے یہہ جو چاہے سو ہو مگر جو کچہہ مین نے شنبہ کے
روز ۳۰ وین تاریخ کو دیکہا اور سنا مجہکو شک نہین کہ جو کچہہ مین نے ۸ وین رسالہ کے
بابت سنا تہا بالکل سچ تہا اور نیز یہہ کہ توپخانہ اور پلٹنین اوس رات کو خواہ دوسرے روز بغاوت
اختیار کرینگے اتوار کے روز ۳۱ تاریخ کو مین ایک گہنٹہ جلدی جگا اور ہر ایک طرح سے
امن او رامان پایا + میرے اوٹہنے سے کسیقدر پہلے ارادہ ہوا تہا کہ کپتان برون
کو صاحب کا بنگلہ پہونک دین مگر کامیاب نہوسے آج صبح کو مین نے کئی مرتبہ ۶۸ وین پلٹن
مین سے ایک حوالدار میجر اور سپاہی کو جنکو مین خوب جانتا تہا کہ قابل اعتبار کے ہین
بلایا مگر وے بہانہ کیا کئے اور ہرگز نہ آسے تب مین نے اپنے سردار بیرا کو لین مین بہیجا
کہ وہ وہان کا حال دریافت کرلاوے مگر اوسنے آکر کہا کہ مجہکو یقین ہے کہ کچہہ نہ
کچہہ ایک بڑا انوکہا معاملہ ہونے والا ہے کیونکہ اگرچہ کوئی نئی بات نہین ہے اور آدمی
اپنے لین مین موجود ہین مگر اونکے دل پہری ہوئی ہین جب وہ گہر کو آتا تہا اوسنے ایک
۱۸ وین رجمنٹ کے سپاہی کو یہہ کہتا ہوا سنا کہ آج نہانے کو جانا مناسب نہین
کیونکہ ۱۱ بجے اونہین لین مین رہنا ضرور ہے یہہ سنکر مجہکو یقین ہوگیا کہ جو
کچہہ مین نے سنا ہے ضرور ہوگا اور فوراً کپتان گبس صاحب کو کہ اوس رجمنٹ

کے اجوٹنٹ سے ہے لکہا کہ افسرون کو ہوشیار کر دین اور مجہکو یقین ہے کہ سپاہی عنقریب
بغاوت اختیار کیا چاہتے ہین اردلی کے سپاہی نے جسکو مین نے خط دیکر بہیجا تہا اوس کو
صاحب تک نہ پہنچایا عرصہ نہ گذرا تہا کہ مسٹر گتہری صاحب مجسٹریٹ بریلی میرے پاس آئے
اور کہا کہ آج ۶۸ وین پلٹن کے سپاہیون نے جنکا پہرہ خزانہ پر تہا ایک سرکاری چپراسی
کو جسے مینے ڈاک گہر بہیجا تہا گالیان دین اور چٹہیان پہاڑ کر اوسکے منہ پر ڈال دیے اس
مجہکو یقین ہو گیا کہ فساد شروع ہوا کیونکہ اب تک کسیطرح کی زیادتی یا کام پر غفلت یا نافرمان
برداری اون سے سرزد نہوی تہی مین نے پہر کپتان گبس صاحب کو جو کچہہ صاحب مجسٹریٹ
سے سنا تہا لکہا مگر ملاقات کے وقت اونہون نے مجہسے کہا کہ دونون مین سے ایک بہی خط
اون تک نہ پہنچا اور سب سے پہلے خبر بلوہ کی ان صاحب اور اور افسرون کو اوس وقت
ہوئی جب کہ سپاہیون نے اونکے بنگلون پر گولیان چلانی شروع کین اتوار کی صبح کو ۱۰ تاریخ
مئی کو میجر پیرسن صاحب بہادر حاکم پلٹن نمبر ۱۰ میرے پاس آئے اور میری دلجمعی کی کہ اونکی
پلٹن کے سب آدمی وفادار ہین اور اونکو اونپر بڑا بہروسا ہے لیکن مجہکو خوب یقین تہا کہ
دو گہنٹے کے عرصہ مین پلٹن مذکور کے آدمی سرکشی کرین گے گذشتہ روز کپتان کربلی صاحب
حاکم توپخانہ نے بہی میری اسیطرح دلجمعی کی تہی کہ توپخانہ کے لوگ خوب ثابت قدم ہین اونپر
کسیطرحکا شک نہین ہے حالانکہ مجہکو خبر مل گئی تہی کہ توپخانہ کے پہلے حوالدار نے دو پلٹنون ۱۰

۱۰وین اور ۴۸ وین کو خط لکھا تھا جسمین اونکو قسمین دلائی تھین کہ سرکشی کرو اور تمام ولایتی
افسرون کو مار ڈالو جیسا کہ اور چھاونیون مین ہوا ہے اور اگر ایسا نہ کروگے تو اسکا عذاب
اتنا ہی ہوگا جیسا کہ ہندوون نے گویا گائے کا گوشت کہایا اور مسلمانون نے سور کا — مابین سات
اور اٹھہ گھنٹہ بجے اتوار کی صبح کے وقت ۳۱ تاریخ مئی کو برگڈیر سبالڈ صاحب نے کپتان
برون لو صاحب کو جو فوج کے میجر تھے اور میرے ساتھ رہتے تھے یہہ لکھا — آج کیا حال
ہے مین سنتا ہون کہ کچھہ بطور معلوم ہوتا ہے ٹروپ صاحب کیا کہتے ہین —
جو کچھہ میری راے تھی اوس سے مینے سبکو بخوبی مطلع کر دیا تھا قریب دس بجے کے مین
اور کپتان برون لو صاحب کہانے پر گئے اور مین اونکو باعث تمکحرامی فوج بدلایل یقین کراتا
تھا لیکن اونکو ابھی تک یقین نہ تھا + اسی عرصہ مین جبکہ دس یا بیس منٹ گیارہ بجنے مین
باقی تھے اور وقت قتل عیسائیان اور بغاوت ان پہنچا تھا کپتان ممدوح نے مجھسے کہا
کہ مین گون صاحب اٹھارہوین پلٹن کے اجیٹن کے پاس جاتا ہون اور اونکی راے
استفسار کرکے جلد واپس آتا ہون یہہ کہکر وہ چلے گئے اور پھر نہ آئے گون صاحب
نہایت عمدہ اور عقیل افسر دنین سے تھے اور اونکو حال غیر اپنی پلٹن کا بخوبی واضح
تھا اور اونکی راے میری راے کے مطابق تھی کپتان صاحب کی انتظاری مین جبکہ
گیارہ بجنے مین پانچ منٹ رہ گئے اوسوقت لاچار مجھکو بھی اپنا گھر نوکرون کی حفاظت

سے چھوڑنا پڑا میرے سب نوکر مصر ہوئے کہ اب بنگلہ مین رہنا نہ چاہئے۔ گھر سے
باہر نکلا ہی تھا کہ توپ کی آواز آئی اور بندوقون کی باڑ چلنے لگی۔ اور اوسکے ساتھ ایک
ہنگامہ غل و شور برپا ہوا مین پیادہ پا سوارون کی لین کی طرف دوڑا اور راستہ مین
کپتان برونلو صاحب کو کپتان میکنزی صاحب کے گھر مین صحیح و سلامت پایا جبکہ
مین سوارون کی لین مین پہنچا تو وہان مستر الکزنڈر صاحب کمشنر روہیلکھنڈ اور اور
افسران مالی و جنگی فراہم تھے۔ لوٹ اور قتل کا بازار خوب گرم تھا اور باوجودیکہ کپتان
میکنزی صاحب نے اپنے رسالہ کو حکم تیار ہونے کا قبل از شروع سرکشی دیا تھا لیکن
اونہون نے تیار ہونے مین بڑی دیر لگائی۔ جتنے ہم سب افسر وہان جمع تھے سبون
کی یہی راے ہوئی کہ نینی تال کی طرف جلد روانہ ہونا چاہیئے چنانچہ مینے سوارونکو
ہمراہی کا حکم دیا وہ فی الفور ہمراہ ہولئے ہم چلنے نہ پاے تھے کہ کپتان میکنزی
نے اونکو ٹھہرا لیا اور وہ میرے پاس آئے اور بیان کیا کہ سوار لوگ چاہتے ہین کہ
باغیون سے اونکی ایک ایک چوٹ ہو جاوے مینے اون سے کہا کہ کچھہ فایدہ نہین ہے
لیکن جیسی تمہاری مرضی ہو کرو یہہ سنکر وہ اپنے سوارون کو لیکر باغیون کی طرف
گئے اور نتیجہ اوسکا ظاہر تھا جو ہندوستانی فوج سے توقع تھی وہ اونہون نے
بھی کیا۔ ہم سب نینی تال کی طرف روان ہوئے کیونکہ جانتے تھے کہ ہمسے اور باغیون

سے جتنا فاصلہ ہوا و سنا ہی بہتر ہے جب ہم بہت دور نکلگئے تہے اسوقت کپتان میکنزی صاحب بہی معہ اور افسران
اور لفٹننٹ میچر صاحب کے اور جو سوار انکے رسالہ کے ثابت قدم رکر او نکے ہمراہ رہگئے تہے ہمسے آن ملے —

حوالی شہر بریلی کے منصف کا بیان

مین اپنے گہر مین بیٹہا تہا اور حجامت ہوا رہا تہا اسوقت رو برٹسن صاحب جج بڑے گہبرائے
ہوئے میرے مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہندوستانی پلٹنون نے برملا سرکشی اختیار کی
اور میجر جنرل سبالڈ صاحب بہادر حاکم فوج معہ اور افسرونکے مارےگئے اور سپاہی لوگ
چہاونی اور افسرون کے بنگلو نمین اگ لگا رہے ہین اور عمارات سرکاری کو جلاتے ہین
محبس مین سے سب قیدیون کو رہا کر دیا اور خزانہ لوٹ رہے ہین اور سنا ہے کہ بعد لوٹنے
خزانہ کے وہ یہان سے کوچ کر جائینگے اور چونکہ اٹہوان رسالہ سواران وفادار رہا ہے تو
یقین ہے کہ جلد امن ہو جاویگا اونہون نے میری گہر مین ٹہہرنے کی اجازت چاہی + مینے
قبول کیا اور اونسے عرض کی کہ مجہکو ابہی تک سرکشی کا احوال معلوم نہین ہوا اور یہہ بہی
صاف صاف کہدیا کہ میرے پاس اتنے ادمی نہین ہین کہ اپکی محافظت کر سکین لیکن
جب تک اپکے مزاج مین اوے میرے مکان پر تشریف رکہئے اپکا گہر ہے + یہہ مین بات ختم
نکرنے پایا تہا کہ دو صاحب اور تشریف لائے مینے ڈپٹی کلکٹر اور صاحب سے اونکے
تشریف لانے کا مطلب پوچہا اونہون نے فرمایا کہ اونکے خدمتگار نے اونکو اطلاع دی

که سپاهیون نے سرکشی کی اور چند افسرون کو مار ڈالا اور توپین جیلخانه کو لوٹنے اور قیدیون
کے رہا کرنے کے واسطے لئے جاتے ہین اور یہہ سب میرے مکان کے پاس ہو کر گذرینگے
اسواسطے مجھکو چاہئے که مکان فوراً چھوڑ کے چلا جاؤن یہہ سنکر مین بگی مین سوار ہو کے
جنرل صاحب کے بنگله پر گیا راسته مین خبر پائی که جنرل صاحب ممدوح قتل ہوئے تب مین
کمشنر صاحب کے مکان پر گیا معلوم ہوا که وه بهی وہانسے چلے گئے ہین تب مین صاحب کلکٹر
کی کوٹھی پر گیا سنا که وه بهی معه صاحب جنٹ نینی تال کی طرف فرار ہوئے بعد ازان مینے اراده
کیا که مسٹر رابرٹسن صاحب جج بریلی کے پاس جاؤن راسته مین مجکو ڈاکٹر ہے صاحب
ملگئے انکو مینے اپنی بگی مین بٹها لیا ہم دونو جج صاحب ممدوح کے مکان کی طرف چلے لیکن معلوم
ہوا که باغی وہان پیشتر پہنچ گئے ہین لاچار وہانسے گھوڑا تیز بہگایا لیکن گھوڑا بندوقون
کی اواز سنکے چونکا اور درخت سے ٹکر کہائی گھوڑے کے چوٹ لگی اور بگی ٹوٹ گئی
مینے سنا که رابرٹسن صاحب تمہارے گھر مین ہین چنانچه اونکی ملاقات کے واسطے ایا ہون
بعد ملاقی ہونے ان تینون صاحبون کے صاحب جج نے مجھسے فرمایا که کوتوال شہر کو
طلب کرو یہہ تجویز صاحب ممدوح کی مجھکو پسند نه آئی کیونکه اس سے لوگون کو اونکی
پوشیده ہونے کے جگہه معلوم ہو جائیگی مینے ہرچند اونسے دلیل کی لیکن اونہون نے
نمانا اور بار بار یہی حکم دیا۔ لاچار جب معلوم ہوا که صاحب ممدوح میری صلاح

تھانیں گئے مین اپنے دروازہ کی چھت پر گیا اور ایک برقنداز کو نیچے کھڑا دیکھ کے
اوس سے کوتوال کو بلانے کو حکم دیا اوسنے جواب دیا کہ کوتوال نے اپنے تئین
روپوش کیا ہے اور نواب خان بہادر خان خود کوتوالی مین آئے ہین اور تینون
افسران انگریزی کو طلب فرماتے ہین جنکو تمنے اپنے مکان مین چھپا رکھا ہے
اگر تم حکم نواب صاحب کا نمانوگے تو تم قتل ہوگے اور گھر تمہارا مسمار کیا جائیگا
مینے برقنداز سے کہا کہ کوئی انگریز مینے روپوش نہین کیا ہے یہہ سنکر وہ کوتوالی
کو چلا گیا نیچے اوترکے مینے صاحبان موصوفین کو نواب صاحب کے پیغام کی جو کوتوالی
کا برقنداز لایا تھا اطلاع دی یہہ سنکر وہ بہت گھبرائے اور مجھسے کہا کہ ہمکو کہین
اور جگہہ چھپاؤ لیکن اوسوقت نقل مکان غیر ممکن تھا کیونکہ شہر مین بلوہ کثرت سے
تھا مسٹر اومر صاحب اور ڈاکٹر ھے صاحب نے ارادہ مصمم چلے جانے کا کیا
لیکن صاحب جج نے میرے گھر مین رہنے کا قصد کیا مینے اون دونو صاحبونکے سامنے بھی
جو جانا چاہتے تھے ہاتھہ جوڑے اور بہت منت سے عرض کی کہ اب یہانسے جانا مناسب
نہین اور دشمن اپنے تئین شہر کی گلیونمین ظاہر کرنا نامناسب ہے وہ میری بات
مانگئے اور میرے گھر مین رہنا قبول کیا چونکہ تینون صاحب بہت خائف تھے لہذا مینے
اونسے کہا کہ مین آپکو اپنے زنانہ مین چھپا دون اونہون نے فرمایا کیا فائدہ

زنانہ مین کچھہ زیادہ تر حفاظت متصور نہین ہے مینے صاحب جج کو ایک چھوٹے
کمرہ مین پوشیدہ اور مقفل کیا اور اونکو ایک پیش قبض دی تاکہ وقت حرب
کام اوسے اور سے صاحب اور اوُر صاحب کو ایک علیحدہ کمرہ مین رکھا
اور دونوں کو ایک ایک بندوق اور ایک ایک تلوار دی بعد ازان دروازہ کو مقفل کرکے مین
دروازہ کی چھت پر چلا گیا بدمعاشون نے میرا گھر گھیر لیا اور رضد ہوئے کہ انگریزون
کو حوالہ کر مینے بہت قسمین کہائین کہ میرے گھر مین کوئی انگریز پوشیدہ نہین ہے مجھکو
اون لوگون نے بہت دہمکایا اور جو کچھہ زبان پر آیا کہا اور دروازہ توڑنے لگے لیکن
نہ توڑسکے اخر کو زینہ لگا کر وہ میرے بہای کے کمرہ مین جو ایک ہی مکان مین میرے ساتھہ
رہتا تہا کود پڑے یہہ دیکھہ کر مین دروازہ کی چھت سے جلد نیچے آیا معاً مجھکو اونہون
نے مقید کیا اوسی زینہ کو لگا کے وہ بہائی کے مکان سے میرے مکان مین بہی آن اوترے
لاٹھی کی ضرب سے میری انگلی ٹوٹ گئی اور میری انگلیونمین بہی ضرب آئی کمرے کہول
کے اونہون نے تینو صاحبون کو باہر گھسیٹا اور نواب کے ادمیون نے اونہین قتل کیا
بعد قتل صاحبون کے اونہون نے مجھے چھوڑ دیا اور لاشون کو گھسیٹ کے لیگئے
مین پھر خود کوتوالی گیا اور درخواست کی کہ اون لاشون کو دفن کر دون نواب
یہہ سنکر از بس خفا ہوا اور جو کچھہ برا بھلا اوسکے جیمین آیا کہا مین پھر گھر کو واپس آیا

لیکن پہر وہ گہر رہا تہا تمام اسباب میرا لوٹ لیا عورات خانگی خوف جان سے پریشان ہوکر بہاگ گئین مجہپر جو مصیبتین گذرین او نکا بیان نہین ہوسکتا اور مجہے امید ہے کہ سرکار انگریزی میری دستگیری کرے گی اپنے اقا کے بچانے کی کوشش مین مینے اپنے تئین برباد کردیا میرے اظہار کے گواہ صدر الصدور صاحب اور مصر بیبیج ناتہہ اور گوردیال کہتری اور سب اسسٹنٹ سرجن بریلی اور منشی نتا نند صاحب ہین علاوہ انکے بہت سے اور ہندو اس شہر کے جو کچہہ میرے اوپر گذرا معائنہ کے گواہ ہین اونکے نام لکہنا باعث طول ہوگا جنہون نے کہ میرے گہر پر حملہ کیا اور صاحبان موصوفین کی قتل مین شریک اور مددگار تہے اونکے نام یہہ ہین حسین کوتوال منڈل میوہ فروش خدابخش ملازم نواب فتح علیخان حافظ کلن خان ملازم نواب خان بہادرخان نبی بخش اور الہی بخش ولد فجو سنار غلام ہمدانی خان معہ برادران ولد غلام جیلانی خان بخشو خان ملازم محمد حسین خان نواب فجو چونہ فروش کے لڑکے فضلو بدمعاش مدار علیخان اور منصور علیخان اور محمود شاہ ساکنان شہر کہنہ بریلی

وقایع دیگر

جبکہ میرٹہہ اور دہلی کی خبر بریلی مین پہنچی تو ۱۸ وین اور ۲۸ وین پلٹنین متعینہ بریلی نے بہی رنگت بدلی اور باغیون سے شامل ہوجانے کو تیار معلوم ہوئین ——

کرنیل ٹروپ صاحب بہادر نے جو اون دنون مین قایم مقام حاکم فوج تہے اونکو بہت مہربانی سے او ربدلایل سمجہا کر چند روز تک ثابت قدم رکہا لیکن ظاہر تہا کہ سپاہیون کے دل پہر گئے تہے ذرا سی بات مین اونکو شک پڑتا تہا اور شک رفع کرنے کے واسطے بہت سمجہانا ہوتا تہا اب درحقیقت افسرون کی حکومت سپاہیون پر نہی بلکہ سپاہی حکومت کرنے لگے لیکن خیال یہہ تہا کہ طوفان جلد رفع ہو جاویگا چہاونی کے قریب ایک گانو تہا جسمین جمال سنگہ مفسد راجپوت رہتا تہا اسکا کہنا لوگ بہت مانتے تہے وہ سپاہیونکو حرامی پر ترغیب دیتا تہا اوسکو بلواکے اوسکی گوشمالی کی گئی علاوہ ازین اور مفسد بہی درپے بلوہ اور فساد تہے انہون نے رسالہ کے رسالدار و نمین سے ایک شخص محمد شفیع نامی سوارون کو مذہبی عقاید کی رو سے بہت بہڑکاتا اور ترغیب دیتا تہا لیکن تاہم تمام ضلع مین امن تہا اب تک کوئی بات بدعملگی کی نہین وقوع مین آئی تہی جملہ روسا ہندوستانی کی ہمت اس امر پر رجوع تہی کہ انتظام اور امن رہے خصوصاً نواب خان بہادر خان کی نواب مذکور کا لوگ بہت ادب کرتے تہے کیونکہ حافظ رحمت کی اولاد مین سے تہا سرکار انگریزی سے اوسکی پنشن تہی صرف اسی وجہ سے نہین کہ وہ حافظ رحمت کی اولاد مین سے تہا بلکہ صدر امینی کے علاقہ پر پہلے ممتاز تہا اور یا تین روز پیشتر اسامی ۱۸۵۷ء کے معلوم ہوا کہ دو سپاہی

خان بہادر خان کے پاس رات کے وقت گئے تہے اوسوقت سے اوسکا طور بدل گیا لیکن سازش پوشیدہ رکہنے کے واسطے خان بہادر خان جمال سنگہ مفسد کو حکام انگریزی پاس لایا اور کہا کہ یہہ اپنے فعل سے بہت نادم ہے اور عفو تقصیر چاہتا ہے ۳۱ تاریخ صبح کو اتوار کے روز ایک مسلمان نوکر نے صاحب مجسٹریت بہادر کو اطلاع دی کہ چپراسی جسکو ابہی ڈاک مین چہٹی ڈالنے کو بہیجا تہا عرض کیا چاہتا ہے اوسنے حاضر ہوکر بیان کیا کہ سپاہی خزانہ پر مسلح ہین اور چہٹی کو اونہون نے میرے ہاتہہ سے لیکے پہاڑ ڈالا اب سب حکام ملکی کو یقین ہوگیا کہ وقت سرکشی آن پہنچا اوسوقت گہوڑونپر زین تیار ہوئے اور سبہون نے پستول وغیرہ سنبہالے جب گیارہ گہنٹہ بجے ۶۸ وین پلٹن کے آدمی خونخوارونکی مانند دوڑ پڑے اور توپونکا قبضہ کرکے افسرونپر گراب بہرکے مارنا شروع کیا حکام ملکی بہی سب سوار ہوکے رسالہ کی چہاونی کی طرف کو چلے جہان کہ سب افسر جنگی بہی بہاگ کر فراہم ہوتے جاتے تہے سوار لوگ باوجود حکم کے ایسا جلدی تیار نہوسے جیسا کہ اونکو چاہئیے تہا لیکن جب تیار ہوگئے توسب صاحب لوگ رسالہ کو ساتہہ لیکے نینی تال کی طرف روانہ ہوئے اول تو سب سوار ساتہہ ہولئے لیکن تہوڑی دیر بعد وہ پیچہے ہٹتے اور بہانہ کیا کہ سپاہیون کو جو ہماری لین جلائے دیتے ہین سزا دینگے اس حیلہ سے اکثر واپس

چلے گئے جب میکنزی صاحب حاکم رسالہ مذکور نے جاکر دیکہا تو سوار لوگ قطار باندہے ہوئے سپاہیون کے ساتہہ توپ لئے ہوئے کہڑے ہین اور محمد شفیع رسالدار سبز جہنڈہ محمدی لئے ہوئے کہڑا ہے اس بد ذاتی رسالہ کے سبب انگریزونکے دو فریق ہوگئے اکثر انگریز تو نہ ٹہہرے سیدہے نینی تال کی طرف چلے گئے اور کچہہ انگریز جو رسالہ کے ساتہہ تہے واپس چہاونی کو گئے تہے وہ اونکو نمکحرام دیکہہ کے پہر نینی تال کی طرف بہاگے ہوا اوسوقت اس قدر تیز گرم چل رہی تہی جیسے بہاڑ مین سے بعد ازان سپاہیون نے بنگلہ اور مکانات جلا دئے جیلخانہ کے قیدی رہا کئے اور خان بہادر خان کو اپنا بادشاہ بنایا اول حکم خان بہادر خان نے یہہ دیا کہ جو کوئی شخص کسی فرنگی کو پناہ دیگا وہ قتل ہوگا ۲۳ صاحب لوگ بچکر فرار ہوئے اور قریب پچاس مرد اور زن کا پتا نہ تہا ہر گدیر سپالڈ صاحب مارے گئے جو اشخاص ہندوستانی رسالہ مین سے صاحبان معزورین کے ہمراہ تہے وہ اکثر عہدہ دار تہے اونہون نے بڑی وفاداری کی انگریزونکے ساتہہ رہنے اور حق نمک ادا کرنے مین اونہون نے بڑا نقصان اوٹہایا اپنے بچون اور قبیلون اور اسباب کو بریلی مین چہوڑا —

سانحہ دیگر

باوجودیکہ سپاہیان بریلی نے اپنے افسرونسے بار بار اقرار کیا تہا کہ تم ہمارے ماں باپ ہو

اور ہم بہی تمسے بہ بہرین گے لیکن ۱۳ تاریخ می ۱۸۵۷ء اتوار کے روز سرکشی اور نمکحرامی پرکمر باندہی اور گیارہ بجے قبل از دوپہر توپ علامت بغاوت سرکی اور معاً اسکے ۶۸ وین پلٹن کی لین مین بندوقین چلنے لگین افسرونکے بنگلون کی طرف گولے بنہانے لگے اور توپخانہ سے گراب ہر طرف چلنے لگا ابہی تک ۱۸ وین پلٹن اور ۸ وان رسالہ شامل بغاوت نہین ہواتہا ۶۸ وین پلٹن کے افسر لاچار گہوڑون پر سوار ہوکے توپون اور بندوقون کے سامنے سے بہاگ گئے تہوڑے عرصہ کے بعد کل فوجنے شامل ہوکے بازار قتل اور آتش زدگی اور لوٹ کا خوب گرم کیا چہاونی کو ایک شعلہ آگ کا کردیا کل اہل فرنگ بہاگ اوٹہے کوہی پیادہ اور کوئی گہوڑے پر جو لوگ کہ نینی تال کی طرف چلے گئے وہ بہت خوش طالع تہے برگیڈیر سبلڈ صاحب فوجکے جنرل شترخانہ کے پاس مارے گئے لفٹننٹ ٹکر صاحب گہوڑے پر سوار ہوکے بہاگنا چاہتے تہے کہ اتنے مین سارجنٹ جننگ صاحبنے اونسے مدد چاہی ٹکر صاحب نے کہا کہ میرے گہوڑے کی رکاب یا دم پکڑکے بہاگے چلے آؤ تہوڑی دور چلے تہے کہ ٹکر صاحب کے پیچہے مین گولی لگی اور سامنے سے نکل گئی وہ تو مردہ ہوکر گہوڑے پر سے گر پڑے اور سارجنٹ صاحب اونکے خون مین بہر گئے اور گہوڑے پر سوار ہوکے چلے گولیون اور گولون کی

اگ برس رہی ہتی ایک گولہ توپ مین لگا اور دوسرا گھوڑے کی گردن مین جسکے
سبب سے سارجنٹ صاحب گھوڑے پرسے گر پڑے اور اونکی ٹوپی کہوی گئی اسوقت
ایک محشر برپا تہا عورتین اور بچے فرنگیون کے پریشان روتے اور چیخ مارتے ادہر
اودہر پہرتے تہے افسر لوگ اپنے سائیسون اور خدمتگارون کو پکارتے تہے لیکن کوئی
حاضر نہ تہا سب اپنے اپنے اقاؤن کے اسباب لوٹنے مین مصروف تہے اکثر افسرون
نے اپنے ہاتہہ سے زین کسے اور بعض ننگی پیٹہہ پر سوار ہوکے چلے ہوا ہی نہایت
گرم چل رہی ہتی جو اہل فرنگ کہ وہانسے بچ کے نینی تال کی طرف چلے وہ راتون رات
ساٹہہ میل کی مسافت بعید طے کرکے صبح کو ہلدوانی مین پہنچے کل اٹہوین رسالہ مین
سے صرف بیس سوارون نے حق نمک ادا کیا اور افسران انگریزی کے ساتہہ رہے
انمین سے اکثر عہدہ دار تہے جبکہ خبر سرکشی اور خرابی بریلی کی ملک مین پہیلی تو
گردنواح کے پٹہان اور گوجر اور کنجر وغیرہ نے وقت پاکے اپنا پرانا پیشہ
اختیار کیا اور لوٹ اور مار اور جلانا شروع کیا اس صورت مین جو اہل
ولایت پیچہے رہگیا اوسکا بچنا نہایت مشکل ہوا جیسا کہ سارجنٹ والڈن صاحب
کے وقایع دلسوز سے ظاہر ہے جب بغاوت بریلی مین شروع ہوئی اور
حاکم اور افسر بہاگنے لگے اوسوقت سارجنٹ والڈن اور سارجنٹ سٹیبلہ

نے اپنے گھوڑون پر زین لگانے کا حکم دیا زین تو کھینچ گیا مگر بدذات لوگ لگامین لیکے بھاگ
گئے دونو صاحب حیران تھے کہ کیا کیجے اتنے مین گولیان برسنے لگین اور اونکے دوستان
قدیم توپخانہ والون نے کہا کہ اگر تم یہان سے نہ بھاگ جاوگے تو ہم توپون کا منہہ تم
پر پھیر دین گے لاچار دونو پیادہ پا چل نکلے اور نینی تال کے پہار کی طرف چلے اور
تیز قدمی کر کے باغی سپاہیون کے پنجہ سے نجات پائی جب رات ہو گئی تو نہایت پیاسے
اور بہوکے تھے کہانے کا تو کیا ذکر ہے کہین ایک قطرہ پانی کا نہین ملا تہا ایسا اوقت
مین کوئی سخی نہ تہا کہ ان بیچارہ دونو انگریزون کو ایک چلو پانی پلاتا کوئے راستہ
مین اکثر ملے لیکن لوٹا تہا اور نہ رسی پانی کیونکر نکالتے شب ماہتاب تہی کہین نہ ٹھہرے
اور اس امید مین کہ جو افسر نینی تال کو آگے چلے گئے ہین ملجاوین گے چلے بہوک
اور پیاس کا نہایت غلبہ تہا لیکن اونکو توقع یہہ تہی کہ بہاری گانو مین ملازمین
چوکی سے کہانا پینا ملیگا جب صبح کو اوس گانو مین پہنچے تو پیاس ازبس لگ رہی تہی
ایک جہیل مین سے گدلا پانی اوٹھا کے پیا جب حیرواون نے جو کہیتون مین کائین چرا
رہے تھے دو فرنگیون کو اس خستہ حالت مین دیکھا فوراً گانو مین خبر کی ایک جماعت
گنوارون نے دونو ولایت زادون کو گھیر لیا یہہ سب خونخوار مسلح تھے اونہون نے
دونو صاحبون سے کہا کہ اپنے ہتیار حوالہ کرو والا نہ تمہارے حق مین برا ہوگا لاچار

دونو نے اس شرط پر کہ ہمکو اپنی حراست مین اگلے تہانہ تک پہنچا دو اپنے پستول حوالہ کیئے لیکن دغا بازون نے پہر اونسے کہا کہ اپنی تلوارین بہی دیدو والڈن صاحب نے دوبارہ اونسے عہد و پیمان کرا کے تلوار بہی دیدی لیکن سٹیلمز صاحب غصہ مین اکے اور تلوار میان سے نکال کے شیر کی طرح اوس غول مفسدین مین جا پڑے اور چہہ ادمیون کو مار ڈالا والڈن صاحب کو تنہا دیکہہ کے اونپر لاٹہیان مارین اور برچہی سے زخمی کیا وہ قریب المرگ ہو کے زمین پر گر پڑے سٹیلمز صاحب کے بہی کنپٹی پر ایک لوہا لگی ہوئی لاٹہی ایسی کاری لگی کہ وہ فی الفور مر گئے اور زمین پر گر پڑے پہر اون حرامزادون نے اونکی ٹوپیان اور کپڑے اور جوتے سب اوتار لئے سٹیلمز صاحب تو مر گئے تہے لیکن والڈن صاحب مین کچہہ کچہہ جان باقی تہی مگر گنوارون نے دونو کو مردہ سمجہہ کے جہیل کی طرف گہسیٹ کے لیگئے والڈن صاحب اپنے جے مین خائف ہوئے کہ اگر پانی مین ڈالدیا تو ضرور ہاتہہ پانو ہلانے سے وہ زندہ سمجہین گے لیکن خوب یہہ ہوا کہ بدذات لوگ دونو لاشون کو کنارہ پر چہوڑ کے چلے گئے اور چلتے وقت اپنی دلجمعی کے واسطے ایک ایک لاٹہی منہہ پر اور ماری جسکے سبب سے اونکے دانت ٹوٹ گئے والڈن صاحب کو جب کئے گہنٹہ بعد ذرا ہوش آیا تو اونہون نے اپنی

تہو ہیں اور اپنے ساتہی کی طرف بہزار دشواری گہسٹ کر جاکے دیکہا تو بالکل سرد
اور بے جان پایا اوسوقت صاحب مذکور کا برا حال تہا طپش آفتاب مین
مین بہن رہے تہے زخمونکا درد شدید تہا خصوصاً ران مین اب معلوم ہوا کہ ایک
عمیق زخم تلوار کا لگا ہے خون نکل جانے سے طاقت بالکل زایل ہوگئی تہی کہانے کو
آج دوسرا روز تہا اور پیاس کی نہایت شدت تہی لاچار پہر پانی کے کنارہ جا
پڑے تہوڑا پانی پیا اور پانی کی سردی سے قدرے آرام معلوم ہوا جب تمام دن
گذر گیا اور رات ہوئی تو وہانسے جنگل کی طرف آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور
نینی تال کی راہ لی راستہ مین باوجود اس خستہ حالی لوگ اونکو شہرا کے ایک ایک چہپر
کہا اکے دیکہتے تہے اونپر ہنستے تہے اور طعنہ مارتے کبہی اونسے کہتے تہے کہ پیچہے جاؤ
کبہی کہتے تہے کہ پہر آگے بڑہو لڑکون نے اپنا تماشہ بنایا اونکی طرف پتہر مارتے تہے وہ
نہایت عاجزی کرتے تہے لیکن کوئی اونکو ذرا سا پانی نہین دیتا تہا جو لوگ اس موسم
گرمی مین ننگے سر اور ننگے پانو پیاسے اور بہوکے اسقدر کی مدارات پاتے ہوئے شب
روز چلے ہین وہی شخص کچہہ والڈن صاحب کی مصیبتون کا خیال کرسکتے ہین
اور اونکی ہمدردی والا نہ بیان کو کہان گنجایش کہ اونکا بیان کرے + اکثر جگہہ والڈن
صاحب گر پڑتے تہے اور خدا سے ملتجی موت کے ہوتے تہے تاکہ اس سخت عذاب اور

مصیبت سے مخلصی ہو راستہ مین برکلی صاحب کا ہاتی ہلدوانی جاتا ہوا صاحب
مذکور نے اوسکی بڑی منت کی کہ مجھکو وہان تک بٹھلا لے چل لیکن مہاوت سنگدل نے
اونکے حال پر ذرا ترس نکہایا اور اونکے کہنے کو نمانا بعد ازان نینی تال پر خبر پہنچی کہ
ایک صاحب راستہ مین سڑک پر زخمی پڑے ہوئے ہین اوسیوقت ایک ہاتی
روانہ کیا گیا اور والڈن صاحب کو ہاتی پر سوار کرا کے ہلدوانی لے آئے وہان
اونکو کچہہ کہانی کو ملا اور اس توقع سے کہ جلد اپنی بیوی اور بچون سے ملاقات
ہوگی اونکی جان مین جان تازہ آئی ہلدوانی سے چارپائی پر ڈال کے نینی تال مین
لے آئے جہان ڈاکٹر بوہل صاحب کی عنایت اور جانفشانی سے اونکو جلد صحت حاصل ہوئی فقط

شیخ طوغانی سائس کا اظہار

مین ۲۲ ماہ مئی سنہ ۵۷ع کو کلکتہ سے بریلی مین پہنچا کوک صاحب سوداگر کی دوکان سے دو
گہوڑے جناب گتہری صاحب کلکٹر بریلی کے واسطے لایا تہا پہنچنے سے معلوم ہوا کہ
وہان خوف بغاوت سپاہیان پلٹن پیادگان درپیش ہے اور مذکور تہا کہ اٹہوان
رسالہ ہندوستانی بہت ثابت قدم اور نمک حلال ہے افسر لوگ اور اور حاکم
لوگ اونکو ایک جاے محفوظ مین فراہم ہوا کرتے تہے اگرچہ سپاہی لوگ اپنا کام بدستور دیے
جاتے تہے لیکن تاہم سب صاحبون نے اپنی بی بیون کو چند روز پیشتر بلوہ بغاوت کوہ

نینی تال کی طرف روانہ کردیا تھا میرے اقا مسٹر گتھری صاحب اور اور صاحب
لوگ ہمیشہ گھوڑون پر زین کسوا رکہتے تہے اس خوف سے کہ خدا جانے کسوقت مفسدہ
شروع ہوجائے سنیچر کے دن ۳۰ تاریخ مئی کو بڑا وغدغا اور اندیشہ فساد کا رہا لیکن وہ روز
تو بخیریت گذر گیا دوسرے روز اتوار کے دن ساڑہے دس بجے ایک چپراسی مسٹر گتھری صاحب
کے پاس ایا اور بیان کیا کہ سپاہی لوگ خزانہ سرکاری لوٹ رہے ہین میرے آقا مع مسٹر وائٹ صاحب
ڈپٹی کلکٹر کے ایک بگی مین سوار ہوکے خزانہ کی طرف چلے لیکن وہ جلد وہانسے واپس چلے آئے اونکی
بگی کی ٹپ مین گولیون کے سوراخ ہوگئے تہے میرے آقا اور مسٹر وائٹ صاحب اور مسٹر کری صاحب
اور کمشنر صاحب اور برگیڈ میجر صاحب گہوڑون پر سوار ہوکے سوارون کی چہاونی
کی طرف مدد کے واسطے گئے مین اونکے ساتہہ گیا وہان پر سوار سب مستعد اور تیار تہے
جنرل صاحب گہوڑے پر سوار ہوکے آتے تہے اونکو ایک سوار نے گولی سے فی الفور
مارڈالا یہہ دیکہہ کر سب صاحب لوگ نینی تال کی طرف فرار ہوئے بعد ازان مینے سنا
کہ گتہری صاحب نے بریلی کے نواب کو لکہا کہ مین نینی تال مین پہنچ گیا اور ایک روز تمسے
سمجہولنگا مینے سنا کہ افسران پلٹن پیادہ معاً سرکشی نینی تال کی طرف چلے گئے
دو افسر شاید متعلقہ ۶۸ وین پلٹن وہین لین مین مارے گئے اور کئی سارجنٹ اور اونکی میمین
اور صاحبان انگریزی نوکرون کے لڑکے بڑے بیرحمی سے قتل ہوئے کوتوال شہر بھی

صاحبون کے ہمراہ نینی تال کی طرف چلا گیا شہر بریلی نہین لُٹا اور باغی لوگ چار توپین صاحبان
مفرورین کے پیچھے لیگئے لیکن اونکا کچھہ نکر سکے تمام بنگلہ لوٹ لئے اور جلا دئے + ڈاکٹر ہے صاحب شہر مین
بدمعاشون کے ہاتھہ سے مارے گئے مینے سنا کہ اٹھہ صاحبان انگریز جو مراداباد سے بہاگے ہین وہ نواب رامپور
کی حمایت مین ہین اور نواب نے نمک حرام سپاہ کو دہمکایا ہے کہ اگر میری طرف کو اوگے تو سزا پاوگے
سپاہ باغی دہلی جانا چاہتی ہے اگر وہانکا قصد کیا تو رامپور راستہ مین پڑے گا سب فوج بریلی زیر
حکم صوبہ دار توپخانہ کے ہے لیکن اصل مین وہ اب کسی کے مطیع نہین ہین جسکے جی مین جو کچھہ اتا ہے کرتا ہے
اور کسی کی حکومت کا اونکو پاس و لحاظ نہین ہے + مین ایک ہفتہ تک بریلی مین بعد بغاوت رہا
اور اپنے اقا کے گہر کے پاس گذران کی اور پہر وہان سے براہ شاہجہان پور اپنے وطن دانا پور
مین ایا شاہجہان پور مین کوئی انگریز نہ تہا اور سب جلا ہوا پڑا تہا سیتاپور اور سلطان پور کا بہی وہی
حال دیکہا جون پور مین خزانہ لٹگیا اور غازی پور اور بکسر اور ارہ مین امن پایا اور ۲۳ جولائی کو
دانا پور مین پہنچا پیشتر میرے چلنے کے شاہجہانپور کی پلٹن بریلی کی فوج سے آملی
تہی مینے نہین سنا کہ صاحبان انگریز کا شاہجہان پور مین کیا حال ہوا بارر وہانکا ویران پڑا
تہا جون پور کے نزدیک مین جمعدار سلامت علی سے ملاقی ہوا وہان سے ہم دونو
نے ساتھہ سفر کیا ایک پلٹن گورکہہ نینی تال پر محافظت کے واسطے موجود ہے
اور جب کہ مین بریلی سے چلا تو اوسوقت تک مراداباد نہین بگڑا تہا فقط

اشتہار اخبار مفید خلائق

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلائق نام ہفتہ مین ایکبار پنجشنبہ کو جاری ہوتا ہے اسکے نصف مین بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ معہ تصاویر چہپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع ہوتی ہین اور اوسکے ساتھ خلاصہ نقل گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چہپتے ہین اسی اخبار کا ترجمہ ہندی مین جسکا نام سروپ کارک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ سال پیشگی عصہ ماہواری اردو معہ گورنمنٹ گزٹ صعہ سال پیشگی ۸ ر ماہواری ہندی صرف صعہ سال پیشگی ۸ ر ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے چار سو کاپی اس اخبار کی دیسی مکتبون کے واسطے خرید فرمائی ہین اور علاوہ اسکے بہت سے صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری رکہتے ہون تو اپنا نوازشنامہ پوسٹپیڈ مطبع مفید خلائق یا سررشتہ مطبع فوجدار آگرہ مین روانہ فرماوین

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرہوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرحی مشاعرہ جو آگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرحی اور استادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۱۲ ر ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری رکہتے ہون تو اپنی درخواست مطبع مفید خلائق مین روانہ فرماوین

فہرست کتب موجودہ مطبع مفید خلائق

تاریخ غدر فرخ آباد	مخمس کربلا	خالق باری
تضمین گلستان ۵/	دیوان نگارین ۲/	دستنبو ۲/
ایکٹ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ عہ	ایکٹ نمبر ۹ ۴/	ایکٹ نمبر ۱۳ ۸/
ایکٹ نمبر ۱۴ عہ	سرکلر نمبر ۹ مورخہ ۲۴ مئی ۱۸۵۴ء ۳/	واسوخت ہاشمی ۳/
مثنوی برق سوزان ۴/	دیوان تفتہ ۵/	منتخب القوانین ۲/
ہدایت نامہ مالگذاری ۴/	ہدایت نامہ بند وبست صعہ	ایکٹ نمبر ۱۰
کلید گنج امتحان	قانون جدید نمبر ۱۲ و سرکلر ہای صدر دیوانی عصہ	فرس نامہ ۱۰/ سے

جناب مادہو پرشاد صاحب چیف کمشنری	عصہ ار	جناب راجہ کاشی پرشاد صاحب بہادر	سے ؍
جناب منشی گوردہن پرشاد صاحب کلکتہ	سے ؍	جناب محمد عمر خاں صاحب سرونج	۱ر
جناب حبر نجومی لعل صاحب سلطان پور	عصہ ۱۰ر	جناب راجہ مانسنگہ صاحب بہادر لکھنؤ	سے ؍
جناب شیخ کرم علی صاحب بنارس	سے ؍	جناب سخاوت حسین صاحب کوتوال	سے ۲ر
جناب شیخ فضل حسین صاحب فرخ آباد	سے ؍	جناب شیودیال سنگہ صاحب حصار	عصہ ۲ر
جناب پنڈت رتن نراین صاحب تحصیلدار	سے عہ ر	جناب ایم کیمپسن صاحب بہادر بریلی	عصہ ار
جناب سید حسین صاحب تحصیلدار ڈپٹی	عصہ	جناب راجہ دلکیسرا صاحب بہادر بلرام	سے ؍
جناب صادق حسین خاں صاحب ہاپوڑ	سے	جناب حکیم احسن اللہ خاں صاحب	عصہ
جناب پنڈت موتی رام صاحب تحصیلدار	عصہ	جناب منشی ضمیر الدین صاحب باندا	عصہ
جناب نواب شاہ مرزا صاحب بہادر لکھنؤ نوگانواں	سے ؍		

Part. III, September 1859

History

of the

Indian Revolt

By

Mookund Lull. G.M.C.B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Annas

Agra

Printed by Shio Narain

at Moofeed Khulaik Press.

العلم تاریخ طاقتہ

بغاوت ہند

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ء

جلد ۱ حصہ ۳



قیمت ماہواری ایک روپیہ

یہ کیفر کا بدلہ ہے سزا یہ جفا کی ہے

الفہ وصنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں منشی شو نارائن کے اہتمام سے چھپی

تاریخ بغاوت ہند

حصہ چہارم

سرکشی روہیلکھنڈ

بدایون کا حال اور وہانکے صاحب کلکٹر کی سرگذشت

بریلی کی سرکشی کا احوال تو ہم لکھہ چکے ہین اب بدایون کا فساد سنئے اس جگہہ بعد پہنچنے خبر قتل میرٹھہ اور دہلی قریب اونیسوین مئی کو بدعملگی شروع ہوئی ولیم اڈوارڈز صاحب یہان کے کلکٹر اور مجسٹریٹ تھے اور ۶۸ وین پلٹن جسکی بریلی مین چہاونی تہی اوسمین سے ایک کمپنی سوا دمیون کی خزانہ بدایون پر تعین تہی فساد بغاوت دہنے کنارہ دریاء گنگ کے پہیلتا چلا آتا تہا اور ۱۹ مئی تک وہ اضلاع بالکل سرکش ہو گئے تہے اور وہان پر لوٹ اور مار جاری تہی یہہ دیکہہ کر جناب صاحب کلکٹر موصوف نے اپنی میم صاحبہ اور بچہ کو نینی تال کی طرف روانہ کیا جبکہ بدایون مین بدعملگی نمایان ہوئی تو صاحب کلکٹر بہادر نے پولیس سپاہی اور سوار دوچند کر دیئے باوجود کوشش بلیغ کے بدنظمی ہوتی جاتی تہی اور ضلع ایٹہ مین جو اوس پار گنگا کے ٹہیک بدایون کے سامنے واقع ہے کمال فساد برپا تہا ڈاک بدایون کی ہر طرف سے مسدود ہو گئی تہی اور جنوب

کی طرف جو مراد آباد ملحق ہے وہان کا جیلخانہ ۱۹ تاریخ ٹوٹ گیا اور قیدی گ
ہر طرف پھیل گئے ۲۰ مئی کو صاحب کلکٹر بدایون کو خبر ملی کہ شہر کے مسلمان بعد نماز عید
دوپہر کے وقت نیزہ سرکشی بلند کرین گے یہہ خبر سنتے ہی صاحب ممدوح نے سب
مسلمان روساء شہر کو اپنے گھر بلا کے جمع کیا اور اونسے بڑی دیر تک تقریر اور
گفتگو کرتے رہے غرض وہ وقت جو مسلمانون نے بغاوت کے واسطے مقرر کیا تھا
اسطور پر ٹل گیا اور وہ دن خیریت سے گذرا ۲۷ تاریخ مئی کو الیفرڈ فلپس صاحب
مجسٹریٹ ایٹہ معہ چند سوار گنگا پار ہو کے بدایون پہنچے اور اوڈوارڈز صاحب
سے اپنے ضلع کی خرابی کا احوال بیان کیا یہہ صاحب اس امید پر گئے تھے کہ بریلی
سے مدد لاوین ۳۱ تاریخ کی شب کو قریب تین ۳ بجے کے ایک چپراسی نے صاحب مجسٹریٹ
بدایون کو خبر دی کہ بریلی مین سرکشی ہوگئی اور سپاہیون نے افسران انگریزی
کو قتل کیا اور چھاونی جلادی اور بدایون سے اٹھہ میل کے فاصلہ پر بریلی کی
سڑک پر قیدیون کا ہجوم ہے اور اسطرف کو چلے آتے ہین اور کچھہ فوج باغی بریلی
سے بدایون کی طرف چل چکی ہے یہہ خبر سنتے ہی صاحب مجسٹریٹ نے مستر
فلپس صاحب کو جگایا وہ یہہ خبر وحشت اثر سنتے ہی معہ اپنے ہمراہیون کے گھوڑے
پر سوار ہو کے گنگا پار اپنے ضلع کی طرف چلے گئے اور صاحب مجسٹریٹ نے

کوتوال کو طلب کر کے ہدایت کی کہ جہان تک بن سکے انتظام کرے اور کسیطرحسے قیدیان بریلی کو شہر مین نہ انے دے دس بجے صبح کے اول تاریخ جون کو یہہ غلغلہ بغاوت سنکر مسٹر ڈونلڈ صاحب سوداگر نیل معہ اپنے لڑکے کے اور گبن صاحب پتروال اور مسٹر اسٹوارٹ صاحب انگریزی نویس فوجداری معہ اپنی بیوی اور اطفال کے صاحب کلکٹر کے گہر مین آئے اور پناہ چاہی لیکن جمع ہونا اتنے صاحبو نکا ایک جگہہ بہت خطرناک تہا کیونکہ اگر ایک ادمی اکیلا ہو تو وہ جہان چاہے چلا جا سکتا ہے اور پناہ بہی اوسکو مل سکتی ہے ہرچند صاحب کلکٹر نے اون صاحبون کو سمجہایا کہ علیحدہ ہو جاوین اور پہاڑ کی طرف روانہ ہون لیکن اونہون نے نمانا قریب چہہ بجے شام کے اوسی تاریخ وہ سوادمی ۶۸ وین پلٹن متعینہ بریلی کے جو بداون کے خزانہ کی حفاظت کے واسطے مامور تہے سرکش ہوگئے اول تو اونہون نے جیلخانہ توڑا جو صرف ایک سو قدم کے فاصلہ پر خزانہ سے تہا اور وہانسے تین سو قیدی جو مقید تہے رہا کئے معلوم ہوا کہ سپاہیان بداون کے پاس اوسی روز چار بجے صبح کے بریلی سے ایک سپاہی خبر بغاوت دینے ایا تہا کہ اونکی پلٹن منحرف ہوگئی شہر مین عجیب غل و شور مچگیا اور اوسیوقت باغی فوج بریلی بہی بداون مین داخل ہوئی آب صاحب کلکٹر بہادر کو سوا سے بہاگنے کے اور کوئی چارہ نہ تہا اپنے گہوڑے پر سوار

ہوکے گہر سے باہر نکلے اور مسٹر ڈونلڈ معہ اپنے لڑکے اور گبس صاحب اونکے پیچھے ہوئے
مرادا باد کی سڑک کی طرف چلنے کا ارادہ کیا راستہ مین شیخوپورہ کا رئیس علاوہ
صاحب کو اپنے گانو مین جو قریب تین۳ میل کے فاصلہ پر تہا لیگیا لیکن وہان پہنچنے سے
شیخ کے بہائی نے اونکو وہان نہ رہنے دیا اور کہا کہ اتنے صاحبونکا یہان رہنا خالی
از خطر نہین ہے مناسب ہے کہ چار دن صاحب لکوڑہ گانو کو جو اٹہارہ میل کے فاصلہ
پر ہے چلے جاوین لاچار وہانسے چلکے صاحب کلکٹر ممدوح معہ دیگر صاحبان مذکور
بار۱۲ہ بجے شب کو اوس گانو مین پہنچے اور ایک مکان کی چہت پر تہوڑا سا ارام لیا
چار نہ بجنے پائے تہے کہ شیخ نے حکم قطعی بہیجا کہ یہان بہی رہنا صاحب کلکٹر کا مناسب
نہین لازم ہے کہ وہ گنگا پار ہوکے قادر چوک جو ضلع ایٹہ مین ہے چلے جاوین
پانچ بجے صبح کے وہانسے بہی یہہ سب صاحب روانہ ہوئے اور گنگا پار ہوکے
قادر چوک پہنچے تہوڑی دیر وہان ارام کرکے پٹیالی کی طرف کوچ کیا جہان سات
بجے شام کو پہنچ گئے وہان مسٹر فلپس صاحب مجسٹریٹ ایٹہ اور ریراٹلی صاحب مجسٹریٹ
پٹیالی سے ملاقی ہوئے یہہ دونو صاحب بڑے متردد تہے کیونکہ دور روز ہوئے تہے
کہ جو رسالہ اوسوقت اونکے ضلع کے انتظام کے واسطے اتا تہا وہ باغی ہوگیا اور راستہ
مین افسرونکو مار ڈالا اور دہلی کی طرف چلا گیا الغرض دونو صاحبان موصوفین کے

ہمراہ صرف ساٹھہ سوار ہندوستانی تھے جنپر مطلق بھروسا نہ تہا اور ملک مین فساد اور بدعملگی کا بڑا روز و شور تہا اور چارون طرف دشمن نظر اتے تھے ان سب صاحبون نے اگرہ جانیکا قصد کیا لیکن راستہ مین باغیون کا ہجوم دیکھہ کے پھر بتیالی مین لوٹ ائے جون کو گیارہ بجے صبح کے اڈوارڈز صاحب کلکٹر بدایون معہ مسٹر ڈونلڈ اور مسٹر گبسن پھر بدایون کی طرف چلے اور فلپ صاحب اور براملی صاحب پھر اگرہ کا قصد کیا جب صاحب کلکٹر بدایون گنگا کے کنارہ پہنچے وہان خبر ملی کہ بدایون مین نہایت بدعملگی ہے اور سواران باغی اونکو تلاش کرتے پھرتے ہین علاوہ ازین اونکو کوئی کشتی بھی پار اوترنے کے واسطے نہین ملی اور قادر گنج کا زمیندار اونسے بری طرح پیش ایا لاچار صاحب ممدوح فرخ اباد کی طرف جو صرف وہانسے ساٹھہ میل کے فاصلہ پر تھا معہ ہمراہیان چلے دو ادمی راستہ بتانے کو اونکے ہمراہ ہوئے تمام شب چلکے صبح کے اٹھہ بجے ایک پٹھانون کے گانو مسمے قایم گنج مین پہنچے نواب علی یار خان نے کمال بیدلی سے اور بعد منت اور سماجت ملتان خان اپنے نوکر کو ساتھہ کیا کہ صاحبون کو شمس اباد نواب دولہ پاس لیجاوے نواب مذکور ایک کشتی واسطے روانگی صاحبان بطرف فرخ اباد مہیا کر دیگا شمس اباد دریاے گنگا کے کنارہ پر قایم گنج سے اٹھہ میل کے فاصلہ پر تہا وہان پہنچ کے معلوم ہوا کہ نواب مذکور اماده

اما وہ قتل ہے چنانچہ گبس صاحب میٹرول وہان مارے گئے اور صاحب کلکٹر
معہ مسٹر ڈونلڈ اور اونکے لڑکے کے بہزار وقت اور دشواری بچ کے قایم گنج کو واپس
بہاگ آئے نواب احمد یار خان رئیس قایم گنج نے بہی اونکو اپنے گہر مین پناہ دینے
سے انکار کیا لیکن صاحب کلکٹر اور تحصیلدار قایم گنج کے سمجہانے سے نواب نے تہوڑی
دیر کے واسطے اپنے گہر مین رہنے دیا اور شام کے وقت دو آدمی اپنے رشتہ دارونمین
سے صاحبون کے ساتہ جانے کو مقرر کیے کہ اونکو فرخ اباد پہنچاوین اور صاحبونکو
ہندوستانی پوشاک پہنائی الغرض یہہ تینو صاحب گہوڑونپر سوار قایم گنج سے روانہ
ہوکے راتون رات چوبیس میل کی منزل طے کرکے اٹہہ بجے صبح نوین تاریخ جون
کو فرخ اباد مین داخل ہوئے ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد کے گہر اوترے وہان
جاکے معلوم ہوا کہ دسوین رجمنٹ ہندوستانی منحرف ہو گئی تہی لیکن بہزار دشواری
اونکو سمجہا کے تہامبر رکہا ہے اور کچہہ صاحب لوگ تو کانپور چلے گئے ہین اور اکثر دہرم پور
مین جو گنگا پار علاقہ اودہ مین ہے کنور ہردیو بخش زمیندار کی پناہ مین ہین اور وہین
ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد کی میم اور لڑکے بہی چلے گئے تہے دوسرے روز دسوین
تاریخ جون کی شام کو صاحب کلکٹر بداون معہ ڈونلڈ صاحب اور اونکے خلف کے
اور ہیروین صاحب کلکٹر فرخ اباد گنگا پار ہوکے دہرم پور جہان کہ ہردیو بخش کی گڈہی

میں سب صاحب لوگ جمع تھے پہنچے وہان ایک مجمع کثیر صاحبان کا جمع تھا لیکن سب
کی راے یہہ تھی کہ چونکہ اب پلٹن راضی ہو گئی ہے تو فرخ اباد کو واپس چلے جاوین
ہر چند پروین صاحب نے منع کیا کہ پلٹن مذکور کا کچھہ اعتبار نہین ہے لیکن کسی نے نمانا اور
سب صاحب لوگ فرخ اباد کو واپس چلے گئے اور بارھوین تاریخ کی صبح کو وہان پہنچ
گئے لیکن یہہ دونو صاحبان کلکٹر یعنی اڈوارڈز صاحب کلکٹر بدایون اور پروین
صاحب کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم صاحبہ اور چارون بچون کے ہردیو بخش کی
پناہ مین رہے ۱۴ تاریخ کی صبح کو دسوین پلٹن فرخ اباد پہر منحرف ہو گئی لیکن چونکہ
سب صاحب لوگ قلعہ مین سوتے تھے اس سبب سے بازار قتل اوسیوقت گرم
نہوا جب بغاوت کی خبر دہرم پور پہنچی تو ہردیو بخش نے صاحبان کلکٹر سے کہا کہ اپکا
یہان رہنا مناسب نہین کیونکہ فوج باغی ضرور میرے قلعہ پر حملہ کریگی اسواسطے رام
گنگا پار ایک گانو مین جسکا نام کسورہ ہے اور جو تین میل کے فاصلہ پر ہے چلے جاو
وہان تمہاری خبرداری ہو گی لاچار اڈوارڈز صاحب اور پروین صاحب معہ
اپنی میم اور چارون بچون کے پیادہ پا وہانسے چلے اور وزیر سنگہ ایک نہایت وفادار
نوکر صاحب کلکٹر بدایون کا بہی ساتھہ تھا دہرم پور سے ایک میل چلکے گنگا کنارہ
پہنچے اور وہانسے قریب نصف شب کے رام گنگا پار ہوے اور کسورا گانو مین

پہنچے اور گاؤ خانہ مین جہان گوبر کا انبار لگا ہوا تہا ٹہیرنے کو جگہہ ملی ۲۹ تاریخ
اونکو خبر پہنچی کہ صاحبان انگریز جو بعد مقابلہ سخت قلعہ فتح گڈہ چہوڑکے دریا کی راہ سے
کشتیون پر بیٹہ کے جانا چاہتے تہے سپاہیون کے ہاتہہ سے اکثر قتل ہوئے جب
فرخ اباد انگریزونسے بالکل خالی ہوا تو نواب فرخ اباد نے ہردیو بخش پاس پیغام بہیجا کہ ہمنے
سب فرنگیونکو جو ہمارے ملک مین تہے مار ڈالا تمکو چاہیئے کہ ایک لاکہہ روپیہ ہمارے
پاس بطور نذرانہ جلد بہیجدو یا ایک لاکہہ روپیہ کی عوض مین دونو کلکٹرونکا سر جو تمہاری
پناہ مین ہین کاٹ کے روانہ کرو لیکن ہردیو بخش نے اسکے جواب مین نواب سے یہہ
بہانہ کیا کہ مین آپکے ساتہہ ہون لیکن چونکہ مین سابق مین مطیع سرکار اودہ کا تہا
لہذا مینے درباب دونو کلکٹرونکے شاہ اودہ کو پیغام بہیجا ہے جو کچہہ وہانسے حکم اویگا
عمل مین لاونگا وہانسے دس بارہ روز مین جواب اجاویگا نواب اور صوبہ دار
فوج یہہ جواب سنکر راضی ہو گئے جبکہ فتح گڈہ مین نوابی ہو گئی اور ہر طرفسے اخبار
قتل اور بغاوت اور خرابی حکام انگریزی کے آنے لگے تو لوگ کسورہ گانوکے ان
صاحبون سے بہت گستاخ ہو گئے اور بدسلوکی سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ اگر کنور
ہردیو بخش کا خوف نہوتا تو ہم تمکو مار ڈالتے چند روز بعد ایک شخص رشتہ دار ہردیو بخش
کا ان صاحبون کے پاس آیا اور کہا کہ کنور صاحب اب تمکو زیادہ پناہ نہیں دیسکتے

فوج باغی دہرم پور پر آنکر تمام قلعہ مسمار کر دیگی لہذا تم رام گنگا پار ہو کے راہ دریا
کانپور چلے جاؤ صاحبان موصوفین نے اونسے کہا کہ ایسے وقت مین ہم کیونکر جا سکتے
ہین بلا شک راستہ مین مارے جاوینگے لیکن اوس شخص نے نہ مانا لاچار صاحبون نے
تیاری چلنے کی کی اور یقین کامل تہا کہ تہوڑی دور پر سب مارے جاوینگے آٹھ بجے
رات کے یہہ دونو صاحب معہ ہیروبن صاحب کی میم اور چارون بچون اور وفادار
دریو سنگہ کے کشتی پر سوار ہونیکو چلے راستہ مین بڑی کیچڑ تہی بیچاری ہیروبن صاحب
کی میم کو اوس کیچڑ مین چلنا سخت دشوار ہوا پیر اور کپڑے اونکے کیچڑ مین بہر گئے جب
قریب نصف میل کے چلے تہے کہ اوسوقت ایک شخص دوڑتا ہوا دہرم پور سے آیا
اور کہا کہ ہردیو بخش صاحب کا حکم ہے کہ تم سب ایک گانو جو کسو راسے پر لی
طرف ہے جلد چلے جاؤ کیونکہ فوج باغی دہرم پور پر حملہ کرنے کو فتح گڈہ سے
چل چکی ہے اور ہردیو بخش معہ اپنی سپاہ مقابلہ کے واسطے گئے ہین یہہ سنکر بیچارے
آفت زدہ پہر واپس اوس گانو کی طرف جہان ہردیو بخش نے حکم بہیجا تہا چلے اور
جب قریب تین ۳ میل کے چلے تہے کہ ایک دوسرا شخص ہردیو سنگہ کے پاس سے
یہہ پیغام لایا کہ صاحبان موصوفین پہر رام گنگا کو جاوین اور کشتی پر سوار ہو کے
روانہ کانپور ہوون کیونکہ سپاہی لوگ جو دہرم پور پر حملہ کرنے کے واسطے آتے تھے وہ واپس

گنگا پار چلے گئے لاچار یہہ سنکر وہ پہر واپس دریا کی طرف چلے کلکٹر پیروین صاحب
کی میم بہت تہک گئی تہین اس سبب سے صاحبون نے اوہا گہنٹہ کسورہ گانو مین ارام کیا
لیکن اونکو وہان پر لوگون نے تہیرنے ندیا لاچار وہ سب گنگا کی طرف دوبارہ چلے
جب اوہی دور پہنچے تو اپسمین دونو صاحبون کے یہہ صلاح ٹہیری کہ کلکٹر پیروین صاحب
ہردیوبخش پاس جاوین اور اوسکی منت کرین کہ وہ کاہیکو ہم سب کو اس ہیرپھیر
سے قتل کرایا چاہتا ہے ممکن نہین کہ اس غدر اور فساد کے زمانہ مین ہم لوگ کانپور
تک پہنچ سکین چنانچہ کنارہ دریا پر پہنچ کر پیروین صاحب دہرم پور کی طرف ہردیوبخش
کے پاس پار ہوکے گئے اول تو ہردیوبخش اونکے آنے سے بہت ناخوش ہوا لیکن پیچہے
سے پیروین صاحب کے سمجہانے سے وہ راضی ہوگیا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ اونکو
اپنے گانو مین پہر پناہ دیگا چنانچہ یہہ دونو صاحب معہ میم صاحبہ اور بچونکے پہر کسورہ گانو مین
گئے اور تین بجے رات کو وہان پہنچے اپنی پرانی جگہہ مقیم ہوئے تمام رات اسطور پر
پریشان کیچڑ مین پہرنے سے کمال تہک گئے تہے کسورہ گانو مین پہنچکر بہت خدا کا شکر کیا
چند روز بعد کنور ہردیوبخش خود دہرم پور سے ان صاحبون کے پاس ایا اور
بہت متردد اور غمگین معلوم ہوا اور بیان کیا کہ نواب فرخ اباد اور صوبہ داران
فوج نمکحرام کے پہروانجات اور حکامات برابر چلے اتے ہین کہ مین دونو صاحبان

کلکٹر کے سرکاٹ کے فرخ اباد بہیجدون والا نہ میرے واسطے بہت برا ہوگا لہذا اپ
دونو صاحب ایک گانو مین جو یہانسے بیس میل کے فاصلہ پر دریا کے کنارہ واقع ہے
جاکے پوشیدہ رہیئے یہان رہنا اپکا ممکن نہین ہے اور اپکے لکہنو بہیجنیکا جو مینے قصد
کیا تہا وہ ملتوی رکہا کیونکہ مجہکو خبر تحقیق پہنچی ہے کہ وہان فوج نمکحرام کا ہجوم ہے
اور صاحبان انگریز جو بیلی گارڈ مین محصور ہین وہ بہت خستہ اور پریشان حالتمین
ہین علاوہ ازین کوئی راہ اپکے وہان جانیکی نہین ہے یہہ سنکر صاحبان نے خیال کیا کہ
ہردیوبخش کے ادمی جو ہمارے دشمن جانی ہین ضرور جنگل مین ہمکو مار ڈالین گے یا
کشتی پر بیٹہا کے دریا مین چہوڑ دین گے وہ مار ڈالنے سے بدتر ہوگا اڈوارڈ صاحب
نے اپنے وفادار نوکر وزیر سنگہ کو کیسری ٹہاکر کسورہ گانو پاس بہیجا کہ وہ اس
حالت بیکسی مین انکی مدد کرے چنانچہ ٹہاکر مذکور نے کنور ہردیوبخش کو سمجہایا کہ
مین صاحبان مذکور کو خود اپنی حفاظت مین کسی گانومین رکہونگا چنانچہ کنور ہردیو بخش
اس بات سے راضی ہوگیا اور واپس اپنی گڈہی کو چلا گیا چند روز تک پہر یہہ
صاحب اسی گانومین مقیم رہے اور ٹہاکر ون سے بہت ردوبدل رہی توقع
یہہ تہی کہ برشکال جلد شروع ہوگی اور چارونطرف گانو نکو کے پانی ہوجاویگا
اور باغی حملہ نکرسکین گے لیکن مینے بہت کوشش کی اور ٹہاکر کیسری اور ٹہاکر اودن

ایک روز انگریز صاحبون نے بہت تشدد ہوے کہ اب اپکا یہان رہنا غیر ممکن اور بہت
پر خطر ہے آج ہی کے روز مہورت نکلا ہے کہ آپ کو ہم کسی گانو مین لیجا کے پوشیدہ
رکھین اور چونکہ رات اندہیری ہے اور ماہتاب نکلنے مین دیر ہے لہذا اسیوقت یاترا
کرنا پر ضرور ہے کوئی چیز آپ اپنی دیدیجے تاکہ ہم اوسکو ابہی اوسی راستہ پر جہان
ہم آپ کو لیجاوینگے روانہ کرین تاکہ ساعت نیک نہ ٹلجاوے صاحبان موصوف نے کہانا
کہانے کا ایک کانٹا دیا اوسکو اٹہا کر لوگ لیگئے اور پیشتر سے روانہ کیا جب پچہلی رات
باقی رہی اور ماہتاب برآمد ہوا اوسوقت یہہ دونو صاحب اور میم صاحبہ اور وزیر سنگہ
اور ایک نوکر پروین صاحب کا ٹہاکران موصوف کے ہمراہ روانہ ہوئے میم صاحبہ
اور بچون کیلئے ایک ہاتہی سواری کے واسطے مہیا کیا گیا چلنے کے وقت مینہ برسنا
شروع ہوا جب ایک میل چلے تو ایک نالہ بڑے زور وشور سے روان تہا
اور ہاتہی اوسکو پار نکرسکا لاچار ہاتہی کو چہوڑا اور ایک کشتی مین سوار ہوکے پار ہوے
اور پار ہوکے پہر سب پیدل چلے چارون آدمیون نے چارون لڑکون کو گود مین لے لیا
مینہ بڑی زور سے پڑرہا تہا ڈیرہ میل چلکر ایک اور نالہ پڑا اوسمین پانی تہوڑا تہا
اسواسطے پیادہ پا اوسکو پار کیا پار ہوتے وقت بیچاری پروین صاحب کی میم
صاحبہ پر بڑی سختی اور مصیبت تہی صبح ہوتے پانی مین تر اور کیچڑ مین سنے ہوئے ایک چہوٹے

سے نہایت خراب گانو مین پہنچے اوسمین کل چار یا پانچ چرانے والون کے گہر تہے مینہ ابتک برس رہا تہا اس گانو کا نام رنج پورہ تہا اور واقع مین یہہ گانو اسم بامسمی تہا اسقدر ویران اور خراب تہا کہ بیان سے باہر ہے گاوخانہ کا مکان جہان ٹخنہ تک گوبر اور کیچڑ جمع تہی اور بدبو سے دماغ پھٹا جاتا تہا ان صاحبون کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا یہہ حال مصیبت اور بیکسی کا دیکہہ کے یہہ دونو صاحب نہایت دلگیر ہوئے اور میم صاحب اول مرتبہ انکہونمین انسو بہر لائین کہ اب کوئی توقع اونکے بچون کے ارام اور زیست کی نہین ہے اخر کو ایک چہوٹا سا مکان ایک جہونپڑے کی چہت پر نظر ایا وہ اگرچہ نہایت تنگ تہا لیکن بہ نسبت گاوخانہ کے صاف تہا اوسمین ان صاحبون نے قیام کرنے کی اجازت چاہی ٹہاکرون نے قبول کیا لیکن کہا کہ وہ کبہی باہر نہ نکلنا مبادا کسی پر تمہارا یہان چہپنا ظاہر ہوجاوے اور اہیرون کو خوب سمجہا دیا کہ گانو مین کوئی نیا شخص نہ انے پاوے یہہ کہکر ٹہاکر لوگ چلے گئے جب مینہ بہت برسا تو چہت اوس کوٹہری کی ٹپکنے لگی کمال خرابی اور مصیبت عاید ہوئی اول تو وہ مکان اتنا تنگ تہا کہ یہہ دونو صاحب اور میم اور بچے بمشکل اوسمین گذران کرتے تہے اور اب مینہ نے اور بہی تنگ کیا ایک چہوٹا سا گاوخانہ وزیر سنگہ نے اڈوارڈ صاحب کے واسطے دو روپیہ مہینہ کو کرایہ لیا اور ایک چارپائی کرایہ لی

جہان صاحب ممدوح نے گذر کی اوس جہونپڑی کے دروازہ مین کوی کیواڑ
یا ٹٹی نہ تہی جسکا جی چاہتا تہا گہس اتا تہا ایک روز ایک رشتہ دار اوس اہیر کا
جو بیج پورہ مین چودہری تہا ایا اوسکا نام رہتا تہا دہ اڈوارڈ ز صاحب پاس ہے
اونکی جہونپڑی مین گیا ادمی عقیل معلوم ہوا صاحب ممدوح نے اوس سے بیان کیا
کہ مجہکو میم صاحبہ اور اپنے بچہ کا جو نینی تال پر ہین بڑا فکر اور رنج ہے اگر تم میرے حال
خستہ پر رحم کرو اور ایک چہٹی لیجاو تو میرے پاس اٹہہ روپیہ ہین مین تمکو دونگا
اور یقین ہے کہ جب تم نینی تال پہنچو گے تو میم صاحبہ تمکو بڑا انعام دینگی اوسنے قبول کیا
اتفاقاً ایک ٹکڑا کاغذ اور ایک ذراسا ٹکڑا سرمہ کی قلم کا صاحب کے پاس تہا
اونہون نے ایک انچ ٹکڑی کاغذ پر اپنی میم کو چہٹی لکہی اور اوسیقدر کاغذ پر مصر
بیجناتہ رئیس بریلی کو ایک خط اسمضمون کا لکہا کہ وہ ہمکو نینی تال پہنچنے مین مدد کرین چہٹی
لکہتے وقت سرمہ کا ٹکڑا ہاتہ سے گر پڑا نہایت خرابی اور پریشانی ہوی کیونکہ وہان
سیاہی اور قلم کا مطلق نشان بہی نہ تہا بڑی تلاش اور تجسس سے وہ ٹکڑا سرمہ
کا ملگیا جب دونو چہٹیان تیار ہوئین تو صاحب نے اونکو دودہ مین ڈبو کے دہوپ
مین رکہدیا تاکہ سرمہ کے حرف پختہ ہو جاوین اور راستہ مین نہ مٹ جاوین دہوپ
مین سکہلاتے وقت ایک کوا اوس چہٹی کو جو اونہون نے اپنی بیوی کے واسطے لکہی تہی

چونچ مین لیکے اوڑ گیا یہہ دیکہہ کر صاحب ممدوح کو جو رنج اندیشہ ہوا اوسکا کیا بیان کیا
جاوے اب اور کاغذ کہان جو دوسری چہٹی لکہی جاوے وزیر سنگہ اونکا وفادار
نوکر یہہ دیکہہ کر اوس زاغ کے پیچہے چلا اور ایک گہنٹہ بہر اوسکے پیچہے خراب ہوا آخر
کار خدا کی مہربانی سے ایک مقام پر وہ چہٹی اوس زاغ کی چونچ سے گر پڑی اور
وزیر سنگہ اوسکو واپس اوٹہالایا صاحب موصوف بہت شکر خدا بجالائے
اور دونو چہٹون کو رہنا کے ہاتہہ روانہ کیا بائیسوین تاریخ جولائی کو ستیارام
برہمن ساکن کسورہ جو ہمیشہ ان صاحبونکے حال پر مہربانی کرتا رہا تہا آیا اور خوشخبری
لایا کہ انگریزی فوج نے نانا ندرات کو شکست دیکر کانپور فتح کرلیا یہہ سنکر صاحبون
کو نہایت خوشی ہوی اور واقع مین اس فتح کو سنکر اب تو لوگ ان صاحبونکی مدارا
خاطرداری کرنے لگے تہا کہ کیسری بہی کسورہ سے ملاقات کے واسطے آیا اور
کنور ہردیو بخش نے بہی اپنے سالہ کو خبر کے واسطے بہیجا اوڈوارڈز صاحب نے کہلا
بہیجا کہ اس گانو مین ہمکو نہایت تکلیف ہے ہردیو بخش سے امید ہے کہ وہ ہمکو
پہر کسورہ گانو مین رہنے کی اجازت دے سنیچر کے روز ۲۶ جولائی انکو اجازت
پہر کسورہ مین جاکے رہنے کی ملی پانی چارون طرف گانو کے محیط تہا لہذا ایک
ہاتی اور ایک کشتی ہردیو بخش نے انکی سواری کے واسطے بہیجی شام کو اوسی تاریخ یہہ دونو

صاحب معہ میم صاحبہ اور بچونکے روانہ ہوئے اور نو بجے رات کو کسورہ
مین پہنچے اور اپنی قدیم جگہہ مین ٹہیرے ریج پورہ مین جہان یہہ صاحب دو ہفتہ
تک مقیم رہے تہے بڑے بڑے رنج اوٹہائے نہ رہنے کا ارام تہا اور نہ کہانے
کا ایک ذرا سا دودہ اور چند پوری کہانے کو ملتی تہین اور اتوار کے دن دودہ بہی
نصیب نہین ہوتا تہا کیونکہ اوس روز گانو کے ادمی دودہ غیر شخص کو نہین
دیتے تہے اگرچہ کسورہ گانو مین بہی گاوخانہ کا مکان انکا مسکن تہا لیکن تاہم ریج پور
کے مکان کی نسبت اسکو محل شاہی کہنا چاہیئے کیونکہ پیر پہیلانے کو تو اسمین جگہہ تہی
جس روز یہہ صاحب اس گانو مین واپس پہنچے بیروبن صاحب کا چہوٹا بچہ جو
چند روز سے بیمار رہتا مر گیا اوسکو اخیر شب مین ایک درخت کے نیچے دفن کیا
اتوار کے روز دوسری اگست کو وہ شخص جسکو بتاریخ ۲۰ جون اڈوارڈز صاحب
نے بدایون کی راہ نینی تال اپنی میم صاحبہ کے پاس بہیجا تہا واپس ایا اوسنے
صاحب سے اپنا احوال بہ اختلال اسطور پر بیان کیا کہ بدایون مین خاص ایکی
اردلی کے چپراسی مسمی حسینی نے مجہکو گرفتار کیا اور نواب کے پاس جو خان
بہادر خان کی طرف سے بدایون مین حکمران تہا لے گیا نواب نے میری چہٹی
چہین لی اور مجہکو خوب پیٹ کے مقید جیلخانہ کیا بارہ روز تک قید رکہا اور بیڑی

سختی کی آخر کو مجھکو اس شرط پر کہ پہر کسی انگریز کی طرف سے کبھی چٹھی نلیجاؤ
چھوڑ دیا جب وہانسے رہا ہوا تو فرخ آباد کے راستہ اپکے پاس آنا چاہا جب
فرخ آباد بیس میل کے فاصلہ پر رہا تو نواب فرخ آباد کے سپاہیون نے اس گمان
سے کہ مین انگریزونکا جاسوس ہون پکڑ لیا اور فرخ آباد بھیجدیا جہان تین ہفتہ
تک مقید رہا کل تاریخ شام کو چھپے دار وغہ جیلخانہ نے اٹھہ آنہ جو میرے پاس تھے لیکے
چھوڑ دیا اوسوقت مینے دیکھا کہ تین شخص جو انگریزی چٹھی لیئے ہوئے آگرہ سے جاتے تھے
اور نواب کے سپاہیون نے اونکو گرفتار کیا تھا پریٹ کے میدان مین نواب کے
حکم سے توپ سے اوڑائے گئے کل ضلع بدایون اور اون اضلاع مین جہان
مین گذرا بڑی پریشانی اور خرابی مین پایا گانو ہر روز لٹتے ہین اور جلائے جاتے ہین سڑک
پر کوئی آدمی نہین چلتا اور جو چلتا ہے تو اوسکی زندگی اور اسباب کا کچھہ ٹھکانا نہین ہے
خاص بدایون مین مابین ہندو اور مسلمانون کے لڑائی ہوئی اور مینے کئی سر ہندون
کے لکڑی پر لٹکتے ہوئے بدایون مین دیکھے تمام عملہ کچہری اور پولیس بدایون نے
خان بہادر خان کی نوکری کرلی ہے وہ پیر سال سررشتہ دار فوجداری بدایون جو چالیس
برس سے نمکخوار سرکار رہا مجسٹریٹ بدایون بن بیٹھا اور کوتوال بدایون بھی باغیون کی
طرف سے کلکٹر مقرر ہے + اسی تاریخ اگست کو مسٹر جونز صاحب جو قتل فتح گڈھ

سے بہزار دشواری زخمی ہوکے بچ گئے تھے اور ہردیو بخش کے ایک گانو مین
پوشیدہ تھے بالکل برہنہ ایک چیتھڑا کمر سے لپیٹے ہوئے مردہ صورت ان دونو
صاحبو نسے آن ملے منگل کے روز چوتھی اگست اڈوارڈز صاحب کو بڑی خوشی
ہوئی رہنا جسکو ربچ پورہ سے نینی تال اپنی بیوی کے پاس بہیجا تہا کامیاب
واپس آیا اور میم صاحبہ کی چہٹی مورخہ ۲۷ جولائی لایا قبل چہٹی کہولنے کے صاحب
ممدوح ہزار ہزار شکر خداوند تعالی کا بجالائے اوسوقت کی خوشی کا بیان نہین
ہوسکتا جس تاریخ سے صاحب نے اپنی بیوی اور بچہ کو بدایون سے نینی تال روانہ
کیا تہا اونکی ابتک کچہہ خیر وخبر نہین ملی تہی رہنا نے بیان کیا جب مین پہاڑ پر پہنچا تو
دیکہا کہ میم صاحبہ سیاہ ماتم کی پوشاک پہنے ہوئی بیٹھی تہین لیکن فی الفور چہٹی
پاتے ہی سفید پوشاک پہن لی اور اپکی خیر خیریت سنکر اونکو روح تازہ حاصل
ہوئی + اس چہٹی سے صاحب کو معلوم ہوا کہ دہلی عنقریب فتح ہونے والی ہے
اور نینی تال بالکل محفوظ ہے اور اگرہ مین بہی امن وامان ہے اور پنجاب مین
بہی بخوبی انتظام ہے پانچوین اگست کو ٹہاکرون نے صاحبونکو اجازت دی
کہ چونکہ گانو کے چارونطرف پانی عمیق محیط ہے تو کوی بیگانہ یا جاسوس یہان
نہین اسکتا آپ بیشک دشمنوں چہل قدمی کے واسطے نکلا کیجے اس اجازت سے

ان بیچارے قیدیون کی جانمین جان آئی لیکن چندروز بعد پہر اخبار متوحش آنے
لگے اوران لوگون کو پہر گانو والون نے باہر جہونپڑے سے نہ نکلنے دیا اڈوارڈز
صاحب اپنے وقایع مین احوال اپنے پوشیدہ رہنے اور اوقات بسری کا اس
گانو مین اسطور پر لکہتے ہین — صبح ہوتے ہی قریب چار بجے کے مین اوٹہتا تہا اور
بعد نماز صبح جہان گاہ اور جس رات کو نیند نہتی تہین جاتا یا تو کچہہ چہل قدمی کرتا یا کسی
لکڑی یا پتہر پر بیٹہہ کر صبح کے وقت کی دعائین پڑہتا جب دہوپ چڑہتی اور گرمی ہو
جاتی تو مین اپنے گہاٹ کے اندر چارپائی پر جا پڑتا قریب دس بجے کے ہم سب اکٹہے ہو کر
خداوند کی بندگی بجالاتے اور انجیل شریف پڑہتے تب کہانا کہاتے کہانیکو چپاتیان
ملتی تہین جنکو چاہ کے ساتہہ کہاتے چاہ ہمکو اتفاقیہ بہت سی ملگئی تہی وہ چاہ
صاحب جج بہادر فتحگڈہ کی تہی جب وہ دہرم پور سے فتحگڈہ واپس گئے تو بکس
چاہ کا چہوڑ گئے تہے جو ہمارے ہاتہہ آگیا گرمی اور شعاع افتاب اور مکہیان اسقدر
ستاتین کہ جان سے تنگ تہے شعاع افتاب اور مکہیون کے روکنے کے واسطے
مین اپنا کمبل دروازہ مین جسمین کیواڑ نہ تہے لٹکا دیتا تہا بعد ازان پہر انجیل
پڑہتا رہتا تہا خدا کی مہربانی سے بردن صاحب کی میم کے پاس بکس مین ہمکو
تہی سہ پہر کو تین بجے وزیر سنگہ کے ساتہہ ہندوستانی زبان مین عبادت کرتا تہا

اور کچھہ حصہ انجیل کا اوسکے سامنے پڑہتا تہا پانچ بجے شام کو اکثر نہاتا تہا جب شام ہوتی
تو چارپائیوں پر بیٹھہ کر کہانا کہا لیتے تہے اسوقت ہمکو قدرے چانول اور چپاتی اور
کدو وغیرہ کی ترکاری ملجاتی تہی اور بعض روز تہوڑا گوشت خرید لیتے بعد کہانا
کہانے کے ہم اپسمین بیٹھہ کر باتین کرتے یا گہر سے باہر نکل کے ٹہاکر سے بات چیت
کرتے جب تہوڑی رات جاتی تو بعد نماز شام چارپائیون پر پڑ رہتے ـــ پہر کے روز
دسوین تاریخ اگست کو خان سنگہ ملازم مصر بیجناتہہ رئیس بداون کا اڈوارڈز
صاحب کے پاس پہنچا اور علیحدہ بیان کیا کہ میرے آقا نے مجھے آپکی خبر خیریت کے واسطے
بہیجا ہے اور مین بڑی دشواری سے یہان آپکے پاس پہنچا ہون میرے آقا نے پانسو روپیہ
کی ہنڈوی فرخ اباد کے ایک ساہوکار پر بہیجی ہے اونکو معلوم تہا کہ اگر آپ زندہ
ہونگے تو خرچ کی نہایت تکلیف ہو گی لیکن اوسنے بیان کیا کہ فرخ اباد سے یہان تک روپیہ
آنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے ٹہاکر کیری کی یہہ صلاح ہوئی کہ دو ٹٹو ناج کے
بہر کے بیچنے کے بہانہ فرخ اباد لیجاوین آمدنی غلہ کو نواب کے ادمی ہرگز نہین روکتے
بلکہ اور اونکو ناج لانے کے واسطے تحریک کرتے ہین اور ناج بیچ کر روپیہ ساہوکار
کی دوکان سے خالی ناج کے تہیلو نمین سیکرلے اوینگے چنانچہ اسی تدبیر سے پانسو روپیہ
فرخ اباد سے اگیا جسکو صاحب نے ٹہاکر کیری پاس جمع کر دیا ـــ ایسے وقت نازک

مین مصر موصوف کی اس مدد سے صاحب ممدوح نہایت احسانمند اور مشکور ہوئے
اور خدا تعالی کا شکر بجا لائے ـــ اکیسوین اگست کو براون صاحب کی چہوٹی لڑکی
بہی مرگئی اوسکو اوہی رات کو ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کیا + اب یہی صلاح
ٹھہری کہ گنگا کے راستہ کانپور جا کے جنرل ہیولاک صاحب بہادر کے کمپو مین شامل
ہو جاوین اور ہردیوبخش نے بہی یہی صلاح دی چنانچہ اتوار کے روز تئیسوین اگست
کو سات بجے صبح کے یہہ دونو صاحب معہ میم صاحبہ اور جونز صاحب اور دونو
بچونکے کشتی پر سوار ہوئے ہردیوبخش نے گیارہ بندوقچی اور اپنے سالہ تہاکر ہنی پال
کو ہمراہ کیا ہردیوبخش بہی چند میل تک سوار ہو کے ہمراہ گیا شام کو ٹہرواپلیا گانوکے
نزدیک پہنچے وہانکا زمیندار دہناسنگہ جو ہردیوبخش کا رشتہ دار تہا حسب فہمایش
ہردیوبخش صاحبون کے ہمراہ ہوا دہناسنگہ نے دو اپنے ادمیون کو کشتی مین باہر
بٹہایا کہ جو کوی راستہ مین اواز دے تو وہ لوگ جواب دین کہ دہناسنگہ کے گہر
کے لوگ گنگا اشنان کے واسطے کانپور جاتے ہین اگر اس جواب سے کوی راضی
نہو تو کہنا کہ دہناسنگہ خود کشتی مین موجود ہین اکثر جگہہ دریا کے کنارہ پر لوگون نے
اواز دیکے روکا اور دہناسنگہ کے ادمیون نے اسیطور پر جواب دیا ایک بجے کے
قریب کشتی مہندی گہاٹ پہنچی یہہ ایک بڑا گہاٹ مابین فرخ اباد اور اودہ کے ہے

وہان باغیون کا بڑا خوف تہا لیکن چونکہ بادل کے سبب سے ماہتاب چہپ گیا تہا
اور اندہیرا ہوگیا تہا اور دریا بہی بڑے زور سے جارہا تہا اسی باعث سے
کشتی چپ چاپ اس جگہہ سے جلد نکل گئی اور گیارہ بجے منکے ٹہو پہنچی وہان
وہنا سنگہ نے صاحبون سے کہا کہ اب آپ اپنے ملک مین آن پہنچے یہہ اوسنے
کہا ہی تہا کہ ایک شخص نے کنارہ دریا سے اوازدی وہنا سنگہ نے پوچہا کہ تم کون
ہو اوسنے جواب دیا کہ مین جتا سنگہ کے بیٹے کا سپاہی ہون اور فتح پور را سی
سے نانا صاحب کا اسباب لینے کو ایا ہون جو وہ ٹہور سے بہاگتے وقت چہوڑ گئے
تہے وہنا سنگہ نے بہت خوش ہوکے جواب دیا کہ بہت خوب ہوا کہ نانا صاحب
اور اوسکے دوست جتا سنگہ کی فوج نے پہر ٹہور کا قبضہ کرلیا اور انگریزونکو نکال دیا
جب کشتی ٹہور سے نکل گئی تو کانپور نظر ایا کانپور دیکہہ کے صاحبونکو نہایت خوشی
ہوئی اور امید زندگی قوی ہوئی لیکن یکایک طوفان کا ایسا جہوکا ایا کہ وہ کشتی
کو کنارہ اودہ کی طرف لیگیا جہان باغیون کا لشکر مقیم تہا اوسوقت امید زندگی
پہر منقطع ہوگئی لیکن خدا کی مہربانی سے باد تند موقوف ہوگئی اور کشتی کو ملاح
لوگ پہر کانپور کی طرف کہینچ لائے اور تہوڑے عرصہ مین پرانے میگزین کانپور مین
پہنچے وہان پر سکہونکا پہرہ تہا اونکو کبہی یقین نہ تہا کہ اس کشتی مین کوئی فرنگی ہوگا

اسواسطے اونہون نے بندوقین سنبہالین اور چاہتے تہے کہ فیر کرین لیکن وزیر سنگہ نے پنجابی زبان مین کہا کہ اس کشتی مین صاحب لوگ ہین اسوقت سکہہ سپاہی اور اونکے افسر کشتی کے نزدیک صاحبون کے پاس آئے اور اونکو دیکہہ کے نہایت خوش ہوئے اور کہا کہ کشتی کو اگے لیجاؤ تہوڑی دور پر جہان وخانی کشتی کہڑی ہے ہمارا لشکر پڑا ہوا ہے ادہے گہنٹہ کے عرصہ مین اوس گہاٹ پر کشتی جا پہنچی اسطور پر خدا کے فضل سے یہہ دونو صاحب کلکٹر یعنی ولیم اڈوارڈز صاحب بہادر کلکٹر بداون اور پروبن صاحب بہادر کلکٹر فرخ اباد معہ اپنی میم اور بچون اور جونز صاحب بہادر جو دوسری اگست کو اونکے ساتھہ کسورہ گانو مین آن ملے تہے بخیریت تمام ۳۱ اگست کو دو بجے دنکے بعد اوٹہانے ان تکالیف بیشمار کانپور پہنچ گئے اور گہاٹ سے اوترکے شرر صاحب کلکٹر کانپور کے ڈیرہ مین گئے شرر صاحب انکو زندہ دیکہہ کے اسقدر خوش ہوئے کہ جسکا بیان نہین اور اونکی طرح سے خاطرداری کی

سرکشی مرادآباد

ملک روہیلکہنڈ مین شہر مرادآباد دہنے کنارہ رام گنگا پر میرٹہہ اور بریلی کے

وسطمین واقع ہے جسمین قریب ساٹھہ ہزار باشندونکے رہتے ہین زمانہ فساد کے
وقت چھاونی مراداباد مین جو شہر سے مغرب کی جانب ہے ۲۹ نمبر کی پلٹن
مقیم تھی جسنے اوایل زمانہ سرکشی مین اچھی اچھی خدمات کین اور بہروسا پڑتا تھا
کہ وفادار اور نمک حلال رہے گی ۔ ۱۸ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو مراداباد مین خبر
پہنچی کہ پانچ میل کے فاصلہ پر وہینے کنارہ دریا گورگن پر بینسوین پلٹن کے
بہت سے سپاہی جنہون نے میرٹھہ مین بغاوت کی مسلح اور معہ خزانہ پڑے ہین
رات کے وقت یہہ خبر معلوم ہوئی کمال تاریکی تھی لیکن اوسیوقت گیارہ بجے رات
ایک کمپنی ۲۹ وین پلٹن کی معہ تینس سوار بسرداری صاحب جج بہادر اور صاحب
مجسٹریٹ بہادر اونکی سرزنش کے واسطے روانہ ہوئی اور ڈاکٹر صاحب بھی
ساتھہ تھے مقام دشمن پر پہنچکر اونپر ایک حملہ کیا ایک ادمی اونکا مار ڈالا اور
سب گہوڑے اور خزانہ اور ہتیار اونکے لے لئے دس ہزار روپیہ ہاتھہ لگا اور اٹھہ
ادمیون کو قید کیا اور باقی تاریکی شب کے باعث سے جنگل مین بھاگ گئے
دوسری روز ۱۹ تاریخ کو بہت سے سپاہی جو رات کو بھاگ گئے تھے چھاونی
مراداباد مین آئے اونمین سے ایک کو ایک سپاہی پلٹن ۲۹ متعینہ مراداباد نے
مار ڈالا اور باقیونکو قید کرلیا ۔ جو شخص مارا گیا وہ حوالدار تھا اور اوسکا ایک رشتہ دار

مرادآباد کی پلٹن مین تہا اوس شخص کو اس جمعدار کے مرجانے سے رنج ہوا اور اوسنے
قریب سوا سو میون پلٹن کو جو بدمعاش اور فسادی تہے ترغیب دیکے جمع کیا اور
جیلخانہ پر جا کے اوسکو توڑ دیا اور سب سپاہیان پلٹن ۲۰ پلٹن کو جو وہان مقید تہے
رہا کیا اور اونکے ساتھہ چہہ سو قیدی جو جیلخانہ مین تہے چہوٹ گئے باقی پلٹن مرادآباد
نے یہہ حال دیکہہ کے فی الفور سرکار کی مدد کی اور تیار ہوکے قریب ڈیڑہ سو قیدیونکو پکڑا
اور اکثر قیدی خود بخود بہی آگئے عموماً پلٹن کے لوگ اس واقعہ سے بہت رنجیدہ خاطر
ہوئے اور اپنی پلٹن کے ان بدمعاشون کی اس حرکت بیجا سے بہت ناخوش ۲۲
مئی کو خبر ملی کہ ایک گروہ مسلمان جہادیونکا رامپور سے جمع ہوکے بائین کنارہ رامگنگا
پر مقیم ہے اور مفسدین اور مولوی مرادآباد سے صلاح اور مشورہ کرتے ہین یہہ
سنتے ہی صاحب جج بہادر معہ دو افسران فوج اور سپاہیان پلٹن اور سواران
اونکی سزا کے واسطے چلے اور اونکو پریشان اور متفرق کردیا ایک شخص نے ایک
شمشیر برہنہ لیکے صاحب کے سر کی طرف چہوڑنا چاہا لیکن ایک سپاہی نے اوسی وقت
دوڑ کے اوس شخص کو مارڈالا اور صاحب جج کی جان بچائی سرغنہ جہادیان شہر ملین
پولیس کے سپاہیون کے ہاتہہ سے مارا گیا سنیچر کے روز ۲۳ تاریخ خبر ملی
کہ دو کمپنیان پلٹن سفرمینا کی روڑکی سے بغاوت کرکے معہ اسباب لوٹ مرادآباد

کی طرف آتی ہین اوسیوقت دو کمپنیان بلٹن ۲۹ معہ دو توپون کے تیار ہو کے چلین باغیون نے یہہ خبر پاکے جلد دریا پار ہو کے ترائی کی طرف کافور ہونا چاہا لیکن جنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر نے کل چار سوار ونکے ساتھہ جاکے اونکو روک رکہا جتنے مین فوج پہنچ گئی اور اونسے سب ہتیار چہین لئے جملہ اسباب لوٹ لے لیا اور وہ بالکل مفلس ترائی کی طرف بہاگے غرض اسیطرح پر ۲۹ بلٹن مرادآباد کی کارخیر خواہی کرتی رہی لیکن جب خبر سرکشی بریلی مراداباد مین پہنچی تو اونہون نے بہی رنگت بدلی اور ۳ جون کو وہ بہی علانیہ باغی ہو گئے تب لاچار سب حکام ملکی اور فوجی ضلع کو چہوڑ کے میرٹھہ اور نینی تال کی طرف چلے گئے یہہ احوال چہٹی مرقومہ ذیل صاحب مجسٹریٹ بہادر مراداباد سے معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی جناب مسٹر ساندرس صاحب بہادر مجسٹریٹ و کلکٹر مراداباد بنام قایم مقام سکرتری گورنمنٹ اضلاع شمالی و مغربی

کمال تاسف اور رنج کے ساتھہ واسطے اطلاع دہی گورنمنٹ رپورٹ کرتا ہون کہ ۳ جون ۱۸۵۷ع کو جملہ حکام انگریزی ملکی اور فوجی اور تمام عیسائیونکو ضرور ہوا کہ مراداباد سے میرٹھہ نینی تال کی طرف بہ تعجیل تمام چلے جاوین یہہ تدبیر اوسوقت عمل مین آئی جبکہ یہہ بخوبی معلوم ہوگیا کہ اب زیادہ رہنے سے کسی طرحکا فایدہ متصور نہین بلکہ

جس حالت مین کہ ۲۹ وین پلٹن معہ کمپنی توپخانہ برملا نمکحرام اور سرکش ہوگئی اور جنکی
خاص حفاظت مین خزانہ سرکاری تہا اونہون ہی نے اوسکو لوٹ لیا اس
صورت مین مرادآباد مین مطلق رہنے کا گذر نہ تہا اور در صورت ٹھہرنے کے غالباً نقصان
جان ہوتا تمام روہیلکھنڈ اور خصوصاً میرے ضلع مین بدعملی اور بدنظمی کمال ہوگئی
اور ضلع رامپور کے مسلمانون کے اطوار بدل گئے اور آمادہ فساد ہوئے اور
اسکے ساتھہ دو روز پہلے خبر سرکشی بریلی بہی پہنچ گئی اور معلوم ہوا کہ انگریزی افسر
اوس جگھہ قتل ہوئے ان سب باتون نے ہمکو آگاہ اور ہوشیار کیا کہ اب زیادہ
مرادآباد مین اپنی جگھہ پر قایم رہنا ممکن نہین ہے اور ٹھہرنے مین کوئی صورت فایدہ
سرکار یا پاس عزت اپنی کا نہین بلکہ اگر کوئی تدبیر یا کوشش یہان زیادہ
رہنے کی کیجاتی تو جملہ اہل فرنگ کی قتل کا گمان قوی تہا غالب ہے کہ باعث بدعملی
اضلاع دوآب اور شکستگی سلسلہ ڈاک مابین مرادآباد اور جاے صدر جو عرصہ
دو ہفتہ سے وقوع مین آئی اون کوائف اور مشکلات کی اطلاع حضور در باب انتظام
اور برقراری امن حکام مرادآباد کو بعد ۱۹ تاریخ مئی جس روز ایک گروہ سپاہیان
پلٹن ۲۹ نے جیلخانہ توڑ دیا پیش آئین جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر
کو کما حقہ ہو گئی جو جو واقعات میرے ضلع مین وقوع مین آئے اونکی کیفیت معلوم

اور احوال چال و چلن سپاہیان اور رعایا ضلع سے ہر روزہ صدر کو مطلع
کرتا رہا لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بباعث لٹنجانے ڈاک کے ضلع علیگڈھ مین کوی
رپورٹ میری صدر تک نہ پہنچی کیونکہ کبھی کوی جواب مجھکو نہ ملا میری دانست مین
اس موقع پر ضرور نہین ہے کہ مین مفصل احوال اون واقعات کا جو ۱۹ مئی
یعنی ٹوٹنے جیلخانہ سے ۳ اور ۴ تاریخ جون تک جب کہ سب حکام انگریزی ضلع
سے چلے گئے پیش آئے بیان کرون لیکن اتنا لکھتا ہون کہ اوس زمانہ مین کوشش
بلیغ سے لوٹ اور غارتگری جوگوجرون اور میواتیون اور جاٹون نے شروع
کی تھی اوسکا انتظام اور انسداد کیا گیا قیدیون نے جیلخانہ سے رہا ہوکے جا بجا لوگون
مین مشہور کیا کہ جیلخانہ ٹوٹنے کے وقت کل حکام مراد آباد قتل ہوئے اسی باعث
سے اونکو بھی دلیری ہوئی کہ جو ظلم چاہین کرین کیونکہ اونکے خیال مین کوی سزا
دینے والا نرہا کئی مرتبہ حکام ملکی نے بامداد پلٹن ۲۹ ہندوستانی پیادگان
اور رسالہ سواران لوٹیرون اور غارتگرونکی سزا کے واسطے امروہا اور
قریب جوار چکلت اور حسن پور کی طرف مہمین کین اور ان کے باعث سے
اخیر مئی تک ضلع مین بالکل امن اور انتظام ہو گیا اور ہمکو توقع قوی ہوئی کہ طوفان
گذر گیا اور ہم اپنی جگہہ قایم رہین گے ایک گروہ قریب ۶۰ ساٹھہ سپاہیان پلٹن

سفر مینا پر جو میرٹھہ سے بغاوت کر کے اپنے گھر کو جاتے تھے حملہ کیا اور اونکے سب ہتیار
چھین لئے بیس سپاہی پلٹن بستم ۲۰ مظفرنگر کا خزانہ لوٹ کے اپنے اپنے گھر جاتے تھے
اونپر بھی حملہ کیا اور اون سے روپیہ چھین لیا دو سپاہی اونمین سے مارے گئے اور بارہ ۱۲
یا تیرہ ۱۳ قید کئے — بد طالعی سے خبر بغاوت اور قتل بریلی جو اتوار کے روز اسلامی
کو وقوع مین آئی علی الصباح دوسری جون کو مراداباد مین پہنچی — اور نواب رامپور
کے ایک معتمد خاص نے بھی جب ایجا نواب رامپور کے یہہ خبر ہمکو پہنچائی اب پلٹن
کے ادمیون کی طبیعت بھی بدل گئی اور اونکے دل برگشتہ معلوم ہوئے اور اسی طرح
کی تبدیلی بدمعاشان مراداباد کے اطوار سے بھی ظاہر ہوئی تیسری جون کی
صبح کو سپاہیون نے کچہری کے مکانمین جانے سے روکا اور اظہار کیا کہ اگر رامپور کے مفسد
انکر حملہ کرین گے تو یہہ جگہہ پرخطر اور نامحفوظ ہے ۵ ، ۷ ہزار روپیہ جو خزانہ سرکاری
مین موجود تہا اوسکا سپاہیون نے قبضہ کر لیا لیکن سپاہیون کو یقین یہہ تہا
کہ خزانہ مین روپیہ بہت زیادہ ہے اور اسی گمان سے اونہون نے خزانچی کو
گرفتار کیا اور نوابون کے پاس لے گئے اور اوس سے کہا کہ باقی روپیہ کی نشاندہی
کرے والا نہ توپ سے اوڑا دین گے مین حکمت عملی سے خزانچی کے چھوڑانے
مین کامیاب ہوا لیکن جو سپاہی کہ بہت امادہ فساد تھے اونہون نے میرا ا

ولسن صاحب جج کا راستہ روکا بلکہ بندوقون پر ٹوپیان چڑہا لین اور چاہتے تہے
کہ ہمکو مار ڈالین لیکن افسران ہندوستانی دوڑ پڑے اور سپاہیون سے کہاکہ
تمنے قسم کہائی ہے کہ اپنے انگریزی افسرونکو کسی طرح کا زیان نہ پہنچاوین گے غرض
اونکو سمجہاکے اونہین ہمارے مارنے سے باز رکہا جبکہ سپاہیان بلیٹن اور رکوبتہ
نے سرکاری خزانہ اور افیون اور صندوق وغیرہ کا قبضہ کرلیا اور اہلکار پولیس بہاگ
کے روپوشس ہوگئے اور معلوم ہوا کہ بدمعاشان مرادآباد ہم پر حملہ اور ہوا چاہتے
ہین تو اسحالت مین ہمکو ضرور ہوا کہ یہان جلد مراجعت کی تدبیر کرین چنانچہ ہمنے اون ہندوستانی
افسران رسالہ کو جو اپنی رجمنٹ سے چہٹی لیکے آے تہے طلب کیا اور اونسے اپنا
ارادہ ظاہر کیا اونہون نے اقرار کیا کہ ہم آپکو اپنی حراست مین میرٹھ بخیریت تمام
پہنچاوین گے چنانچہ اکثرون نے اپنا اقرار پورا کیا اور ہمین میرٹھ پہنچا دیا اور بجلدو
اس خیرخواہی کے اون سب کی ترقی مدارج ہوی مسٹر جے سی ولسن صاحب جج
مرادآباد اور مسٹر سے اس کیمبل صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور ڈاکتر ایچ ایم کینن
صاحب سول سرجن اور رمین مع اپنی اپنی بیویون کے میان بخیریت تمام پہنچ گئے اور
ایک شخص ولایتی گولہ انداز مسمی گرین نوکری سے جو موقوف ہوگیا ہے وہ بہی
ہمارے ہمراہ آیا افسوس ہے کہ ابتک ہمین باقی افسران اہل فرنگ مرادآباد کی

خبر نہین ملی ہے ہمنے افسران پلٹن ۲۹ کو اپنے ارادہ میرٹھہ جانے مطلع کیا اور انسے
کہلا بہیجا کہ وہ ہمارے ساتہہ چلین بلکہ انکے انتظار مین ہم ایک گہنٹہ تک ٹہیرے رہے
اور پل گنگا پر بہی جو مراداباد سے چار میل ہے تہوڑی دیر تک انکا انتظار کیا لیکن
کوئی افسر ہمارے ساتہہ نہ آیا اکثر افسرون نے نینی تال کی طرف جانیکا ارادہ کیا تہا اور
مجہے امید یہہ ہے کہ سب افسر مع تین یا چار میمون کے جو مراداباد مین تہے نینی تال کی
طرف چلے گئے ہین وہان پر توقع یہہ ہے کہ ۶۶ وین پلٹن گورکہہ وفادار رہیگی اور اون
صاحب لوگون کی جنہون نے وہان پناہ لی ہے حفاظت کری گی + قبل از ختم کرنے
اس چہٹی کے مجہپر فرض ہے کہ مین اون صاحبون کی شکرگذاری جنہون نے اس
زمانہ نازک مین میری مدد کی ہے اور شریک رہکر نہایت محنت اور کوشش کی
اداکرون + اگرچہ ایک عہدہ دار کی لیاقتون پر جسکا مرتبہ مجہسے کہین زیادہ ہے
اپنی راے لکہتے ہوئے مجہکو لحاظ اتا ہے لیکن یہہ بہی میری طبیعت کو گوارا نہین
ہوتا کہ مین اپنی ممنونیت اور شکرگذاری جو میرے دل مین مسٹر ولسن صاحب جج
مراداباد کی طرف سے بہری ہوی ہے ظاہر نکرون انہون نے میری ہمیشہ
بڑی مدد کی اور صلاح بتاتے رہے ۲۹ وین پلٹن کے سپاہیون کے دلون کو
اونہون نے تسخیر کر رکہا تہا اور اونسے اکثر اونکی لین مین جاکر تقریر اور گفتگو

کیا کرتے تھے شجاعت اور کمال بے خوف و خطر ہو کے کام کرنا اونکی ایک بڑی
صفت ذاتی ہے جسکو اونہون نے کل زمانۂ فساد مین ظاہر کیا مین اپنے جنٹ مجسٹریٹ
مسٹر جے سی کیمبل صاحب کا بھی نہایت مشکور اور ممنون ہون اونہون نے
غارتگرون کی تنبیہ اور سزادہی مین کوشش بلیغ کی اور ہمیشہ بڑی مستعدی
اور دل سے میری مدد کرتے رہے جب باغی پلٹن سفرمینا کے آدمی میرے ضلع
مین آئے تو اول انہی صاحب نے جاکے اونکا سراغ لگایا اور کل چار سوارون سے
اونکو روکے رکھا جبتک کہ ہم فوج لیکے پہنچ گئے + ڈاکٹر کینن صاحب سول سرجن
مرادآباد بھی صرف اپنے ہی کام مین مستعد اور مشغول نہ رہے بلکہ جنگی خدمات
بھی اونسے نمایان ہوئین ہر مرتبہ جب فوج لٹیرون اور غارتگرون کی سزا کو
جاتی تھی تو ڈاکٹر صاحب موصوف ساتھ جاتے تھے علاوہ ازین کیمبل صاحب کے ساتھ
دو سو سوار بھرتی کرنے مین جنکی اجازت مجھکو صاحب کمشنر سے حاصل ہو گئی تھی
کوشش بلیغ فرمائی + کپتان وش صاحب اور کپتان فیڈی صاحب افسران
پلٹن ۲۹ وین کی عمدہ خدمات کو بہت تعظیماً اور ادب کے ساتھ لکھتا ہون کہ
موصوفین نے کوئی دقیقہ اپنی پلٹن کے سمجھانے مین باقی نرکھا اور دو ہفتہ تک
برابر اپنے سپاہیون کے ساتھ رہے اور سوئے اور پلٹن کے با انتظام اور باقواعد

رہنے مین جہان تک ممکن ہوسکا کوشش کی + اگر فوج بریلی وفادار رہتی تو ۲۹ وین
پلٹن بہی سرکار کمپنی سے نمکحرامی نکرتی -- مجھے امید ہے کہ افسران متعلقہ مراداباد
کو جو بہہ اشد ضرورت ضلع چہوڑنے کی پڑی اس الزام سے گورنمنٹ اونکو بری فرمائے
گی میرا دل گواہی دیتا ہے کہ مینے اپنے علاقہ کو ایک لمحہ پیشتر ہی نہین چہوڑا بلکہ اوسوقت
وہانسے ہٹا جب کہ مین بالکل لاچار ہوگیا اور دیکہہ لیا کہ اب کوئی صورت نفع سرکار یا بہتری
خلایق کی نرہی اس صورت مین متوقع ہون کہ سرکار مجکو اس جرم کا ملزم کہ مینے اپنے
عہدہ کے فرایض ادا کرنے مین غفلت کی نہ ٹہیرادیگی

خلاصہ چہٹی پوستماسٹر صاحب مراداباد

مسٹر پول صاحب جو لفٹننٹ وارک صاحب کے ساتہہ رہتے تہے بدست
مسلمانان شہر کے ہاتہہ سے زخمی ہوے + چوتہی تاریخ جون کو سپاہیان نمکحرام
نے اونکو اور مسٹر ہل صاحب کو معہ دیگر عیسائی انگریزی نویسون کے قید کیا اور
لفٹننٹ وارک صاحب معہ اپنی میم کے اوسوقت مقتول ہوئے بعد ازان
مسٹر پول صاحب اور عیسای قیدیون سے یہہ کہا گیا کہ اگر تم مسلمان ہوجاؤ
تو تمہاری جان بخشی ہوگی غرض اونکو جبراً مسلمان کیا اور شہر مین ایک گہر رہنے
کو دیا ابتک مسٹر کچن صاحب معہ عیال واطفال شہر مین پوشیدہ رہتے ہین مگر بند رہے ہین

جون کو جب فوج باغی بریلی مرادآباد مین پہنچی تو مسٹر پول صاحب وغیرہ جو مسلمان
ہو گئے تھے پھر گرفتار اور مقید ہوئے اور مسٹر کچن صاحب کو بھی مسلمانون نے تلاش
کرکے مارڈالا اور اونکے بڑے صاحبزادہ اور اونکے سالہ مسٹر کاربری صاحب
اور پول صاحب اور ہل صاحب اور مک گایئر صاحب اور ڈارلنگٹن صاحب
کو فوج نمکحرام ۱۸ تاریخ جون کو دہلی کی طرف گرفتار کرکے لے گئی اور اونکی میمون
اور بچون وغیرہ کو جو ۳۲ اشخاص تھے مجو خان کے حوالہ کیا فوج باغی نے مجو خان
کو نواب مرادآباد بنایا تھا لیکن جب نواب رامپور کا تسلط ہوا تو نواب رامپور کی
حفاظت مین آئے نواب ممدوح نے اونکی حفاظت کے لئے ایک پہرہ سپاہیان تعین
کیا ہے تاکہ اونکو کوئی نہ ستاوے اور فی کس پانچ روپیہ ماہواری مقرر کر دیا ہے
چنانچہ اب یہہ سب آرام اور امن مین ہین اور دوست مدعا ہین کہ دہلی جلد فتح
ہو جاوے اور روہیلکھنڈ مین پھر سرکار انگریزی کا دخل او قبضہ ہو ۔ تیسری
جون کی شب کو جبکہ تمام افسران اور حکام انگریزی کا اسباب لٹا او بنگلہ اور
مکانات جلائے گئے اوسوقت مین ایک قریب کے گانو مین جا چھپا اور کل مال
اور اسباب اپنا ڈاک خانہ مین چھوڑ گیا لیکن پھر واپس آکر جو دیکھا تو ڈاک خانہ
مین ایک ٹکڑا کاغذ تک کا بھی نہین پایا بلکہ کیواڑ اور چوکھٹین دروازونکی مفسد

لوگ اوکہاڑ کرلیگئے فقط

سرکشی وقتل شاہجہان پور

یہہ شہر بہی روہیلکہنڈ مین واقع ہے اس جگہہ ۲۸ نمبر کی ہندوستانی پلٹن پیادہ مقیم تہی جسنے اتوار کے روز وقت صبح ۳۱ تاریخ می کو ۱۸۵۷ء کو سرکشی کی اوسوقت گرجاگہر مین نماز ہورہی تہی اور سب صاحب لوگ اور میمین عبادت خانہ مین جمع تہین سپاہیون نے گرجاگہر کو گہیرلیا اور اندر گہس گیے پادری صاحب پر اول حربہ کیا لیکن وہ جان سے اوسوقت بچ گئے صرف ایک ہاتہہ اونکا جاتا رہا مسٹر رکٹس صاحب کلکٹر ومجسٹریٹ شاہجہانپور یہہ دیکہہ کر اپنے گہرکیطرف بہاگے لیکن سپاہیون نے تعاقب کیا اور اونکے گہرکے برامدہ مین پہنچکر اونکو قتل کیا پلٹن کے سپاہی صاحب موصوف سے بہت خفا تہے کیونکہ اونہون نے خزانہ سے اونکا پہرہ بدل دیا تہا اس سبب سے کل روپیہ خزانہ کا اون کے ہاتہہ نہ لگ سکا مسٹر لباڈو صاحب انگریزی پولیس خاص چرچ کے اندر مارگیئے اور اونکی بیوی اور بہائی کی میم ایک بینڈ ماسٹر کی ہمراہی مین وہانسے بہاگین لیکن اخیر کو بہت بری طرح ماری گئین کپتان جیمس صاحب حاکم پلٹن مذکور نے سپاہیون کو بہت سمجہایا لیکن کچہہ موثر نہوا جب اونہون نے پیٹہہ موڑی تو فوراً اونکو گولی سے مار دیا پادری صاحب نے معہ انگریزی پولیس

مستر استمہہ صاحب دریا مین اپنے تئین چہپایا شام کے وقت استمہہ صاحب
مستر کٹس صاحب کی کوٹہی کی طرف گئے جہان سپاہیون نے اونکو مار ڈالا اور
پادری صاحب نے اوسوقت چند کسانون کو کہیت مین دیکہہ کر خیال کیا کہ یہہ لوگ
میری مدد کرینگے اسی امید پر وہ دریا سے نکلکے اونکے پاس گئے اور اون سے
کہا کہ اگر تم مجہے کسی جای محفوظ مین پہنچاؤ تو مین تمکو روپیہ دونگا جب اون
نابکارون نے پادری صاحب کے پاس کچہہ روپیہ دیکہا فی الفور اونکو لاٹہیون
سے مارکے گرادیا اونکے چلانے کی اواز ایک پٹہان نے گانو مین سے سنی وہ
اوسوقت مسلح ہوکے وہان ایا اور پادری صاحب کا سر اپنی تلوار سے جدا کیا مستر
استمہہ صاحب جنٹ مجسٹریٹ کچہری کی طرف پناہ لینے گئے لیکن برامدہ مین سپاہیون
نے اونکو گولی سے مار ڈالا ڈاکٹر لولنگ صاحب نے جب ہسپتال سے لوٹ کے
یہہ فساد دیکہا تو وہ معہ اپنی میم صاحبہ اور بچہ کے گاڑی مین سوار ہوکے بہاگے
راستہ مین سپاہیون نے بندوقین ماربن صاحب ممدوح کوچ بکس پر باہر بیٹہے
ہوئے تہے گولی لگتے ہی زمین پر گر پڑے اور اونکی میم صاحبہ کی پیشانی پر گولی
لگی لیکن زندہ اور صاحبون کے ساتہہ جو بچ کے فرار ہوئے تہے جا شامل
ہوئین بعض صاحب لوگ اور میمون نے گرجا گہر کے اندر کمرہ ہی مین اوپر

برج پر اپنے تئین بند کرکے کیواڑ بند کرلیے تہے اور چونکہ اوسوقت سپاہیان باغی کے
پاس بندوقین نہ تہین اور صرف لاٹہیان تہین اس سبب سے کواڑ نہ توڑ سکے اور جلد چہاؤنی
کو اپنے ہتیار لینے گئے + یہہ موقع پاکر جو صاحب لوگ اور میمین وہان تہین باہر نکلین اور جو
گاڑیان اور گہوڑے کہ باہر کہڑے ہوے تہے اونمین سوار ہوکے پوین کی طرف بہاگے پوین
سرحد اودہ مین واقع ہے لیکن شاہجہان پور سے متعلق ہے وہانکے راجہ نے صاحبان مجروح
کو پناہ ندی اور نہایت بدسلوکی سے پیش آیا + مستر جنکنز صاحب جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور
نے پوین پہنچکر ایک چہٹی مستر طامسن صاحب دپٹی کمشنر محمدی کو لکہی اور شاہجہان پور کے
احوال سے اطلاع دی اور درخواست کی کہ جتنا جلد ممکن ہو ہم سب مفرورون کے واسطے
سواری بہیجدو تاکہ ہم محمدی پہنچین + اوسی روز یعنی ۳۱ تاریخ مئی کی شام کو طامسن صاحب نے
یہہ چہٹی پائی اور فی الفور گاڑیان روانہ کین + قبل اس واقعہ کے محمدی مین بہی جو
ملک اودہ مین واقع ہے لوگون کی طبعیتین پہر گئی تہین اور معلوم ہوتا تہا کہ کچہہ فساد ہونے
والا ہے اس مقام مین طامسن صاحب دپٹی کمشنر اور کپتان پاترک اوڑ صاحب اونکے
اول اسسٹنٹ معہ اپنی میم صاحبہ اور ایک بچہ کے موجود تہے اور فوج اوس
جگہہ یہہ تہی دو کمپنیان اودہ کی نوین پلٹن مین سے اور دو کمپنیان اودہ کی جنگی پولیس
پلٹن مین سے اور پچاس سوار جبکہ مستر جنکنز صاحب کی چہٹی محمدی مین پہنچی

اوسوقت طامسن صاحب اور کپتان پاٹرک اور صاحب کو یقین ہوا کہ اب زمانہ نازک
سر پر آن پہنچا اور یقین ہے کہ ۲۸ وین رجمنٹ باغی شاہجہان پور سے بطمع لوٹنے
خزانہ سرکاری محمدی کی طرف آویگی اوسوقت یہہ بات قرار پای کہ کپتان اور صاحب
کی میم کو معہ بچہ راجہ متھولی کے پاس بھیجدین طامسن صاحب ہمیشہ راجہ متھولی کی
بہت خاطر اور تواضع کرتے تھے اور علاوہ ازین قبل شامل ہونے ملک اودہ کے
محروسہ سرکار انگریزی مین کپتان اور صاحب نے راجہ مذکور پر بڑے بڑے احسان
کئے تھے اس صورتمین امید یہہ تھی کہ راجہ مذکور اونکی میم صاحبہ کو بڑی خاطرداری اور
حفاظت سے رکھیگا ــ اور یہہ بھی قرار پایا کہ دونو صاحب قلعہ محمدی مین جو ایک
میل کے فاصلہ پر ہے جا کر رہین قلعہ مین خزانہ سرکاری اور جیلخانہ تھا طامسن صاحب
کو یہہ امید تھی کہ زمینداروں سے مدد لیکے قلعہ کو مستحکم کرینگے اور درصورت حملہ باغیان
سے مقابل ہوینگے لیکن پھر معلوم ہوا کہ قلعہ نہایت بوسیدہ اور شکستہ حال ہے اور
جای محفوظ نہین ہے ۳۱ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کی شب کو کپتان اور صاحب کی میم
بحراست ایک پہرہ سپاہیان پلٹن نہم اور وہ زیر حکم الیشری سنگہ صوبہ دار متھولی
کی طرف روانہ ہوئین سپاہیون اور صوبہ دار نے قبل از روانگی قسم کھائی کہ ہم
میم صاحبہ کی حفاظت مین اپنی جان دینے کو تیار ہین ــ متھولی وہانسے ۲۶ میل تھی

چنانچہ تمام رات چلکے صبح اول تاریخ جون کو میم صاحبہ وہان پہنچین قلعہ متھولی پہنچکر
خبر ملی کہ راجہ صاحب سوتے ہین اور اسوقت ہرگز نہین جگ سکتے دو گھنٹے تک
بیچاری میم صاحبہ انتظار مین رہین بعد اس عرصہ کے راجہ نے اپنا وکیل میم صاحبہ کے پاس بھیجا
اور کہلا بھیجا کہ آپ میرے قلعہ کچیانی مین جو جنگل مین واقع ہے جاکے رہئے وہ جگہہ محفوظ
ہے اور باغیون کو اس جگہہ آپکا سراغ لگانا مشکل ہوگا میم صاحبہ نے اسمین بہت
انکار کیا اور وکیل کو بہت سمجھایا کہ راجہ صاحب اپنے خاص قلعہ متھولی مین پناہ
دین لیکن اونکا کہنا اصلا پذیرا نہوا لاچار میم صاحبہ معہ سپاہیان حراست کچیانی
کی طرف روانہ ہوئین اور وہان پہنچ کے قلعہ مین ایک مقام اونکے اور ایک مقام
سپاہیون کے رہنے کے واسطے تجویز ہوا قلعہ مذکور ایک لق و دق جنگل مین نہایت
خراب و خستہ اور ویران پڑا تھا اور وہان رہنے مین کوئی صورت آرام نہتھی
میم صاحبہ کو اوسکے اندر جاتے ہوئے نہایت خوف معلوم ہوا لیکن راجہ کے آدمیون
نے میم صاحبہ کی دلجمعی کی کہ راجہ صاحب خود آوینگے اور جو چیز آپکے آرام اور آسائش
کے واسطے ضرور ہوگی مہیا کر دینگے چنانچہ اوسی روز شام کو راجہ متھولی میم صاحبہ
کے پاس آیا اور قسمین کھائین کہ مین آپکی نہایت حفاظت کرونگا اور
کبھی ایسے دغا نکرونگا آپ نڈر خوف و خطر اس جگہہ رہئے اور راجہ نے یہہ بھی بیان

کہا کہ مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور نے میرے سب ہاتھی طلب کئے تھے
لیکن میں نے صاحب ممدوح سے یہہ بہانہ کر دیا ہے کہ میرے ہاتھیوں کی پیٹھہ زخمی
ہے لہذا خدمت میں نہیں بھیج سکتا اور یہہ بہانہ میں نے اسواسطے کیا ہے کہ فوج
سیتاپور عنقریب سرکشی کریگی اس صورت میں میرے ہاتھی کہوے جاتے یہہ کہکر راجہ
مذکور متھولی کی طرف روانہ ہوا اور مطلق کوئی چیز ضروری میم صاحبہ کے آرام کے
واسطے مہیا نہ کی بلکہ راجہ نے کہانے تک کو نہ پوچھا اور تمام دن میم صاحبہ کو فاقہ
سے گذرا جب بہت شب گئی تو ایک گانوں سے تھوڑا سا خراب قسم کا کہانا بمشکل
دستیاب ہوا — اب ہم اس احوال کو چھوڑ کے محمدی کا احوال لکھتے ہیں جبکہ
اور صاحب کی میم متھولی کی طرف روانہ ہوئیں تو صبح کو طامسن صاحب اور اور صاحب
معہ فوج قلعہ محمدی کو چلے گئے اس روز اول تاریخ جون تھی دوپہر کے وقت سب
صاحب لوگ اور میمیں مفرورین شاہجہانپور سے محمدی پہنچیں یہہ
آفت زدہ کمال پریشان حالت میں تھے کہ جسکا بیان نہیں ہو سکتا زخمی اور برہنہ
پا تہکے ہوئے بہزار دقت او مصیبت محمدی میں پہنچے جو صاحب لوگ کہ زخمی تھے
انکے زخم میم لوگوں نے اپنی پوشاک پہاڑ کے باندہے تھے — مسٹر طامسن نے
مسٹر کرشچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور کو لکھا کہ جتنی گاڑیاں اور سواریاں ممکن

ہون محمدی روانہ کرو تاکہ سب لوگ یہان سے ستیاپور کی طرف روانہ ہون کیونکہ ستیاپور بہ نسبت محمدی کے جاے امن معلوم ہوتی ہے فی الفور کرسچن صاحب نے گاڑیان اور ڈولیان بحراست سپاہیان محمدی روانہ کین جو تیسری جون کو محمدی مین پہنچین بمجرد پہنچنے کے اون سپاہیون نے جو ستیاپور سے آے تہے مشہور کیا کہ اونکے پلٹن کے دو کپتانون کو انگریزون نے اس جرم مین کہ اونہون نے عیسائی ہونے سے انکار کیا مار ڈالا یہہ مشہور کرکے چوتہی تاریخ جون کو ڈولیان وغیرہ جو اونکے پہرہ مین تہین توڑ پہوڑ ڈالا اوسی تاریخ شام کو جتنے صاحب لوگ اور میمین محمدی مین جمع تہین ستیاپور کی طرف کوچ کیا اور راستہ مین جو ماجرا جانکاہ ان بدذات اور نمک حرام سپاہیون کے ہاتہہ سے عاید ہوا وہ ترجمہ چہٹی مرقومہ ذیل سے معلوم ہوگا اس چہٹی کو کپتان اوٹر صاحب اسسٹنٹ اول ڈپٹی کمشنر محمدی نے اپنے چہوٹے بہائی ایڈولف اوٹر صاحب کو جو لکہنو مین تہے لکہا اور سب سرگذشت جسکے پڑہنے سے چہاتی شق ہوتی ہے مفصل رقم کی اوسکا ترجمہ ہم بہی لکہتے ہین

مقام جنگل متہولی محررہ ہشتم جون ۱۸۵۷ء

میرے عزیز ایڈولف مینے تمکو ایک خط اس مہینہ کی ۴ تاریخ کو لکہا تہا لیکن خوف یہہ ہے کہ اوس خط کو لوگون نے تمہارے پاس روانہ نہین کیا۔

۳۱ مئی ۱۸۵۷ع اتوار کے روز ۲۸ وین پلٹن نے شاہجہانپور مین سرکشی کی اور سپاہی
گرجا گھر مین گھس گئے کلکٹر رکٹس صاحب کو مار ڈالا اور سپنسر صاحب افسر متعلقہ
پلٹن مذکور زخمی ہوئے اور ڈاکٹر صاحب مارے گئے اور جیمس صاحب حاکم پلٹن
مذکور کو بھی پریڈ کے میدان مین گولی سے مار دیا باقی افسر اور اونکی میمین اور بچے
سب ۲۸ اشخاص پوین کی طرف بھاگے لیکن وہانکے راجہ نے اونہین نکال دیا دو
روز رہ محمدی مین پہنچے وہین کمشنر طامسن صاحب اور مینے صلاح کرکے ایلچی کو
متھولی روانہ کیا اور ہم خود خزانہ کی حفاظت کے واسطے قلعہ محمدی کو چلے گئے سوموار کے روز
اول تاریخ جون وقت دوپہر مفرورین شاہجہان پور محمدی مین پہنچے اوسیوقت سے
فوج متعینہ محمدی کے دل برگشتہ ہوگئے اگرچہ مینے اونکے سمجھانے مین بہت کوشش کی
لیکن موثر نہ ہوئی ہر لمحہ آخری کا زمانہ معلوم ہوتا تھا میری کوشش سے سپاہی
تھوڑی عرصہ کے واسطے خاموش ہو رہے چوتھی تاریخ کو پچاس سپاہی جو کہ شیخ حسین صاحب
نے ستیاپور سے میمون اور صاحبون کے لینے کے واسطے بھیجے تھے پہنچے ان لوگون
نے مشہور کیا کہ انگریزون نے اونکی پلٹن کی تمام لائٹ کمپنی کو تہ تیغ کیا اور اسکا
عیوض اب وہ ضرور لینگے یہہ دیکھہ کر مینے ہندوستانی افسران فوج کو بلاکے پوچھا
کہ تم اپنے ارادہ سے صاف صاف ہمکو مطلع کرو اونہون نے بیان کیا کہ ہم ستیاپور جانے

مسٹر سنیڈ صاحب
کپتان سپنسر صاحب مع میم
کپتان لالی صاحب
کپتان سیالمن صاحب
لفٹنٹ ... صاحب
لفٹنٹ ... صاحب
لفٹنٹ ... صاحب
لفٹنٹ اسکاٹ صاحب
لفٹنٹ ... صاحب
لفٹنٹ ... وڈ صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب مع میم
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب
... صاحب

کو مستعد ہین اور اکپو اور ربلاسن صاحب کو بحفاظت تمام لیجاوین گے او باقی
صاحب لوگون اور میمون پر بہی کچہہ زیادتی نکرین گے مینے اس بات کی اون سے
قسم لی اون سبھون نے لچہمن سنگہ جمعدار پر ہاتہہ رکہہ کر قسم کہائی بعد ازان ہم
سب صاحب لوگ معہ میمون اور بچون کے بحراست پچاس سپاہی ستیاپور اور
فوج متعینہ تحمدی ساڑہے پانچ بجے شام کو جمعرات کے روز ستیاپور کی طرف
روانہ ہوئے مینے میمون کو بگی مین اور اسباب کی گاڑیون پر سوار کیا پیشتر
چلنے کے فوج نے ایک لاکہہ اور دس ہزار روپیہ خزانہ سرکاری سے نکال کے
اپنے قبضہ مین کرلیا اور جیلخانہ توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا ساڑہے دس بجے
رات کو ہم ہروان مین پہنچے اور صبح کو جمعہ کے روز پانچوین تاریخ جون کو اورنگ اباد
کی طرف کوچ کیا جب قریب دو کوس چلے تہے کہ فوج نے مقام کیا اور ایک سوار نے
مجہسے کہا کہ جہان تمہاری خوشی ہو چلے جاؤ یہہ سنکر ہم آگے بڑہے اور جتنی جلدی
ہوسکا روانہ ہوئے لیکن دیکہتے کیا ہین کہ ایک گروہ سپاہیان ہمارا تعاقب
کرتا ہوا چلا اتا ہے جب اورنگ اباد قریب نصف میل کے رہا ایک سپاہی نے
لفٹننٹ کے صاحب سے بندوق چہین کے بیچارے پیرال لفٹننٹ شیلز صاحب
کو جو میرے گہوڑے پر سوار چلے جاتے تہے مار ڈالا پہر تو اون جہنمیون نے نہایت

بیرحمی سے قتل شروع کی ہم سب معہ میمون اور بچون کے ایک درخت کے نیچے جمع
ہوکے کھڑے ہوگئے میم صاحبون نے جمع ہوکے خداوند کی بندگی پڑہنی شروع کی
چارونطرف سے گولیان برسنے لگین مین تین منٹ تک ان سب صاحبون کے
ساتھہ کھڑا رہا لیکن بعد ازان مجھکو اپنی میم اور بچہ کا خیال آیا اور اونکی خاطر اپنی
جان بچانی چاہی اور نمکحرام سپاہیون کی طرف چلا گور دین سپاہی نے مجھے آواز
دی کہ صاحب اگر آپ اپنا پستول پہنک دینگے تو مین آپکو بچا لونگا مینے فی الفور
پستول پہنک دیا اور سپاہی مذکور میرے اور اور سپاہیون کے بیچمین کھڑا ہو گیا
اتنے مین اور بہی سپاہی میری مدد کو آن پہنچے اس اثنا مین قتل جاری تہی اور
دس منٹ کے عرصہ مین سب صاحب لوگون اور میمون اور بچونکو مار ڈالا مین
قتل کے مقام سے تین سو گز کے فاصلہ پر تہا کپتان لے سمیٹ صاحب
گھٹنے زمین پر ٹیکے ہوے اور دونو ہاتھہ چھاتی پر رکھے ہوئے میدانمین خداوند
کی بندگی پڑہنے لگے اور اپنے ہتیار علیحدہ رکہدئے سپاہیون نے اول تو اونکے
گولی ماری جب وہ زخمی ہوئے تب دوڑکے اونکو قتل کیا اور بچون کو نہایت
بیرحمی اور قصائی پنے سے ہلاک کیا اسطور پر سوا ایک لڑکے طنبورچی کے اور سب صاحب معہ زن وبچہ
شاہجہانپور اور محمدی کے قتل ہوئے ڈپٹی کمشنر طامسن صاحب اور ہمارے دونو صاحبان انگریزی

نویس بہی مارے گئے تھکر اہون نے اونکے کپڑے تک اوتار لئے اور گیارہ سو روپیہ نقد
جو اونکے پاس تہا لےگیا یہہ روپیہ ہمنے آپسمین تقسیم کرلیا تہا کہ عندالضرورت کام اویگا
اورنگ اباد پہنچکر چند سپاہیون نے مجہے اپنی کو بلالینے کی صلاح دی اور کہا کہ اگر تیار ہو
جاکے ہم تمہین اپنی پلٹن کا افسر بنادین گے مینے جواب دیا کہ مین بلا استمزاج تمہارے
ہندوستانی افسرونکے یہہ امر قبول نہین کرسکتا ہندوستانی افسرون نے سپاہیون
کو سمجہایا کہ صاحب کی جان صرف ہم دو کمپنیون کی اجازت سے بچی ہے نہین معلوم
باقی کمپنیون ہماری پلٹن اور دسوین اور اکتالیسوین پلٹنونکا کیا ارادہ ہے جب تک کہ
اونکی راے نہ معلوم ہو اوس وقت تک صاحب کو بہتر ہے کہ متہولی جائے وہ
مجہکو اونہون نے ایک گہوڑا اور چند کپڑے دئے ایک پہرہ سپاہیان مجہکو اپنی حراست
مین متہولی پہنچا گیا اور ایک خط اپنی طرف سے لکہہ کے مجہے راجہ لونی سنگہ کے
حوالہ کیا مجہے راجہ لونی سنگہ نے ایک کوس کے فاصلہ پر جہان اپنی مقیم ہین
بہیجدیا ہم تمام سنیچر کے روز یہان رہے لیکن اتوار کی صبح کو راجہ کے ادمیون
نے یہہ سنکر کہ باغی لوگ متہولی کو اتے ہین ہمین صلاح دی کہ جنگل کو نکل جاوین
چنانچہ کل صبح سے ہم جنگل مین پڑے ہین گرمی کی نہایت شدت ہے دہوپ
کے بچاو کے واسطے کوئی چیز ہمارے پاس نہین صرف ایک چادر زنان رکہی ہے

منشی ستیارام ہمارے ساتھہ ہماری تکلیفونکا شریک ہے جب مین یہان
ایا تو بلاتی وغیرہ کو علیحدہ کرنا ضرور پڑا چند وفادار نوکر ابہی تک گردوپیش
ہمارے پہرتے ہین ہمارا خدمتگار برتن اور کانٹے لیکے بہاگ گیا راجہ کے ادمی
ہمین کہانا پہنچا دیتے ہین لیکن تم خیال کر سکتے ہو کہ اس حالت مین ہماری کتنی
بہوک ہوگی میری بیچاری میم ولی کی مانند سب شداید او رمصیبتون کی برداشت
کرتی ہین لیکن نقیہہ بدرجہ غایت ہوگئی ہین راجہ نے ہمارے پاس کہلا بہیجا ہے
کہ وہ حتی المقدور ہماری بڑی حفاظت کریگا فوج باغی محمدی اور ستیاپور مین
ستیاپور اور اورنگ اباد کے پہر رہی ہے اور اونکا ارادہ معلوم نہین ہوتا
شاید وہ دہلی کو روانہ ہوگی بعض دہلی جانا چاہتے ہین اور بعض لکہنو تقسیم روپیہ
کا فیصلہ اونمین الیمین ابہی تک نہین ہوا ہے شاید اونمین جہگڑا اور
تنازع پہیلیگا میری راے یہہ ہے کہ آہستہ اہستہ وہ سب اپنے اپنے گہر چلے
جاوینگے تمنے ستیاپور کی قتل کا احوال سن لیا ہوگا اوسمقام سے تین صاحب ایک میم
اور ایک بچہ زندہ یہان بہاگ کر آئے ہین لیکن ہمسے علیحدہ ہین راجہ کی صلاح یہہ ہے
کہ ہم ایک جگہہ اکہٹے نرہین یہہ صلاح اوسکی درست ہے جہان تک مجھے معلوم ہو سکا
اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خلف جکسن صاحب اور اوسکی بہن اور ڈپٹی کمشنر کپتان اشیچن

صاحب کی لڑکی صوفیا یا کرشچین اور بارنس صاحب قتل ستیاپور سے بچکر اس علاقہ مین
پناہ گیر ہوے ہیں اور تیسرے صاحب کا نام مجھکو دریافت نہو سکا راجہ نے کہلا بھیجا ہے
کہ جب فوج باغی یہانسے روانہ ہوجاویگی اوسوقت وہ مجھے لکھنو پہنچا دیگا یہہ چٹھی سر ہنری
لارنس صاحب کو دیکھا دو اور اونسے کہدینا کہ میرا یہان پر رہنا کسیکو معلوم نہین ہے اگر چند
روز مین کچھہ صورت بہتری کی ہوئی تو خیر ہے والا نہ ان مصیبتون کا زیادہ تر برداشت ہونا
غیر ممکن ہے مجھسے جہان تک ہو سکتا ہے مین اون بیچارے مفرورین کے
کھانا وغیرہ بھیجوانے مین بڑی کوشش اور سعی کرتا ہون وے لوگ ایک گھر مین پوشیدہ ہین
لیکن یہہ اونکو اطلاع نہین ہے کہ مین کہان ہون اور مین اونسے ملاقات کرنیکی تدبیر
اسواسطے نہین کرتا کہ مبادا کچھہ افت آوے میرے نہایت عزیز بھائی مینے
تمہین ایک بڑا طویل خط تیسری تاریخ روانہ کیا ہے لیکن چونکہ اوسی روز ستیاپور
مین قتل ہوی اس باعث سے یقین ہے کہ وہ تمہارے پاس نہ پہنچا ہوگا اوس
اوس خط مین مینے تمہین لکھا ہے کہ اگر کوی افت ہم پر نازل ہو تو تم بیچارے لاپائن
اور ڈوگلس کی خبرداری اور خبرگیری کرنا مینے آج سنا ہے کہ دو فرنگی ڈایل کی طرف
بھاگ کے چلے گئے ہین اور جان جیسی صاحب اپنے ہاتی پر سوار ہو کر کسی طرف کو چلے
گئے ہین لکھنو کی طرف پلٹن گورہ کی اتی ہین یا نہین ایک پلٹن گورہ پرگنہ ستیاپور کے

انتظام کے واسطے لسن ہے تاریخ نہم ہین اج صبح اس چھٹی کو تمہارے پاس روانہ نکر سکا
مینے اج ستیارام کی وساطت سے مفرورین پاس چھٹی پہنچی اونکے نام معلوم ہوے وہ
یہہ ہین سر موونٹ اسٹوارٹ جیکسن صاحب اور اونکی بہن اور اونکی لڑکی اور لفٹننٹ
بارنس صاحب اور سارجنٹ میجر مارٹن صاحب اور صوفا یا کدشتچن میرے پاس ایک بارچی
ہے وہ ان بیچارونکو کہانا کہلاتا ہے فوج ابہی تک مہولی ہین ہے اج صبح کو وہ بارادہ
دہلی اورنگ اباد کی طرف گئی تہی لیکن تہوڑی دور جا کے پہر مہولی لوٹ ائی اور لکہنو
کا قصد رکہتی ہے وہ ابہی تک بابت تقسیم لوٹ جہگڑا کر رہے ہین چند گورہ
اونسے سب روپیہ باسانی چہین سکتے ہین سپاہیان ستیاپور کے پاس دو لاکہہ
روپیہ ہے اور محمدی کی فوج کے پاس ایک لاکہہ اور دس ہزار ہندوستانیونکا
خیال ہے کہ مچہی بہون مین بڑا محفوظ مکان ہے اوسمین دشمن کا گذر نہو سکے گا
یہان ہم سخت حالت بیکسی مین گرفتار ہین لیکن سب سے بڑی مصیبت گرمی کی ہے
اج کی تاریخ ساڑہے پانچ بجے معلوم ہوا کہ فوج ابہی مہولی مین ہے اور تقسیم روپیہ کی بابت اپسمین جہگڑا کر رہی ہین
بعض سپاہیون کے پاس اٹہہ اٹہہ اور نو نو سو روپیہ نقد ہے الیگ کہ ضرور اپنے گہر کو چلدینگے
راقم پاٹرک اور ان بیچارے مفرورین کا کیا حال ہوا ولیکن بڑی طویل غم و الم کی داستان ہے جسکو ہم اینده [illegible]
[illegible]

واصلات

جناب عبد اللہ خانصاحب مہتمم مطبع مصطفائی لکھنو عما؎ جناب چاند صاحب بہادر آگرہ عصہ

جناب محمد دراز خانصاحب بہادر ۱۵ر جناب محمد عمر خانصاحب ۱۵ر

جناب حسین علیصاحب جوئنٹ اسسٹنٹ ۱ر جناب رام رچھپال صاحب دار وغہ عما؎

جناب محمد تقی صاحب اجمیر ۸ر جناب نواب محمد سعادتمند خانصاحب بہادر عما؎

جناب راجہ جیکشن داس صاحب ڈپٹی کلکٹر للعہ جناب ہیم لعلصاحب سعداباد عما؎

جناب شیخ ولی اللہ صاحب ٹیوڈ آگرہ ۸ر جناب ناراین جوتسی صاحب عصہ

جناب لالہ جھمن لعلصاحب بریت آگرہ عما؎ جناب کلیان رائصاحب میرٹھ عصہ ۸ر

جناب بلدیو سہائی انگریزی نویس ۸ر جناب لالہ سکھباسی لعلصاحب صدر الصدور ۸ر

جناب بدری نراین صاحب رئیس سکیٹ ۸ر جناب ٹھاکر نند و سنگہ صاحب داروغہ عصہ ۸ر

جناب پنڈت کدارناتھہ صاحب بریلی عما؎ جناب کنور گوپال و دیال صاحب دہلی عما؎

جناب سعید الدین احمد خانصاحب مراداباد عما؎ جناب ترجان لالمارشٹ کوین صاحب بہادر ۱ر

جناب دوارکا ناتھہ صاحب بھرت پور عصہ ۸ر جناب لالہ جھنی لعلصاحب بھرت پور عصہ ۸ر

فہرست کتب موجودہ مطبع مفید خلایق

تاریخ غدر فرخ اباد ۵ر مخمس کربلا ۲ر خالق باری ۲ر دستنبو ۸ر

تضمین گلستان عصہ دیوان نگارین ۴ر قاصدان شاہی ۸ر

ایکٹ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۴ ۔۔۔ سرکلر نمبر ۴ مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۵۴ ۔۔۔
واسوخت ہاشمی ۲ ۔۔۔ مثنوی برق سوزان ۔۔۔ دیوان تفتہ ۔۔۔ ایکٹ نمبر ۱۰ ۔۔۔

ہدایت نامہ مالگذاری ۔۔۔ ہدایت نامہ بندوبست ۔۔۔

کلید گنجینہ امتحان ۔۔۔ قانون جدید نمبر ۸ و سرکلرہای صدر دیوانی ۔۔۔

خرس نامہ ۔۔۔ رسالہ گدہین ۱۰ ۔۔۔ پریم ساگر ۔۔۔

جو صاحب کتب خرید فرمانا چاہین وہ خط معہ قیمت روانہ فرماوین

بوستان مصحح جدید ۔۔۔ آرائش محفل ۔۔۔ صفوة المصادر ۔۔۔ قصائد عرفی ۔۔۔
بوستان دو مصحح ۔۔۔ انشای مادہورام ۔۔۔ انشاء دلکشا ۔۔۔ بہار دانش ۔۔۔

گلستان ۔۔۔ چہار گلزار ۔۔۔

اشتہار معیار الشعرا

مخفی نہ رہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار ہر پندرہویں روز جاری ہوتا ہے
اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو اگرہ مین ہوتا ہے اور غیر طرح اور اوستادان حال
و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی ۴ ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف
قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری رکہتے ہون اپنی درخواست مطبع
مفید خلایق مین روانہ فرماوین

Part IV October 1859

History

Of the

Indian Revolt

By

Mookund Lall G. M. C. B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.

at Moofeed Khulaik Press.

العلم طاقتہ

تاریخ بغاوت ہند

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۹ء

جلد ۱ — نمبر ۵



قیمت ماہواری

یہ کہ کبر کا بدل ہے سزا یہ جفا کی ہے

الفہ و صنفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں منشی شو نارائن کے اہتمام سے چھپی

واصلات

خباب منشی شمر داس صاحب مقام ٹانڈہ سے	
جناب پنڈت پریم نرائن صاحب بہادر دیوان اعظم اسٹیٹ منڈی للعہ	خباب جان برناڈ صاحب بہادر اگرہ سے
خباب پنڈت کدارناتھ صاحب منشی کمشنری دہلی عصہ	خباب سید ولایت علی صاحب تحصیلدار پرگنہ بھدوہی ضلع مرزاپور عصہ
جناب لالہ بنسی دھر صاحب ناظر ناگپور عصہ	خباب لالہ رام پرشاد صاحب سررشتہ دار کلکٹری حیدرآباد عصہ
خباب لالہ منوہر سہائی صاحب تھانہ دار راجہ بندہ عصہ	خباب غلام محمد خان صاحب منشی سیوان الہ آباد عصہ
خباب پنڈت بہاری لال صاحب تحصیلدار کمشنری ضلع انبالہ عصہ	خباب پنڈت کشن لال صاحب تحصیلدار سلام پور ضلع بھڑوچ عصہ
خباب سید محمد تقی صاحب اجمیر عصہ	خباب گلاب چند صاحب چودہری جبل پور عصہ
خباب گوردہن پرشاد صاحب مترجم کلکٹری مرزاپور عصہ	خباب مسٹر ولیم کیمبل صاحب بہادر افسر انجینئر ول بجنور عصہ
خباب مولوی نصر اللہ خان صاحب منصف وغیرہ مچھلی بندر عصہ	خباب چودہری افضل حسین صاحب گورسہائی گنج عصہ
خباب محمد بہادر علی صاحب رسالدار رسالہ اول مقیم بنوں سے	خباب سید محمد حسینی صاحب وکیل ریزیڈنسی حیدرآباد للعہ
خباب محمد علی خان صاحب عرف چھوٹے میاں چھندواڑہ عصہ	خباب ٹھاکر مہندر سنگھ صاحب داروغہ اکبر پور عصہ
خباب حکیم اللہ صاحب گھڑی ساز لشکر وغیرہ سے	خباب سید جمیل الدین احمد صاحب منشی الیکٹر فیروز پور عصہ
خباب سید فرحت علی صاحب تحصیلدار پرگنہ باندہ للعہ	خباب فہیم الزمان صاحب باندہ عصہ
خباب صاحب سید شیخ لعل صاحب مقام سنوت عصہ	خباب رام سہوک صاحب بہادر ملک بلوچستان چھاؤنی سے
خباب فیض محمد خان صاحب گماشتہ ریزیڈنسی حیدرآباد دکھن سے	خباب ولاور خان صاحب بازار ابو العلا گماشتہ ریزیڈنسی حیدرآباد دکھن عصہ
خباب بابو رادھے کشن صاحب ساہوکار دہلی عصہ	خباب بابو گوبند چند صاحب بنارس عصہ

تاریخ بغاوت ہند

حصہ پنجم

بقیہ سرکشی روہیلکھنڈ

پچھلے رسالہ مین ہم لکھ چکے ہین کہ کل صاحبان اور میمین جو شاہجہان پور سے محمدی مین بھاگ کر پہنچین اور وہان سے معہ افسران انگریزی متعینہ محمدی سیتاپور کی طرف چلین تو راستہ مین اورنگ اباد کے قریب سبہونکو سپاہ باغی نے قتل کیا صرف کپتان اوٹر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی بچے تھے چنانچہ وہ متھولی مین اپنی میم پاس چلے گئے اور جنگلون مین پوشیدہ رہے اور سیتاپور سے بھی پانچ اشخاص جنکے نام پچھلے رسالہ مین مندرج ہین قتل سے بچکر علاقہ متھولی مین آن چھپے تھے غرضکہ ۱۲ جون کو محمدی اور سیتاپور کی فوج باغی متھولی سے حسب الطلب نواب علی تعلقدار کے محمداباد کی طرف روانہ ہوئی محمداباد لکھنو سے جانب شمال و مشرق قریب بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے فوج کے چلے جانے کے بعد لونی سنگھ راجہ متھولی نے کپتان اوٹر صاحب کو جنگل سے قلعہ کچیانی مین واپس اکر

رہنے کی اجازت دی اس جگہہ کپتان صاحب مفرورین سیتاپور سے
ملاقی ہوئے اس روز سے یہہ سب صاحب اور میمین اور بچے ساتھہ رہے
کپتان صاحب نے بار بار راجہ مذکور سے درخواست کی کہ ہمکو لکہنو روانہ کردو
لیکن اوسنے ہمیشہ حیلہ اور بہانہ چند در چند کئے اور ان سب صاحب
لوگون اور میمون کو بڑی آفت اور تکلیف مین ڈال رکھا ۵ جولای کو راجہ لونی سنگہ
نے برجیس قدر کے تخت اودہ پر بیٹھنے کی متہولی مین سلامی سر کی یہہ سنکر انگریزون
کو نہایت مایوسی ہوئی اور جبکہ راجہ مذکور نے صاحبون سے یہہ کہلا بہیجا کہ
قلعہ چھوڑ کے جہان چاہو چلے جاؤ اب مین تمہاری حفاظت نہین کرسکتا اسقدر
مایوسی اور پریشانی ہوئی کہ جسکا حد و حساب نہین اسی قید مین جولای کا مہینہ
آخر ہوا راجہ کے ہان سے ان سب صاحبون اور میمون کے واسطے جار
آٹا اور ایک ذرا سا گھی آتا تہا آخر جولای مین راجہ لونی سنگہ نے ظہور الحسن کو اپنا
وکیل مقرر کرکے دربار شاہی اودہ مین ہمراہی تین سو سپاہیون کے روانہ کیا ظہور الحسن
وہی شخص تہا جسکو کپتان اور صاحب نے سفارش کرکے راجہ مذکور کے پاس
نوکر کرادیا تہا اس بدذات نے اس حالت مین صاحب ممدوح کی مطلق خبر نہ لی
بلکہ اونکے ساتھہ کمال نمکحرامی اور دغابازی کی اور لکہنو چلنے کے وقت اپنے آقا

دربارہ ان فرنگی قیدیون کے مصلحت چاہی راجہ نے جواب دیا کہ اگر کوئی صورت
فایدہ کثیر کی متصور ہو تو بلاشک انگریز ونگا میرے ہان پوشیدہ ہونا ظاہر
کرنا مین اونکو لکھنو روانہ کردونگا چھٹی تاریخ اگست کو نولی سنگہ نے صاحبون
سے یہہ کہلا بہیجا کہ فوج لکھنو سے چلی آتی ہے لازم ہے کہ تم سب قلعہ
کچیانی کو چہوڑ کے جنگل مین پناہ لو معلوم ہوا کہ ظہور الحسن نے لکھنو مین جاکر انگریزون
کا پوشیدہ ہونا ظاہر کیا اور درخواست کی کہ فوج اونکو جاکر پکڑ لاوے
غرض ۷ تاریخ اگست کو دس بجے رات کے سب صاحب اور میم اور بچے
قلعہ کچیانی سے نکل کے جنگل کی طرف چلے اور جو مصیبتین اور اشد تکالیف
اس تاریخ سے بیسوین اکتوبر تک جنگل مین اوٹھائین قلم بیان نہین
کر سکتی دہوپ اور مینہ کا بچاو نہ تہا کوئی نوکر کہانا پکانے کو نہ رہا
اور بیماری کی شدت ہوئی کپڑا تن پر نہ رہا اور نہ پیر مین جوتا بیسوین
تاریخ اکتوبر کو نولی سنگہ کے تین سو مسلح ادمی جنگل مین آئے اور ان
بیچارے قیدیون کو لے چلے ظہور الحسن بہی انکے ہمراہ تہا ہر چند صاحبون
نے پوچہا کہ تم ہمین کہان لئے جاتے ہو لیکن کچہہ جواب نہ پایا کپتان اور صاحب
کی میم نے ایک چادر ہمراہ لینے کی اجازت چاہی تب ایک شخص نے

اونکو ایسا مارا کہ وہ زمین پر گر پڑین تہوڑی دور بیر جا کے ظہور الحسن نے سب
صاحبون کے پیرونمین بڑی بڑی بہاری بیڑیان ڈالین اور جہکڑونمین ڈال
کے حکم کوچ کا دیا ۲۶ تاریخ اکتوبر کو یہہ سب قیدی لکہنو مین پہنچے اور قیصر باغ
مین اصطبل کی جگہہ مقید ہوئے پہرہ سپاہیون کا اونپر مقرر ہوا اور اسقدر
سخت اعذاب مین اونکو گرفتار رکہا کہ اوسکا بیان مشکل ہے ۱۶ تاریخ نومبر کو
نو بجے صبح کے یکایک بہت سے سپاہی پلٹن ہندوستانی نمبر ۷۱ قیصر باغ
مین گہس آئے اور ان قیدیون کو حکم دیا کہ اوٹہہ کر سامنے اوین یہہ سب سامنے
آئے تو اوسوقت سپاہی لوگ صاحبان کو گہسیٹ کر لے گئے اور عورتون
کو چہوڑ گئے تہوڑے عرصہ بعد ان بیچاری مظلوم میمون نے اواز بندوقون
کی سنی لیکن بہت روز تک کچہہ احوال نہ کہلا کہ ان صاحبون کا کیا حال ہوا
۶ جنوری کو کپتان صاحب کی میم کو واجد علی نے اطلاع دی کہ سب صاحب
اوسی روز گولیون سے مارے گئے ۲۴ تاریخ نومبر کو صوفیا کرسچین نے
اسی قیدخانہ مین وفات پائی میر واجد علی ہمیشہ سے ان قیدیون پر نظر ترحم
کی رکہتا تہا میر واجد علی سلطان محل کے ہان داروغہ کل تہا برائے نام [illegible]
اوسکے نام تہا اصل مین وہ بیگم صاحبہ سے علاقہ بیچار رکہتا تہا جنرل اوترم صاحب

سنے واجد علی سے اقرار کیا تہا کہ اگر تم باعث رہائی ان میمونکا ہوگے تو تمکو ایک

لاکہہ روپیہ انعام کا ملیگا واجد علی نے قسمیہ اقرار کیا تہا کہ مین اونکی خلاصی مین

کوشش بلیغ کرونگا چنانچہ اول اوسنے یہہ تجویز کی کہ کپتان اور صاحب کی چہوٹی

لڑکی کو کسیطرح سے بچانا چاہئے اسواسطے اوسنے حکیم دربار شاہی کو جو ادمی رحیم

تہا اپنی طرف کر کے یہہ عرض کرایا کہ لڑکی فرنگی بچہ نہایت بیمار ہے اور عنقریب مرجائیگی

چنانچہ چند روز بعد حکیم صاحب نے دربار مین یہہ شہرت دی کہ وہ لڑکی مرگئی اسی

اثنا مین واجد علی نے پہرہ والونکے افسر کو تین سو روپیہ رشوت کے دئے اور ایک

عورت ہوشیار کو نوکر رکہا جو اوس لڑکی کے ہاتہہ اور پیرون کو سیاہ رنگ سے

کپڑے مین لپیٹ کے قیدگاہ سے پیٹہہ پر دہر کے لے گئی اور نہایت زار زار روتی

اور پیٹتی چلی گویا اوسکا بچہ مرگیا ہے قیصر باغ سے صاف نکلگئی کسیکو کسی طرحکا

شک واقع نہوا اول اس لڑکی کو شہر مین راجہ مان سنگہ کے مکان پر لیگئے اور

وہان سے اننت رام وکیل راجہ موصوف نے اوسکو راجہ مذکور کے ایک قلعہ

مین پہنچا دیا اور بعد چند روز کے صحیح و سلامت کمپو انگریزی مین جا پہنچایا

اب جنرل اوترم صاحب عالم باغ سے روانہ ہو چکے تہے اور لکہنو توڑنے کے واسطے

حملہ ہو رہا تہا اور قیصر باغ جہان یہہ دو نو عورتین انگریزی مقید تہین محفوظ

رامن کی جگہہ نہی گولے بہت آکر پڑتے تہے واجد علی نے دونو عورتون کو
ایک ڈولی مین بٹہا کے شہر مین کسی اور مکان پر لیجانا چاہا لیکن صدر دروازہ
قیصر باغ پر سنتری نے ڈولی کو روکا اور کہا کہ جب تک ماتہہ او ربیر عورت
کے ڈولی مین سے نہ دکہادوگے اوسوقت تک یہہ ڈولی باہر نہین جانے پاوگی
واجد علی نے یہہ امر پیشتر سے سوچ رکہا تہا اوسنے ایک چوبدار کو جو کپتان اوٹر
صاحب کی عنایات کا نہایت مشکور او رممنون تہا رشوت دیکے ساتہہ لیا تہا
اوس چوبدار نے اوسیوقت نہایت خفا ہوکے سنتری سے کہا کہ ڈولی مین
بیگم صاحبہ ہین او رزیارت کے واسطے باہر جاتی ہین تم کیونکر اونکی بے پردگی
کرسکتے ہو سپاہی خاموش ہو رہا او رڈولی نکلگئی اگرچہ باغ سے نکلکے راستے
مین ہرطرحکا خوف تہا او رجوق جوق سپاہی او ربدمعاش پہرتے تہے لیکن
خدا کی قدرت سے کسینے کچہہ مزاحمت نہ کی علاوہ ازین شہر پر حملہ انگریزی
ہو رہا تہا اس سبب سے سب بدحواس اور گہبراہٹ مین تہے حوالی شہر
مین جہان سلطان محل او رواجد علی کے سب عیال و اطفال مقیم تہے وہان
پر ان دونو بی بیون کو جاکے رکہا جہان اونکو ہرطرحکا ارام ملا اور کپڑے
وغیرہ اونکو پہنائے گئے اس اثنا مین قیصر باغ اورا ور بڑی بڑی عمارات

قبضہ انگریزی مین الیکن لیکن مولوی احمد اللہ شاہ نے ابھی تک شہر کو بالکل خالی
نہین کیا اور شہر کے قرب مین بڑی فوج سے پڑا تھا اگرچہ مولوی مذکور کو واجد علی
کی طرف سے مدت سے شک تھا کہ وہ انگریزون سے ملا ہوا ہے لیکن اب
اوسکو اس امر کا بالکل یقین ہو گیا تھا اور ۲۰ تاریخ مارچ ۱۸۵۸ع کو اوسے وہ مکان
جہان یہہ دونو میمین اور واجد علی کے عیال اطفال چھپے ہوئے تھے معلوم ہو گیا اور فوج
لیکے اوس مکان کی طرف چلا کہ اسکو قتل کرے واجد علی یہہ سنکر نہایت سراسیمہ ہوا
اور کپتان آؤر صاحب کی میم سے کہا کہ اب ایک چھٹی کسی انگریزی افسر کے پاس جلد لکھیے
تا کہ کمپو مین بھیج دون اگر بہت جلد مدد نہ پہنچے گی تو ہمارا سب کا کام تمام ہوتا ہے
اوسیوقت میم صاحبہ نے ایک چھٹی لکھی جسکو واجد علی کا بہنوئی لیکے چلا تھوڑی
دور چلا تھا کہ ایک جماعت گورکھہ زیر حکم کپتان میکنیل صاحب اور کپتان بوگل
صاحب کے ملی اوسنے اوسیوقت اوس چھٹی کو اونکے حوالہ کیا فی الفور دونو صاحب
اوسکے ساتھہ ہو لئے مولوی بھی اس عرصہ مین قریب آن پہنچا تھا لیکن دونو افسر
بلا تامل گھر مین گھس گئے اور دونو میمون کو پالکی مین سوار کرا کے بہ تعجیل تمام روانہ
کیا اور خود کپتان میکنیل صاحب پالکی کے ساتھہ ہوئے اور جنرل میکگریگر صاحب
کے کمپو کی طرف چلے اور کپتان بوگل صاحب کو مع گورکھہ سپاہیون کے گھر مین چھوڑا

تاکہ وہ واجد علی کے کنبے کو اپنی حراست مین لے اوین یہہ وقت نہایت پرخطر تہا

واقع مین اسوقت ان دونو افسرون انگریزی نے ایسی دلیری اور بہادری کی کہ ہر

ایک سے نہین ہوسکتی غرض افغان وغیرہ ان یہہ دونو افسر معہ دو نو میمون اور

کنبہ واجد علی کے جنرل میلگمر یگر صاحب کے کمپو مین پہنچ گئے دوسرے روز ۲۰ مارچ

۱۸۵۸ع کو دونو میمون کو جنرل اوترم صاحب کے کمپو مین پہنچا دیا اسطور پر کل

مفرورین مین سے جنکے نام اوپر لکہے گئے ہین اور جنہون نے لوتی سنگہ راجہ متہولی

پاس پناہ لی تہی صرف ایک بچہ اور دو میمین یعنی کپتان اور صاحب

کی میم اور مس میڈیلائن جیکسن صاحب کی ہمشیر اور اور صاحب کی

چہوٹی لڑکی بچین اور باقی سبونکو نمکحرامون نے قتل کیا جیسا اوپر مذکور ہوا

سرکشی بجنور

بجنور کے ضلع کی تاریخ سرکشی جناب سید احمد خانصاحب نے جو اوس زمانہ مین

وس جگہہ کے صدر امین تہے اور اب مراد اباد کے صدر الصدور ہین نہایت

عمدہ لکہی ہے اوسمین سے ہمنے بہی انتخاب کیا ہے بارہوین تاریخ مئی کو بجنور

ین میرٹہہ کے فساد کی خبر پہنچی اور ۱۹ مئی ۱۸۵۷ع کو جب مراد اباد کا جیلخانہ نہ

ٹوٹا تو یہہ خبر بہت جلد ضلع بجنور مین پہیلگئی اس خبر کی شہرت سے ضلع مین بہت

بدنظمی ہوگئی اور ہر چہار طرف دیہات مین ہزار ہا گنوار جمع ہونے لگے اور کسیکے
دلمین عملداری کی دہشت باقی نرہی پلٹن سفر مینا کے چند سپاہی جنہونے
روڑکی مین بغاوت کی تہی بیسوین تاریخ نجیب اباد مین پہنچے اور اوسی روز
نگینہ مین جاکے تحصیل کو لوٹا تحصیل مین کل زر نقد اور اسباب سرکاری وس
ہزار تین سو اڑتالیس روپیہ چودہ انہ اور گیارہ روپیہ پائی کا تہا علاوہ اسکے خاص بجنور کا بہی جیلخانہ
ٹوٹ گیا اور ضلع مین بدانتظامی ہر روزہ زیادہ ہوتی گئی تیسری تاریخ جون
شام کے وقت بذریعہ چہٹی معتبر خبر بگڑ جانے بریلی اور مراداباد کی پہنچی محمود خان
رئیس بجنور نے ارادہ فساد کیا اور خود حکومت لینے پر امادہ ہوا اور خوف عملداری
سرکار کا اوسکے دلسے بالکل جاتا رہا کیونکہ جملہ مقامات روہیلکہنڈ بگڑ گئے تہے جب یہہ
معلوم ہوا تو یہی مصلحت ہوئی کہ حکام انگریزی ضلع چہوڑ کے چلے جاوین کیونکہ کوئی
صورت انتظام کی نرہی تہی اور نہ معتمد فوج صاحب کلکٹر بجنور کے ہاتہہ مین تہی
اور نہ عنقریب ہاتہہ انیکی توقع تہی چنانچہ ساتوین تاریخ جون کو جناب مسٹر الگزنڈر
شیکسپیر صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بجنور بنظر دور اندیشی خط مرقومہ ذیل محمود خان
کے نام لکہہ کے اور اوسکو ضلع حوالہ کرکے معہ دیگر صاحبان روڑکی کی طرف تشریف
لیگئے مضمون خط مرقومہ محمود خان از طرف جناب صاحب کلکٹر بہادر

مرقومہ شب ما بین ہفتم و ہشتم جون ۱۸۵۷ء جو کہ بالفعل انتظام ضلع بجنور کا جب تک
کہ سرکار کی مرضی ہو اپکے سپرد ہوتا ہے آپکو چاہیئے کہ ضلع کا بخوبی انتظام کرو اور
جسقدر اسباب جناب صاحب کلکٹر بہادر اور جناب جنٹ مجسٹریٹ بہادر کا کوٹھی
مین ہے اور جسقدر مال و اسباب و دفتر سرکاری ہے اُسکی بخوبی حفاظت رکھو مرقومہ
ساتوین جون ۱۸۵۷ء ✦ مناسب ہے کہ اس مقام پر تھوڑا سا حال محمود خان کے
خاندان کا بیان کرون محمود خان پوتا ہے نجیب خان کا جو احمد شاہ کے وقت
مین یعنی ۱۷۴۸ء مین دوندے خان کا نوکر تھا اور اُسکی طرف سے پرگنہ دارانگر
کی تحصیل کرتا تھا اُسنے بہت سے لوگ اپنے ساتھ جمع کیے اور اُن پرگنہ جات پر جو اب
ضلع بجنور مین ہین قبضہ کرلیا پھر دوندے خان کی بیٹی سے اُسکی شادی ہوئی اِس
سبب سے مستقل مالک اِس ملک کا ہوگیا اور بادشاہ کے دربار تک بھی رسائی کرلی
جب عالمگیر ثانی تخت پر بیٹھا یعنی ۱۷۵۴ء مین تو نجیب خان نے جیت سنگھ ڈکیت کو
مار کر کچھہ گنگا پار کا علاقہ بھی جو اب ضلع سہارنپور مین شامل ہے اپنے ملک مین
ملا لیا اور بادشاہ کے دربار سے اُس کو نجیب الدولہ امیرالامرا کا خطاب ملا اور
۱۷۵۵ء مین اُسنے قلعہ پتھرگڈہ بنایا اور نجیب آباد بسایا جب نجیب الدولہ ۱۷۷۰ء
مین مرگیا اُس کا بیٹا ضابطہ خان اُس کی جگہہ بیٹھا نواب شجاع الدولہ لکھنو والے نے

بسبب نہ ادا ہونے روپیہ معاملہ مرہٹون کے جسکا ضامن شجاع الدولہ ہوگیا
تہا ضابطہ خان کو سنہ ۱۷۷۳ع مین اِس ملک سے خارج کردیا ضابطہ خان نے نواب
عبدالاحد کی سفارش سے سنہ ۱۷۷۶ع مین باونی سہارنپور کی سند بادشاہ سے
حاصل کی اور غوث گڈہ مین رہنا اختیار کیا اُس کے مرنے کے بعد غلام قادر خان
اُسکا بیٹا اُسکی جگہہ بیٹہا اور اُسنے شاہ عالم کو اندہا کیا مہاراجہ پٹیل نے اِس
جرم مین اُسکو بعد مقابلہ گرفتار کیا اور لوہے کے پنجرہ مین قید کرکے اور ایک ایک
عضو جدا جدا کرکے مارڈالا معین الدین خان عرف بہنبو خان غلام قادر کا بہائی بہاگ
کر پنجاب چلا گیا جب سرکار دولتمدار انگریزی نے اضلاع دہلی کو فتح کیا تب بہنبو خان
کو بلا کر بہت خاطر کی اور پانچ ہزار روپیہ مہینے کی پنشن مقرر کرکے بریلی مین رہنے کا
حکم دیا اور پہر مسٹر کولبرک صاحب بہادر کی رپوٹ سے سنہ ۱۸۱۲ع مین نجیب آباد مین
آباد ہوا اُسکے مرنے کے بعد سرکار دولتمدار انگریزی نے بنظر ترحم محمود خان اور جلال الدین خان
اُسکے بیٹے اور بیٹیون کے لئے ہزار روپیہ ماہواری پنشن مقرر کی اور ہر ایک شخص
کو اس خاندان مین سے بہت بڑے بڑے معزز عہدے عطا فرمائے کہ تمام خاندان
بہ کمال عزت اپنی زندگی بسر کرتا تہا بہنبو خان نے اُس زمانہ مین جب کہ ایک جعلی
غلام قادر خان دہلی مین اکبر بادشاہ کے دربار مین آیا تہا بادشاہ کے ہان رسائی پیدا

کی اور اپنے بیٹون کے نام خطاب حاصل کیا اب اِس غدر مین اِس خاندان نے

سرکار دولتمدار انگریزی سے نمک حرامی کی چنانچہ بعد تشریف بری حکام انگریزی محمود خان

نے سورج کو بھی اچھی طرح نکلنے نہ دیا کہ بجنور مین اپنے نام کی منادی ان الفاظ سے کہ

خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم نواب محمود خان بہادر کا پٹوائی اور نواب بن بیٹھا

اور اپنی طرف سے انتظام کرنا شروع کیا اور اوسوقت سے جو کوئی اوسکے سامنے

انگریزونکا نام بھی لیتا تھا تو نہایت خفا ہوتا تھا بعد ازان اوسنے اپنی ریاست کی مضبوطی

کے واسطے ایک عرضی شاہ دہلی کے نام بامید عطاء سند ریاست ضلع بجنور محمود خان

کے ہاتھہ دہلی روانہ کی جسکے جواب مین شاہ دہلی نے جو فرمان بھیجا اوسکی نقل بجنسہا

یہہ ہے **نقل فرمان بادشاہی مورخہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱ جلوس مطابق ۱۲ جمادی**

۱۲ ۵۳
محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی
ابوظفر سراج الدین سنہ احد

فدوی خاص لایق العنایت والاحسان امیر الدولہ ضیاء الملک محمد محمود خان بہادر

مظفر جنگ مورد تفضلات بودہ بداند عرضداشت ارادت سمات ان فدوی خاص

مشعر ظہور ابتری وبے نظمی در کل پرگنات ودیہات ان ضلع از شورش وفساد

غارتگران و مفسدان و تدبیر انتظام آن به فراهمی جمعیت سوار و پیاده بقدر تاب و توان

و عرض احوال رسوخ عقیدت و وثوق ارادت موروثی در بارگاه خسروی به

استدعاء بذل توجهات شاهی در خصوص انتظام آن ملک بدستور سلف بملاحظه

قدسی گذشت و کاشف معروضات گشت فی الواقع آباء و اجداد آن فدوی خاص

همه مورد نوازشات سلاطین پیشین انار الله برهانهم بوده اند و مخصوص آن الطاف

العنایت و الاحسان در رضاجوئی و خدمتگذاری قره باصره خلافت مرزا شاه بهادر

مرحوم دقیقه فروگذاشت نکرده باعث رضامندی خاطر دریامقاطر گردیده بود

نظر بر آن مستحق رعایت و عنایت است ولیکن ورای خدمات سابقه اگر

فی الحال مصدر حسن خدمتی خواهد گشت مورد مزید الطاف بادشاهی خواهد گردید

و درخواست آن فدوی خاص که عبارت از اجازت انتظام کلی آن ضلع

است برتبه پذیرائی خواهد رسید پس وقتیکه از پیشگاه قدسی سند مستند شرف

اجرا نیابد جمله محاصل ملکی را بعد وضع مصارف فوج و عمله تحصیل بطریق امانت

تصور باید کرد و بار سال آن در حضور فیض گنجور باید پرداخت و نیز زر خطیر

خزانه کلکٹری و اسباب و اسپانش که بعد فرار انگریزان به قبضه خود در آورده

همه معه فرد و اصل باقی آن بجمعیت متهرا و اسپ و دو سوار ملازم بادشاهی

گردد انجام میرسند زود تر روانه نماید تا نقد فدویت و ارادت آن فدوی خاص
به محک امتحان کامل برآید و ظهور این گونه دولتخواهی و خیر اندیشی وسیله ترقی مدارج
و مراتب گردد فقط زیاده تفضلات شناسد المرقوم ۲۸ ذیقعده سنه ۱۲۷۳ علی
+ چند روز بعد چودہریان ضلع بجنور اور محمود خان مین نفاق پہیلا اور باہم
لڑائی شروع ہوئی اول لڑائی جو شیر کوت مین ۲۸ جولائی کو ہوئی اوسمین چودہریونکو
زک ہوئی اور شیرکوٹ کی گڑہی دہانکلے رئیس چودہری امراؤ سنگہ کے ہاتہ سے
چہن گئی دوسری مرتبہ پہر سب چودہریون نے ملکے اور فوج کثیر جمع کرکے حملہ کیا
اور پانچوین تاریخ اگست کو نواب کے آدمیون کو شیرکوٹ سے نکال دیا اور آٹھوین
تاریخ چودہری مہاراج سنگہ ہلدور والہ اور چودہری نین سنگہ اور چودہری
جودہ سنگہ رئیسان بجنور نے بجمعیت چار ہزار آدمی بجنور مین خاص نواب
محمود خان پر چڑہائی کی اور دوسرے روز وہان سے نواب کو بہگا دیا اور
بجنور کا قبضہ کرلیا اس فتح کے ہوتے ہی بجنور مین چودہری صاحبون کے نام
سے ان الفاظ سے منادی ہوئی خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم چودہری
نین سنگہ اور چودہری جودہ سنگہ بجنور والون اور ہلدور کے چودہری
صاحبونکا ڈہم ڈہم ڈہم ان لڑائیون کے بعد ایک خط جناب مسٹر الگزنڈر شکسپیر صاحب

کلکٹر و مجسٹریٹ بجنور کا مقام نگینہ مصدورہ سے بنام چودھریان مذکور چودھری
پرتاپ سنگھ رئیس تاجپورہ اور چودھری امراؤ سنگھ رئیس شیرکوٹ اس مضمون
کا آیا کہ بالفعل ضلع کا انتظام اپنے ذمہ سمجھو اور زر قسط سرکاری اپنے پاس امانت
رکھو اس خط کے آنے کے بعد چودھری صاحبان اسباب پر متوجہ ہوئے کہ مجملاً حالات
ضلع کی اطلاع حکام انگریزی کو کی جاوے چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ حکام انگریزی کی خدمت
میں عرایضات متضمن احوال ضلع بھیجتے رہے اور اونکی صلاح پر چلے جب ضلع میں
چودھریوں کا تسلط ہوا تو حکام انگریزی نے خطوط بنام سید احمد خان صاحب صدرامین
بجنور اور محمد رحمت علیخان صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بھیجے کہ وہ سرکار کی طرف سے بجنور
میں چودھریوں کے شمول انتظام کریں اس حکم کے پہنچتے ہی دونو صاحبوں نے
انتظام ضلع کا کرنا شروع کیا اور اشتہارات عملداری سرکار دولتمدار کے جاری کئے
اور تمام ضلع میں سرکار کمپنی انگریز بہادر کے نام سے منادی پٹوائی اور روبکاری
جسکی نقل اسجگہ لکھی جاتی ہے بحضور حکام میرٹھ روانہ کی

روبکاری کچہری فوجداری ضلع بجنور بہ اجلاس محمد رحمت خان صاحب بہادر
ڈپٹی مجسٹریٹ و سید احمد خان صدر امین منتظمان ضلع بجنور واقعہ ۱۶ اگست سنہ ۱۸۵۷ع
احکام جناب صاحب کمشنر بہادر ضلع میرٹھ اور جناب صاحب جج بہادر ضلع

مراداباد اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۵۷ء

ہمارے نام پندرہوین اگست سنہ حال کو وقت شام اس ارشاد سے پہنچے

کہ ڈپٹی کلکٹر و صدر امین باہم متفق ہوکر تاتشریف آوری حکام انگریزی کے انتظام

ضلع بجنور کا کرین چنانچہ بمجرد پہنچنے احکام سرکار کے ہم لوگ بمقام بجنور حاضر

ہوئے اور چودہری رندہیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ رئیسان ہلدور اور

چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاجپور بہی بمقام بجنور موجود ہین چنانچہ ہم باعانت رئیسان

مذکور اور رئیسان بجنور انتظام ضلع مین مصروف ہوئے اور احکامات اور اشتہارات

مناسب جاری کیئے اور جہان جہان کہ لوگ واسطے مفسدہ کے جمع تہے انکو

متفرق کرنیکی تدبیر کی گئی لہذا

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی بحضور جناب صاحب کمشنر بہادر میرٹہہ اور جناب

صاحب جج بہادر ضلع مراداباد اور جناب صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع

بجنور کے بہیجی جاوے + اندونو صاحبون نے ضلع کے انتظام

مین نہایت کوشش کی اور بجنور سے میرٹہہ تک براہ میران پور ڈاک بٹہائی

جبکہ یہہ انتظام ہو چکا رہا تہا کہ نگینہ مین مابین ہندو اور مسلمانون کے فساد عظیم ہوا

اور خونریزی ہوئی مسلمان بہت سے قتل ہوئے جب اس قتل کی خبر نجیب اباد
مین پہنچی تو نواب محمود خان کو بہت اچہا حیلہ جمعیت جمع کرنیکا ملا اور احمد اللہ خان
نے ۲۲ اگست ۱۸۵۷ء مطابق یکم محرم ۱۲۷۴ ہجری نجیب اباد کے باہر محمدی جہنڈا کہڑا کیا
احمد اللہ خان نجیب اباد کا تحصیلدار تہا لیکن فی الفور بعد روانگی حکام انگریزی وہ
باغی ہوگیا اور محمود خان کو اپنے قابو مین کرکے کل انتظام ضلع کا اپنے اختیار مین
لے لیا تہا غرضیکہ بہت سے مسلمان مذہبی لڑائی کے ارادہ سے واسطے قتل ہنود
کے جمع ہوئے اسمین نواب کی فوج بہی شامل تہی اور قواعد سیکہے ہوئے مختلف
جمٹون انگریزی کے ادمی بہی نواب نے بہرتی کر لئے تہے غرض جب کہ ایک انبوہ
کثیر جمع ہوگیا تو احمد اللہ خان نے بسرداری اس فوج اور جہادیون کے اول سیوہاری
کی طرف کوچ کیا اور اسکو پہونک دیا جب یہہ خبر بجنور مین پہنچی تو وہان چودہری
صاحبان پاس کچہہ جماعت نہ تہی کہ بمقابلہ پیش اوین لاچار سب چودہری اور
ڈپٹی کلکٹر صاحب اور صدر امین صاحب بجنور سے ہلدور چلے آئے احمد اللہ خان
اول نگینہ گیا اور وہان ہندون سے عیوض لیا وہان سے لوٹ مار کرکے
ہلدور پر چڑہائی کی چودہری رندہیر سنگہ اور چودہری بدہ سنگہ نے معہ اپنی
سپاہ اور دو ضرب توپ اور چند جزائلیون کے مقابلہ کیا لیکن شکست کہائی

اور اپنی حویلی مین ان چہپے دفعتہً ہلدور کے مکانات مین اگ لگنی شروع ہوئی
یہہ اگ غالباً مسلمانان ہلدور نے جو چودہریون کے خلاف تہے ہندون کے مکانونمین
لگائی تہی جب چارون کونونمیں اسقدر اگ روشن ہوئی کہ راستہ امد و رفت
بالکل مسدود ہوگئے اور معلوم ہوا کہ یہہ اگ کئی دن تک نہ بجہیگی تب اوسوقت احمد اللہ خان
نے بجنور کی طرف کوچ کیا اور گیارہ بجے رات کے بجنور آ داخل ہوا یہہ ماجرا ۲۷
تاریخ اگست روز پنجشنبہ کا ہے + ۲۸ اگست کو بعد چلے جانے احمد اللہ خان کے
چودہریون نے پہر تین ہزار ادمی کی جمعیت جمع کی اور جسقدر مسلمان حلوای اور
چہیپی اور کمہار وغیرہ جنپر اگ لگانے کا شبہہ تہا دستیاب ہوئے سبکو برابر
قتل کیا اور جسقدر مسلمانون کے گہر تہے سب جلائے گئے غرض کہ ہلدور بیچراغ
ہوگیا اور پہونس کا نام تک نرہا اب دپٹی صاحب اور صدر امین صاحب کا یہان
رہنا بالکل مناسب نرہا کیونکہ گنوار انکو مسلمان سمجہکے انکی قتل کے درپے تہے غرض
۲۹ تاریخ کی رات کو یہہ دونو صاحب پیادہ پا وہان سے چلے اور راستہ مین
کمال تکلیف اور مصیبت اوٹہائی بلکہ چاندپور مین تو صد ہا بدمعاش مسلح ہوکر
انکی قتل پر اماده ہوئے لیکن میر صادق علی رئیس چاندپور نے بمشکل تمام
ان مفسدونکو روکا اور دونو صاحبانکو اپنے مکان پر لیجا کے امن دیا دوسرے روز خود ساتہہ

ہوکر موضع چھولا تک بہیجا دیا آخر کو یہہ دونو صاحب میرٹھہ پہنچ گئے ۔ ۳۰ اگست کو
احمد الله خان نے دوبارہ ہلدور پر یورش کی اور پہر چودہریون کو شکست دی
اگرچہ اونکی حویلی نہ توڑ سکا ۔ اس معرکہ کے بعد تمام ضلع بجنور مین نواب محمود خان
کی حکومت بے کہٹکے ہوگئی اور احمد الله خان اور جملہ مشیران نواب انتظام ضلع
کی طرف متوجہ ہوئے اور چودہریون سے صفائی کرنی چاہی اور نئی مہرین
فوجداری اور کلکٹری کی بنوائین اون مہرون پر الفاظ ولہ ملک السموات والارض
بڑہایا گیا اور بجاے سنہ عیسوی کے سنہ ہجری لکہے گئے اور لفظ ضلع بجنور
موقوف کر کے لفظ تحت حکومت نجیب اباد کہدوا گیا چودہریون نے پہر نواب
پر حملہ کا ارادہ کیا اور بہت سے گنوار اکٹہے کیے نجیب اباد کی طرف چلے اور پڑاولی
کے متصل نواب کی فوج سے لڑائی ہوئی اور چودہریون کو پہر شکست ہوئی آخرکار
نواب اور چودہریون مین بہت بعد نامہ و پیغام صفائی ہوگئی اور ۲۶ ستمبر کو
چودہری پرتاب سنگہ رئیس تاج پور اور چودہری امراو سنگہ رئیس شیرکوٹ نجیب اباد
مین سعد الله خان کے ساتہہ آئے اور نواب محمود خان کو کچہہ اشرفیان نذر دین
اور نواب نے بہی ایک ایک دوشالہ بطور خلعت دیا اور دوسرے دن رخصت کیا بعد
ازان چند مہینہ تک اگرچہ بجنور مین نواب کی عملداری رہی مگر اس اثنا مین بہت سے

جھگڑے اور فساد ہوتے رہے آخر کو اپریل کے مہینہ ۱۸۵۸ع مین لشکر انگریزی بسرداری
جنرل جونس صاحب بہادر رروڑکی مین فراہم ہوا اور وہان سے کوچ کرکے سترہوین
تاریخ گنگا پار ہوکے ضلع بجنور مین داخل ہوا ابنہ سوت پر لشکر غنیم بسرداری احمد اللہ خان
پڑا تھا لیکن انگریزی فوج نے غنیم پر ایسی آگ برسائی کہ وہ بالکل سراسیمہ ہوگئے
اور بھاگ نکلے اور اسباب چھوڑکے کافور ہوگئے + اٹھارہوین تاریخ لشکر انگریزی
خاص شہر نجیب اباد مین داخل ہوا قبل اسکے نواب اور جملہ باغی وہان سے بھاگ گئے
تھے اور شہر خالی پڑا تھا شہر قبضہ سرکاری مین آگیا اور اسوقت شہر مین بکثرت
آگ لگ گئی اونیسوین تاریخ جلال الدین خان نواب بجنور کا بھائی اور سعد اللہ خان
نواب کا مشیر جو پہلے امروہہ کا منصف تھا گرفتار آئے اور بیسوین تاریخ کورٹ
کے حکم سے گولی سے مارے گئے + اسی تاریخ مکانات حکومت نواب کے اوڑا
دیے گئے ۲۱ تاریخ کو فوج سرکاری نجیب اباد سے نگینہ کو ائی اس مقام پر بھی
غنیم کی فوج نے تھوڑا سا مقابلہ کیا لیکن جلد سب توپین اور اسباب چھوڑ
کے بھاگ گئے پندرہ توپین نگینہ کی لڑائی مین سرکار کے ہاتھہ ائین بعد انتظام
شہر نگینہ لشکر انگریزی نے دھام پور کی طرف کوچ کیا وہان معلوم ہوا کہ تمام
باغی ضلع بجنور کے مرادا باد کی طرف بھاگ گئے جو کہ مرادا باد مین فیروزشاہ آگیا تھا

اسلئے تمام لشکر نے ۲۳ تاریخ اپریل کو مراد اباد کی طرف کوچ کیا اور جناب الگزنڈر شیکسپیر صاحب بہادر مجسٹریٹ بجنور نے بمقام نورپور کل ضلع کا انتظام پہر اپنے ذمہ لیا اور تہوڑے عرصہ مین وہان انتظام سرکاری قرار واقعی ہوگیا

سرکشی اعظم گڈہ

قصبہ اعظمگڈہ شہر غازی پور سے جانب شمال ومغرب واقع ہے اسمین بارہ یا چودہ ہزار ادمیونکی اباوی ہے اسجگہہ شروع جون ۱۸۵۷ء مین پلٹن ہندوستانی نمبر ۱۷ مقیم تہی جبکہ میرٹہہ اور دہلی کی خبرین اعظمگڈہ مین پہنچین اوسیوقت سے اس پلٹن کے سپاہیون کے اطوار بد لگئے اور چندان تابع حکومت نہ ہے اخیر ماہ مئی مین صاحب محاسب اضلاع شمالی اور مغربی کا حکم پہنچا کہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ گورکہپور اور سات لاکہہ روپیہ خزانہ اعظمگڈہ سے الہ اباد کو روانہ کیا جاوے چنانچہ دس لاکہہ روپیہ خزانہ گورکہپور سے لفٹننٹ پلیہ صاحب بحراست تیس سوار رجمنٹ ۱۲ بیقاعدہ رسالہ کے لائے اور اعظمگڈہ مین پہنچ کے وہانکے سات لاکہہ روپیہ بہی لئے اور ۱۷ پلٹن کی دو کمپنیان واسطے حفاظت خزانہ کے اور لین اور تیسری تاریخ جون کو شام کے وقت یہہ خزانہ الہ اباد کے واسطے روانہ بنارس ہوا تین گہنٹہ بعد باقی چہہ کمپنیون ۱۷ اوین رجمنٹ نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور اپنے کوارٹر ماسٹر لفٹننٹ ہچنسن صاحب کو مار ڈالا اور

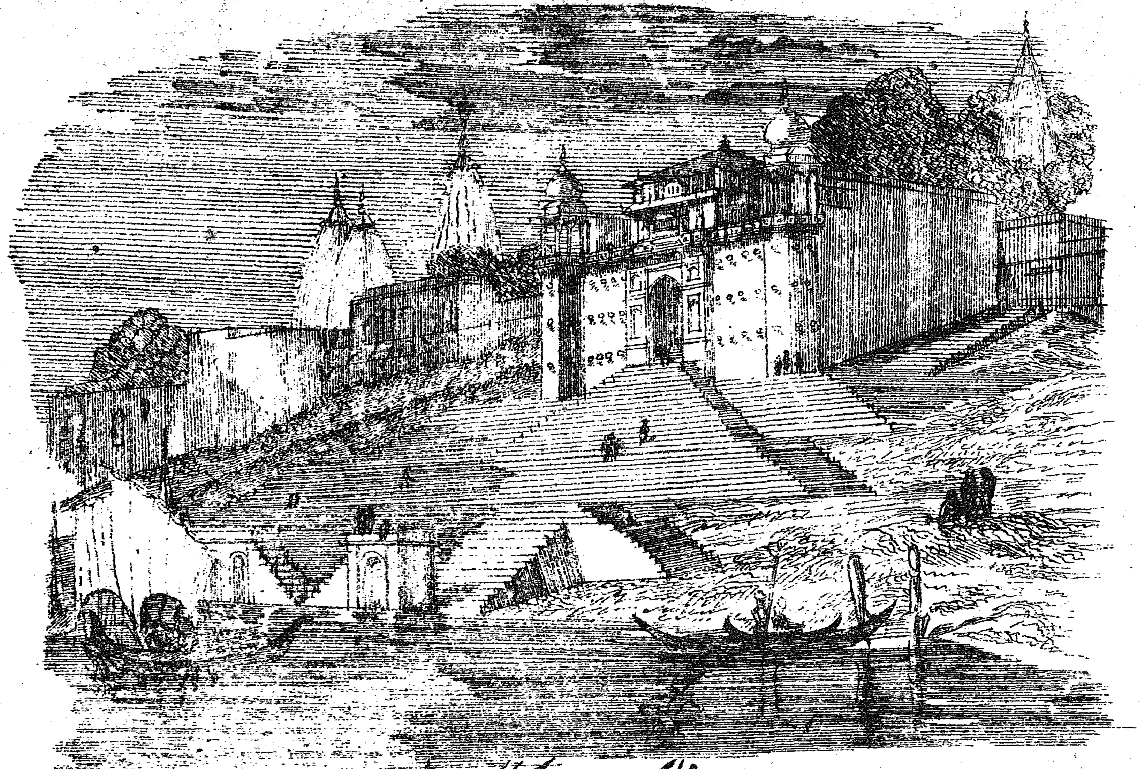
محبس کو توڑ کے سب قیدیونکو رہا کیا اور چھاونی او ربنگلونمین اگ لگادی اور
بدمعاشون نے لوٹ شروع کی جسوقت کہ سرکشی شروع ہوئی اوسوقت سب افسر
فوج کے مسکوٹ گھر مین کہانے پر تہے اوسوقت سب صاحبون نے میمون کو
کچہری کی چہت پر چڑہا دیا سب سپاہیون نے افسران انگریزی کو انکے گھیر لیا اور
اونکے سامنے قسم کہائی کہ ہم اپکو نہین مارین گے بلکہ اپکی حفاظت کرین گے لیکن
چونکہ چند ادمی ہماری پلٹن کے امادہ قتل عیسائیون کے ہین لہذا مناسب یہہ ہے
کہ اپ سب صاحب یہان سے جلد چلے جاوین چنانچہ سپاہی لوگون نے افسرون
کی گاڑیان فراہم کین اور اونہین سب افسرونکو سوار کراکے دس میل تک غازی پور
کی طرف پہنچا گئے سب حاکمان ملکی بہی اوسی شہر کی طرف سب گھر بار اور اسباب چھوڑکے
بہ تعجیل تمام چلےگئے بعدازان سب سپاہیون نے خزانہ لوٹنے کے واسطے کوچ کیا جب
کہ اعظمگڈہ سے خزانہ روانہ ہوا تو لفٹننٹ پیلیسر صاحب کو تلنگون پر اعتبار تہا
اونکا ارادہ ہوا کہ دو کمپنیان ۱۷ وین رجمنٹ کی جو اونہون نے اپنے ساتھ لین
ہین اونکے ہتیار چہین لین اور جب اونہون نے اس اپنے حکم سے تلنگون کو مطلع
کیا اوسوقت تلنگون نے صاحب ممدوح کی نہایت انکساری اور عاجزی سے
التجا کی کہ اپ ہماری ایسی بے عزتی نکرین ہم بدل خیرخواہ اور نمک حلال سرکار

انگریزی ہین اور ہمسے کبھی خطا نہو گی غرض جبکہ تلنگون نے ہزار طرح کی قسمین
کہا کر لفٹننٹ صاحب کی دلجمعی کی تو صاحب نے بہی اونپر اعتبار کیا اور اونکے ہتیار نہ لئے
تین گہنٹہ نگذرنے پائے کہ اونکی پلٹن کی باغی کمپنیون نے اعظمگڈہ مین سرکشی کی اور
جلد خزانہ پر آن پڑے اور وہ دونو کمپنیان بہی باوجود اس اقرار اور قول قسم کے
اپنے بہائیون کے ساتہہ مل گئین اور کل خزانہ کا قبضہ کر لیا سوار جو لفٹننٹ پیلی صاحب
کے ساتہہ تہے اونہون نے کہا کہ ہم آپکو بیشک بچا وین گے لیکن خزانہ کے واسطے
اپنے بہائیون سے نہ لڑین گے لاچار صاحب ممدوح کو کل خزانہ چہوڑ کے ایک طرف
ہونا پڑا اور سوار اونکے ساتہہ ہوئے جب صاحب ممدوح معہ لفٹننٹ سمپسن صاحب
اور ٹرنر صاحب کے جو اونکے ہمراہ تہے علیحدہ ہوئے اور ارادہ بہاگنے کا کیا
اوسوقت سپاہیون نے اونکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا لیکن سوارون نے اونکی حمایت
کی ہرچند سپاہیون نے سوارون کو سمجہایا اور مذہبی دلیلین اونکے سامنے
پیش کہین حتی کہ ہر سر فرنگی کے واسطے اونہون نے پچاس پچاس روپیہ دینے کہے لیکن
سوارون نے ہرگز نمانا اور کہا کہ ہم اپنے افسرون کو کبہی تمہارے حوالہ نکرین گے
غرضکہ سوارون نے ان تینو افسرونکو اپنی حراست مین صحیح وسلامت بنارس پہنچایا
جبکہ سب حکام غازیپور مین پہنچے تو معلوم ہوا کہ بعض صاحب اہل تجارت نیلگر وغیرہ

اور غریب عیسائی پیچہے رہگئے اونکے واسطے بہت تردد تہا خصوصاً وینبلس صاحب کو جو بڑے نیل کے صاحب دول سوداگر ہین اور بچکر غازی پور پہنچ گئے تہے اونہون نے مسٹر اسٹل صاحب جج اور اور حکام ملکی کو سمجہایا کہ اپ میرے ہمراہ واپس اعظمگڈہ کو چلئے تاکہ اون عیسائیون کو جو پیچہے رہگئے ہین واپس لے اوین لیکن حکام بہت خائف تہے علاوہ ازین بے حکم صاحب کمشنر کے وہ واپس نہین جا سکتے تہے لہذا اونہون نے صاحب کمشنر بنارس سے اجازت چاہی مگر صاحب کمشنر نے تاربرقی پر حکم بہیجا کہ وینبلس صاحب کو اعظمگڈہ واپس جانے کا اختیار ہے لیکن حکام ملکی اپنی جانونکو ناحق جوکہون مین نہین ڈال سکتے اس حکم کے بعد وینبلس صاحب جو بڑے عالی ہمت اور نیک خصلت اور رحیم ہین تنہا اعظمگڈہ کی طرف روانہ ہوئے اعظمگڈہ کے دوری گہاٹ مین بائیس میل جانب گورکہپور اونکی بڑی ریاست اور جایداد اور کارخانہ نیل ہے اونہون نے وہان پہنچکر اپنی رعیت کو مسلح کیا اور خاص اعظمگڈہ مین جاکے اپنا قبضہ کیا اور کل کام حکام ملکی کی طرف سے خود کرتے رہے بلکہ مالگذاری سرکار بہی جمع کی اور ضلع مین سرکار کی طرف سے انتظام کیا اور جتنے عیسائی کہ وہان رہگئے تہے اونکی حفاظت کی اور قریب ڈیڑہ مہینہ تک ان صاحب عالی ہمت نے اعظم گڈہ کو اپنے ہاتہہ مین رکہا ——————

سرکشی بنارس

یہہ مشہور شہر ہے یہین کنارہ دریاء گنگ کے الہ اباد سے قریب ۸۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس شہر سے کلکتہ چار سو بیس میل ہے گہاٹ اور اونکی بلند سیڑھیان بنارس مین بہت مشہور ہین کنارہ دریا پر برابر برابر خوبصورت خوبصورت گہاٹون کی قطار ہے جس سے عجیب شان اس شہر کی معلوم ہوتی ہے شوالون کی بہی اسجگہہ بڑی کثرت ہے کئی سال ہوئے جب حساب سے معلوم ہوا تہا کہ ایک ہزار سے زیادہ شوالہ ہنود کے اس جگہہ ہین مسجدین بنارس مین بہت کم ہین اورنگ زیب کے وقت مین کتنی ہی مسجدین بن گئین اس متعصب بادشاہ نے اکثر شوالون کو مسمار کراکے اونکی جگہہ مسجدین بنوائین وشن کا مندر تڑوا کر اسجگہہ ایک خوبصورت مسجد بنوائی جو کہ مادہورا کے گہاٹ کے متصل واقع ہے — گلیان بنارس کی بہت تنگ اور غلیظ ہین لیکن مکانات بہت بلند اور سنگین بنے ہین کئی سال ہوئے جب خانہ شماری سے معلوم ہوا تہا کہ ابادی بنارس کی قریب دو لاکہہ ادمیون کے ہے جو تیس ہزار گہرون مین اباد ہین شمال اور مغرب کی جانب شہر سے دو میل کے فاصلہ پر چہاونی انگریزی ہے جسکا نام سکرول ہے اور وہین مکانات اور کوٹہیات صاحبان ملکی کی ہین — ابتدا جون مین یہان فساد برپا ہوا لیکن اگر فوج گورہ اوس موقع پر یہان نہ پہنچ جاتی تو بڑا اندیشہ تہا



بنارس کے گھاٹ

تیسری تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر معہ ساٹھہ
پیادگان پلٹن اول مدراس فیوزی لیرز اور تین افسرون کے بنارس مین
پہنچے پانچ کمپنیان اسی پلٹن گورہ کی پیچھے آتی تہین اور عرصہ چند روز مین بنارس داخل ہونے
والی تہین یہہ پلٹن نہایت جلدی کوچ کرتی ہوئی کانپور کے واسطے کلکتہ سے چلی آتی
تہی چوتہی تاریخ کو نیل صاحب کا ارادہ تہا کہ بنارس سے راہی کانپور ہون لیکن انہون
نے لفٹننٹ پلیسر صاحب سے خبر پائی کہ ۱۷وین رجمنٹ ہندوستانی متعینہ اعظم گڈہ
نے سرکشی کی اور خزانہ لوٹ لیا یہہ خبر سنتے ہی برگیڈیر پونسبی نے جو ضلع بنارس مین
اعلی حاکم جنگی تہے نیل صاحب سے یہہ مشورت کی کہ ۳۷وین پلٹن ہندوستانی جو بنارس
کی چھاونی مین مقیم ہے اوسکے ہتیار لے لئے جاوین نیل صاحب نے کہا کہ بلا تامل اس پلٹن
سے ہتیار چہین لینے ضرور ہین کیونکہ اب بہروسا کسی ہندوستانی پلٹن پر نہین رہا چنانچہ
اوسی روز شام کو پانچ بجے نیل صاحب بسرداری ایکسو پچاس گورہ پلٹن نمبر ۱۰ اور
ساٹھہ گورہ پلٹن مدراس فیوزی لیرز اور تین توپ پریڈ کے میدان پر آئے اور یہہ تجویز
ہوئی کہ پلٹن سکہہ اور ۷۰ سوار رجمنٹ سیزدہم بہی اس فوج گورہ کے ہمراہ ہوکے
۳۷وین پلٹن کے ہتیار لینے مین مددگار ہون پلٹن سکہہ مذکورہ بالا اور رسالہ ۱۳ سیزدہم
بہی چھاونی بنارس مین متعین تہا لفٹننٹ کرنیل گوردن صاحب سکہہ کی پلٹن کے افسر تہے

اور انکو اپنی پلٹن پر اعتبار کلی تہا جب کہ یہہ فوج اراستہ ہوئی تو ۳۷ وین پلٹن کو
معلوم ہو گیا وہ فی الفور دوڑپڑی اور اپنے ہتیار لیکے اور رہکے گولیان چلانی شروع
کین اور مستعد بمقابلہ ہوئی جنرل صاحب کے سر مین طپش افتاب کے باعث سے گرمی
چڑہ گئی اور نیل صاحب نے حکومت فوج لیکے پلٹن باغی پر حملہ کیا لیکن پلٹن سکہہ
نے اوسوقت دغادی اور باغی ہو کے اپنے افسرون اور فوج گورہ پر بندوقین
چلانی شروع کین اور منتشر ہو گئی فی الفور نیل صاحب نے تینون توپین دشمن
کی طرف سر کرنی شروع کین اور تہوڑے عرصہ مین ۳۷ وین پلٹن سراسیمہ
ہو کے بہاگی بہت سے ادمی قتل ہوئے اور نیل صاحب نے اونکی چہاونی کو بالکل پہونک
دیا اور کل چہاونی پر اپنا تسلط کیا صبح پانچوین تاریخ جون کو اونہون نے خزانہ سرکاری
بہی چہاونی مین منگوالیا اور اپنی فوج مین سے ادمی بہیجے کہ جو کچہہ ہتیار اور مال
۳۷ وین پلٹن بہاگتے وقت چہوڑ گئی ہے لے اوین جب کہ یہہ سرکشی اور لڑائی ہوئی
تو کل میمین اور صاحب لوگ اوس مکانمین جو ٹکسال گہر کے نام سے مشہور ہے
چلیگئے تہے اگر یہہ شجاع سردار نیل صاحب بارہ گہنٹہ بہی دیر کرتے تو ضرور ۳۷ وین
پلٹن فساد مچاتی اور یقین ہے کہ اوسی رات کو سب عیسائی قتل ہوتے اور خزانہ
لٹجاتا نیل صاحب نے جو بابت سرکشی وغیرہ چہٹی اطلاعی کمینڈر انچیف ہند

کو لکھی اوسکا بجنسہ ترجمہ ہم اس جگہہ لکھتے ہین

ترجمہ چھٹی لفٹننٹ کرنل جے جی نیل صاحب بہادر متعلقہ فوج مدراس بنام ایجوٹنٹ جنرل فوج احاطہ بنگالہ مقام بنارس مورخہ ۶ جون ۱۸۵۷ء

واسطے اطلاع جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کشور ہند کے اپکو مطلع کرتا ہون کہ تیسری تاریخ ماہ حال کو معہ ایک فریق اوس رجمنٹ کے جو میرے زیر حکم ہے (یعنی اول مدراس فیوزی لیرز) یہان پہنچا قبل میرے انے کے ساتھہ سپاہی اور تین افسر رجمنٹ مذکور کے اس جگہہ داخل ہو چکے تھے اور ایک کمپنی دو روز مین پہنچنے والی تھی اور باقی تین کمپنیان بسواری چہیئہ اتی تہین میرا ارادہ تہا کہ چوتھی تاریخ شب کے وقت معہ ایک حصہ پلٹن مذکور کانپور کی طرف کوچ کردون اس اثنا مین لفٹنٹ پیلیر صاحب سے جو ایک افسر پچاس سوار رسالہ سیزدہم خزانہ لانے کے واسطے اعظمگڈہ گئے تہے خبر ملی کہ ۱۷ وین پیادگان ہندوستانی نے بلا کرشی کی اور معاشان شہر اور قیدیان جیلخانہ اونکے شامل ہوئے اور خزانہ لوٹ لیا جب یہہ خبر بنارس مین پہنچی تو برگڈیر پونسنبی نے مجہسے مشورت کی کہ ۳۷ وین پلٹن متعینہ چہاونی بنارس کی بندوقین لے لینی ضرور ہین اونہون نے فرمایا کہ اج صبر کرنا چاہئے کل کے روز صبح کو ایسا

عمل مین اویگا مینے اونسے کہا کہ یہہ امر اسیوقت ہو تو بہتر ہے اونہون نے میرا
کہا قبول کیا اور میری قیام گاہ سے اس امر کے انتظام کے واسطے چلے گئے اور
مجہسے فرما گئے کہ معہ فوج گورہ پانچ بجے شام کو پریٹ کے میدان پر آجاؤ
اور پلٹن سکہہ جسپر لفٹننٹ کرنل گورڈن صاحب کا بڑا اعتبار تہا اور سٹنٹر سوار
رسالہ سیز دہم کو حکم شامل ہونے فوج گورہ کا تہا وقت معینہ پر برگڈیر پونسنبی
پریٹ پر تشریف لائے لیکن مجہے معلوم ہوا کہ طبعیت برگڈیر صاحب کی علیل ہے
اور اس موقع ضرورت پر جیسی مضبوطی سکے ساتہہ کام کرنا چاہئے نکر سکین
گے ایک طرف سے توپخانہ اور فوج گورہ ۳۷ وین پلٹن ہندوستانی کی طرف
چلی اور دوسری طرف سے پلٹن سکہہ اور اونکے پیچہے سوار ونکو لانے کا حکم
تہا جب کہ ہم کو تہون کے نزدیک پہنچے اوسوقت ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون نے
دوڑ کے ہتیار ونکا قبضہ کر لیا اور بندوقین بہر کے ہماری طرف سرکین فی الفور
توپخانہ اور فوج گورہ نے اوسکا جواب دیا جس سے بہت سے ادمی پلٹن
ہندوستانی کے قتل ہوئے ہمارے ادمی بہی بہت سے زخمی ہوے اور
اسیوقت طپش افتاب کے صدمہ سے برگڈیر صاحب بہی زمین پر گر پڑے
اور اونہون نے بیان کیا کہ اسوقت مجہسے کچہہ نہوسکیگا تم درجہ دوم کے افسر ہو

میری جگہہ حکومت فوج کی لی اور اوسیدم مینے حکومت فوج کی لی اور سکھہ
اور فوج گورہ کو دونو طرف توپخانہ کے رکھہ کے چہاونی پر حملہ کیا مین خاص
چہاونی مین وہنی طرف اپنے ادمیون کے تہا جسوقت معلوم ہوا کہ سکھہ
یکایک ٹہیر گئے اور اپنے دل مین مذبذب ہوکے اخر کو اپنے افسر اور اجیٹن اور
اور افسرون پر بندوقین چلائین اور سوارون پر بہی جو اونکے پیچہے تہے
فیری سے جو کچہہ کہ مینے دیکہا اور سنا اوس سے یقین ہوتا ہے کہ علاوہ چند
اشخاص کے کل پلٹن سکھہ وفادار معلوم ہوتی تہی اور ۳۷ وین پلٹن کے
خلاف لڑنے مین بہت رضامند اور خواہشمند تہی باعث اونکے یکایک بگڑ
جانے اور اس عجیب بد اطوار یکا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اونکے پیچہے تیرہوین رسالہ
کے ایک سوار نے اپنے بریگیڈیر میجر کپتان ڈوگسن صاحب پر جو حسب الحکم بریگیڈیر
صاحب کے اونکی افسری کے واسطے جاتے تہے گولی چلائی اور بارادہ مار ڈالنے
کا کیا اس امر کے پیشتر خاص اوس رسالہ کے افسر کو ۳۷ وین پلٹن کے ادمیون
نے مار ڈالا تہا یہہ غل اور بندوقون کی اواز سنکے سکھہ بہی لوٹ پڑے
اور اپنے افسرون اور ہمارے ادمیون کی طرف بندوقین چلانے لگے ایک
شخص جسنے کرنل گورڈن صاحب حاکم پلٹن سکھہ پر گولی ماری تہی اوہی

کے ایک حوالدار نے اوسکو مار ڈالا توپخانہ والوں نے یہہ حکم ادمی پلٹن سکھہ دیکھہ گیے

اونپر توپین مارنی شروع کین چنانچہ کل پلٹن اور رسالہ کے ادمی متفرق اور

پریشان ہوکے بھاگ گئے بعد ازان مینے کل ۳۷ وین پلٹن کو چھاونی سے نکال کے

بھگا دیا اور اونکے گھرون کو جلا دیا اور اپنی توپون اور ادمیون کو رات بھر بارکون

مین مقیم رکھا علی الصباح مینے اپنے ادمیون کو ہتیار اور نشان اور اسباب کی

تلاش مین بھیجا جو کہ ۳۷ وین پلٹن کے ادمی اور سکھہ لوگ بھاگتے وقت چھوڑ

گئے تھے مینے حکام ملکی سے مشورت کرکے کل خزانہ سرکاری کو جو کہ محفوظ

جگہہ مین نہ تھا بحراست ایک سو جوان پلٹن دہم گورہ اور مدراس فیوزی لیرز

اور پچیس سوار زیر حکم لفٹننٹ کرنل گورڈن کے بارک مین منگوا لیا جبکہ مین یہان

پہنچا تو مینے اوسیوقت اپنی راے بیان کی تہی کہ خزانہ صرف ایک پہرہ سکھون

مین محفوظ نہین ہے لیکن سکہہ لوگ تعینہ خزانہ بڑے وفادار رہے اور اس

نمک حلالی کے باعث سے مستحق بہت بڑی تعریف کے ہین مجھے یقین ہے

کہ اگر ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار لینے مین صبح تک دیر کیجاتی تو اوسی رات کو سرکشی

ہوتی اور چھاونی مین جتنے گہر صاحبان انگریز کے تھے اونپر وہ کل قابض

ہوجاتے اور جو چاہتے سو کرتے کیونکہ اس موقع پر فوج گورہ کو اونکی مدد دینا

بہت مشکل ہوتا مینے اوس مکانمین جو ٹکسال کے نام سے مشہور ہے ایک پہرہ پلٹن
مدراس فیوزی لیر زمین سے متعین کردیا تہا اور برگڈیر صاحب کی مصلحت
سے یہہ قرار پایا تہا کہ بشرط واقع ہونے کسی فساد کے کل صاحبان انگریز اور
بی بیان اوس مکان مین انکر پناہ لین چنانچہ بروقت فساد ایساہی عمل مین ایا اور
پہرہ گوروں نے اونکی حفاظت کی اور کوئی بدمعاش اوس مکان کے نزدیک
تک نہ پہنچنے پایا سرکش سپاہی اور سوار بہت سراسیمہ بہاگے بلکہ کتنے ہی ادمی تو اپنے
ہتیار چہوڑ گئے اب مین بارکون اور ٹکسال گہر پر قابض ہون جو کہ ما بین چہاونی
اور شہر بنارس واقع ہے اور مختلف جگہون چہاونی مین ہندوستانی سپاہیون
اور سوارونکے جو وفادار اور قابل اعتبار ہین پہرے لگا دیے ہین اور بروقت
انے اور فوج گورہ کے ایک پہرہ گرجا گہر پر تعین کرونگا اوسوقت کل صاحبان
انگریز پہر اپنے اپنے گہر ونمین جاکے بحفاظت تمام رہ سکینگے قریب نوے ۹۰ سوار
کے رسالہ سیزدہم مین سے نمک حلال رہے ہین اور ہمارا کام دیتے ہین اور
کل چہاونی مین گشت کرتے ہین تاکہ کوئی بدمعاش شہر سے وہان نہ انے پاوے
اور ایکسونوے ۱۹۰ ادمی سکہہ کی پلٹن مین سے ہمارے ساتہہ رہ گئے ہین چند کی
اونمین سے حسب اونکی خدمات نمک حلالی مینے ترقی مدارج کی ہے انکی اور

اون سواروں کی جنگی وفاداری اور جان نثاری کے باعث سے ترقی ہوئی ایک
مفصل رپورٹ خدمت میں ترسیل کرونگا فقط - راقم جے جی نیل لفٹننٹ کرنیل
— اس فساد کے روز کل اکیس آدمی سرکاری فوج میں سے مجروح اور
مقتول ہوئے ایک کپتان صاحب اور دو گورہ سپاہی اور ایک دو اسازولایتی
قتل ہوئے اور ایک کپتان اور تین انسائن اور ایک گولہ انداز اور آٹھہ گورہ
سپاہی اور ایک حوالدار اور تین ہندوستانی سپاہی زخمی ہوئے - یہہ واقعات
چوتھی اور پانچوین جون کے ہین جو کہ کرنیل نیل صاحب نے خود اپنی چٹھی مرقومہ
بالا مین بیان کئے تیروان رسالہ اور پلٹن سکھہ جو لدہیانہ کی پلٹن کے نام سے
مشہور تھی بہت خیرخواہ اور وفادار سرکار کی فوج مین سے گنی جاتی
تھی اور ۳۷ وین پلٹن پیادگان ہندوستانی نے بھی جنگ افغانستان اور
پنجاب مین بہت اچھے اچھے کارنمایان کئے تھے یہہ تینو رجمنٹین اس زمانہ سرکشی
مین متعینہ چھاونی بنارس تھین ۳۷ وین پلٹن نے پہلی تاریخ جون کو علامات نافرمان
برداری ظاہر کین اور تیسری تاریخ کو افسر دوم لفٹننٹ کرنیل گورڈن صاحب
نے برگیڈیر پونسنبی کو مطلع کیا کہ ۳۷ وین پلٹن کے آدمی بدمعاشان شہر سے
سازش کرکے فساد کیا چاہتے ہین - چنانچہ قبل از خبر بغاوت اعظمگڈہ اور پیشتر

انے کرنیل نیل صاحب سے کے برگڈیر صاحب اور ٹکر صاحب کمشنر اور گبنس صاحب
جج نے مشورت کرکے ارادہ مصمم کیا تہا کہ ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے ضرور
ہین چنانچہ ایک جماعت تیرہوین رسالہ کی جو سلطانپور مین تہی اوسکو بہی طلب
کرلیا تہا کہ رسالہ مذکور اور پلٹن سکہہ فوج گورہ کی مددگار ہوکے ۳۷ وین پلٹن
کے ہتیار لے لین لیکن ان دونو یعنی پلٹن سکہہ اور رسالہ نے وقت ضرورت پر
دغابازی اور نمکحرامی کی جیسا اوپر مفصل بیان ہوا چند سپاہی ۳۷ وین پلٹن
مین سے بہی ثابت قدم رہے اونکو چنارگڈہ کی حفاظت کے واسطے بہیجدیا
اگر اس شام کو ۳۷ وین پلٹن کے ہتیار چہین لینے مین دیر ہوتو اوسی رات کو بنارس
مین وہی حال برپا ہوتا جو میرٹھہ اور دہلی مین ہوا کیونکہ بعد ازان خود اوسی پلٹن
کے ادمیون نے اقرار کیا کہ اونکا ارادہ تہا کہ دس بجے رات کو سرکشی کرکے سب
انگریزونکو قتل کرین اور بنگلے جلادین — وہ سکہہ جو خزانہ پر متعین تہے اور جنہونے
اوس سرکشی کے وقت نمک حلالی کرکے خزانہ بچایا اونکو دس ہزار روپیہ انعام
ملا جبکہ فوج باغی کو پریٹ کے میدان مین شکست ہوئی اور بہاگی تو راستہ مین
بہاگتے وقت اونہون نے انگریزون کی کوٹہیون پر گولیان چلائین لیکن بہت سے
صاحب اپنے اپنے اصطبلون اور شاگرد پیشہ کے مکانونمین چہپ گئے اور

بعض اپنی چہتون پر چڑہ گئے ڈنکر صاحب کمشنر کے مکان پر بہت سی میمون لیے
چہت پر چڑہ کے پہونس کی آوٹ مین پناہ لی اور صاحب لوگ اونکی نزدیک
ہتیار بند کہڑے رہے تین یا چار صاحبون نے معہ اپنے عیال و اطفال ناؤمین
بیٹہہ کے دریامین پناہ لی اور پیچہین دریا گنگ پر چلیگئے اور وہان تا ہونے امن
کے رہے توپون اور بندوقون کی اواز اور شعلہ اگ اور دہوان دیکہہ کے یہہ
دریا کے لوگ بہت خایف تہے لیکن جب اونہون نے خبر فتح کی سنی اوسیوقت
کنارہ پر ائے اور ٹکسال گہرمین جہان سب صاحبون اور میمون کو پناہ لینے کا
حکم تہا چلیگئے اور قریب ادہی رات کے اس مکانمین پہنچے رفتہ رفتہ سب عیسای
عورت اور مرد اور بچے اس مکانمین پہنچ گئے اور قریب قریب کل مہینہ جون یہہ سب
لوگ اس مکانمین پناہ گیر رہے دنمین صاحب لوگ باہر جاتے تہے اور رات
کو واپس اجاتے تہے لیکن چونکہ بعد ازان فوج گورہ بکثرت اوس راستہ گذرنے لگی
تو تہوری فوج ولایتی سے جو وہان تعین رہی شہر اور چہاونی مین بالکل امن
اور انتظام ہوگیا اور بدمعاشون اور مفسدون کو نیل صاحب اور ڈنکر صاحب
اور جسٹس صاحب نے جلد گرفتار کر کے پہانسیان دینی شروع کین جس سے ضلع مین
فتنہ پرداز نہایت خایف ہو گئے — اس جگہہ ہم تصویر لفٹننٹ کرنیل نیل صاحب بہادر

جنکو چند روز بعد لقب جلیلہ برگڈیر جنرل کا حاصل ہوا لکھتے ہین اونھون نے واقع مین بنارس کو بچایا اور جو جو کچھ اُنسے کار بہادری اور شجاعت الہ اباد اور کانپور وغیرہ مین بن آئے اونکا ذکر اپنے اپنے موقع پر ہوگا —



برگڈیر جنرل نیل صاحب بہادر

بنارس کے حکام ملکی کا احوال

جبکہ چوتھی تاریخ جون کو پانچ بجے شام پریڈ کے میدان مین یہہ فتنہ برپا تھا تو حکام ملکی معہ اپنے قبایل مکان خزانہ کی چھت پر جمع ہوئے اور یہی تجویز پیشتر سے ہو گئی تھی مکان خزانہ کا چھاونی سے قریب دو میل کے فاصلہ پر تھا تھوڑی دیر پیشتر شروع ہونے لڑائی کے صورت سنگہ سکھہ گبنس صاحب بہادر جج بنارس سے مرخص ہو کر چلا گیا لیکن بمجرد سننے آواز توپ کے وہ پھر اونکے پاس جہان اور اور صاحب لوگ بھی جمع تھے واپس آیا اور دو نالی بندوق اونکے ہاتھہ سے لیکے بیان کیا کہ اب مین اپکے ساتھہ ہون جو اپکا حال سو میرا حال صورت سنگہ کا اوسوقت آنا بہت اچھا ہوا اس بات کو چوتھائی گھنٹہ نگذرنے پایا تھا کہ سکھون سے جو خزانہ کے مکان پر تعینات تھے اور جسکی چھت پر سب حکام کھڑے تھے کسینے انکو کہا کہ انگریز تمہاری پلٹن کے سکھون پر توپین مار رہے ہین اور ہر سکھہ قتل ہوتا جاتا ہے یہہ بات سنکر سکھون نے سوچا کہ اپنے ملک کے آدمیون کی عیوض وہ بھی اوسوقت کسیقدر عیوض لے سکتے ہین لیکن صورت سنگہ نے اونکو سمجھایا کہ تم مغالطہ مین ہو کبھی پیشتر سے صاحبان عالیشان کی صلاح نہ تھی کہ سکھون پر حملہ کرکے اونکو قتل کرین اگر ایسا ہوتا تو یہہ سب حکام معہ اپنے عیال

واطفال خاص تمہاری حفاظت میں کیون آئے یہہ ایک نہایت بڑی دلیل ہے
کہ صاحبونکو تم پر پہلے سے بڑا بہروسا ہے اور اوسوقت پر بیٹ پر تمہاری پلٹن
کے خلاف توہین مارنے کا کچہہ اور باعث ہوا ہوگا صورت سنگہ کے سمجہانے سے
وہ پہر راضی ہوگئے اور بعد ازان کبہی ارادہ نمکحرامی کا نکیا اور اپنا کام وفاداری سے
کئے گئے۔ گبنس صاحب اور لن صاحب کے موجود ہونے سے خزانہ کا مکان لٹنے سے
بچ رہا اگر یہہ دونو حاکم وہان موجود نہون تو ضرور خزانہ لٹ جاوے اگر جناب
گبنس صاحب وہان نہوتے تو صورت سنگہ وہان کا ہیکو ہوتا اور سکہونکو کون
سمجہاتا سب سکہہ فی الفور اپنے بہائیون کا احوال سنکے بڑی بدعت مچاتے جہاونی کی
میمن اور وہ صاحب لوگ جو لڑائی مین شامل نتہے مکان ٹکسال مین آگیے
اور اسی مکان مین بعد فرو ہونے فتنہ سرکشی حکام ملکی بہی آکر رہے اگرچہ اوس
شام کو سب بنگلے صاحب لوگون کے خالی ہوگئے اور کوئی اونکا محافظ نتہا اور
دروازے بالکل کہلے تہے لیکن کسطرح کی چوری یا لوٹ نہین ہوئی۔ سچ ہے
کہ اوسجگہہ سپاہیونکی سرکشی کا بہ تعجیل تمام اور بخوبی علاج ہوگیا لیکن جب یہہ خبر
سرکشی کی ضلع مین پہیلی تو تمام ضلع کی رعیت منحرف معلوم ہوئی اور بد انتظامی
ہوگئی اس زمانہ نازک مین جناب گبنس صاحب کا بنارس مین ہونا نہایت مقتضات

سے ہوا لوگ اون سے نہایت خایف تہے اور اونکی دلیری اور شجاعت سے
سب بخوبی واقف تہے شہر مین اونکے باعث سے کوئی ذرا سر بہی نہین اوٹہا
سکتا تہا سب جانتے تہے کہ ۱۸۵۲ء مین جو بنارس مین بلوہ ہوا تہا اوسکا ثمرہ
انہی صاحب ممدوح کے ہاتون سے کیا ملا تہا بدمعاش انکے نام سے لرزان
تہے ۔ وہ بڑے رئیس بنارس مین راو دیونارایں سنگہ اور راجہ بنارس
نے اس موقع پر سرکار کی بڑی وفاداری کی راو صاحب نے جو کچہہ اونکے پاس
تہا سب خدمتگذاری سرکار کے واسطے حوالہ کیا اور خود خاص جناب گبنس صاحب
کی کوٹہی مین قیام کیا اور معتمد جاسوس ہر طرف دوڑائے اور صحیح صحیح
خبرین منگوائین اور جہان تک اون سے ممکن تہا خدمتگذاری سرکار مین کوتاہی
نکی ۔ علی ہذالقیاس راجہ بنارس نے بہی بڑی مدد کی اور جو کچہہ سرکار کو مطلب
ہوا اوسیوقت راجہ موصوف نے پیش کیا حضور سنگہ نے بہی جو وفاداری اور
نمک حلالی کا حق ہے ایسا ادا کیا کہ ہر کسی سے نہین ہوتا اوسنے اپنی جان
پیچہ دیتی تہی کہتے ہین کہ جب سکہ ول مین توپ چلی تو اوسیوقت سے سب زمیندار
ضلع بنارس کے برگشتہ ہوگئے لیکن اونکی درستی کے واسطی صاحبان انگریز نے
بڑی شجاعت ظاہر کی تہوڑے سے سوار زیر حکم لفٹنٹ پیلیر صاحب ثابت قدم رہ گئے تہے

لیکن اونپر شبہہ بغاوت قوی تہا باوجود اسکے چیپ من صاحب ایک تاجر نیل
نے درخواست کی کہ مجہکو ان کے ساتہہ جہان کہین سرکار چاہے انتظام کے واسطے
بہیجے اور اونہون نے یہہ بہی چاہا کہ اون سوارون میں جو اونکو دیے جاویں ملین تو وہ
اعظمگڈہ کے باغیون کا جاکے مقابلہ کرین کرنیل نیل صاحب بہادر نے اس درخواست
کو منظور نہین کیا کیونکہ اونکو فوج ہندوستانی کا احوال بخوبی معلوم ہو گیا تہا چیپ من صاحب
کو اختیارات مجسٹریٹ دیکے بسرداری ایک جماعت سواران ضلع کے انتظام کے
واسطے بہیجا جسمین اونہون نے بہت کوشش اور محنت کی اور اونکی جانفشانیون
سے بہت صورت امن اور انتظام کی ہوئی ——

سرکشی جونپور

مستر بینن صاحب تاجر نیل جو اپنے کارخانہ نیل مین قریب چار میل کے
فاصلہ پر جونپور سے رہتے تہے اونپر ۳۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے جو بنارس
سے بغاوت کرکے بہاگے تہے پانچوین تاریخ جون کی صبح کو حملہ کیا وہ بہزار دشواری
جان بچاکر معہ دو اور صاحبون کے وہان سے سوار ہوکے شہر مین آئے اور اس
ماجرے سے اور صاحبون کو اطلاع دی سب صاحب لوگ اوسوقت مشورت
کرنے کچہری کے مکان مین جمع ہوئے اور ایکسو پچاس سکہہ جو لدہیانہ پلٹن کے زیر حکم

لفٹننٹ مارا صاحب جون پور مین متعین تھے اونکو بھی وہان تیار ہو کے آجانے
کا حکم دیا یہہ سکھہ اوسی پلٹن کے تھے جسنے پچھلی شام کو بنارس مین سرکشی
کی تھی اول تو یہہ سکھہ جو جون پور مین تھے نمک حلال معلوم ہوئے لیکن پھر معلوم ہوا
کہ وہ سکھہ اونہی کی پلٹن کے بنارس سے پہنچ گئے اور اونکو سرکشی بنارس کی
اطلاع دی اور اونکو بھی ترغیب دی کہ وہ مثل اپنے اور بھائیون کے عمل کرین
چنانچہ وہ بھی منحرف ہوگئے اور جب کہ دوپہر پر ڈھائی گھنٹے گذرے تھے اونہون نے
اپنے افسر لفٹننٹ مارا صاحب کے جو مع اور حکام کچہری کے برامدہ مین کھڑے
تھے گولی ماری گولی اونکی چھاتی مین لگی اور وہ زمین پر گر گئے فی الفور سب صاحب لوگ
کمرے کے اندر گھس گئے اور دروازے بند کر لئے لیکن اوسوقت ہر دم یہہ یقین تھا کہ
سرکش لوگ دروازے توڑ کے سبکو مار ڈالین گے مسٹر کیپیج صاحب
جنٹ مجسٹریٹ جون پور جو تھوڑی دیر پیشتر اس ماجرے کے جیلخانہ دیکھنے تشریف
لے گئے تھے اونکو جب وہ تھوڑی دور دروازہ سے گئے تھے باغیون نے مار ڈالا گولی اونکے
پشت مین لگی اور سامنے کی طرف دل مین ہو کے پار ہوئی اونکی لاش پیچھے
دیکھی گئی تو چھوٹی انگلی کٹی ہوئی تھی جسکو بدمعاشون نے انگوٹھی کے لالچ کاٹ
لیا تھا مطلب سکھون کا یہہ تھا کہ صرف اپنے افسر کو جس سے وہ راضی نہ تھے مار ڈالین

چنانچه اونکو مارکے پہر وہ کسی اور حاکم کی طرف متوجہ نہوئے والا سب حکام
اونکے ہاتھہ مین تہے ایک لحظہ مین اگر وہ چاہتے تو سبکو مار ڈالتے لیکن وہ چند
گولیان کہڑکی کیطرف چلاکے خزانہ لینے کے واسطے چلے گئے سب صاحب لوگ مطلع
صاف دیکہہ کے دو گاڑیونمین سوار ہوکے وہان سے بہاگے اور اوسی روز شب
کولبا واگانو مین جو ستّرہ میل جون پور سے ہے پہنچے اسجگہہ لفٹنٹ مارا صاحب
کی میم اشد رنج کے باعث سے بیماری سکتہ مین مبتلا ہوکے مرگئین اونکو اوسی وقت
مشعل جلاکے دفن کیا صبح کو چہٹی تاریخ جون دریا کی راہ ایک کشتی مین سب
صاحب سوار ہوکے چلے قریب پانچ میل گئے تہے کہ گنواران کراہٹ نے اونپر
نہایت تشدد کیا اور پہر اونکو اوسی گانو مین واپس انا پڑا اور قریب تہا
کہ سب صاحب مارے جاتے لیکن لالہ ہنگن لال نے اونکو تا آنے مدد کے بنارس
سے اپنے گہر مین بحفاظت تمام رکہا اور حتی المقدور سب صاحبون کی خاطرداری
کی مستر تہری پلانڈ صاحب ڈپٹی کلکٹر معہ میم جو پیچہے جون پور مین رہگئے
اونہون نے بروقت انے سوار ان باغی بنارس کے ایک چپراسی کے گہر مین
پناہ لی لیکن اوس بدذات نے اونہے اپنے گہر سے نکالدیا جب کہ وہ بیچارے
اس تدبیر مین تہے کہ کسیطرح یہان سے نکلکر بہاگین اتنے مین چند سوارونے دیکہہ

پایا اونکو اول تو جو کچھ اونکے پاس تھا چھین لیا بعد ازان دونوں کو نہایت بیرحمی سے گولیون سے ہلاک کیا لیکن اونکے بچون کو نہ مارا تھوڑی دیر بعد چلے جانے

سب صاحبون کے قریب چالیس یا پچاس سوار نگرام نبارس سے جون پور مین پہنچ گئے اور حاکمون کی تلاش مین نہایت جستجو کی لیکن مایوس ہوکر تمام بنگلون مین اگ لگا دی اور تمام مال اور اسباب لوٹ لیا اور برباد کر دیا سب صاحب ۷ وین جون کی شب کو لیبا وامین پہر و الیس آئے اور نوین تاریخ تک وہان مقیم رہے اوس روز نبارس سے چند گورہ سپاہی اونکو اپنی حراست مین نبارس لے آئے

مسٹر جو لیٔس سینیر صاحب کا وقایع و باشندہ جونپور

۱۸ یا ۱۹ مئی کو خبر قتل دہلی اس جگہہ پہنچی ایک یا دو روز بعد کل ہندوستانی اس خبر سے واقف ہو گئے دو کمپنیان لدہیانہ رجمنٹ کی جون پور مین متعین تہین اور چونکہ یہہ ادمی بڑے وفادار معلوم ہوتے تہے اس سبب سے کوئی اندیشہ سرکشی اسجگہہ نہین تہا لیکن البتہ یہہ خوف تہا کہ مبادا افواج باغی سلطان پور حملہ اور ہو یا کہ راجپوت اور برہمن سرحد اودہ کے جو مشورے کرتے تہے کچھہ فساد اور بلوہ کرین ۲۳ مئی کو یہہ خبر اوڑی کہ صاحب کلکٹر آج رات کو مارے

جائینگے اسواسطے صاحب ممدوح نے ایک پہرہ خزانہ پر زیادہ کیا اور
چاہا کہ وہین وہ اوس رات کو سووین لیکن پہر اونہون نے مناسب نہ جانا
اور اپنے گہر مین سوئے غرض وہ رات تو بخیر گذری ایک یا دو روز بعد
پہنچنے اخبارات دہلی کے بعض دوستون نے مجہے یہہ صلاح دی کہ مدرسہ
کو بند کرکے موسم گرمی کی تعطیل جو نزدیک تہی دیکے اپنی میم کو کسی اور جگہہ بہیجا دون
یہہ تدبیر مینے مناسب نہ جانی کیونکہ مبادا مجہکو لوگ یہہ کہین کہ مین خوف کہا کر
چلا گیا اور میرے جانے سے کوئی طرحکا تہلکا پڑجاوے سب کو یہی منظور
تہا کہ لوگون کو کوئی خوف بیجا نہ دلایا جاوے مدرسہ اخیر ماہ مئی تک حسب دستور
کہلا رہا لیکن پچیسوین ۲۵ کو مینے بباعث سالگرہ ملکہ معظمہ تعطیل دی اگرچہ سالگرہ
کا دن چوبیسوین ۲۴ تاریخ کو تہا لیکن اوس روز اتوار تہا اور پہلی تاریخ جون سے
حسب معمول تعطیل شروع ہوئی چوتہی تاریخ جون بازار مین خبر مشہور ہوئی
کہ اعظمگڈہ مین فوج نے سرکشی کی یہہ خبر پانچوین کو تحقیق ہوگئی اور اسی روز
جون پور مین بہی سرکشی ہوئی اوس روز صبحکو اٹہہ گہنٹہ پر قریب چہ تہائی گہنٹہ گذرا
ہوگا کہ مسٹر بے نن صاحب اور رٹلاز صاحب اور رانز و رو صاحب تاجران نیل جنکا
کارخانہ بیچہ مین تہا جو قریب ڈہائی میل کے جون پور سے واقع ہے جونپور

ہمین پہنچے اور بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت سپاہیان باغی نے ہم پر حملہ کیا اور
جب کہ گولیون کی ہم پر بارش ہو رہی تھی ہم گھوڑون پر سوار ہوکے یہان بھاگ آئے
چند پیشتر سے یہہ تجویز ہوگئی تھی کہ مبادا جب کبھی کوئی فساد برپا ہو تو سب صاحب
کچہری کے مکانمین آنکر جمع ہون چنانچہ اوسوقت ہم سب اوس مکانمین چلیگئے
ادھے سکھہ خزانہ پر تعینات تھے خزانہ کا مکان بھی کچہری کے احاطہ مین ہے
لفٹننٹ مارا صاحب افسر فوج متعینہ جونپور باقی سکھون کو بھی لیکر کچہری کے
مکان پر آئے جو سب کہ مسلح اور مستعد ہوکے کھڑے رہے اب توقع یہہ تھی کہ باغی
سپاہی بیچہ سے جونپور کو اوینگے ہم بھی اونکے مقابلہ کے واسطے
تیار تھے اگر وہے اوسوقت صبح کو جونپور مین اجاتے تو ضرور سکھہ ہماری
طرف سے لڑتے کیونکہ اوسوقت اونہون نے اپنی بڑی وفاداری اور
نمک حلالی ظاہر کی تھی قبل از دوپہر ہمارے پاس خبر آئی کہ باغی لوگ
کارخانہ بیچہ کو لوٹ اور جلاکے لکھنو کی طرف چلیگئے آب اون سے مقابلہ
اور حملہ کی توقع نہ تھی لیکن پھر بھی ہم سب کچہری کے مکان مین رہے نوکر ہمارے
حاضری لائے اور اونکو شام کا کھانا تیار کرنے کے واسطے حکم دیا لفٹننٹ مارا صاحب
نے جہان جہان سکھون کو پہرہ پر مقرر کیا تہا وہان سے ہٹا لیا اور خود

وردی اوتار کر ایک بندلی تیسرے پہر قریب ۵ بجے مین اور لفٹننٹ مارا صاحب
معہ اور صاحب لوگون کے برامدہ مین کہڑے تہے اور مینے لفٹننٹ صاحب
سے کہا کہ شاید آج ہم اپنے اپنے بنگلونمین شب کو نہ جاسکینگے اونہون نے
جواب دیا کہ آج رات کو یہین سونا چاہئے اور تم کو جو چیز درکار ہو اپنے گہر
سے یہان منگوالو کئے ٹپارے اور صندوق تو منگوالئے تہے اور اور چند
چیزونکے منگوانے کے واسطے مین اپنے ایک نوکر کو حکم دیرہا تہا کہ اتنے مین
ایک بندوق کی اواز ہوئی مڑ کر دیکہتا کیا ہون کہ لفٹننٹ مارا صاحب کے
سینہ مین گولی لگی اور وہ صاحب مجسٹریٹی کچہری کے دروازہ پر گر پڑے
اور ہم سب اندر مکان کے گہس گئے اور جہان جنٹ مجسٹریٹ کا اجلاس ہوتا تہا
اوس کمرے مین جاکے دروازے بند کر لئے اس وقت باغیون کے ہاتہہ سے
بچنے کی بہت کم امید تہی ایکسو چالیس سکہہ سپاہی اوسوقت وہان پر تہے اور ہم
کل اٹہہ یا نو صاحب تہے توقع یہہ تہی کہ باغی لوگ اندر گہس کر ہم سب کو قتل
کرینگے خزانہ مین قریب ۲ لاکہہ او پینسٹہ ۶۵ ہزار روپیہ تہا اوسکو باغی لوٹنے
لگے اور بندوقین چلانی بند کر دین لفٹننٹ مارا صاحب کی میم ایک دوسرے کمرے
سے ہمارے کمرے مین ائین اوہر ہمارے اندر انے کے وقت اونکے خاوند کو باہر کے

کمرے میں زخمی چھوڑانے کے باعث سے ملامت کرنے لگے لیکن ہمکو صاحب
موصوف کو لاچار چھوڑانا پڑا تھا کیونکہ اکثر لوگ بندوقین مجسٹریٹ کے
کمرے کی طرف چلا رہے تھے اور وہان اوسوقت کوئی ذرا بھی کھڑا نہین
ہوسکتا تھا اِسوقت چند صاحب باہر جاکے لفٹننٹ صاحب کو اندر لے
آئے اونمین ابتک کچھہ جان باقی تھی اگرچہ مجھکو چند صاحب منع کرتے تھے لیکن
مینے باہر جاکے ایک دروازہ سے باہر کی طرف جھانکا تو دیکھا کہ باغی روپیون
کی تھیلیان کندھون پر دھر کے چلتے جاتے ہین مینے اس خوشخبری کی اطلاع
دی ہم تھوڑی دیر ٹھہر کر باہر برامدہ مین نکلے تو دیکھا کہ میدان خالی پڑا ہے اور
سب سپاہی خزانہ لیکے چلے گئے اوسیوقت ہمنے وہان سے روانہ ہونے کا قصد کیا اور
سوای دو ونیل کے صاحبون کے جنہونے اپنے گھوڑون پر جو زین کس لیا ہم سب
پیادہ پا چلے کیونکہ ہمارے سائیس بھاگ گئے تھے باغیون نے اونکی طرف شاید چند
گولیان ماریں اس باعث سے وہ سب فرار ہوگئے لفٹننٹ مارا صاحب کو ایک
چارپائی پر رکھہ کر ہم لیچلے ایک طرف مینے بھی چارپائی کو اوٹھایا تھا لیکن
صاحب موصوف بہت جسیم تھے اس باعث سے مین جلد تھک گیا اور ایک
ہندوستانی کو دیکھہ کے مینے اوسے بلا کے اپنے کندھے کی جگہہ اوسے لگا دیا تھوڑی

دیر بعد صاحب موصوف کی میم نے مجھسے کہا کہ میرا ہاتہہ پکڑکے مجھے لیچلو وہ بہی بڑی جسیم

تہین بڑی مشکل سے مینے اونکو اپنے ساتہہ چلایا کچہری کے دروازہ پر کیپیچ صاحب

جنٹ مجسٹریٹ کی لاش پڑی تہی معلوم ہوا کہ صاحب موصوف واسطے ملاحظہ

نجیبون کے جیلخانہ نہ جاتے تہے جسوقت کہ سرکشی شروع ہوی اوسیوقت نجیبون

نے اونکا کام تمام کیا تہوڑی دور کچہری سے چلکر بیچارہ لفٹننٹ مارا صاحب

کو چارپائی پر سڑک کے کنارہ چہوڑنا پڑا اسوقت وہ حالت نزع مین تہے

کسیطرح کی امید اونکے بچنے کی نہ تہی ایسی حالت مین چارپائی کو لیکے چلنا کچہہ فایدہ

نہ تہا بلکہ اگر ایسا کرتے تو سب صاحب مارے جاتے جیسا اگے معلوم ہوگا بیچاری

مارا صاحب کی میم ہمارے ساتہہ نہین چل سکتی تہین لاچار مینے ایک ہندوستانی

کو بلاکر اونکا دوسرا ہاتہہ پکڑوایا کچہری کے مکان سے نکلکے راستہ مین ڈاکتر

پاسک صاحب کا گہر آیا اونکی گاڑی وہان تیار تہی خوش نصیبی سے گاڑی مذکور

کو ڈاکتر صاحب موصوف نے کچہری کے مکان سے تہوری دیر پیشتر گہوڑون

کو دانہ کہلانے کے واسطے بہیجوا دیا تہا ڈاکتر صاحب نے اپنے گہوڑے زین سواری

کو بہی لیا میمون اور بچون کو گاڑی کے اندر اور باہر کوچ بکس پر سوار کرایا

میرے واسطے کوچ بکس پر جگہہ خالی تہی مین اوسپر چہہ نالی تنچہ لیکر بیٹہا

پادری رودر صاحب معہ اپنی میم صاحب کی آیا کے گاڑی کے پیچھے بیٹھے ہوئے غرض

چار بجے ہم اسطور سے پر سوار ہوکے بنارس کی طرف چلے گاڑی مین پانچ میمین اور

اٹھہ بچے اور دو صاحب اور ایک ایا اور ایک کوچوان سوار ہوئے اور تین صاحب

گہوڑون پر سوار اور تین پیدل تھے اگرچہ ہم بنارس کی طرف چلے لیکن یہہ

ابہی تک باہم قرار نہین پایا تہا کہ اسی سڑک کو برابر چلین گے بعض کا ارادہ تہا کہ

غازیپور کی طرف چلین اور پادری رودر صاحب چاہتے تہے کہ ہم ظفر اباد کو

چلین جو کہ جون پور سے تین میل واقع ہے جہان سے نئی سڑک غازی پور

کو گئی ہے وہان پر ہمارا ایک مدرسہ بہی تہا مینے بہی وہین جانا مناسب جانا

غرض کہ جب چوتھے موڑ پر جو اخیر تہا اور جہان بنارس کی سڑک سے غازیپور

کی طرف مڑتے ہین پہنچے اوسوقت یہی ارادہ مصمم ہوا کہ غازی پور کی سڑک پہ

چلین دو صاحب ذرا اگے بنارس کی سڑک پر چلے گئے تہے اونکو بہی ہمنے

اواز دیکے واپس پکار لیا اسجگہہ ہمنے ٹہر کے پانی پیا اوسوقت تشنگی کی از

بس شدت تہی اس اثنا مین لفٹننٹ مارا صاحب مرحوم کا کوچوان اونکی پالکی

گاڑی خود بخود لے ایا اس گاڑی کے آجانے سے ہم سبکو سواری ملگئی جب

ظفر اباد مین پہنچے تو وہان کے لوگون نے کہا کہ مناسب ہے کہ ہم آگے بڑھے

چلے جاوین کیونکہ اونکے نزدیک ظفرآباد مین ہمارا ٹہیرنا مناسب تہا حسب
وہان کے رہنے والون نے ہمارے حال زار پر افسوس کہایا اور ایک یا
دو شخصونکے انکہونمین انسو بہر آئے ظفرآباد کے باشندے بڑے متعصب
مسلمان ہین ہمارا مدرسہ اسجگہہ بارہ یا تیرہ برس سے تہا اس سبب سے لوگ
مجہسے اور پادری رو ڈر صاحب سے بخوبی واقف تہے بلکہ اسی باعث
سے اون لوگون نے ہمپر کچہہ زیادتی نہ کی اور وہان سے گذرجانے دیا
بلکہ ہمارے وہان سے بدرجہ لاچاری چلے جانے پر افسوس کہایا یہان
سے بہی ہم پالکی پیکر پہر روانہ ہوئے اس سے دس میل آگے جاکے گومتی
ندی پار ہونا پڑا وہان پر ایک گہاٹ تہا جہان سے ہمنے پار ہونا شروع کیا
ایک ہی کشتی تہی اس سبب سے اوسکو کئی مرتبہ دو گاڑیان اور سات
گہوڑے اور ہم سب پار کرنے کے واسطے پہیرے کرنے پڑے پار ہونیکے وقت
ایک انبوہ کثیر گرد نواح سے جمع ہوگیا لیکن اونہون نے پار ہونے مین کسیطور
کی مزاحمت نہ کی اگرچہ کچہہ کلام بعض لوگون نے گستاخانہ کئے ایک شخص نے
ایک صاحب سے کہا کہ اپنی گہڑی مجہکو دیدیجے تو بہتر ہے کیونکہ بہرحال آگے
چلکے لوگ تمکو لوٹ لین گے غرض گومتی پار ہوکر لمبہوا مین پہنچے جہان کہ

مسٹر لکلز صاحب کا کارخانہ نیل تہا اونہون نے ہم سب کی بڑی خاطرداری
اور تواضع کی اونکی کوٹہی مین اور اونکے رشتہ دار بہی جو مفصل سے بہاگ
کے کوٹہیان نیل کی چہوڑ کے آگئے تہے جمع تہے کہانا ہم سب کے واسطے تیار ہوا
اور قبل کہانے کے ہم سب شکر خداوند کا بجا لائے جسنے ابتک ہماری جانین
اس آفت ناگہانی سے بچاین ٹہیک کہانے کے پیشتر معلوم ہوا کہ لفٹننٹ صاحب کارا
مرحوم کی میم مرگئین باعث رنج شدید اور تکالیف راہ کے اونکو بیماری سکتہ
کی ہوگئی تہی بارہ بجے رات کے اونکو دفن کیا پادری رود صاحب نے جنازہ
کی نماز پڑہی بلیہ مین پہنچکر ہم سب نے مشورت کی کہ کس طرف کو چلین خشکی
کی راہ غازی پور کی پرخطر تہی کیونکہ چند وک کے مقام پر جو بلیہ سے تیرہ
میل ہے بنارس اور اعظمگڈہ کی سڑکو نکا تقاطع ہوا ہے خوف یہہ تہا
کہ مبادا اس سڑک پر باغی فوج سے مقابلہ ہو اسواسطے یہی قصد ہوا کہ دریا
کی راہ چلنا چاہئے غازیپور یا کسی اور جگہہ پہنچ جاوین یا شاید راستہ مین کوئی
خالی کشتی ملجاوے مسٹر لکلز صاحب نے ایک کشتی دینے کا اقرار کیا
اور صاحب ممدوح نے ہمارے ہمراہ چلنے کا ارادہ نہین رکہا اونکا ارادہ
یہہ تہا کہ ہمارے چلے جانے کے بعد وہ اپنی کوٹہی چہوڑ کے ایک قریب گانوں کے

زمیندار کے ہان جاپہونچے پانچوین تاریخ کی شب کو جب ایک گھنٹہ پر اوہا گذرا تو خبر
ملی کہ کشتی تیار ہے اوسیوقت ہمنے کشتی پر سوار ہونے کی تیاری کی اور قریب
ڈہائی بجے کے سوار ہوکے چلے کشتی پر چہپر نہ تہا تجویز یہہ تہی کہ چند میل آگے جاکر چہپر
کشتی پر ڈال لیا جاوے چنانچہ مقام متعینہ پر پہنچکر چہپر کی تیاری کی لوگون
نے کنارہ سے پوچہا کہ کشتی مین کیا ہے ملاحون نے جواب دیا کہ کشتی
مین بہیڑ بہرا ہے غرض چہپر ڈالنے مین صبح ہوگئی بعد ازان وہان سے روانہ ہوئے
لیکن دریا کم گہیرا تہا اور کشتی چلانے کے واسطے صرف ایک مانجہی اور ایک
ملاح اور ایک لڑکا تہا تو کشتی کنارہ کے نزدیک جاتی تہی بلکہ بعض اوقات
کنارہ مین جالگتی تہی چونکہ دن نکل آیا تہا — تو دیہقانیون نے کنارہ پر ہجوم
کیا بلکہ ایک جگہہ تو بہت سے دیہقانی ہتیار بند لاٹہی اور چند توڑے دار بندوقین
لئے ہوئے مستعد ہوئے کہ ہماری کشتی پر حربہ کرین وہ مستر لنگلز صاحب تاجر
نیل پیور کی تلاش مین آئے تہے صاحب ممدوح نے ایک اپنا نوکر ہمارے
ساتہہ کر دیا تہا اوسکو دیکہہ کے گنوارون نے خیال کیا کہ صاحب موصوف
بہی کشتی مین ہونگے لیکن چونکہ وہ نہ تہے تو ہمنے اونسے کہا کہ تم کشتی کی چاہو تو
تلاشی لے لو مستر لنگلز صاحب کشتی مین نہین ہین چنانچہ ایک یا دو زمیندار

کشتی پر آئے اور کلکٹر صاحب کو نہ پا کر چلے گئے اور ہمسے کچھہ مزاحمت نہ کی لیکن
ہمکو اطلاع دی کہ شاید آگے بڑہ کے دہولی پرگنہ کے لوگ کشتی کو ٹھہراوین معلوم
نہین کہ یہہ لوگ تاجر صاحب کو کیون تلاش کرتے تھے آیا ارادہ اونکی قتل کے
تھے یا اون سے کچھہ روپیہ چاہتے تھے جب ہم کراکٹ مین جو بابین کنارہ گومتی
پر ایک بڑا شہر ہے پہنچے تو وہ عملداری مستر فین صاحب مجسٹریٹ جونپور مین
تہا اونہون نے داروغہ اور تحصیلدار کو طلب کیا شاید ایک یا دو تھا حاضر ہوئے لیکن
اونکا اب حکم ضلع مین کچھہ نہ تہا اور وہ ہماری مدد کچھہ نہین کر سکتے تھے اتنے مین
دو یا تین سو آدمی گہاٹ پر جمع ہوگئے اور کوئی چیز کشتی پر آنکر لگی لیکن معلوم نہین
کہ کسینے پتھر پہنکا یا گولی چلائی لیکن میری رائے یہہ ہے کہ وہ پتھر تہا دو یا تین
راجپوت زمیندار مستعد اسبات پر ہوئے کہ وہ ہمارے ساتھہ چلین اور
کشتی وہو ہیون کو اگر وہ کشتی روکین تو سمجہاوین لالہ ہینگن لال بہی ہمارے پاس کشتی
مین آئے اور وہ بہی ہمارے ساتھہ چلنے کو تیار تھے لیکن اسوقت ایک اور وقت
درپیش آئی ملاحون نے آگے چلنے سے انکار محض کیا بغیر ملاحون چلنا دیوانگی
مین شامل تہا کیونکہ دریا بہت کم گہرا تہا اور بہاٹ بہی اوس جگہہ کم تہا ہم مین
سے کوئی کشتی کو نہین سنبہال سکتا تہا ہم سب بڑے تشویش و پیچ مین تھے

اُسوقت لالہ ہنگن لال نے جو تحصیلدار دیرہ دون کے تھے اور پچیس ۲۵ برس بعد رخصت لیکر اپنے گھر آئے تھے یہہ کہا کہ آپ سب صاحب کشتی کو چھوڑ کر میرے گھر چلکر رہئے اور وہان جو کچہہ صلاح مناسب ہو وہ فرمائے اونہون نے یہہ بھی کہا کہ میرے پاس چند ہتیار بند سپاہی بھی ہین اور آپ پر کوئی صدمہ اوسوقت انے پاویگا جب کہ پیشتر میرا گلا کٹجاویگا میرے جیتے جی آپ صاحب کی کسی طرحکا زیان نہین پہنچ سکتا ہمنے اسمین صلاح کی تو یہی بات قرار پائی کہ لالہ کے گھر مین جاکر بالفعل پناہ لینی چاہیے چنانچہ سات بجے صبح کے چھٹی تاریخ جون کو ہم کشتی پر سے اوترے اور لالہ ممدوح کے گھر پہنچے

اطلاع

بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت قلمبند فرمایا ہے ہمین لکہا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت ہند ہو جاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس رکھتے ہین کہ جن صاحب نے کسی خاص جگہہ کا وقایع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال جب کہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکہا ہو تو وہ بلاشک ہمارے پاس بہیجدین موقع پر مشکوری تمام درج ہوگا جناب مولوی اصغر حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر

فرخ اباد نے جو وقایع فرخ اباد لطف فرمایا ہے ہمارے پاس پہنچا
اور بہت مشکور اور ممنون فرمایا فقط — **اشتہار اخبار مفید خلایق** —
مخفی نرہے کہ اس مطبع سے اخبار مفید خلایق نام ہفتہ مین ایکبار شنبہ کو جاری ہوتا ہے اسکے نصف مین
بحث علوم ریاضی تجربات علم طبیعی تاریخ وغیرہ معہ تصاویر چھپتے ہین اور نصف مین صحیح صحیح خبرین طبع
ہوتی ہین اور اوسکے ساتھہ خلاصہ نقل گورنمنٹ گزٹ کی ہفتہ وار ایک علیحدہ ضمیمہ مین چھپتے ہین
اسی اخبار کا ترجمہ ہندی مین جسکا نام سروپکارک ہے اوسی روز جاری ہوتا ہے قیمت دونون کی لعہ سال
پیشگی عصہ ماہواری اردو معہ گورنمنٹ گزٹ صعہ سال پیشگی ۸ ر ماہواری ہندی صرف صعہ سال
پیشگی ۸ ر ماہواری مقرر ہے سرکار نے قدردانی کی راہ سے چار سو کاپی اس اخبار کی ایسی
مکتبون کے واسطے خرید فرماتی ہین اور علاوہ اسکے بہت صاحب قدردانی کرتے ہین جو صاحب شوق خریداری
رکھتے ہون تو اپنا نوازشنامہ پوسٹ پیڈ مطبع مفید خلایق یا سررشتہ مطبع جدار اگرہ مین روانہ فرماوین فقط

اشتہار معیار الشعرا مخفی نرہے کہ اس مطبع سے ایک پرچہ اشعار
ہر پندرہوین روز جاری ہوتا ہے اسمین غزلہای طرح مشاعرہ جو اگرہ مین
ہوتا ہے اور غیر طرح اور استادان حال و قدیم کی طبع ہوتی ہین قیمت اسکی
۸ر ماہواری ہے اور خریداران اخبار کو نصف قیمت پر ملتا ہے جو صاحب شوق خریداری
رکھتے ہون اپنی درخواست مطبع مفید خلایق مین روانہ فرمادین فقط ———

جناب پنڈت مادھو پرشاد صاحب میر منشی چیف کمشنری اودھ ۱۹ جناب ہیرا سنگھ صاحب جناب محمود احمد صاحب رسالدار دوم رجمنٹ پنجم سوار ہوشیار پور سے

جناب شیو سہائی صاحب وکیل راج بیکانیر سے جناب لالہ جواہر لعل صاحب دہلی

تاریخ از نتائج طبع جناب محمد عبد الغفور خان صاحب تخلص شرر داروغہ تھانہ قصبہ سیونڈہ ضلع باندہ

فوج نمکحرام کی فطرت سے ہند میں　　آتش فشاں جو شعلہ ہوا کارتوس کا
تاریخ ہوگئی سر آتش سے اے شرر　　شعلہ بلند ہوگیا کیا کارتوس کا
سنہ ۱۲۷۴ ہجری

دیگر

منشی نادر بیان تالیف کرد　　واقعات ہند را چون دل پسند
بہر تاریخ از سر صدق کتاب　　زد رقم کلک شرر تاریخ ہند
سنہ ۱۲۷۴ ہجری

دیگر

خوش طبع بنمود و شنو نرا این　　چون واقعہ عداوت ہند
تا ان از سر انطباع تاریخ　　شد طبع شدہ بغاوت ہند
سنہ ۱۲۷۶ ہ

تاریخ از نتائج طبع جناب سید کلب حسن صاحب بلیغ تخلص

چو جاری گشت تاریخ بغاوت　　درین آوان با طرز خوش آئین
سر طاعن زدہ گفتم کہ بیشک　　بری از کذب بود از صدق آئین
سنہ ۱۸۵۹ ع

Part V

Novem: 1859

History

Of the

Indian Revolt

By

Mookund Lall G. M. C. B.

Sub: Asst Surgeon.

Price 8 Ans.

AGRA

Printed by Sheo Narain.

at Moofeed Khulaik Press.

العلم تاریخ طاقۃ

بغاوت ہند

بابت ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء

جلد ۱ حصہ ۶



قیمت ماہواری

یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ ہے

الفہ وصنفہ سب اسسٹنٹ

مطبع مفید خلائق محلہ پیپل منڈی میں چھپتہ

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ششم تک ہمکو تالیف کرنے اس کتاب مین کتب انگریزی مفصلہ ذیل سے بہت مدد ملی ہے اونکا شکریہ ہم پر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی موقع پر اونکا اداے شکر قرار واقعی کرینگے ۔ جیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت ۔ سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ (اینلز آف دی انڈین ربلین) محاصرہ دہلی مصنفہ جناب پادری روٹن صاحب ۔ مہم یکسالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلی صاحب

اشت ہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان ڈبلیو جونز صاحب ۔ واقعات ذوات خاص در زمانہ

ند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈ صاحب ۔ وقائع سر ہنری ھیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری

احب ۔ قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب وائلی صاحب ۔ سرکشی اودہ

مارٹین گبنس صاحب ۔ اٹھہ مہینہ کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب

تا سی بی ۔ واقعات محاصرہ لکھنؤ از تصنیف جناب میم صاحبہ

ہ جناب سید احمد خانصاحب ۔ اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ

ات مفصلات و دہلی گزٹ وغیرہ

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ششم

سرکشی جون پور

بقیۂ وقایع مسٹر ہولیس میرزر صاحب از صفحہ ٢٦٣ حصہ پنجم بغاوت ہند

جب ہم لالہ ہنگن لال کے گہر پہنچے تو والان مین قیام کیا اور باہر دروازہ پر لالہ ممدوح
کے بہت سے مسلح سپاہی نگہبانی کے واسطے موجود تہے چونکہ لالہ صاحب مدت
بعد اپنے وطن کو آئے تہے تو بہت سے زمیندار راجپوت اونکی ملاقات کو آئے
اونہون نے ہمارے حال پر تاسف کیا بلکہ سپاہی حفاظت کے واسطے دروازہ
پر اپنے پاس سے بہیجدئے لالہ نے تیاری کہانا پکانے کی کی اور یقین ہے کہ ہم
لوگون کو خوب کہانا ملتا لیکن اوسکی تیاری کے مابین دہولی راجپوت شہر پر چڑہ آئے
اور لوٹ شروع کی تین مرتبہ اُن لوگون نے انکے شہر کو لوٹا ایک یا دو مرتبہ ہمارے
میزبان کو بہی خوف ہوا کہ شاید اونکے مکان پر بہی حملہ ہو کیونکہ وہ لوگ گہر کے قریب ہوکے گذرے
اونکے ہتیارون وغیرہ کی اواز ہمکو بخوبی سنائی دیتی تہی جب ایکا لالہ صاحب کے تم بہی

مقابلہ کے واسطے تیار رہے میموں اور بچوں کو ایک کوٹھری مین جمع کردیا اور سب
صاحب لوگ چند ہتیار جو اونکے پاس تہے لیکے مستعد ہو رہے اور ارادہ کیا کہ
مفت جان دینی نہ چاہئے لیکن خداوند تعالی ہمارا نگہبان تہا اوسنے کوئی مضرت
ہمکو نہ پہنچائی اور لالہ کے گہر پر بدمعاشون نے رُخ نہ کیا اگرچہ اونکو اوس گہر مین
ہمارا پوشیدہ ہونا ظاہر ہو گیا ہو گا لیکن کوئی سبب ایسا ہوا ہو گا کہ جس کے
باعث سے وہ ہمارے اوپر حربہ نہ کر سکے شاید وہ لالہ کے سپاہیون سے
ڈر گئے یا ہمین بہت سا سمجہا ہو گا یا کسینے اونکو ہمارے ہتیارونکا مبالغہ کر دیا
ہو گا مگر خدا کا فضل اصل سبب معلوم ہوتا ہے جبکہ اول خبر آمد لٹیرون
کی ہوئی تو جو نوکر یا رشتہ دار لالہ کے کہانا پکا رہے تہے وہ مسلح ہو کے باہر
چلے گئے اور بعد چلے جانے مفسدون کے ہمین کہانا ملا لیکن بباعث لٹیجانے
بازار کے کہانا حسب دلخواہ لالہ کے ہمارے واسطے نہ پک سکا صرف موٹی روٹی
اور بکری کا گوشت نصیب ہوا روٹی تو ہم سبنے کہائی لیکن گوشت ایسا پکا تہا کہ
کم کہایا گیا سہ پہر بہت مشکل سے کٹی ہم سب ایک دالان مین تہے بعض صاحب
تو چارپائیون پر لیٹے تہے اور بعض کرسیون پر بیٹہے تہے اور بعض زمین پر لیٹے ہوئے
تہے سہ پہر کے مقام سے ہمنے دو چٹہیان ایک بخط فرنچ اور دوسری حرمنی

زبان مین بنام صاحب کمشنر یا افسر فوج بنارس روانہ کی تہین اور ایک ہمنے
کرایک ٹٹّے بہیجی لیکن معلوم نہین کہ اوسی روز جب ہم لالہ کے ہان پہنچے یا دوسرے
روز* لالہ کے ہان ایک مجمع کثیر اونکے دوستونکا جمع ہوا جو سب ہماری طرف
اسطور پر دیکہتے تہے کہ گویا ہم کوئی عجیب شئے تہے بعض اوقات ہم دق ہوکر اونکو
برادہ سے ہٹا دیتے تہے جب دن گذر گیا اور شام ہوئی تو کہانا ہمارے واسطے
لایا گیا اسوقت باعث پکنے مرغی کے گوشت کے کہانا بہ نسبت صبح کے زیادہ پسند
آیا بعدازان رات کے واسطے تدبیر کی گئی میمین اور بچے چارپائیون پر برآمدہ
مین سوئین اور صاحبون نے ایک کاٹھ کے تخت پر صحن مین آرام کیا ہم مین سے دو
صاحب باری باری سے پاسبانی کے واسطے جاگتے رہے رات کے وقت
یہی خبر مشہور رہی کہ دہولی لوگ اوین گے لیکن مہربانی خدا سے یہہ افواہ غلط
نکلی صبح ہوئی اور اتوار کا دن تہا ہمنے ٹکلز صاحب کو کچہہ کہانا بہیجنے کے واسطے لکہا
اونہون نے مہربانی فرماکر چہہ مرتبانی اور بیر شراب اور ایک سو چرٹ ہمارے
واسطے بہیجے اور صاحب ممدوح نے وہ دو چٹہیان جو ہمنے بنارس روانہ کی تہین
واپس بہیجدین اور کہلا بہیجا کہ ہرکارہ کو بنارس کے پل پر پار نہ ہونے دیا ان
گورون کا پہرہ تہا یہہ بیان اوس ہرکارہ کا تہا لیکن غالب یہہ ہے کہ یہہ بیان

اوسکا سراسر غلط تہا وہ کبہی وہان تک نہین گیا اج کے روز کہانا اچہا نصیب
ہوا مسٹر ٹکر صاحب جج فتحپور کے خدمتگار نے پکا دیا یہہ شخص رخصت لیکے کرانٹ
مین ایا تہا جہان اوسکا گہر ہے — شام کو گہوڑونکے چلنے کی اواز آئی خبر اوڑی
کہ گورہ لوگ آئے ہین لیکن یہہ خبر صحیح نہی مسٹر فین صاحب باہر تشریف لیگئے تہے
وہ مسٹر کالس صاحب اسسٹنٹ مسٹر لکلنز صاحب کے ہمراہ واپس آئے
مسٹر لکلنز صاحب قریب شام کے اپنے کارخانہ مقام پسیور مین چلے آئے تہے
اونہون نے ڈاکٹر پاسک صاحب کی سیج گاڑی بیل لگاکے ہمارے واسطے
بہیجی کیونکہ اونہون نے خیال کیا کہ ہمکو اونکی کوٹہی مین زیادہ ارام ملیگا صاحب
ممدوح نے گاڑی کے ہمراہ سوار اور سپاہی مسلح ہماری حفاظت کے واسطے
بہیجے چونکہ ہم لالہ ہنگین لال کی حمایت اور حفاظت مین تہے لہذا ہمنے اون سے
مشورہ کرنا ضرور مناسب سمجہا بہت دیر کے مشورے کے بعد لالہ اور ٹہاکرون
کی یہی صلاح ہوئی کہ ہم لکلنز صاحب تاجبنیل کی کوٹہی مین واپس جاکے رہین
وہان ہمین زیادہ تر ارام ہوگا ایک زمیندار معہ اپنے ہمراہیون کے ہمارے
ساتہہ چلا اور لالہ نے دوسرے روز ہمارے پاس آنے کا اقرار کیا چنانچہ ساڑہے
نو بجے رات کے ہم پسیور کو چلے میمون اور بچون کو گاڑی مین سوار کرایا اور

صاحب لوگ پاپیادہ چلے دو گھنٹہ کے عرصہ مین ہم کوٹھی مین پہنچ گئے - چاء جلد تیار
ہوئی اور بہت پی خوابگاہ کے کمرہ مین میمون اور بچونکو سولایا اور صاحب لوگ کہانے
اور بیٹہک کے کمرون مین سوئے دوسری صبح کو پہر چاء وغیرہ تیار ہوئی اور ہم سب
نے اپنے تئین خوب نہادہوکر صاف کیا ہمارے مہربان میزبان نے چند صاحبون کو
صاف کپڑے پہننے کو دئے دن تو اچہی طور سے گذر گیا لیکن ہم سبکو تردد
بہت تہا سہ پہر کو ایک چہٹی ٹکر صاحب کمشنر بنارس کی پہنچی اوسکے سرنامہ پر یہ
لکہا تہا کہ یہہ چہٹی جو کوئی صاحب کراکٹ مین پوشیدہ ہو اوسکے پاس پہنچے بنارس
مین خبر کشتی جونپور اور پوشیدہ ہونے صاحبان کی کراکٹ مین پہنچ گئی تہی کمشنر صاحب
نے لکہا کہ بارہ صاحب لوگ معہ بارہ سوار تمہارے لینے کو جاوینگے لیکن چونکہ
خاص مقام تمہاری پوشیدگی معلوم نہین ہے اور ہندوستانی سوارون پر چندان
اعتبار نہیں ہے لہذا نہین چاہتا کہ صاحبان مذکور کی جانین ناحق جو کہون مین ڈالون
اوسکے جواب مین صاحبون نے صاحب کمشنر کی التجا کی کہ ہمارے لینے کے واسطے
ہندوستانی سوار نہ بہیجے شام کو ایک اور چہٹی اسمضمون کی آئی کہ بارہ گورہ سپاہی
بارہ صاحبون کے ہمراہ تمہارے لینے کو روانہ ہونگے اور تہوڑے عرصہ مین تم ہمارے
پاس آجاوگے خاطر جمع رکہو اس اثنا مین جو جو افواہین سننے مین آئین اونکا

مفصل اور تاریخ وار بیان نہین کر سکتا لیکن معلوم ہوا کہ ہمارے چلے انے کے
بعد جون پور مین باغیون اور بدمعاشون نے سب بنگلے اور کوٹھیان جلادین اور
جو صاحب کہ جون پور مین رہ گئے تھے اونکو قتل کیا اور زنیر جنیدیا جرنیل ضلع مین مارے
گئے مسٹر خلیوٹ صاحب اور سیر سرٹک اتوار یا پیر کے روز پسیو مین ہمارے
پاس آن پہنچے اونکو راستہ مین گنوارون نے لوٹ لیا اور تن پر کپڑا اتک نچھوڑا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سنیچر کے روز چند سوار نمکحرام جون پور سے پسیو مین ہی
ہماری تلاش مین آئے تھے لیکن ہمکو وہان نہ پایا اور مایوس چلے گئے لیکن
اس خبر مین کچھہ شک معلوم ہوتا ہے منگل کے روز نوین تاریخ جون تین بجے شب
کو ایک افسر اور چار گورہ سپاہی بنارس سے ہمارے لینے کے واسطے پہنچے اور باقی
گورہ وغیرہ دوسرے کنارہ گہاٹ کراکت پر ہمارے منتظر رہے ہمنے تیاری چلنے کی
کی اور صبح ہوتے ہوتے ہم سب روانہ ہوئے ہمارے گہوڑے پہر دستیاب ہوگئے
تھے چنانچہ ایک یا دو گاڑی ہماری سواری کے واسطے موجود ہوگئی تہین بعض رشتہ دار
مسٹر لنکلز صاحب کے بگی مین سوار ہوئے اور بعض گہوڑون پر دو یا تین ہاتھی بہی ہمارے
واسطے بنارس سے آئے تھے اوسوقت مین گورہ سپاہیون کی شکل ضلع مین ایک
عجیب معلوم ہوتی تھی اور ہندوستانیون کے دلون پر اونکو دیکھہ کے ضرور اثر

ہوا ہوگا مسٹر نکلز صاحب کا سارا کنبہ ہمارے ہمراہ ہوا اور چند زمیندار بھی ہماری
حفاظت کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوئے مینے ڈاکٹر صاحب کی گاڑی کو بلایا اور
ہم سب بخیریت کراکٹ مین پہنچے یہان پہنچکر دیکھا تو ہندوستانیون کے اطوار نسبت
سابق اب بالکل بدلگئے تھے یعنی اب گورہ سپاہیون کی شکل دیکھہ کے اونہون نے ہماری
بڑی خاطر کی اب کشتی جسپر کہ ہم کراکٹ مین اول مرتبہ گئے تھے اوسکو وہان کے
لوگ یا تو کسی اور جگہہ لیگئے تھے یا ڈبو دیا تھا لیکن اب جاکے ہمنے دیکھا تو
بہت سی چھوٹی چھوٹی کشتیان ہمارے واسطے تیار ہین بلکہ اونمین چٹائی
کا فرش بچھے ہے تاکہ ہمارے پانو بھیگنے نہ پاوین بعد رخصت ہونے لالہ ھینگن لال
اور اونکے دوستون سے ہم کشتی مین سوار ہوکے چلے اور دریا پار ہوئے اوس
طرف اول صاحب جو ہمارے واسطے منتظر تھے مسٹر لن صاحب بہادر
مجسٹریٹ بنارس نے وہ ہمین دیکھہ کے بہت خوش ہوئے بارہ اور صاحب
لوگ حکام ملکی وجنگی معہ بارہ گورہ سپاہیون کے وہان موجود تھے اور دو
گاڑیان اور چند ہاتھی بھی ہمارے واسطے کھڑے تھے وہان سے ہم جلد بنارس
کی طرف روانہ ہوئے کراکٹ سے بنارس قریب ۱۶ سولہ یا اٹھارہ ۱۸ میل ہے آدھی
دور چلکے بباعث شدت گرمی کے مقام کیا راستہ مین لوگون کو قوم دھوبی کے

ہاتہہ سے نہایت نالان پایا اونہون نے بڑی لوٹ مچا رکہی ہتی جس جگہہ ھم
ٹہیرے تہے اوسکے قریب کے بازار مین ایک بنیا رہتا تہا جسنے ھمین ٹہیرنے
کے واسطے ایک ڈیرہ مانگا دیا گرم ہوا الشدت چل رہی ہتی کمیٹر سے جو ہمارے
واسطے کہانے کا سامان ایا تہا اوسکو کہایا اور جو باقی بچا وہ ٹفن کے کام مین
ایا جسوقت کہ ارادہ وہان سے روانہ ہونے کا تہا اوسوقت روانہ نہو سکے
کیونکہ معلوم ہوا کہ چند گورہ سپاہیون نے ایک پیپہ شراب کہول کے اوسکو پی
لیا اور نشہ مین پڑے ہین لیکن مابین پانچ اور چہہ بجے شام کے ہم سب وہان
سے روانہ ہوئے اور تہوڑے عرصہ مین نبارس بخیریت تمام داخل ہوئے
اور خداوند کریم کا لاکہہ لاکہہ شکر بجالائے مسٹر ٹکر صاحب اور لیو پولٹ
صاحب ہمین دیکہہ کے بہت خوش ہوئے ٹکسال کے مکان مین ھم گئے جہان کہ
قریب قریب کل صاحبان ساکن نبارس مجتمع اور مقیم تہے اگرچہ اوس مکان مین
کثرت ادمیون کے باعث سے جگہہ کی قلت تہی لیکن ھم سب کو بہی ایک کمرہ سونے
کے واسطے ملگیا۔ اگر ان پانچ روز یعنی پانچوین جون سے نوین جون تک کا
احوال ھم بچشم غور دیکہین تو خدا کی قدرت نظر اتی ھے وہی ہماری مددگار تہا جسنے
ھمین دشمنون سے بال بال بچایا ورنہ کوئی صورت جانبر ہونے کی نہ تہی

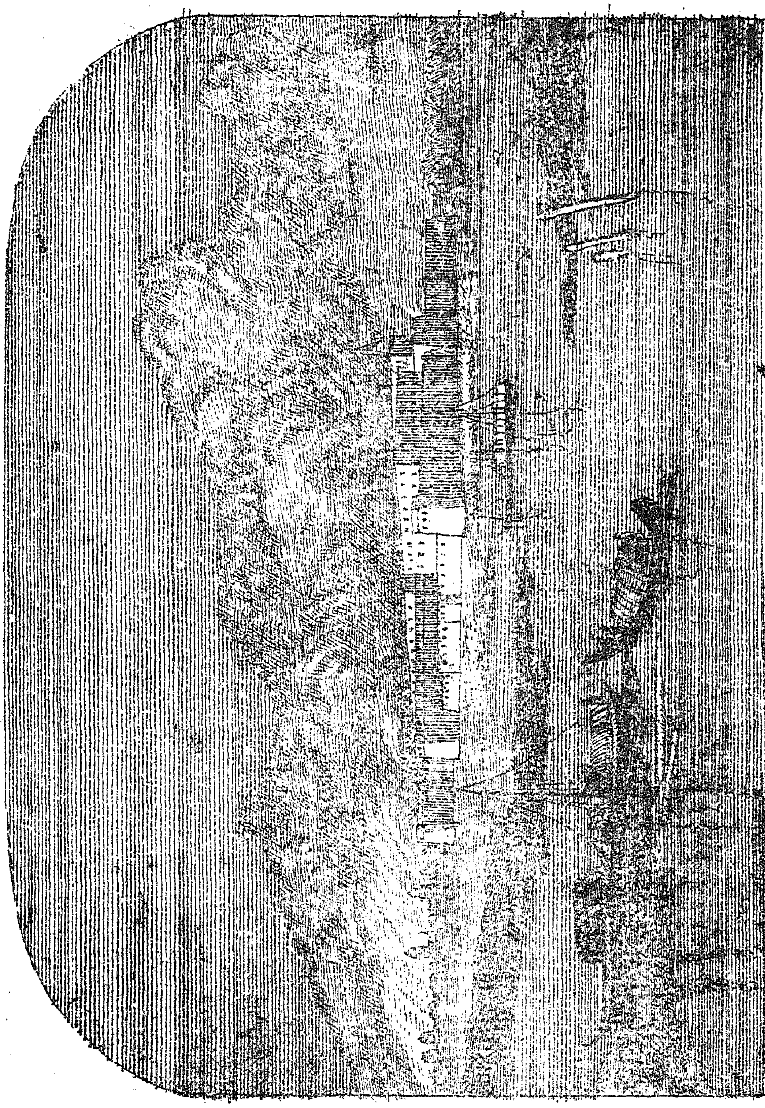
اس عرصہ قلیل مین کتنی مثالین ہین کہ خداوندنے ہمارے اوپر اپنا کمال رحم ظاہر کیا اول
جب ہم کچہری کے مکانمین تہے تو بالکل سکہون کے قبضہ اختیار مین تہے وہ چاہتے
جو کچہہ ہمارا حال کرتے گہر مین بندوقین مارنے کو اونہے کسنے روکا تہا وہ چاہتے تو
ایک دم مین وہی حال کرتے جو کانپور اور جہانسی وغیرہ مین گذرا اور جن
ظلمونکا احوال ہم پر ابہی تک بخوبی ہویدا نہین ہوا ہے آدر اغلب ہے کہ وہ
احوال ہمپر اوس روز تک جس دن کہ سب راز اس دنیا کے ظاہر ہونگے نہ کہلیگا جونپور کے سپاہی
تشنہ خون نہ تہے لیکن غالب یہہ ہے کہ اونمین اپسمین اختلاف تہا بعض کی
راے قتل کی نہ تہی اور اونہون نے اونکو جو خواہان قتل تہے اس گناہ سے
باز رکہا اس امر کا مجہکو اسبات سے یقین پڑتا ہے کہ بعد قتل کرنے اپنے افسر
کے اونہون نے مسٹر فلیوٹ صاحب اور سیر سٹرک سے جو بعد ہماری روانگی
کچہری کی طرف جاتے تہے کہا کہ اپ یہانسے چلے جاوین یہہ صاحب بعد ازان لسیوس
مین پہنچ گئے جیسا اوپر مذکور ہوا اگر وہ لوگ اما وہ قتل ہوتے تو بلاشک
مسٹر فلیٹ صاحب کو کب جیتا چہوڑتے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ یہہ لوگ اوسکے
ہاتہہ مین سے تہے جسکے ہاتہہ مین ہم سب ادمیونکا دل ہے خون شروع کرکے
پہر جو وہ اس امر سے باز رہے یہہ الحمد پڑہنے کا مقام ہے جون پورسے

روانہ ہونے کے بعد بنارس کی سڑک کو چھوڑ کر ظفراباد کی طرف چلنے مین بڑی
خدائی مدد ہوئی ہے قریب چار بجنے کے تھے جب ہم جونپور سے روانہ ہوے
اور دو میل تک برابر بنارس کی سڑک پر چلے لیکن بعد ازان یہہ صلاح ہوئی
کہ اس سڑک کو چھوڑ کر ظفراباد کی سمت چلنا چاہئے اوسوقت چار پر ادہا گھنٹہ
گذرا ہوگا جب ہمنے اوس سڑک کو چھوڑا ✝ وہانسے ہمارے مراجعت کے
ادہے گھنٹہ بعد یا اس سے بہی قبل ایک قافلہ سواران باغی کا بنارس سے جونپور
کی طرف اوسی راہ سے گیا جو قریب شام کے جونپور مین داخل ہوا اگر ہم اوسی
سڑک پر بنارس کی طرف چلے جاتے تو ایک متنفس بہی ہم مین سے ان خونخوار
سوارون کے ہاتون سے نہ بچتا خداوند ہی نے ہمارے دلون کو پہیرا اور
دو میل جاکر پہر ہمکو اوس سڑک سے لوٹا یا ہم تو اپنی جانون کو خطرہ مین
ڈالا چاہتے تہے لیکن خداوند نے ہمین ہدایت دیکر بچایا مقام کلکتہ محررہ ۲۴ جولائی

الہ اباد کی سرکشی

مشہور شہر الہ اباد اوس مقام پر واقع ہے جہان کہ دو بڑے دریاون ہند یعنی
گنگا اور جمنا کا ملاپ ہوا ہے اور زرخیز دواب کا شمال شرقی کنارہ ہے قلعہ
یہانکا عمدہ اور مضبوط عمارتون مین سے ہے اور سلح خانہ انگریزی بہی اسی قلعہ

مین تہا قلعہ ٹہیک اوسجگہہ بنا ہے جہان دونو دریا آنکر ملے ہین چار دیواری اسکی ویرہ میل کے قریب ہے پتہر سے تعمیر ہوا ہے اور فصیل اور برج سے آراستہ ہے ۔ صدر دروازہ کے اوپر ایک بڑا گنبذ ہے جسکے نیچے ایک خوبصورت کمرا بنا ہوا ہے قبل از سرکشی قلعہ کے اندر ایک بہت بڑا سلحخانہ تہا تیس ہزار آدمیون کے واسطے ہتیار اوس سلحخانہ مین موجود رہتے تہے اور صدہا توپین ہر قسم کی اور بارود یہان پر اسقدر رہتی کہ اور کسی میگزین اضلاع شمال و مغربی مین نہ تہی ۔ دریا کی جانب قلعہ مین ایک بڑا اور پرانا محل ہے جہان پہلے بڑے بڑے افسر انگریزی رہتے تہے لیکن بالفعل روسا ہند جنکو نظر بند رکہنا ہوتا تہا اونکے واسطے یہہ مکان مقرر تہا قبل از سرکشی گورہ سپاہیون کے واسطے ایک نفیس بارگ قلعہ کے اندر بنوا دی گئی تہی اور ہندوستانی فوج کی چہاونی قلعہ سے باہر شمال و مغرب کی جانب واقع تہی ۔ شہر الہ آباد قلعہ سے مغرب کی جانب واقع ہے چند سال ہوئے تو خانہ شماری سے ایک لاکہ باشندے اس شہر مین گنے گئے تہے شہر مین عمارات عالیشان اور خوبصورت بہت کم ہین باغ اور مقبرہ اور سرائے سلطان خسرو کی البتہ ایسی عمارتین ہین کہ ہندوستان مین اپنی ثانی نہین رکہتین ۔ الہ آباد مین ایک بڑی پارک اور زیارت



الہ آباد تیرتھ

کی جگہہ ہندون کے نزدیک ہے جو شخص کہ اس تیرت کی جگہہ پہنچتا ہے وہ کنارۂ دریا
پر بیٹھ کر تمام بال منڈواتا ہے ہندون کے نزدیک روایت ہے کہ اس مقام پر

بال منڈوانے سے فی بال کے واسطے دس ہزار برس بہشت نصیب ہوتا ہے
جبکہ میرٹھ اور دہلی سے اخبار سرکشی اس مقام مین پہنچے تو چھٹی پلٹن پیادگان
ہندوستانی جو اس جگہہ مقیم تھی کمال وفادار اور نمک حلال معلوم ہوئی اور اس
پلٹن نے بظاہر کمال صدق دل سے التجا کی کہ ہمکو دہلی باغیون سے لڑنے کو بھیجو
ہم اونسے بخوبی بدلہ لینگے اور اونکو نمک حرامی کا مزہ چکھا دینگے سرکار انگریزی
اس اظہار خیرخواہی سے اونسے بہت خوش ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر
نے اپنا شکریہ اونکے پاس بھیجا لیکن یہہ وفاداری ان پلٹنوں کی چند روزہ
تھی ۲۳ مئی کو ایک غول پلٹن گورہ نمبر ۸۴ کا کلکتہ سے الہ آباد پہنچا اون دنون
مین جیلخانہ پر بلوہ ہونے کی خبر تھی اسواسطے گورون کو قلعہ مین تعینات کیا
اور ہر وقت مستعد رکھا کہ فی الفور خبر بلوہ پاکر معہ دو توپون کے چھاونی کی
طرف جاوین لیکن چند روز کے بعد بظاہر کچھہ خوف نہ معلوم ہوا اسواسطے ان
گورہ سپاہیون کو کانپور کی طرف روانہ کیا جہان اونکی بڑی ضرورت تھی
الہ آباد مین علاوہ چھٹی رجمنٹ ہندوستانی کے چار سو سکھہ زیر حکم لفٹننٹ
برزیر صاحب کے بھی مقیم تھے اور کپتان ہیزل اوڈ صاحب افسر ولایتی
گولہ اندازون کے تھے قریب دو سو میمون اور بچون کے قلعہ مین تھے اور

توقع یہہ تھی کہ ہندوستانی فوج اپنے اقرار کے بموجب وفادار اور خیر اندیش رہیگی
بہت جگہہ کشی کے وقت باغی شمار مین کثرت سے تھے اور اکثر جگہہ اہل فرنگ
نے مدت تک پریشانی اور تکالیف برداشت کین اور کتنے ہی ایسے موقع آنکے
پڑے جنمین مابین کالے اور گورون کے مجادلہ سخت ہوئے لیکن تمام تواریخ
سرکشی هند مین الہ اباد کی بغاوت ایسی ہوئی جس سے سبونکو بڑا تعجب ہوا یہہ کبھی
توقع نہ تھی کہ الہ اباد مین کسی طرحکا فتنہ برپا ہوگا حکام کو چھٹی رجمنٹ کی وفاداری
پر یقین کلی تھا یہہ رجمنٹ بدل خواہان اس بات کی معلوم ہوتی تھی کہ دہلی کی
طرف کوچ کرکے نمک حرامون کی سرکوبی کرے پانچوین تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو
کرنیل سمپسن صاحب بہادر افسر رجمنٹ مذکور نے جناب امیر کبیر وائی کونٹ
کیننگ صاحب بہادر گورنر جنرل کشور هند کا حکم اس مضمون کا پایا کہ ہماری
طرف سے رجمنٹ مذکور کی شکر گذاری اور اکرو کہ اونہون نے کمال وفاداری
ظاہر کی ہے اور اوسی روز الہ اباد مین بنارس کے واقعات کی خبر جو چوتھی
تاریخ کو ہوئے بذریعہ تار برقی ائی جس سے گمان ہوا کہ بنارس کے باغی شاید
اسطرف کو رخ کرین اگرچہ رجمنٹ پر بہروسا تھا لیکن بنظر دوراندیشی سب
حکام ملکی اور جنگی الہ اباد کو حکم ہوگیا تہا کہ مسلح رہین اور وقت ضرورت قلعہ

مین اپنے تئین اماده و مستعد رکہین دو کمپنیان تلنگون کی بسرداری تین افسرونکے معہ دو ضرب توپ زیر حکم کپتان ہارڈوارڈ صاحب پل دریا پر متعین کی گئین کہ وہ حفاظت پل کی کرین اور باقی سب کمپنیان پلٹن مذکور کی اپنی لین مین رہین جو کہ قلعہ سے قریب تین میل فاصلہ پر ہے غرض سب طرح سے امن و امان معلوم ہوتا تہا یکایک چھٹی جون کی شام کو پلٹن مذکور نے نمکحرامی پر کمر باندہی دونون توپین جو پل پر تہین اونکا اونہون نے قبضہ کرلیا اور کپتان ہارورڈ صاحب جان بچا کر بمشکل تمام وہان سے بہاگ کر قلعہ مین آئے پلٹن کے افسر اوسوقت مسکوٹ کے مکانمین بے اندیشہ جمع تہے اور اپنے سپاہیون پر اعتبار کئے ہوئے خوشی خوشی کہانے پینے مین مشغول تہے سپاہیون نے بگل بہونکا اواز سنتے ہی سب افسر باہر نکلے اوسوقت اون نمکحرامون نے گولیون سے مار ڈالا اور قریب نو صاحب لوگ نوجوان جو عہدہ انسائن پر مقرر ہوکے چند روز ہوئے آئے تہے اونکو مسکوٹ کہر کے اندر جا کے سنگینون سے ہلاک کیا کپتان الکزنڈر صاحب نے جب یہہ خبر بغاوت سنی توفی الفور چند سوار لیکے چہاونی کی طرف آئے اونکو سپاہیون نے روک کے گولی سے مار دیا اور جیلخانہ کے قیدیون کے ہمراہ شامل ہوکے لوٹ اور قتل اور غارتگری برپا کی جہان کہین فرنگی کو پایا فی الفور مار ڈالا جسنے گشتیان

دریامین تہین سب کو پکڑ لیا اور خزانہ سرکاری لوٹ لیا مہاجنون کے گہر بہی لوٹ
لئے اور سارے مکانات صاحب لوگون کے جلا کر خاک کر دئے جتنے
صاحب لوگ قلعہ مین تہے بڑے فکر اور شبہہ مین تہے اونکو دل یہہ یقین ہوا کہ
بنارس سے باغی آن پہنچے لیکن جلد معلوم ہو گیا کہ اونہین کے اعتباری آدمیون
نے یہہ محشر برپا کی ہے فی الفور کپتان ہربیز ہر صاحب نے انسٹی تلنگون سے
جو صدر دروازہ قلعہ پر متعین تہے ہتیار چہین لئے معلوم ہوا کہ اونہون نے
بہی بندوقین بہر لی تہین اور قریب تہا کہ فتنہ پیدا کرین پانچ افسر چہاونی سے بچکر
قلعہ مین آئے جسمین سے تین تو بالکل برہنہ گنگا مین تیرتے ہوئے پہنچے سب
صاحب بارہ روز برابر قلعہ کے اندر رہے اور جتنے اہل قلم صاحب لوگ تہے
سبہون نے اپنے تئین ملٹیا پلٹن مین داخل کیا اور قلعہ کی خوب حفاظت کی اور برج
پر سے مفسدون اور غارتگرون پر گولے مارتے رہے بلکہ چند روز بعد قلعہ
سے نکلکے سکہون کے ہمراہ شہر مین جاکے مفسدون کی سرکوبی کرتے رہے ایک
مولوی ۴ نے اپنے تئین شاہ دہلی کی طرف سے صوبہ دار الہ اباد قرار دیا اور محمدی
جہنڈا قایم کیا اور سلطان خسرو کے باغ مین اپنا مسکن ٹہیرا کے ڈہائی دن
کی حکومت اپنے ہات مین لی اسی جگہہ اون عیسائیون کو جو باغیون نے قید کئے تہے

۴ لیاقت علی

مقید رکھا اس مولوی کے ہمراہ تین یا چار ہزار باغی سپاہی اور مجاہدین شامل
ہوگئے تھے۔ جب یہہ خبر شجاع برگڈیر نیل کو پہنچی فی الفور بنارس سے الہ اباد کی
طرف کوچ کیا نوین تاریخ جون کی شام کو یہہ صاحب معہ ایک افسر اور ۴۳ گورہ
سپاہی پلٹن مدراس فیوزیلیرز بنارس سے روانہ ہوئے راستہ مین ڈاک
کے گھوڑے لٹ گئے تھے اس وجہ سے ان سپاہیون کے لانے مین مشکل واقع
ہوئی لیکن نیل صاحب کی کوشش اور ہمت کے اگے سب مشکلین آسان ہوگئین الہ اباد
اور مرزاپور کے مابین اونہون نے دیکھا کہ جوق جوق غارتگرون اور قضاقون
کے لوٹتے پھرتے ہین اور گانو کے گانو خالی پڑے ہین اور کسی جگہہ کوئی حاکم
انگریزی نہین ہے میجر سٹیونسن صاحب بہی اوسی شام کو ایک سو گورہ لیکے
بنارس سے چلے نیل صاحب گیارہوین تاریخ سہ پہر کو اوسطرف الہ اباد کے پہنچے
اونہون نے دیکھا کہ قلعہ کو باغیون نے گہیر رکھا ہے اور پل بہی نمکحرامون کے
قبضہ مین ہے اور تہوڑا سا ٹوٹ گیا ہے اور گانو گانو مفسدون سے
بہرا ہے یہہ دیکھہ کر اونہون نے چند کشتیان حاصل کین اور بڑی خبرداری
اور ہوشیاری کے ساتھہ دریا کی راہ ۴۳ گورہ سپاہیون کے ساتھہ جو انکے
ہمراہ تھے قلعہ مین داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہی حکومت قلعہ کی اپنے ہاتھہ

مین لی اور تدبیر کی کہ صبح سرکشون کو قریب کے گانو سے نکال دین اور پل کا
قبضہ کر لین چنانچہ بارہوین تاریخ صبح کو اونہون نے دشمنون پر آگ برسانی
شروع کی اور دارا گنج سے باغیون کو نکالدیا اور پل کا قبضہ کر لیا اور میجر
سٹیونسن صاحب جو ہمراہی ایک سو گورہ کے آتے تہے اور اوس شام کو
پہنچنے والے تہے اونکے واسطے راہ محفوظ ہوگئی ۱۳ تاریخ کو نیل صاحب نے کیٹ گنج
سے سرکشون کو بہگا دیا اگرچہ سکہہ سپاہی ابہی تک نمک حلال اور وفادار
معلوم ہوتے تہے لیکن برگڈیر نیل صاحب کو ہرگز اونپر اعتبار نہ تہا اسواسطے
اونہون نے سب سکہون کو قلعہ کے باہر مختلف جگہون پر تعینات کیا ۱۵ تاریخ
جون کو برگڈیر صاحب ممدوح نے ایک دخانی کشتی پر بیس فیوزی لیئر
سپاہی زیر حکم لفٹننٹ ارنلڈ صاحب اور ایک توپ زیر حکم کپتان ہارورڈ
صاحب دریا جمن پر روانہ کی جنہون نے کنارہ کنارہ جہان کہین معاشون
اور مفسدون کو پایا مار ڈالا موتی گنج اور کیٹ گنج کے گانو کو ایک فوج گورہ
اور سکہہ اور سوارون کو بہیجکر باغیون سے خالی کیا اور ۱۸ تاریخ اسی گورہ
سپاہیون کو بہیجا کہ وہ پٹہانون کے گانو دریاباد اور میواتیون کے گانو سیداباد
اور رسول پور کو جلا کر برباد کر دین انہون نے ضلع مین بڑی شورش اور

غارتگری مچا رکھی تھی ✣ اصل یہہ ہے کہ ضلع ہی کے بدمعاشون نے سر

اوٹھا رکھا تھا فوج باغی تو بعد سرکشی دہلی کی طرف روانہ ہوگئی تھی بیچارے

باشندگان الہ اباد پر سخت مصیبت تھی اول تو بدمعاشون اور سرکشون نے اونکو

لوٹا اور اونکے گہر اور اسباب کو جلا دیا اور پہر انگریزی توپون اور بندوقون

نے اونہین زیان پہنچایا لیکن اسمین سرکار انگریزی کیا کرسکتی تھی مفسدون

اور غارتگرون کو شہر سے نکالنا ضرور تہا جون کے اخیر مین برگڈیر نیل صاحب بہادر

کی کوشش اور شجاعت اور ہمت سے نبارس اور الہ اباد مین امن کامل گیا ہوا

اور پہر کر اباد ہی ہوتی چلی اور از سرنو گہر بننے شروع ہوئے اب ہم مختلف صاحبون

نے جو وقایع سرکشی الہ اباد مفصل لکھے ہین اور چٹھیات سرکاری کا ترجمہ ذیل مین

درج کرتے ہین

وقایع سرکشی الہ اباد

۲۲ مئی ۱۸۵۷ع اتوار کے دن دو پٹھان چھاونی سپاہیان مین آئے اور

بیان کیا کہ ہم راجہ ریوا کی طرف سے آئے ہین اور اونکو ترغیب دی کہ اگر

تم بغاوت کرکے قلعہ الہ اباد کا قبضہ کرنے پر مستعد ہو تو چار ہزار ادمی تمہاری

مدد کو آویگا اتنے ادمی قرب وجوار مین موجود ہین ایک جوان تلنگہ نے اونسے

کہا کہ تہیرو کے مکانمین اگر تم لوگ اوترو ہم وہان تمسے اچھی طرح سے بے خوف وخطر

گفتگو کر سکتے ہین جب وہ اوس مکان مین آئے تو سپاہی نے فی الفور اطلاع
کر کے اونکو گرفتار کرا دیا نایک جو پہرہ پر متعین تہا اوسکی بجلد وے اس خیر خواہی
عہدہ حوالداری پر ترقی ہوئی اور سپاہی کو درجہ نایک کا عطا ہوا یہہ خبر تہی کہ
دونو ٹہیان مذکورہ بالا ۲۵ تاریخ کی شام کو چہٹی پلٹن کے پریڈ کے میدان مین
پہانسی پاوینگے لیکن اوس روز اور اوسوقت اونکو قصاص نہوا ۲۶ تاریخ
کو یہہ خبر اوڑی کہ اج رات کو اون دونو قیدیون کی رہا کرنے کے واسطے
بلوہ برپا ہوگا چنانچہ اون دونو قیدیون کو بہ احتیاط جیلخانہ سے قلعہ کے
اندر لیگئے - چنارگڈہ سے کچہہ گورہ سپاہی آگئے تہے چنانچہ قلعہ مین باہر کی
جانب اونکے پہرے مقرر ہوگئے تہے پانچوین جون کو صبح ہی لکہنو سے
سر هنری لارنس صاحب نے تار برقی کی وساطت سے حکام الہ اباد کو
کہلا بہیجا کہ گورہ سپاہیون کو قلعہ کے اندر رکہنا جب تک کہ فتنہ فرو ہوجاے
یہہ اخیر پیام لکہنو سے تہا کیونکہ اسکی تہوڑی دیر لعبد تار برقی مابین لکہنو
اور الہ اباد ٹوٹ گیا اور بنارس کی جانب بہی تار شکست ہوگیا اوسی روز
شام کو جتنے صاحب ملکی تہے سبون نے اپنے تئین جماعت ملیشا مین بہرتی کیا اور
سلح خانہ الہ اباد سے ہتیار لیکے اپنے تئین مسلح کیا ۶ تاریخ جون شب کے وقت جب

تو پر بیس منٹ گذرے تہے اوسوقت آواز بندوقون کی باڑ کی سنی گئی قلعہ کے
دروازہ پر سے پہرہ والون نے اس امر کی اطلاع دی اوسوقت سب صاحب
اپنی اپنی جگہہ مسلح اور ہوشیار ہو گئے اور دروازے قلعہ کے بند کرکے کہائی
کا تختہ اوٹھالیا اور بیس منٹ بعد افسر جو پل پر تعینات تہے قلعہ مین سوار ہوکے
آئے معلوم ہوا کہ سپاہیون نے جو پل کی حفاظت پر معہ دو توپون کے متعین
تہے بغاوت اختیار کرکے توپونکا قبضہ کرلیا اور چھاونی کو روانہ ہوے اوسوقت
اوسی پلٹن کی ایک کمپنی صدر دروازہ قلعہ پر تعین تہی علاوہ ازین چار کمپنیان
سکہون کی بہی قلعہ مین تہین اور ایک یا دو روز پیشتر جبار گڈہ سے ۶۵ صاحب
جو پنشن دار اور کام سے معذور تہے قلعہ مین آگئے تہے اور اسقدر صاحب
لوگ اہل قلم بہی تہے معلوم ہوا کہ تلنگون کی کمپنی متعینہ دروازہ قلعہ نے بندوقین
بہر لین عین اوسوقت تجویز اونکے ہتیار چہین لینے کی ہوئی سکہون نے اس امر
مین تامل کیا یہہ وقت بڑی مشکل کا تہا اگر سکہہ کچہہ بہی ہماری مدد مین تامل کرین
تو قلعہ ہات سے جاتا رہے میجر بریزیر صاحب جو سکہون کے حاکم تہے اونہون
نے اونکو حق نمک حلالی ادا کرنے کے واسطے سمجہایا تین نوبنی توپین تیار ہوئین
اور گراپ بہر کر تلنگون کے سامنے کین اور اونکو سب طرف سے گہیر لیا اونہون نے

مایوس ہوکر ہتیار دیدئے اوسوقت سنگینون کو دریا مین پہینک دیا اور
بندوقون کو بیکار کر دیا بعد ازان سکہہ لوگ جنہون نے اول کچہہ تامل کیا تہا آپ
اپنی اپنی جگہہ فصیل قلعہ پر چلے گئے اور ایک پہرہ کو دروازہ پر چہوڑا تہوڑی
دیر بعد کرنیل سمپسن صاحب بہادر ہندوستانی پلٹن کے حاکم قلعہ مین پہنچے اونسے معلوم
ہوا کہ تیسرا رسالہ اوده کا بہی جو چہاونی الہ اباد مین مقیم تہا بگڑ گیا اور اوس
رسالہ کے حاکم لفٹننٹ الگزنڈر صاحب مارے گئے - چہہ انسائن او پرنسپل صاحبان
اور میمین اور بچے قتل ہوئے تہوڑی دیر بعد بڑی روشنی ہوئی معلوم ہوا
کہ بنگلے جلتے ہین - تمام رات بڑے تردد اور فکر مین گذری دوسرے روز سے
مدراس فیوزی لیر پلٹن کے گورہ آنے شروع ہوے اور قلعہ محفوظ ہو گیا
شہر مین ایک گودام شراب کا ملگیا جسکو سکہون نے خوب لوٹا اور قلعہ مین
انکر شراب کو گورون کے ہات بہت ارزان بیچا گورہ سپاہی پی پیکر مخمور
اور بدمست ہوگئے اور اپنے کام مین قصور کرنے لگے اور بیماری اور ہیضہ
اور موت کی زیادتی ہوئی - اس زمانہ نازک مین برگڈیر نیل صاحب بہادر
بنارس سے الہ اباد مین پہنچے اور اونکے پہنچتے ہی سب باتین اچھی ہوگئین ۹ تاریخ
جون کو ہیضہ کی اسقدر کثرت تہی کہ تمام اون لوگون کو جو فوج سے علاقہ نہین

رکہتے تہے قلعہ سے باہر رہنے کا حکم ہوا چہتی پلٹن الہ اباد کی طرح اور کسی پلٹن نے اسقدر فریب نہین دیا چہتی جون کو اونکے سامنے شکر گذاری گورنر جنرل بہادر کی طرف سے پڑھی گئی جسکو سنکر وہ نہایت خوش ہوئے اور ایک یا ادھے گہنٹہ بعد اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کرنا شروع کیا اور بچون اور میمون کو قصائیون کی طرح مارا اور بنگلے جلا دئے اور اسباب لوٹ لیا اونہون نے اول بگل اطلاعی ہونکا سب افسر بگل کی اواز سنکر حسب دستور قوانین جنگی پریٹ پر جمع ہوئے جب سب جمع ہوگئے تب اونہون نے یک لخت سبکو مارنا شروع کیا

وقایع دیگر

بنارس اور اور جگہون کی سرکشیون نے صاحبان الہ اباد کو ہوشیار کر دیا تہا لیکن یہہ اونکو ہرگز خیال نہ تہا کہ چہتی رجمنٹ جسنے خود دہلی جانے اور باغیون سے مقابلہ کرنیکی درخواست کی ہے بغاوت کریگی اور اپنے اقرار سے پہر جاویگی وہان کے صاحب اس پلٹن پر اعتبار کلی کئے ہوئے تہا اور اونکو یقین تہا کہ بنارس یا کسی اور جگہہ سے باغی اوینگے تو یہہ پلٹن ضرور ہماری مدد اور حفاظت کریگی ہر موقع پر اس پلٹن مین سے پہرے تعین کئے

ایک جماعت گولہ اندازون اور پیادون اسی پلٹن کو واسطے نگہبانی پل کے
راج گہاٹ پر مقرر کیا یہہ زیر حکم ایک ولایتی افسر کے تھے اور دو توپین اور
مصالح بھی اونکے سپرد کیا بعد ازان حکم حاکم اعلی جنگی کا بنام افسر پل یہہ ایا کہ دو نو
توپین قلعہ کے اندر لے آو چنانچہ صاحب ممدوح نے اپنے سپاہیون سے کہا
کہ دونو توپین قلعہ کے اندر لے چلو اونہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا
کہ ہم ان توپون کو بریٹ پر لیجائینگے چنانچہ وہ سپاہی وہان سے توپین
لیکے روانہ ہوئے اور الولی باغ پر جہان رسالہ بیقاعدہ سوارونکا مقیم تہا
آئے اوسوقت کپتان الکزنڈر صاحب نے غل سنکر حکم تیاری سوارونکا دیا
سوارون نے بموجب حکم اپنے تئین مسلح اور تیار کیا لیکن جبکہ کپتان صاحب نے
فیر کرنیکا حکم دیا تو اونہون نے اپنے تپنچونکا منہہ اوپر کرکے فیر کیا جس سے
باغیونکو کچھہ زیان نہ پہنچا اور جب سوار اور تلنگے نزدیک آئے تو ایسے اشارے
ہوئے کہ وہ اپسمین ملگئے بلکہ تلنگون کے کہنے سے اونہون نے اپنے افسر
کپتان الکزنڈر صاحب پر گولیان چلائین اور اسطور پر کپتان صاحب مارے
گئے — بعد ازان تلنگون نے اون دو افسرون کو مار اجنکی مشکین باندہ کر
وہ گہاٹ سے لے آئے تھے پھر وہ اپنی لین کی طرف چلے اور راستہ مین جس انگریز

کویا یا قتل کیا جب وے چہاونی مین پہنچ گئے تو اونہون نے اپنی پلٹن کے ہمراہ ملکے
بگل اطلاعی پہونکا اوسوقت ٹہیک رات کے نو بجے تہے جہان کہین تلنگے پہرون
پر مقرر کئے تہے وہ سب پریٹ پر جمع ہو گئے + بہت افسر فوج کے مسکوٹ
گہرمین تہے اور بعض اپنے اپنے بنگلو نمین ۔ اونکو مطلق شبہہ اپنے سپاہیون
پر نہ تہا جبکہ اونہون نے بگل کی اواز سنی تو اونکو معلوم ہوا کہ دشمن
ان پہنچا فی الفور بہت سے افسر مسکوٹ گہر اور بنگلون سے نکلکر پریٹ کی
طرف چلے کہ اپنی اپنی کمپنی کے شامل ہوکے دشمنونکا مقابلہ کرین سپاہی
ان صاحبون کو دیکہہ کے خوش ہوئے اور دفعتہً اونکو گولیون سے مارڈالا
کپتان برچ صاحب قلعہ کے اجیٹن اور گڈہ کپتان انڈر صاحب جو ایک بنگلہ
مین شامل رہتے تہے بگل کی اواز سنکر باہر آئے اور پہرہ والہ تلنگہ سے پوچہا
کہ یہہ کیا ماجرا ہے + اوسنے لاعلمی بیان کی اوسوقت اونہون نے سوچا کہ
دشمن آن پہنچا مناسب ہے کہ خزانہ کی حفاظت کیجاوے لہذا اونہون نے
دو سپاہیون سے کہا کہ ہمارے ہمراہ کلکٹر صاحب کی کچہری تک چلو تاکہ
خزانہ کو محفوظ جگہہ لے اوین اونہون نے قبول کیا لیکن راستہ مین دونو
صاحبونکو گولی مارنا چاہا اونکے نوکر نے جو اونکے ساتہہ تہا اس امر سے اطلاع

لوگ دو نو صاحبون نے فی الفور اپنے گہوڑے الٹے پہیرے روایت ہے
کہ یہہ دو نو صاحب بگہیرا فتح پور کی راہ قلعہ کو انا چاہتے تہے لیکن راستہ محفوظ
نہ پاکے وہ پاپا مئو کی طرف چلے گئے اور بعض یہہ کہتے ہین کہ اونہون نے
ایک کشتی مین سوار ہونا چاہا ایک صاحب تو سوار ہو چکے تہے اور دوسرے
سوار ہونا چاہتے تہے اتنے مین سپاہیون نے اونہین دیکہہ پایا اور مار ڈالا
بعد ازان سب تلنگون نے ملکے بڑا غل مچایا اوپہر اواز دی ہمدامحیدر کی جے
تہوڑے سے تلنگون نے جیلخانہ پر جا کر ڈہائی ہزار قیدی جو وہان مقید تہے
رہا کیا یہہ لوگ دنیا کے چیدہ بدمعاش تہے اونہون نے تلنگون کے شامل ہو
اگ لگانا اور لوٹنا شروع کیا اور شہریون کو بہی اُنسے بہت مضرت پہنچی اور
گہنٹون تک اوس رات اواز جہن جہناہٹ بیڑیون کی ایا کی قیدی بعد لوٹنے
اور جلانے کے متفرق ہو گئے بعض تو اپنے اپنے گہرون کی طرف چلے گئے اور
بعض کو سپاہیون نے بیگار مین پکڑا اور اونسے اپنی اسباب کی گاڑیان
جنپر اسباب لوٹ کا رکہا تہا کہنچوائین اور بعض رعیت کے لوٹنے مین مشغول
ہوے صبح کو اتوار کے روز ساتوین تاریخ جون کو سب تلنگے پلٹن کے پریڈ کے
میدان پر جمع ہوئے اور خزانہ سرکاری جو قریب تیئس لاکہہ کے تہا باہم تقسیم

کرنا چاہا۔ اول اونکا ارادہ یہہ ہوا تہا کہ اس روپیہ کو شاہ دہلی کے حوالہ کرین
لیکن لالچ بڑی بلا ہے روپیہ دیکہہ کے اوںہون نے اس ارادہ کو فسخ
کیا اور دو بجے دن کو خزانہ کو کہولا۔ بعض سپاہیون نے تین تین اور
بعض نے چار چار تہلیان لین ایک ایک تہلی مین ایک ایک ہزار روپیہ
تہا۔ جب سبہون نے جتنا جس سے لیا گیا روپیہ لے لیا تب اونہون
نے قیدیون اور بدمعاشون کو اجازت دی کہ باقی روپیہ لوٹ لین۔
بعد ان واقعات کے ایک مولوی نے محمدی جہنڈا اکہڑا کیا بہت سے بدمعاش
اور میواتی اوسکے ساتہہ ہوئے کہتے ہین کہ یہہ مولویصاحب ایک مدرس تہے
اور بعض کی راے ہے کہ جولاہا تہا لیکن انکی سلطنت چند روزہ تہی
جنوب مشرق کی جانب چہاونی سے سلطان خسرو کا باغ ہے وہان
اس مولوی نے اپنا پایۂ تخت مقرر کیا اور ایک ہفتہ بادشاہت کی اور ہر
روزہ اپنے ہمراہیون سے کہتا تہا کہ جاؤ گورے اب معدوم ہوئے قلعہ کا قبضہ کر لو
یہی حکم اللہ کا ہے اور ایسا ہی کتابون مین لکہا ہے چنانچہ مجاہدین صف
باندہ کر قلعہ لینے کے واسطے آتے تہے لیکن توپون کو فصیل پر دیکہہ کر لاچار اولٹے
بہاگ جاتے تہے۔ اور اپنا غصہ غریب رعایا پر اوتارتے تہے اسطرح بار بار انہون

قلعه لینا چاہا لیکن کبھی اوسکے نزدیک نہ آئے

ترجمہ چٹھی سرکاری لفٹننٹ کرنل نیل صاحب بہادر بنام دپٹی ایجوٹنٹ جنرل فوج ہند از مقام الہ اباد مورخہ ہفتدہم جون ۱۸۵۷ عیسوی

اپکو اپنے یہان انکی اطلاع دینے سے اپنے تئین مشرف کرتا ہون مین یہان گیارہوین تاریخ ماہ حال کی سہ پہر کو معہ چالیس گورہ سپاہی متعلقہ پلٹن مدراس فیوزی لیرز یہان پہنچا راستہ مین بباعث غدر اور لٹجانے گہوڑون ڈاک کے تکلیف اور مشکل ہوئی یہان آکر الہ اباد کو دشمنون سے گہرا ہوا پایا الا دریا کی طرف صورت گذار کی تہی اس طرف سے قلعہ کو پہنچ سکنا ممکن معلوم ہوا پل کشتیون کا دریاء گنگ پر ٹوٹ گیا تہا اور قبضہ دشمنون مین تہا اور دارا گنج گانو پر بہی بدمعاش اور مفسدین قابض تہے جب مین جہانسی گانو مین پہنچا جہان بنارس کی سڑک اخیر ہوتی ہے تو لاچار مجہکو بائین طرف جانا پڑا اور چند ہندوستانیون کو کچہہ روپیہ دیکر ایک کشتی باہین کنارہ دریاء گنگ پر منگوائی اور اوسمین معہ چند اپنے گورہ سپاہیون کے سوار ہوا صاحبون نے قلعہ سے ہمین آتے ہوئے دیکہہ کے کچہہ کشتیان ہمارے لے آنے کے واسطے بہیجین اور

ہم سب اسطور پر قلعہ مین پہنچ گئے تمام رات کے سفر اور شدت گرمی سے نہایت تہک
گئے تہے فی الفور بعد حکومت لینے کے مینے تجویز کی کہ دشمنون کو نکال کے مفصل
سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری کرون چنانچہ صبح کو اونکے اطراف دارا گنج پر
توپین مارین جہان کہ مفسدین جمع اور فراہم تھے اور ایک جماعت گورون
اور سکھہ کی لیکر دارا گنج پر جا کے حملہ کیا اور دشمنون کو وہان سے نکال دیا
اونکی جانون کا بہت نقصان ہوا ایک حصہ دارا گنج کو جلا دیا اور پل کا قبضہ کر کے
اوسجگہہ ایک پہرہ سکھون کا تعین کیا دوسرے روز میجر سٹیونس صاحب معہ
ایک سو گورون کے جو اوسی شام کو جس روز مین بنارس سے روانہ ہوا تھا
بسواری چوپیہ چلے تھے پل پار ہو کے الہ اباد پہنچے ۱۴ تاریخ صبح کو مینے کیٹ گنج
پر جو بائین کنارہ دریاے جمن پر واقع ہے حملہ کیا اور دشمنونکو وہان سے نکالدیا
اس روز بہت سے ادمی دشمنونکے قتل ہوئے ۱۴ تاریخ کو مینے کچہہ نہین کیا
جس روز سے مین یہان آیا تو شراب خوری کی سکھون اور گورون مین بہت
کثرت پائی معلوم ہوا کہ بڑے بڑے گودام شراب سوداگرون اور دخانی
جہاز والون کے توڑ کے لوٹ لئے ہین اور وہان سے سکھون نے شراب
کو لا کے تمام قلعہ مین نہایت کم قیمت کو بیچا اور اسطور پر قلعہ مین شراب خوری

اور لته بازی هر طرف نظر آتی تهے مینے تدبیر کی که جتنی شراب ہات لگے اوسے
اپنے قبضه مین لاؤن یا غارت کرون چنانچه مینے صاحبان کمسریٹ کو حکم دیا که
جتنی شراب سکهون کے پاس هے سب خرید لو اور دو گاڑیان جو میرے پاس
تهین اونکو گودام مین بهیجدیا که باقیمانده شراب کو وہان سے کمسریٹ مین لے اوین
اور باقی جہان کہین شراب مجهکو ملی اوسکو وہین پهینک دیا مجهکو مناسب یهه معلوم
هوا که سکهون کو قلعه سے باهر رکهون لیکن وه قلعه سے جانا نهین چاهتے تهے
اور اونکے افسرون کی اونپر اتنی حکومت نهین رهی تهی که وه اونکو از راه
حکومت قلعه سے باهر لیجاوین لیکن اونکے افسر اعلی کپتان هرسیر صاحب نے کچهه
حکمت عملی سے اونکو قلعه سے باهر لیجاکے مقیم کرایا اب وه قلعه سے باهر کچهه
تو گهرونمین مقیم هین اور کچهه هندوستانی هسپتال کے مکانمین اور کچهه کناره
جمنا پر اگرچه ۱۴ تاریخ کی رات کو اونپر دشمنون نے حمله کیا اور اونمین سے چند سکهه
معه صاحب اجیٹن زخمی هوے اور اون سبھونکو قلعه مین واپس آنا پڑا لیکن
اب وے پهر بدستور اپنی اپنی جگهون پر مقیم هین - ۱۴ تاریخ کی شام کو مینے ایک بم کا گوله
کیٹ گنج کے مفسدون پر مارا اور ۱۵ تاریخ کی صبح کو بهی اونپر گولے مارے ایک دخانی
کشتی پر ایک ضرب توپ زیر حکم کپتان هارووڈ صاحب متعلقه توپخانه اور بیس گوره

سپاہی اچھے نشانہ باز زیر حکم لفٹننٹ آرنلڈ صاحب دریا جمنا پر سے بھیجے جنہون نے مفسدین کو خوب قتل کیا ــ سکہون کو ہدایت ہوئی کہ مفسدون کو کیٹ گنج اور موتی گنج سے نکال باہر کرین اور پچاس گورہ فیوزی لیرز پلٹن کے زیر حکم لفٹننٹ بیلی صاحب اور چند سوار اونکی مدد کو دیئے فوج اس موقع پر اگرچہ گرمی کی شدت تھی بڑی جوانمردی ظاہر کی سکہون نے دشمنون کو خوب سزا دی اور گورہ سپاہیون نے دشمنونکو ہر طرف خوب قتل کیا فیوزی لیرز پلٹن کے گورون مین سے دو مارے گئے اور چہہ معہ لفٹننٹ بیلی صاحب کے زخمی شدید ہوئے مفسدونکو ہر طرف سے شکست کامل ہوئی اور ہمارے آدمیون نے شہر کے قریب تک اونکا تعاقب کیا اور انکو اسقدر خوف غالب ہوا کہ وے اوسی رات شہر چہوڑ کر بہاگ گئے اونکے کئی سردار بہی مارے گئے اور معلوم ہوا کہ مولوی سرغنہ بغاوت قریب ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے ــ بعض گانؤن مین اب تک وہ مسلمان جو بغاوت مین شریک تہے آباد ہین انکو سزاے کامل دیجاوے گی جس سے عبرت ہو لیکن جب تک کہ توپخانہ اور گاڑیون کے واسطے بیل کافی نہ مل سکین مین کوچ نہین کرسکتا زخمی آدمیون اور بیمارون کے واسطے گاڑیان ضرور ہین

سپاھی جو ہمسے مقابل ہوئے اونمین سے اکثر سنے گئے کہ دہلی کے بہاگے
ہوئے ہین شہر سے بہی باغیون کے سرغنون کی بہاگ جانے کی خبر ملی مولوی
بہی بہاگ گیا ھے اور اوسکے دوافسر اوین تاریخ کو مارے گئے ہماری
دو توپین جنکو چہٹی رجمنٹ کے سپاھی پل سے لے گئے تہے کل صبح پہر اگئین
مسٹر چیک صاحب اوس پلٹن کے مر گئے اور مسٹر کندکٹر کولمن صاحب معہ
قبایل سرکشی کی رات کو بچ گئے لیکن سخت زخمی ہین فوج بہت خوش اور
تندرست ھے فیوزی لیَدز پلٹن نے بہت تکلیف راہ کی ماندگی اور موسم سے
اوٹہائی اونکا چال چلن قابل تعریف کے ھے مین کپتان بریزیر صاحب
پلٹن سکہہ کی تعریف نہین کرسکتا اونہون ھی نے اپنی پلٹن کو قایم اور
وفادار رکہا وہ بڑی توصیف کے مستحق ہین سکہون کو قلعہ سے باہر نکالنے
مین اونہون نے میری بڑی مدد کی مجھے خوف تہاکہ اس امر مین کچہہ جبر کرنا پڑیگا
فیوزی لیَدز پلٹن مین سے اب یہان گیارہ افسر اور تین سو ساٹہہ گورہ ہین

ترجمہ چہٹی سرکاری دوم لفٹننٹ کرنیل صاحب بہادر

بنام اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل فوج ھند مقام الہ اباد مورخہ ۱۹ جون ۱۸۵۷ع

مین نے ۱۷ اوین تاریخ کو ایک چہٹی لکھکر اپنے تئین مشتہر کیا ھے اوسکے دوسری صبح مینے

معہ اپنی فوج کے کوچ کیا اپنی دونوں توپوں کے واسطے ایک روز پیشتر
بیل حاصل کرلئے تھے ایک جماعت انسٹی فیوزی لیئرز اور سو سکھوں کی معہ
ایک توپ بسواری مرکب و خالی دریا پر بھیجی تاکہ وہ ٹھانوں کا گانو دریاباد
اور میواتیوں کے گانو سیداباد اور رسول پور پر حملہ کرکے مسمار کردین
اور میرے ساتھہ بھی مدد دین مینے بہمراہی دو سنتو فیوزی لیئرز اور دو توپ
اور تمام سکھہ اور بیقاعدہ رسالہ کے چہاونی سے کوچ کیا اور شہر اور ان
گانو مین جنپر مفسد قابض تھے ہوتا ہوا جلیخانہ تک پہنچا میرا مقابلہ کسینے
نکیا افسوس ہے کہ دشمن رات ہی مین غایب ہوگئے مینے ان سب گانون
کو مسمار کردیا اور اپنی تمام فوج کو چھٹی پلٹن پیادگان بنگال کی پریڈ پر جمع کیا
میرا ارادہ تھا کہ گڑھا گھہ اور عمارتوں پر دشمن قابض ہوجاؤن لیکن
چونکہ آثار ہیضہ کے فیوزی لیئرز مین رات کو ظاہر ہوگئے تھے بلکہ ایک ادمی
رات ہی کو اس مرض مین بیمار ہوگیا تھا اس لحاظ سے مینے معہ افواج
گورہ قلعہ کو مراجعت کی اور کپتان بریزیر صاحب اور انکے سکھوں کو معہ
رسالہ سواران اور مسٹر کورٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے وہین چہوڑا
تاکہ وے ان گانون کو جو گڑھا گھہ سے اوسطرف تھے مسمار کرین چنانچہ

اونہون نے یہہ کام بخوبی انجام دیا سات بجے صبح کے مین قلعہ مین واپس
آگیا مگر افسوس ہے کہ بہت سے آدمی مرض ہیضہ مین مبتلا ہو کر ہسپتال مین آئے
کل شام کو ۹ آدمی دفن کیے گئے اور آج ۳۰ اور بہت سے مریض ہسپتال مین موجود ہین مگر چند ایک اونکے آثار اچھے نہین ہین
اور خدا سے مجھکو بہتری کی امید ہے اور چونکہ قلعہ مین رہنے والون کا کثرت سے ہجوم ہو گیا تھا تو پہلی ہی
سے بیماری کے اندیشے سے دو خالی کشتیان عورتون اور بچون سے بھر کر روانہ کر دی تھین
اور چونکہ چھاونی اب محفوظ ہے اسواسطے مینے حکم دیا کہ تمام وے لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکھتے قلعہ سے باہر جا رہین اس حکم کی تعمیل ہو گئی قلعہ سے
تھوڑی دور باہر مینے ایک ہسپتال گورون کے واسطے مقرر کر دی جسمین
سب مریض ہیضہ کے بھیجدیے گئے ڈاک بنگلہ بھی میرے قبضہ مین ہے
اور سو گورے خیمون مین سر چھپاتے ہین اور کل صبح کو دو سو گورون کو درختون
کے نیچے جو ڈاک بنگلہ کے قریب ہین مقیم کرونگا مینہ ابھی تک نہین برسا
گرمی کی بڑی شدت ہے اور سپاہی بعد اپنی کام کے بہت ماندہ ہو جاتے
ہین یہان کی بارکین بے مرمت پڑی ہین خدمتگار وغیرہ نہین میسر ہوتے پنکھے بھی تھوڑے
سے ہین ٹٹیان بالکل ندارد جو سامان آرام کا گرمی کے موسم کے واسطے چاہیے
وہ نہین ہے اور افسوس یہہ ہے کہ ادویات بھی خرچ ہو گئین الہ آباد

ہین کچھہ نہین اور ہم اپنے ساتھہ صرف راہ خرچ کے لایق لائے ہین مرزاپور
جہاز کے آنے کی توقع ہے اور امید ہے کہ اوسمین کچھہ ادویات آونگی مجھے
حکام ملکی غازیپور کی شکایت ہے کہ اونہون نے میرے لکھے ہوے حکم کو
جو مین نے اونکی معرفت حاکم فوج کو جو مرزاپور جہاز مین آئی تھی روانہ کئے تھے
نہین پہنچائے اون احکام کا یہہ منشاء تھا کہ حاکم فوج کو غازیپور سے خزانہ سرکاری
کو بنارس لیجاوے دو سو بیل معہ ہانکنے والون کے کل یہان مہیا کئے گئے
ہین بالفعل بار برداری کے واسطے سوای انکے اور کچھہ نہین ہے اور بباعث
چلے جانے حاکم کمسیریٹ کے اس کارخانہ کا حال ناقص ہے اسی سبب سے مین
اپنی مطابق منشاء کے کانپور کی طرف فوج روانہ نہین کرسکتا لیکن جسقدر
جلد ممکن ہوگا اسکی تعمیل کرونگا مگر خوف یہہ ہے کہ جب تک مینہہ نہین
برسا کچھہ نہوسکیگا ایک فریق ۸۴ پلٹن شاہی گورہ کا کل یہان آجاویگا
اونکو مین گرجا گھر مین اوتارونگا اور اور فوج گورہ کی جو آتی جاویگی
وہ اور عمارات چہاونی مین ٹہیرتی جاوے گی کپتان فریزر صاحب بہادر کے
کوچ کی رپورٹ بنارس سے یہان تک کی ملفوف کرتا ہون اس سڑک کے گرد لٹیرے تہے
اونہون نے بڑا کام کیا اس فریق کے آدمیون نے واقعہ مین بڑا سپاہیانہ کام کیا

اور کپتان فریزر صاحب ایک بڑے عاقل اور صاحب عزم افسر ہین جنپر مجھے ہر ضرورت پر بڑا بھروسا ہے مین ایک بقاعدہ سوارونکا رسالہ بھرتی کر رہا ہون اوسمین کپتان ہیلیسر صاحب کے تیرہوین رسالہ کے سوار اور چند ادمی کپتان الکزنڈر صاحب کے جو ابھی تک وفادار رہے ہین شامل کرونگا جیتے نواح مین سوارونکا گشت مقرر کیا ہے تاکہ لوگونکو رسد وغیرہ کے سرانجام لانے مین وقت واقع نہو مولوی اس جگہہ سے معہ ۳ ہزار ہمراہیون کے چلاگیا اوسکے قیام کی جگہہ معلوم نہین خیال کیا گیا ہے کہ لکھنؤ گیا ہے یا اسی گرد نواح مین ہوگا اگر ایسا ہو تو مین نے تدبیر اوسپر حملہ کرنے کی کرلی ہے

سرکشی اوده

اول حصہ اس کتاب مین لکھنؤ کا احوال جو ابتدائے زمانہ سرکشی مین گذرا مفصل لکھہ چکے ہین باوجود سرہنری لارنس صاحب بہادر کی کوشش بلیغ کے اخر کار ۳۰ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو خاص لکھنؤ مین بھی سرکشی ہوگئی شب کے نو بجے تھے جسوقت کہ فتنہ بغاوت بیدار ہوا اوسوقت بندوقون کی اواز مین ۷۱ وین پلٹن کی طرف سے ائین یہہ علامت مقررہ بغاوت شروع کرنے کے واسطے تھی اپسمین صلاح ہوگئی تھی کہ اوس پلٹن کے پانچ حصے ہوکرسنگے مقتل افسران ولایتی

اور آتش زدگی گرم گردین ۱۳ وین اور ۴۸ وین پلٹنون کے صرف تھوڑے سے
آدمی اول اوس پلٹن سرغنہ بغاوت کے شریک ہوئے برگڈیر ھینڈکومب
صاحب بہادر فوج کے افسر مجروح سننے اواز بندوقون کے پلٹن کی طرف
گئے جاتے ہی سپاھیون نے اونکو گولیون سے مار ڈالا یہہ لیق اور جوانمرد
افسر شروع زمانہ بغاوت سے چھاونی مین سپاھیون کے نزدیک رہا
کرتے تھے لفٹننٹ گرانٹ صاحب جو اوسوقت گشت مین تھے وہ بھی زخمی ہوئے
اور اونکے پہرے کے صوبہ دار نے اونکو اپنی چارپائی کے تلے چھپایا لیکن اوسی
پہرہ کے حوالدار نے سپاھیون کو بتلادیا کہ صاحب ممدوح چارپائی کے نیچے
پوشیدہ ہین فی الفور خونخوارون نے اونہین وہانسے گھسیٹ کے بڑی بیرحمی کے
ساتھہ مار ڈالا   سر ہنری لارنس صاحب بہادر بھی بمجرد سننے اواز بندوقون
کے سوار ہو آئے تھے اونکی اوسوقت بڑی تدبیر یہہ تھی کہ کسیطور سے باغی
فوج مفسدین خاص شہر لکھنؤ سے نہ ملنے پاوین اسواسطے اونہون نے دو توپین
اور ایک کمپنی گورہ کو اوس گوشہ پر تعینات کیا جس راہ سے وہ پل کے
قریب آسکتے تھے اور کوئی راستہ شہر کی طرف آنے کا نہ تھا اور باقی فوج
کو اونہون نے دشمن کے مقابل کیا۔ جب فوج باغی قریب آئی تو توپون

سے گراپ چلنے شروع ہوئے لاچار وہ اپنی لین کی طرف لپس پا ہوئے
اور وہان جاکر تہوڑی دیر تک بندوقین چلایا کیئے۔ توپین اور فوج گورہ
فیر کرتی ہوئی اونکی طرف چلی یہہ دیکہہ کے وہ وہانسے بہی بہاگے اوسوقت
سوارون کو حکم ہوا کہ اونکا تعاقب کرکے اونکو قتل کرین لیکن سوارونکے دل
بہی پہرے ہوئے تہے اگرچہ وہ لوگ شجاع لفٹننٹ ہارڈنج صاحب کے ہمراہ
جنہون نے اوس روز بڑے کام بہادری اور جوانمردی کے نمایان کیئے چلے
لیکن کچہہ کام نکیا باغی فوج چار بجے صبح کے ۳۱ مئی کو مڈکی لورمین پہنچی اور
وہان اپنے تعاقب مین فوج انگریزی بناکے پہر راجعت کا ارادہ کیا اس امید
پرکہ اور فوج ہندوستانی اونکے ہمراہ ہوگی۔ مڈکی لورمین سوارون کی چہاونی
جلاکے لکہنو کی طرف پہر لوٹے لیکن سرہنری لارنس صاحب اونکے استقبال کے
واسطے مستعد تہے رزیڈنسی کو مستحکم اور مضبوط کرکے وہ معدودسو گورہ
اور دو توپون اور چند سواران رجمنٹ ڈیلی صاحب اور گال صاحب اور
ہارڈنج صاحب کے روانہ ہوے جب کہ چہاونی سے گذرے تو باغی پلٹنون
کے سپاہی جو ابتک وفادار اور نمک حلال تہے شامل ہوئے یہہ قریب
پانسو کے تہے۔ ساتوین رسالہ ترکسوارونکو حکم ہوکہ آگے بڑہے لیکن جب

دشمن کے مقابل پہنچے تو دو ترپ رسالہ مذکور دشمنوں میں جا ملے لیکن فوج
باغی یہہ دیکھہ کر کہ انگریزی فوج آگے بڑھی چلی آتی ہے بھاگی اگرچہ فوج انگریزی
اوسے ابہی تک ایک ہزار گز کے فاصلہ پر تہی اوسوقت توپخانہ انگریزی سے
فیر ہونی شروع ہوئی اور دشمن اور بہی جلد کا فور ہونے لگے فوج گورہ نے
مڈکی پور تک اونکا تعاقب کیا اور رسالہ ہندوستانی بیس میل تک ستیاپور
کی جانب اونکے پیچھے گیا لیکن اس تعاقب میں صرف دو یا تین آدمی دشمنونکے
مارے گئے۔ لیکن قریب سات آدمیون کے قیدی ہوے چونکہ خاص شہر لکھنؤ میں
مفسد اور بدمعاش آمادہ فساد اور سرکشی کے تھے لہذا سر ہنری لارنس
صاحب بہادر نے زیادہ تر تعاقب کرنا مناسب نہ جانکے مراجعت کی اور چہاؤنی
مین پہنچکر دو سو گورہ اور چار توپون کو وہان مقیم کیا اور باقی کو مچھی بہون
اور ریذڈنسی مین تعین کیا دو و نوبین دو نو مکانونمین مستحکم کئین اور مارشل لا
یعنی قانون جنگی کا اعلان کیا اور سو گورہ پولیس شہر کی حفاظت کے واسطے مقرر
کئے اوس رات کو بڑا اندیشہ تہا کہ شہر مین بلوہ عظیم ہوگا اور یقین ہے کہ اگر جناب
سر ہنری لارنس صاحب بہادر اوسموقع پر وہان نہون تو ضرور شہر مین
سرکشی ہو سر ہنری لارنس صاحب بہادر معہ کرنیل انگلس صاحب بہادر کے خود رات

کے شہر مین سوئے کئی بار مفسدین شہر نے مقابلہ پولس کا کیا لیکن ہر مرتبہ پولس نے بامداد گورون کے اونکو مار کے ہٹا دیا حوالدار جسنے لفٹننٹ گرانٹ صاحب کو قتل کرایا تھا پکڑا گیا اور معہ چھہ اور سپاھیون کے پھانسی دیا گیا۔ ۴۸ وین پلٹن کے افسرون کی جانین اونہی پلٹن کے ادمیون نے بچائین سب افسر اوس پلٹن کے اوسوقت مسکوٹ گہر مین تھے ایک سو آدمی اوس پلٹن کے آئے اور افسرونکو اپنی حراست مین مچھی بہون تک پہنچا دیا چار پلٹنونمین سے جنمین تین ہزار اور پانچ سو ادمی تھے چوتھائی ادمیون سے بھی کم وفادار رہے اور یہہ بھی جسطور پر کہ بغاوت بڑہتی گئی بتدریج اپنی ثابت قدمی سے گرتے گئے

سرکشی ستیاپور

ستیاپور اودہ کا ایک ضلع ہے اور سرکشی کے وقت اوسجگہہ ۹ وین اور ۱۰ وین اودہ کے بے ائین پلٹن اور ۴۱ وین پیادگان بنگال معین تھین ۲۷ تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو دوپہر کے قریب ۱۰ وین پلٹن کے لین مین جو خالی پڑی تھی مفسدین نے اگ لگا دی اوسوقت بخوف سرکشی اوس پلٹن کے ادمیون اور اور پلٹنون کو طیار کیا لیکن جلد امن ہوگیا

اور آگ بہجا دی گئی ۱۰ وین پلٹن اودہ پر بڑا اعتبار تہا تین یا چار بے نام چٹہیان
ہندی زبان مین لکہی ہوئین اوس پلٹن کے سپاہیون نے پکڑین اور اپنی افسرون
کے سامنے لا رکہین اون چٹہیونکا مضمون یہہ تہا کہ ۸ وین پلٹن پیادگان بنگال
اور ۹ وین پلٹن اودہ متفق ہوکر سرکشی کیا چاہتی ہے اور تمام اپنے ولایتی افسرون
اور اور عیسائیون کو قتل کرے گی لیکن اون چٹہیون مین تاریخ اور دن نہ لکہا تہا
دوسری تاریخ جون کو چند چہکڑے بہرے ہوئے آٹے کے جو کوتوال شہر نے
دسوین پلٹن اودہ کے واسطے بہیجے تہے آئے تو اون لوگون نے اونکے لینے سے
اس وجہہ سے انکار کیا کہ اس آٹے مین ملاوٹ ہے جس سے اونکی ذات
جاتی رہیگی اور اونہون نے بضد کہا کہ اس تمام آٹے کو دریا مین پہکوا دو
چنانچہ ویسا ہی کیا گیا اسی روز اوسی پلٹن کے چند آدمیون نے صاحب کمشنر
مسٹر گبرشچین صاحب کے باغ کو لوٹا لفٹننٹ گرین صاحب متعلقہ ۹ وین
پلٹن اودہ اور مسٹر بکبز صاحب سر دفتر محکمہ صاحب کمشنر اونہین منع کرنے کے
واسطے گئے اور اونسے پوچہا کہ ایسی بیجا عدہ بات تمسے کیونکر عمل مین آئی اونہ
نے جواب دیا کہ ہمنے اورون کو کرتے دیکہا ویسا کیا اور اگر اسمین ہمسے قصور
ہوا تو اسکے سبب سے ہم بہت رنجیدہ ہین صاحب کمشنر مسٹر گبرشچین صاحب نے

اسپر کچھہ خیال نہین کیا اور بعض نے اس لئے خیالی پر طعن بہی کی ہے مگر ذرا خیال
کرنے سے معلوم ہوگا کہ اوس وقت مین صاحب ممدوح نے یہہ ایک بڑی دانائی
کی کسواسطے کہ اب اونکی حکومت ایسے امر قبیح کے منع کرنے کی جاتی رہی تہی
اونہون نے دانستہ فتنہ کو جلد بیدار کرنا مناسب نہ جانا اور چپ ہو رہے ۔ ۸ بجے
سوجون کو ایک مسلمان صوبہ دار ١٠ وین پلٹن اوده کا مسٹر بکرز صاحب سر دفتر
محکمہ کمشنری کے پاس آیا اور بعد بہت طعن اور برا کہنے باغیون کے اپنی نسبت
بیان کیا کہ مین نہایت وفادار اور خیرخواہ ملازم سرکار انگریزی کا ہون اور میری
پلٹن تا دم اخیر نمک حلال رہے گی بعد ازان اوسنے مسٹر بکرز صاحب سے پوچھا
کہ اپ نے اپنے قبایلون کو کسواسطے صاحب کمشنر کے مکان پر بہیجدیا کیونکہ اس امر سے
دسوین پلٹن کے وفاداری پر حرف اتا ہے اور اونسے بہت التجا کی کہ آپ اپنی قبایلون
کو پہر گہر پر بلالین اور مبادا اگر کوئی خوف کا موقع ہوگا تو مین خود اونکی حفاظت
اور حمایت کرونگا مسٹر بکرز صاحب نے قریب قریب اسکے کہنے پر اعتبار کیا مگر خداوند
تعالی کی کچھہ مرضی اچھی تہی کہ اونہون نے اسکے کہنے پر اعتبار نہ کیا جیسا کہ آگے
معلوم ہوگا ۔ کرنیل برچ صاحب ٤١ وین پلٹن کے حاکم کو اپنی دم واپسین
تک اپنی پلٹن کے ادمیون پر اعتبار کلی رہا اور اس امر کی دلیل یہہ تہی کہ وہ

اپنی پلٹن کے آدمیون کو باغیان لکہنو کے مقابلہ پر لیگئے اور ہمیشہ اونکی
مدنظر یہہ تہی کہ وے اپنی آدمیون پر اپنا اعتبار کلی ہر موقع پر ظاہر کرین تمام
میمین دو جگہہ چہاونی اور حکام ملکی کے قیام گاہ مین جمع ہوگئین تہین اور
حکام ملکی لفٹنٹ لیسٹر صاحب کے مکان مین جمع ہوگئے تہے کرنیل برچ صاحب
معہ اپنی ۴۱ وین پلٹن کے جو مقام باری کہ لکہنو کی سڑک پر واقع ہے باغیان
لکہنو کے روکنے کے واسطے پڑے تہے ۲ جون کو سیتاپور واپس آکے ۳ تاریخ
جون کی صبح کو میجر ایپ تہورپ صاحب متعلقہ ۴۱ وین پلٹن نے صاحب کمشنر
مستر کرسچین صاحب کو اطلاع دی کہ ۴۱ وین پلٹن بگڑنے پر ہے مستر کرسچین
صاحب فی الفور کرنیل برچ صاحب کے پاس گیے جنکو اپنی پلٹن کی ناراضگی
پر مطلق گمان نہ تہا توپین طیار کرائین گین اور ۹ وین اور ۱۰ وین پلٹن
اودہ کو تیار رہنے کا حکم دیا اور پولس اور نو بہرتی کے آدمیون کو ادہر
ادہر پہرون پر تقسیم کیا اور ہر طرح کی ہوشیاری کی گئی ۸ بجے کے قریب
میجر ایپ تہورپ صاحب بہادر کرسچین صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ سپاہی
میرے سمجہانے سے باز نہین آتے اور اونکا مصمم ارادہ بغاوت کا ہے چنانچہ
تہوڑی دیر بعد ایک کمپنی نے اپنی لین سے لکہنو کی سڑک پر خزانہ کی جانب کوچ

کیا اور باقی پلٹن کے سپاہی تیار ہو کر ۹ وین اور ۱۰ وین اور دہ کی پلٹنون کے جانب چلے اسوقت کرنیل پرچ صاحب اور لفٹننٹ گرین صاحب اور لفٹننٹ سمالی صاحب معہ سارجنٹ میجر صاحب خزانہ کے جانب گئے خزانہ کا مکان ۱۴ وین پلٹن کی چہاونی سے ایک میل کے فاصلہ پر تہا اور کمشنر صاحب کے مکان سے قریب ادہے میل کے فاصلہ پر مسترکر شچین صاحب نے لفٹننٹ لیسٹر صاحب اور لفٹننٹ ڈورن صاحب اور کپتان ہیرسی صاحب کو قبل اس واقعہ کے حکم دے رکہا تہا کہ جو کچہہ انتظام اور پیش بندی مناسب جانے کرین اور اونہون نے یہہ بہی کپتان ہیرسی صاحب سے فرمایا تہا کہ تم اپنی مکان پر جہان سب عورتون اور بچون نے پناہ لی ہے پہرے بہرا لو چنانچہ اونہون نے ایک جماعت پولس اور ۲۰ نوبہرتی نجیبون کو اپنی مکان پر اور بلایا تہا جب ۱۴ وین پلٹن کی اوس جماعت کو جو خزانہ کی جانب گئی تہی ایک گہنٹہ گذرا تو اوسوقت مسترکر شچین صاحب اور مستر تہارنہل صاحب خزانہ کی طرف جاتے ہوئے کپتان ہیرسی صاحب سے ملاقی ہوئے ایک منٹ بہی نگذرنے پایا تہا اوسوقت کپتان ہیرسی صاحب نے خزانہ کی طرف سے بندوقون کی آواز سنی اور اون دونون صاحبون کو لوٹتے ہوئے دیکہا اونہون نے کپتان صاحب موصوف کو

اطلاع دی کہ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ گریوس صاحب کو انہین
کی پلٹن کے ادمیون نے مار ڈالا اور یقین ہے کہ اپ پر بہی جلد حملہ کرین کرنیل
برچ صاحب کے مارے جانے کا مفصل احوال معلوم نہیں مگر اتنا ظاہر ہے
کہ وہ خزانہ کے مکان پر جہان وہ بیدہڑک اور اپنے ادمیون پر اعتبار رکہی
رکہے ہوے اونکے سمجہانے کے واسطے گئے تہے تادم اخیر اونپر اعتبار رکہے
کر اپنی جان دی قبل مارے جانے کرنیل صاحب مستر بکرس صاحب سررشتہ
محکمہ کمشنری اٹہ وین پلٹن کی لین مین سوار ہوکے گئے وہان اونہون نے
کچہہ فائدہ پایا اور سپاہیون نے اونسے کہا کہ کرنیل صاحب خزانہ کی طرف
گئے ہین بعد ازان صاحب ممدوح کوارٹر ماسٹر سارجنٹ نوین پلٹن بے ائون
اوده کے گہر پر گئے وہان بہی کوئی اثار بلوہ کا نہ تہا اور سارجنٹ صاحب کو
اپنے ادمیون پر اعتبار رکلی تہا لفٹننٹ گریوس صاحب ابہی تک مارے نہین
گئے تہے وہ صرف زخمی ہوئے اور زخمی ہوتے ہی گہوڑے پر سوار ہوکے
لین مین آئے اور اونہون نے سب افسرون کو سرکشی کی اطلاع دیکے
ہوشیار کیا اکثر افسرون نے یہہ سنتے ہی لکہنو کی طرف کوچ کیا خزانہ مین
گولیان چلنے کے بعد نوین اوده کی پلٹن کی چہاونی مین بہی بندوقون کی اواز

آئی اور ایک سپاہی نے دوڑ کے کپتان ہیرسی صاحب کو مطلع کیا کہ سپاہیون
نے سرکشی کر کے کپتان گون صاحب اور ڈاکتر ہل صاحب کو مار ڈالا
کوارٹر ماسٹر سارجنت ایبٹ صاحب نوین پلٹن اوده کی لین سے
بہاگ کر لفٹننٹ لسٹر صاحب کے گہر پر آئے اونکے بازو پر ایک زخم ایا
جسکو بکبرن صاحب نے باندہا سارجنت صاحب موصوف بیشتر کہ سب
پلٹنون کے سپاہی بغاوت مین شامل ہوئے معہ چند او عیسائیون کے دریا
پار ہو کے جنگل مین چلے گئے یہہ دریا نوین پلٹن اوده کے لین کے عقب مین ہے
مستر کرشچین صاحب کمشنر نے جب بندوقون کی اواز نوین اوده کی
پلٹن سے سنی تب وه اپنی رفل لیکے پولس پلٹن کی طرف گئے اس پلٹن کے
افسر کپتان ہیرسی صاحب تہے کپتان ہیرسی صاحب نے تہوڑی دیر پیشتر
کرشچین صاحب اور تہارن ہل صاحب سے بہت مصر ہو کے کہا تہا کہ اب
گہر جا کے معہ میمون اور بچون کے ندی پار ہو جائے وے جلد لیسے گہر گئے
اور تدبیر نہ کرنے پائے تہے کہ کپتان ہیرسی صاحب نے دیکہا کہ سوین
پلٹن بے ائین پیادگان اوده بگڑ کر صاحب کمشنر کے گہر مین گہس پڑی
پہر تو چارون طرف قتل شروع ہوئی اور انگریزی افسرونکو سوا اسکے بہاگ

چلنے کے اور چارہ نہ تہا جب کرشچین صاحب نے دیکہا کہ اب سب اونکے خلاف ہین معہ اپنی میم صاحبہ کے جنکی گود مین ایک بچہ تہا دریا کی طرف چلے اونکی بڑی لڑکی اوس پار دریا کے چلی گئی تہی جسکو شاید سارجنٹ میجر مونٹن صاحب اپنے ہمراہ لیگئے تہے یہہ تحقیق معلوم نہین ہوتا کہ کرشچین صاحب معہ میم صاحبہ اوس پار دریا کے پہنچ گئے تہے یا اسی طرف پہنچے تہے مگر لفٹنٹ لسٹر صاحب فرماتے ہین کہ اونہون نے صاحب ممدوح کو اوسطرف دریا کے دیکہا تہا وہان پہنچتے پہنچتے اونکے بہت سی گولیان لگین اور مرگئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کرشچین صاحب زخمی ہوکر زمین پر گر پڑے تب اونکی میم صاحبہ بہی بچہ کو لیکر لاش کے پاس ہو بیٹہین اوسوقت کا حال کیونکر بیان کیا جاوے چہاتی پہٹتی ہے کرشچین صاحب کی میم کا اوسوقت کیا حال ہوگا خدا ہی جانتا ہے اونکے عقب مین تو اونکا مکان جل رہا تہا جسکی روشنی دریا مین گر رہی تہی اور جسکا پانی خون عیسائیون سے سرخ نظر آتا تہا اور اونکے سامنے وہ شخص جنکے مرجانے سے اونکے نزدیک دنیا مین اندہیرا ہوگیا تہا مرے پڑے تہے وہ خود اپنے بچہ کو لئے ہوئے اوس لاش کے پاس بیٹہی تہین لیکن رحم تو نمکحرام قصائیون کے نزدیک

تک بہی نہین پہنچا تہا اور بچّے اور عورت اور مرد سب اونکے نزدیک ایک تہے
ان بیرحمون نے میم صاحبہ اور اونکے بچّہ کا بہی وہین کام تمام کیا اور اپنی گردن
پر سخت اعذاب لیکر اون بیچاری کو اعذاب دینوی سے خلاص کیا مستر
تہارن ہل صاحب اور اونکی میم صاحبہ کا احوال اچہی طرحسے معلوم
نہین لیکن یہہ امر سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ وے دونون دریا پار
ہوتے وقت یا دریا کے اوس پار مارے گئے اور اونکی چہوٹی لڑکی کہ تہی
تہارن ہل کو کوئی صاحب بچا کے لیکے بہاگے تہے لیکن وہ بیچاری مصیبت اور
ماندگی راہ سے مرگئی اور صاحب کمشنر کی چہوٹی لڑکی صوفی کرشیچن صاحب
جو اپنی آیا کے ساتہہ دریا پار ہو گئی تہی سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی
حمایت مین رہی اور اوسکی آیا گولی لگ کر مر گئی — سر مونٹ اسٹوارٹ
جیکسن صاحب نے معہ ہمشیرہ اور سارجنٹ میجر مورٹن اور صوفی کرشیچن
صاحب وہان سے بہاگ کر راجہ متہولی کے ہان پناہ لی بیچاری چہوٹی لڑکی
صوفی کرشیچن جب قیصر باغ لکہنو مین قید ہوی تو اوسی قید مین مر گئی
جب یہہ سب متہولی پہنچے تو وہان کپتان اور صاحبہ اور اونکی میم جو قتل سے
بچکر متہولی مین آئے تہے ملاقی ہوئے لفٹننٹ لسٹر صاحب جب بہاگ کر جنگل

مین پہنچے تو وہان سارجنٹ میجر ایبٹ صاحب سے ملاقی ہوئے سارجنٹ
صاحب سے ایک ہندوستانی نے کہا کہ اسی جنگل مین ایک میم معہ ایک بچہ
کے چھپی ہوئی ہے وہ اونکو میم صاحبہ کے پاس لیگیا وہان اونھون نے
پہنچکر دیکھا تو وہ میم صاحبہ اونہین کی بیوی تہین اونکو اس امر سے جو خوشی
ہوئی بیان سے باہر ہے مسٹر بکرس صاحب معہ میم صاحبہ اور تین بچونکے
جنمین سے ایک تو صرف اٹھہ روز کا تہا دریا پار ہو کے جنگل کی طرف چلے
گئے اور سخت خرابیان اور مصیبت اوٹھاتے ہوئے اٹھوین جون کو لکھنو
مین پہنچ گئے اور دو روز بعد سارجنٹ میجر مورٹن صاحب کی میم معہ بچہ اور
اور برون صاحب کی میم معہ بچہ اور سارجنٹ اینڈرسن متعلقہ دسوین پلٹن
اور وہ اور لفٹننٹ لسٹر صاحب لکھنو مین پہنچے اور اور بہت سے صاحب
اور میمین بہزار دقت اور خرابی ۲۰ جون کو لکھنو مین پہنچ گئے چوبیس ۲۴
میم اور صاحب اور بچے خاص سنیاپور مین مارے گئے اونکی تفصیل یہہ
ہے مسٹر کرشچن صاحب کمشنر معہ میم صاحبہ اور ایک بچہ اور ایک
ولایتی آیا — لفٹننٹ کرنیل برچ صاحب اور لفٹننٹ اسمالی صاحب اور
سارجنٹ میجر مڈلٹن متعلقہ ۴۱ وین پلٹن پیادگان بنگال — لفٹننٹ گریوس

صاحب معہ میم صاحبہ اور بچہ اور ڈاکٹر ھل صاحب اور سارجنٹ
میجر کیو صاحب اور دو بچے اور لفٹننٹ گرین صاحب متعلقہ نوین
پلٹن پیادگان بے آئین اوده — لفٹننٹ ڈورن صاحب اور لفٹننٹ
سنل صاحب معہ میم صاحبہ اور بچہ متعلقہ دسوین پلٹن پیادگان بے آئین
اوده — مسٹر کریتن برگ صاحب محرر انگریزی ❊

کپتان ھیرسی صاحب افسر پولیس پلٹن کا سیتاپور سے بچنا

حکام ملکی کا قتل اول ۱۰ وین پلٹن بے آئین اوده نے شروع کیا اور بعد
ازان جو جو فوج آتی گئی وه اوسکے شامل ہوتی گئی جو اوسوقت غل اور شور
اونکے چلانے اور بندوقونکی اواز کا تہا اوسکا بیان نہین ہوسکتا اور ہر چہار
طرف اگ روشن تہی اوسوقت وه جگہہ مثل جہنم معلوم ہوتی تہی
دو بجے بعد دوپہر کے ہم درخت کے نیچے سے کپتان بارلو صاحب مرحوم
کے گہر مین جواب تک نہین جلا تہا گئے وہان میرا خدمتگار ایا اور بیان کیا
کہ اوسنے جیکسن صاحب کی لڑکی اور ایک اور میم صاحبہ کو اوس پار دریا
کے جہاڑیونمین چہپا دیکہا ہے سنتے ہی مین اوٹہہ کہڑا ہوا اور چلنے پر
مستعد ہوا لیکن صوبہ دار رگہنا تہہ سنگہ اور اور اومیون نے مجہے گہر سے

باہر جانے نہ دیا لیکن مینے عاجزی کی کہ چونکہ تم میرے دوست ہو تو مجھے
اجازت اور مدد دو کہ مین اونکو بچا کر لاؤن اور اگر اس مطلب برائی
مین میرے جان بھی جاتی رہیگی تو کچھہ مضایقہ نہین یہہ سنکر چند ادمی دوڑ
گئے اور جیکسن صاحب کی لڑکی اور لفٹننٹ گرین صاحب کی میم کو لے آئے
لفٹننٹ گرین صاحب ۹ وین پلٹن پیادگان بے آئین اودہ کے دوسرے
حاکم تھے قریب شام کے ایک پردہ دار بہلی جو میرے خدمتگار کی تھی اوسمین
دونون میمون اور سارجنٹ میجر راجرز صاحب اور اونکے لڑکے اور
بیوی کو سوار کرایا اور مین خود ہندوستانی لباس پہن کر مع چند اور
ہمراہیون کے گاڑی کے ساتھہ ہوا ہم باغی فوج کے کمپو کی طرف چلے
وہ پریڈ کے میدان مین پڑے ہوئے تھے اوسوقت اسقدر اندھیری تھی
کہ ہمین کسینے نہ پہچانا اور وہانسے گذر کر ایک درخت کے نیچے پولس پلٹن
کے قریب قیام کیا یہہ صلاح بموجب کہنے صوبہ دار رگھناتھہ سنگھہ اور [illegible]
مصر کے مجھے کرنی پڑی کیونکہ اونہون نے بیان کیا کہ اسوقت مین یہانسے
بھاگ کر چلنا مناسب نہین ہے کیونکہ پلٹنون کے سپاہی اودہر اودہر
فراریون کی تلاش مین پہر رہے ہین اور ہم بعد تاریکی کے اکیلے چلنے

کا انتظام کرینگے اہم وین پلٹن پیادگان بنگال اور اَور رجمنٹون کے ہندوستانی
افسرون کو میرے بچنے کا حال معلوم ہوگیا اونہون نے پولیس پلٹن سے
کہلا بہیجا چونکہ ہمنے اپنی سب افسرونکو مار ڈالا ہے تم ہی ایسا ہی کرو والا
اون صاحبون کو ہمارے حوالہ کرو جب پولیس کے اومیون نے اسبات کا انکار
کیا تو اونہون نے کہلا بہیجا کہ اس امر کا فیصلہ آج نو بجے شب کو پنچایت
مین ہوگا صوبہ داران رگہناتہہ سنگہ اور مادہو مصر نے آکر مجہسے اس امر کی
اطلاع دی اور مجہسے کہا کہ اسوقت یہانسے چلا جانا چاہئے چنانچہ قبل
پنچایت جمع ہونے کے مین وہانسے چلا راجرز صاحب کی میم اور اونکے لڑکے
کو لینے ہاتہی پر سوار کرایا اور سارجنٹ میجر اور مین خود گہوڑون پر سوار
ہوئے ہم قریب نو بجے کے شمال کی طرف چلے مادہو مصر صوبہ دار معہ پندرہ
آدمیونکے حفاظت کے واسطے میرے ساتہہ ہوئے۔ میرے ہتیار جو شروع قتل
مین صوبہ دار رگہناتہہ سنگہ نے لیلئے تہے پہر واپس دیدیئے باقی سب میرا
اسباب سرکشون نے لوٹ لیا تمام رات چلکر صبحکو اوّل گانو مین پہنچے وہان
انکا
راجہ اُمرو ورسنگہ کے ادمیون نے گڈہی مین نہ جانے دیا لیکن چونکہ میرا
بسبب جاگنے اور ماندگی کے برا حال تہا اسواسطے مینے ایک آدمی راجہ موصوف

کے پاس بہیجا کہ ہمین دو گہنٹہ یہان ارام لینے کی اجازت ملے لیکن اوسنے
یہہ بہی قبول نہ کیا یہان پر صوبہ دار اور اَوٗر ادمیون نے ہمین چھوڑ دیا اور
بمشکل تمام مینے دو ادمی راجہ کے اپنے ساتہہ لئے کہ وہ اپنی سرحد کے باہر تک
بخیریت پہنچا دین تمام دن چلتے چلتے شام کو اوس چھوٹی گڈہی مین پہنچے جو چوکا
ندی کے قریب ہے رات کو وہان ارام کرکے صبحکو پار اوترکر بڑے گانو کی طرف چلے
رات مین ہاتہی کہلگیا اور نہ معلوم کدہر چلا گیا اسی سبب سے لاچار وہان دو یا تین
دن ٹہہرنا پڑا مینے اسجگہہ ایک چہٹی مسٹر گون صاحب مرحوم سے پائی اوہنون نے
لکہا کہ وہ اور کپتان ہیسٹنگ صاحب اور مسٹر برانڈ صاحب اور کرو صاحب
کلکتہ کو جاتے ہین تم بہی بلاتساہل ایک لحظہ کے ہمسے ملا پو رمین ملو کشتیان
طیار ہین ایک روز پیشتر مینے راجہ انت سنگہ دہوریرہ والہ راجہ کے
چچا کو لکہا تہا چنانچہ اوہنون نے ایک ہاتہی ایک پالکی اور دو ٹٹو میرے واسطے
بہیجے تہے جنکو مینے اوس دریا کے پار منتظر پایا ہم وہانسے متیرا گانو کی طرف
چلے جہان خود راجہ رہتے ہین اسجگہہ ہم قریب ۱۰ گہنٹہ کے ٹہہرے اور شام کو
راجہ انت سنگہ کے ہمراہ کوڑیالی ندی پار کرکے دوسرے روز ۱۱
مسٹر گون صاحب مرحوم سے ملاقی ہوے یہان ہم سب گیارہ اد

مین سوار ہوکر رات کو کلکتہ کے طرف چلے دوسرے روز رام پور مین پہنچے
وہان ٹہاکر گمان سنگہ نے ہماری بڑی خاطر اور تواضع کی اور کہا کہ دریا
کا راستہ بہت پرخطر ہے گہاٹون پر باغی جمع ہین مسٹر کالف اور اور
صاحبان جو بہرائچ سے لکہنو کی جانب جاتی تہے بہرام گہاٹ پار ہونے
کے وقت مارے گئے یہہ سنکر بہت مایوس ہوے اور مسٹر اگانو کی طرف پہر
لوٹے جب وہان پہنچے تو فخر الدین خان نے رانی اور چہوٹے راجہ کی طرف
سے ہمین پناہ دی اور ہر طرح سے دلجمعی کی اور مسٹر گون صاحب سے
کہا کہ اگر کوئی خوف عاید ہوگا تو پہلی سے اُنکو اطلاع دیجاویگی اور گشتیان
تیار رہینگے کہ وے اُنکو ندی پار جنگلون مین لے جاوینگے جہان کوئی
دشمن اُنکا تعاقب نکرسکیگا اسجگہہ ہم قریب دو مہینے کے رہے فقط باقی آیندہ

واصلات

جناب پنڈت تارادت جوشی صاحب ضلع وزیر	جناب محمد عمر خانصاحب نایب دفعدار
جناب کنہیا لعل صاحب محرر عدالت دیوانی ۱۲	جناب پنڈت کاشی ناتھ صاحب وصی [illegible]
جناب مرزا مخلص علیصاحب مفرح القلوب	جناب چنی لعل صاحب
جناب سید زنده علیصاحب کوت دفعدار	جناب پنڈت شمبر ناتھ صاحب
جناب سالار بخش صاحب خانسامان	جناب لاله جواہر لعل صاحب
جناب محمد عبدالغفور خانصاحب تهانه دار	جناب کپتان ہل صاحب بہادر
جناب رام راو کوتوال صاحب حیدرآباد	جناب سید محمد عبدالرحمان خانصاحب تحصیلدار
جناب مہاراجہ درگبجی سنگہ صاحب بہادر	جناب مادهو پرشاد صاحب منصرم
جناب احمد الله خانصاحب اسسٹنٹ [illegible]	جناب کالی پرشاد صاحب ڈاکٹر
جناب غلام محمد خانصاحب جمعدار کمپنی اول	جناب سید بہادر علیصاحب [illegible]

العلم طاقتہ

تاریخ
بغاوت ہند
بابت ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۰ع

جلد ۱ — حصہ ۷



قیمت ماہواری

یہہ کیفر کا بدلا ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلایق اگرہ محلہ پیپل منڈی میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اطلاع جو صاحب ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تشریف لیجاوین ہمین ضرور مطلع فرماوین کیئے کتابین والپس آئی ہین ہم نہین جانتے کہ اونکو کہان کتاب بہیجین جو کوئی صاحب اپنی تبدیلی مقام سے ہمین مطلع نفرماوینگے تو اونکے پاس کتاب نہ بہیجنے مین ہمارا قصور نہوگا **اطلاع دیگر** جو کوئی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجہین یہہ کتاب کچہہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین آوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے کیونکہ وہ باقی کی کتابین ناقص رہجاوینگی

اطلاع بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت قلم بند فرمایا ہے ہمین لکہا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت نہ ہوجاوے ہم عموماً اپنے محبون کی خدمات بابرکات مین یہہ التماس کرتے ہین کہ جن صاحب نے کسی خاص جگہہ کا وقائع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم دیدہ احوال جب کہ اوسجگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکہا ہو تو وہ بلاشک ہمارے پاس بہیجدین موقع پر بشکوری تمام درج ہوگا — **واصلات** زرواصلات کی رسید اینده لکہی جاویگی —

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہفتم

سرکشی سیتاپور

کپتان ہیرسی صاحب افسر پولیس پلٹن کا سیتاپور سے بچنا از صفحہ ۲۱۸ حصہ ششم بغاوت ہند

جب قریب دو مہینے کے متیرا گانون مین گذر گیے تو اسکے بعد اوائل اگست مین تین سو
سپاہی دیدار سنگہ کی پلٹن کے لکہنو سے اس گانون مین ہمارے لینے کے
واسطے پہنچے اونکو سرکشون نے جنہون نے بیلی گارڈ کا محاصرہ کر رکہا تہا بہیجا تہا
دو روز تک ہم مسلح رہے اور تمام شب جاگا کئے اور سپاہیون کے ہمراہ
جانے سے انکار کیا لیکن جب ہمنے دیکہا کہ فخر الدین خان اور رانی نہ تو ہماری
مدد کرتے ہین اور نہ ہمکو یہان سے چلا جانے دیتے ہین تب ہمکو اونکی طرف سے
شبہ ہوا اور لاچار بندہ حسین افسر سپاہیون سے کچہہ عہد و پیمان کرکے

اونکے ساتھہ ہوگئے ایک ہفتہ بعد وہ ہمکو لیکے چلے اور فخر الدین خان بہی معہ چارسو
ادمیون کے رانی کی طرف سے اونکے همراہ لکہنو چلا متیرا سے دوسری منزل
پر پہنچے تو ٹہاکر دیبی سنگہ نے جو ایک رئیس اشراف زمیندار دہریرہ کے راجہ
کے ملازمین مین سے ہے همین اطلاع دی کہ رانی اور فخر الدین خان نے
همکو بندہ حسین کے ہاتھہ بیچدیا ہے اور بندہ حسین نے جو همسے عہد کیا ہے
کہ همارے هتیار همسے کبہی نہ لیگا اوسکی عہد شکنی عیسی پور مین پہنچکر عمل مین اویگی یہہ
سنکر هم سب ہوشیار ہوگئے اور اپسمین صلاح کی سب کی صلاح یہی ہوئی
کہ یہان سے کسطور سے بہاگ نکلنا چاہئے دوسری شام کو موقع پاکر چند
قیمتی چیزین همراہ لیکر ہم سب کہیڑی گڈہ کی طرف بہاگے تاکہ کلواپور مین راجہ
کلراج سنگہ پاس جاوین مینے اپنے روزنامچہ اور اوہ رشید کو اعداد ات کو اپنے
ساتھہ لیا همنے دونو میمون اور سارجنٹ میجر صاحب کی بیوی کو مسٹر گول صاحب
کے ہاتی پر سوار کرایا اور ہم سب گہوڑون پر سوار ہولئے تمام رات اور دوسرے
روز چلکر دو بجے بنبی پور گانو مین پہنچے یہہ گانو راجہ رندھوج سنگہ کے علاقہ
مین ہے۔ تہوڑی دیر کے واسطے یہان هم اوترے تاکہ تہوڑا ارام کرین اور
تہکے ہوئے جانورون کو بہی کچہہ ارام ملے جبکہ ہم کہانا کہا رہے تہے اوسوقت

زمیندار ہمارے پاس دوڑے ہوئے آئے اور کہا کہ تین سو آدمی دہریرہ
کی رانی نے ہماری تلاش مین بہیجے ہین اور وہ عنقریب پہنچتے ہین یہہ سنتے ہی
ہم وہان سے جانب شمال چلے اور قریب غروب آفتاب موہن دریا کے کنارہ
پر پہنچے پار ہونے کے واسطے اوسوقت کوئی کشتی نہ ملی مسٹر گون صاحب نے کہا
کہ مغرب کی جانب دو میل کے فاصلہ پر کیوا کہیڑا گہاٹ ہے یقین ہے کہ وہان دریا
پایاب ہوگا غرض وہان سے ہی چلے کیوا کہیرا جب پہنچے تو وہان دریا کو پایاب
نہ پایا بنبی پور سے جب چلے تہے تو مینہ برسنا شروع ہوگیا تہا تمام راستہ دو
میل تک خوب بہیگے اب ہی مینہ برس رہا تہا اور اوس جگہہ لنبی لنبی گہاس
اور گنجان جنگل ہین اوسوقت رات کو ہمکو کمال درجہ کی تکلیف تہی اور خصوصا بیچاری
بی بیون کو جبکہ ہم یہہ سوچ رہے تہے کہ کیونکر دریا پار ہونا چاہیے اتنے مین
یکایک غل وشور کی آواز آئی معلوم ہوا کہ ہمارے تعاقب کنان آن پہنچے
ہمنے اپنے گہوڑون کو تو ایک غار مین باندہ دیا اور خود درختون کے پیچہے کہڑے
ہوئے دشمنون نے بندوقین چلانی شروع کین اور ہماری طرف بڑہے
لیکن بہت ہوشیاری سے اور آہستہ آہستہ قدم رکہتے تہے کیونکہ اونکو
معلوم تہا کہ ہمارے پاس دونالی بندوقین ہین جبکہ دشمن پچاس قدم پر تہے

اوسوقت مجکو اونکے افسر کی جہلک معلوم پڑی اوسیوقت مینے اوسکی طرف بندوق
چلائی گولی اوسکے لگتے ہی وہ سب وہین ٹہیر گئے اور لگے نہ بڑھے میمین جو ہاتی پر
سوار تہین وہ بندوقین چلتے ہی معہ کیرو صاحب جانب مغرب روانہ ہو گئین اور
اور صاحب لوگ بہی وہان سے چلے گئے مین اور کپتان ہیسٹنگز صاحب پیچھے
رہ گئے ہم بہی وہان سے چلے اور ہاتی کے قدمونکا سراغ لگاتے ہوئے بڑی دور
تک گئے لیکن اخر کو بباعث زیادتی تاریکی اور سخت ہونے زمین کے ہاتی کا کہوج اچھی
طرح سے نہین معلوم ہوتا تہا کپتان ہیسٹنگز صاحب نے مجہسے کہا کہ کیرو صاحب میمون
کو راجہ رند ہوج سہای کے ہان لیگئے ہونگے وہ اکثر راجہ مذکور کی تعریف کیا کرتے تہے
بصور تمین اگے چلنا بیفائدہ ہے ہم اون تک اسوقت نہ پہنچ سکینگے اور جنگل
مین شیر اور ہاتی کا اندیشہ غالب ہے یہہ سوچکر ہمنے کنارہ دریا پر گہاس مین ارام لینیکا
ارادہ کیا اسباب اور گہوڑے جنکو ہمنے غار مین باندہ دیا تہا سب ہم چہوڑ آئے
کچہہ بہی نلاسکے ساڑہے نبجے رات کو ہمنے دریا کو تیر کے پار کیا اور تمام شب ایک درخت
کے نیچے رہے صبح کو کلواپور کی طرف برہنہ پا چلے کپڑے بہی ہمارے بدن پر کافی
نہ تہے جب ہم سوناپا تہا گانومین پہنچے تو راجہ کلراج سنگہ کے کارندہ نے ہمکو کہانے
کو دیا اور دو ٹٹو سواری کو مانگے دئے اس گانومین ہم مسٹر برانڈ صاحب اور

اور سارجنٹ میجر روجرز صاحب سے ملے یہہ دونو صاحب بہی معہ مسٹر بروں محرر
انگریزی تہوڑی دیر قبل ہمارے دریا پار ننیر کے آئے تہے لیکن مسٹر بروں کو تیرتے
وقت ایک مگر نے دریا مین کہینچ لیا۔ شام کو ہم نہایت تہکے اور زخمی پا کلواپور مین
پہنچے اگلے روز مسٹر گون صاحب بہی ہمسے آن ملے۔ سارجنٹ میجر روجرز صاحب
سے معلوم ہوا کہ اونکی میم اور مسٹر کیری صاحب معہ دونو اور میمون کے ہاتی پر
جنگل مین ہین ہمنے راجہ کلراج سنگہ کے چچا سے کہہ کر ادمیون کو اونکی تلاش مین
بہجوایا لیکن شام کو وہ لوگ واپس آئے اور بیان کیا کہ اونکا کہین نشان نہین
ملتا۔ دو روز ہم اوس جگہہ ٹہیرے رہے اور جو لوگ وہانکے جنگل سے بخوبی واقف
تہے بہیجا لیکن کسیکو کچہہ سراغ نہ ملا دہر بیر ارائی کے ادمیون نے جو ہمارا تعاقب
کرتے چلے آتے تہے کلواپور مین ہمارے ہونیکی خبر پائی تو وہ بہی دریا پار ہوکے کلواپور کی
طرف آئے جب وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہے تو ہمکو رات کو خبر ملی سنتے ہی
ہمنے سیتاپانی کے جنگل مین بہاگ کر پناہ لی اور دو روز تک جنگلمین پوشیدہ رہے
تیسرے روز راجہ کلراج سنگہ کا جمعدار ہمکو بلچور لیگیا اور وہان سے دہولی گوٹ
کو جو نینیال کے پہاڑ مین واقع ہے ہم اب کل پانچ ادمی باقی رہ گئے تہے
سبہونکو اس موسم مین ان سخت تکالیف کے باعث سے جنگلی بخار آگیا راجہ ہمسے

بڑی مہربانی سے پیش آیا اگرچہ ہمین رہنے کو ایک جہونپڑا نصیب ہوا لیکن وہ بہی
ہمکو بجاے محل کے تہا کیونکہ ہفتہ بہر سے اس سخت موسم مین صرف آسمان ہمارا
شامیانہ تہا دہولی کوٹ مین چند روز بعد پہنچنے کے ہمنے سنا کہ میمین وغیرہ جو موتی دریا
کے کنارہ سے ہمسے جدا ہو گئی تہین دہریرہ کے آدمیون کے پنجہ مین آگئین جنہون نے
اونکو متیرا گانو کو بہیجدیا اور وہان سے وہ لکہنو کو بہیجی گئین مگر کچہہ معلوم نہوا کہ
وہان اونپر کیا گذرا مسترگون صاحب بارہ روز سخت جنگلی بخار مین مبتلا رہکر
اسی جگہہ دہولی کوٹ مین مرگئے ہم جواب صرف چار آدمی رہ گئے تہے تین مہینہ سے
کچہہ زیادہ یہان رہے بعد ازان ہم بلجورا مین آئے جہان ہم راجہ کے ہمراہ ترائی
مین رہے اگرچہ راجہ کی ہم پر بہت مہربانی تہی لیکن تاہم اوسوقت جو ہمپر مصیبت تہی اور
جی مین فکر اور رنج تہا اوسکا کیا بیان کیا جاوے کپتان ہیسٹنگز صاحب
بہی ۲۰ دسمبر ۱۸۵۷ء کو اسجگہہ مرگئے اسی مہینہ کے اخیر مین نواب شرف الدولہ نے
راجہ کے پاس حکم بہیجا کہ نواب مذکور نے معرفت رانی تلسی پور کی خبر تحقیق پائی ہے
کہ تمنے پانچ فرنگیون کو اپنے ضلع مین پناہ دی ہے تمکو لازم ہے کہ اونکو یا اونکے
سرونکو فی الفور ہمارے پاس بہیجدو اسی اثنا مین مینے ایک چٹہی مسٹر
ونگفیلڈ صاحب کمشنر گورکہپور کی راجہ بلرامپور کی معرفت پائی اوسکے لئے سے

ہمارا ارادہ ہوا کہ نیپال کے پہاڑون کی راہ گورکہپور پہنچا چاہئیے۔ یہہ راہ
اب صاف ہوگئی تہی اب صرف میرے ساتھہ دو اور صاحب یعنی مسٹر برانڈ صاحب
حاکم سول شاہجہانپور اور سارجنٹ میجر روجرز صاحب رہ گئے تہے یہہ دونو
ابہی تک کمزور اور ضعیف تہے انکو راجہ نے وائی لک جو ایک مقام نیپال مین ہے بہیجدیا
تاکہ وہان سے وہ ٹہونڈول کی طرف روانہ کئے جاوین مین یہہ چاہتا تہا کہ جنگ بہادر
کی فوج مین ملکے لکہنو جاؤن اسواسطے مین وہان سے روانہ ہوکے سری گونتہہ
مین پہنچا پالپانا سے تین منزل ہے وہان جب پہنچا تو پہاڑیون نے مجہکو اطلاع
دی کہ ٹہونڈول کا راستہ بیس ہزار باغیون نے بند کر رکہا ہے جنکی سرداری
مین گورپرشاد نیپالی ہے اور بہت سے رشتہ دارون جنگ بہادر کو بہی پالیا اور
پیوتہانا مین حاکم فوج تہے گورکہہ پلٹنیون نے گرفتار کرلیا ہے کا زندہ رانی
سری گونتہہ نے بہی اس خبر کی صداقت دی اسواسطے مین وہان سے بالچورا کی
طرف پہر واپس پہرا چونکہ اودہ اور روہیلکہنڈ ابہی تک قبضہ باغیون مین تہا
اسواسطے سیدہا لکہنؤ نہین جا سکتا تہا مین ہندوستانی سوار کا بہیس بدل کر
بتلاش نوکری وہان سے برمدی کی طرف چلا اور اودہ ترائی مین گذرتا ہوا
بارہ روز منزلین طے کرکے برمدی مین پہنچا راستہ مین بڑی تکلیفین اوٹہائین یہہ برمدی

مین کرشن دوج جنرل فوج نیپال سے ملاقی ہوا اونہون نے میری بڑی خاطر کی اور بڑی مہربانی سے اگے جانے کا انتظام کردیا ۲۹ جنوری ۱۸۵۸ء کو بوہو گہاٹ پہنچا اور وہان سے پہاڑون کی راہ دشوار سے براہ نینی تال اور مسوری اور میرٹھہ لکہنو مین جا پہنچا فقط

سرکشی فیض آباد

ملک اودہ مین شہر قدیم اجودہیا کے نزدیک شمال مغرب کی جانب فیض اباد واقع ہے اجودہیا بہت پرانا شہر ہندوون کا ہے جو اب بالکل مسمار ہے اجودہیا کے کہنڈرات سے نواب سعادت علی خان اول نواب وزیر اودہ نے مصالح لیکر شہر فیض اباد کی بنیاد ڈالی اور اپنا پایۂ تخت مقرر کیا جسکو تخمیناً ایک سو تیس برس کے ہوا فیض اباد نے بہت جلد ترقی رونق پکڑی مگر ۱۷۷۶ء مین لکہنو دار الخلافہ اودہ مقرر کیا گیا جب سے فیض اباد کی رونق گہٹتی گئی بڑے رئیس اور تاجر اور ساہوکار فیض اباد کو چہوڑ کر لکہنو مین اگئے اس شہر فیض اباد مین سرکشی کا احوال عجیب ہے زمانہ سرکشی مین اسجگہہ ۲۲ وین پلٹن پیادہ بنگال اور توپخانہ اسپی اور چھٹی پلٹن اودہ اور پندرہوان رسالہ نے ائین متعین تہا اور حاکم اعلی ۲۲ وین پلٹن کے کرنل لینوکس صاحب تہے تیسری جون ۱۸۵۷ء کو فیض اباد مین جراوری

کہ ۱۷ وین پلٹن پیادگان بنگال اعظم گڈہ سے بغاوت کرکے فیض اباد کے قریب آن پہنچی ہے کرنل لینوکس صاحب نے بصلاح اور افسرون کے تجویز مقابلہ کی کی لیکن یہہ افواہ جو آمد باغیان گرم تہی ٹہنڈی ہو گئی مگر ۷ وین تاریخ کو یہہ خبر گرم مشہور ہوئی یہہ سنکر کرنل صاحب نے ارادہ کیا کہ سورج کنڈ پر جو پانچ میل کے فاصلہ پر ہے باغیونکا مقابلہ کیا جاوے تاکہ وہ فیض اباد مین داخل نہ ہو سکین فوج نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ ہم اپنے مال و عیال و اطفال کو چہاونی مین چہوڑ کر سورج کنڈ نہین جا سکتے اور اقرار کیا کہ اگر باغی خاص چہاونی فیض اباد مین آجاوینگے تو ہم اونکا مقابلہ بخوبی کرینگے لیکن دوسرے روز آٹہوین تاریخ جون کی شام فیض اباد کی فوج کا یہہ فریب کہل گیا اونہون نے برملا بغاوت کی لیکن بجاے قتل اور لوٹ شروع کرنیکے اونہون نے سب افسرون انگریزی کو نظر بند کیا اور رات بہر سب افسرونکو پہرون مین رکہا دو افسرون نے بچکر نکلنا چاہا تہا اونکی طرف بندوقین چلائین اور اونکو پہر واپس لے آئے صبح کو دلیپ سنگہ صوبہ دار میجر ۲۲ وین پلٹن کا جو سرغنہ بغاوت تہا کرنل لنوکس صاحب پاس ایا اور صاف صاف بیان کیا کہ آپ کو معہ جملے افسران انگریزی کے کشتیونمین سوار کراکے دریا گوگرا کی سمت روانہ کردین

تاکہ آپ دانا پور پہنچ جاوین البتہ ہم راستہ کے کفیل نہین ہوسکتے مولوی سکندر شاہ
جسکو چند روز پیشتر بجرم اغواے فساد مقید کیا تہا اسکو فوج نے رہا کیا مولوی نے
سب اسسٹنٹ سرجن فیض اباد کو کرنل لنوکس صاحب پاس بہیجا کہ آپ اپنی سب
جنگی وردی میرے حوالہ کیجیے سب اسسٹنٹ سرجن نے یہہ پیغام بہت انکساری سے
بیان کیا اور کرنل صاحب سے معاف چاہی اور بیان کیا کہ زمانہ بدل گیا ہے
باغیون کی بغیر تابعداری کرین کچہہ بن نہین آتا کرنل صاحب نے دیکہا کہ اب کچہہ
پیش نہین جاتی سب اپنی وردی حوالہ کی اور جب ایکا فوج کے وہان سے بسواری
کشتی چلنے کا ارادہ کیا بغاوت فیض اباد ایک سانحہ عجیب ہے کہین ایسا ماجرا
نہین گذرا ہر جگہہ بغاوت کے وقت بازار قتل اور لوٹ اور اتش زدگی کا گرم
ہوا مگر اسجگہہ فوج نے بغاوت کرکے سب افسرون کے بنگلون پر پہرے تعین
کردے اور میگزین اور تمام سرکاری اسباب وخزانہ پر سنتری مقرر کئے اور
گشت کے واسطے بگٹ مقرر کئے تاکہ وہ شہر کے بدمعاشون اور نوکرون کو لوٹنے
ندین بعد ازان اونہون نے ایک کونسل جنگی فراہم کی جسمین سوارون کے
افسرون نے یہہ تجویز کی کہ تمام افسرون کو قتل کرنا چاہئے اس رای کو ۲۲ م
پلٹن نے قبول نکیا اور افسرون کو اطلاع دی کہ آپ سب معہ اپنے خانگی اسباب

کے یہان سے چلے جاوین لیکن کوئی اسباب سرکاری نہین جانے پاویگا کیونکہ
اب وہ شاہ اودہ کا مال ہے غرضکہ فوج نے کشتیان مہیا کردین اور سب
افسرونکو کنارہ گوگرا تک اپنی حراست مین پہنچا کر نوین جون کی صبح کو کشتیون مین
سوار کرا دیا اور راستہ مین جو کچھہ اونپر گذرا وہ اگے مفصل معلوم ہوگا

بیان جناب کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد دربارہ سرکشی فیض اباد

شروع جون تک کوئی خبر قطعی دہلی سے نہ آئی اور گمان غالب ہوگیا کہ فیض اباد
بہی معہ اور علاقجات اودہ ہات سے جاویگا اگرچہ فوج متعینہ فیض اباد اخیر
تک نمک حلالی اور وفاداری کا بڑا دم بہرتی رہی اول ہمنے یہہ تجویز کی کہ مدد
زمینداروں اور ہندوستانی رئیس پنشن دارون کے شہر کو باغیون سے بچاوینگے
اسواسطے کپتان تہربرن صاحب اسپیشل اسسٹنٹ کمشنر نے سر انجام رسد
وغیرہ جمع کیا اور چار دیواری شہر کو بہی مضبوط کرنا شروع کیا لیکن معلوم ہوا
کہ زمیندارونکا ارادہ تواعد دان فوج باغی سے مقابلہ کرنے کا نہین ہے لہذا یہہ
تجویز موقوف رکہی پانچوین جون کو کرنل گولڈنی صاحب کمشنر ضلع نے مجہسے کہا کہ تمہارے
اطلاع دینے کے واسطے مجہے ہدایت ائی ہے کہ تم تمام میمون اور بچون کو لکہنو

روانہ کرو میننے جواب دیا کہ اب یہہ امر ممکن نہین معلوم ہوتا کیونکہ ضلع دریاباد
مین بڑا فساد واقع ہے اور غالب ہے کہ اج کل مین وہان سرکشی برپا ہو قبل
اسکے تعلقہ داران راجہ مان سنگہ وادورلیس سنگہ و ٹہاکر نراین ورگہنا تہہ کنور
و میر باقر حسین اور نادر شاہ نے کہلا بہیجا تہا کہ ہم تمام عیال واطفال افسران
انگریزی کو اپنے ہان بحفاظت رکہین گے اور سب یہی کہتے تہے کہ سرکشی ضرور ہوگی
ھنومان گڈہی کے مہنت بہی فوج فیض اباد کو بہت سمجہاتے تہے کہ سرکشی ایک
چند روز کا ھیولہ ہے تم اپنی ثابت قدمی سے چوکوگے تو بڑے پشمان ہوگے
اونہون نے سب افسرون کو بہی کہلا بہیجا کہ جو کوئی صاحب چاہے اونکے پاس
انکر رہے وہ کما حقہ حفاظت کرینگے چنانچہ میننے حسب الایما کمشنر گولڈنی صاحب
کے ایک ہزار روپیہ مہنتون کے پاس اخراجات ضروری کے واسطے بہیجدیا یہہ
لوگ معہ تعلقہ داران کے بعد ازان کم و بیش سرکار انگریزی سے پہر گئے تعلقہ داران
مذکورہ بالا مین سے راجہ مان سنگہ سب مین بڑے رئیس تہے وہ ست میمون اور
بچون وغیرہ کی بخوبی حفاظت کرسکتے تہے اونکو صاحب کمشنر بہادر نے حسب الحکم لکہنو نظر
بند رکہا تہا میری راے اس حکم کے بہت برخلاف تہی کیونکہ بعد اسکے جاہے جو کچہہ
راجہ صاحب موصوف نے کیا ہو اوسوقت تک وہ بڑے خیرخواہ اور سرکار

انگریزی کے دوست تھے جب مجھکو یقین ہوا کہ راجہ مان سنگھ بی بیون کو پناہ دینے کیلیے
ہین اور راضی بھی ہین تب مینے تجویز کی کہ سب میمون اور بچون کو اونکے قلعہ شاہ گنج
مین جو بارہ میل فیض اباد سے ہے بھیجدون صاحب کمشنر نے بھی میری راے کو پسند
کیا او مجھکو اجازت دی کہ راجہ صاحب کو نظربندی سے رہا کرون اور کچھہ روپیہ
پیشگی واسطے اونکو رکھنے ملازمین کے مضبوطی اور نگہبانی قلعہ کے واسطے اونکو دون مین ہمراہی کپتان
اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے مان سنگھ کے مکان پر گئے اونہون نے افسران
اہل قلم کے عیال اطفال کو اپنے قلعہ مین رکھنے کا اقرار کیا مگر افسران اہل سیف کے
عیال واطفال رکھنے مین اونکو تامل ہوا اونہون نے بیان کیا کہ چھاونی سے
اونکا میرے قلعہ مین جانا ہرگز پوشیدہ نرہیگا غرض اسبات کی بہت بحث ہوتی
رہی اور تھوڑی دیر بعد اونہون نے ہمارے کہنے کو قبول کیا اور کہا کہ چھاونی
جو لوگ میرے قلعہ کو جاوین وہ حتی المقدور بہت پوشیدگی کے ساتھہ جاوین
کیونکہ اسمین بھی خوف نہین ہے کہ فوج یہہ حال دیکھہ کر بدگمان ہو جاویگی بلکہ
مجھکو بھی چند تدبیرین درباب فراہم کرنے کے اونکے ضروری ہین بعد ازان مین اور
کپتان اور صاحب چھاونی مین آئے جہان سب افسر جمع تھے اونکو راجہ مان سنگھ
کی قبولیت کا احوال جس شرط پر اونہون نے کی تھی بیان کیا اور مینے یہہ تجویز کی کہ

بی بیان جبکہ شام کو ہوا خوری کے واسطے جاتی ہین وہ سیدھی شاہ گنج کو چلی
جاوین پہر اولٹی نہ پہرین افسران اہل سیف کو یہہ تجویز بہوتی نظر نہ پڑی اونہون نے
بیان کیا کہ اس امر سے فوج بدگمان ہو جاویگی اور چونکہ ہمکو ابہی تک اونکی طرف
کسیطرح کا شبہہ قوی نہین ہے تو بہتر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک یا دو روز اس
تجویز کو ملتوی رکہین اور اس اثنا مین فوج کا منشا بہی دریافت کرین صبحکو میجر
ملز صاحب کی میم ہمارے پاس کپتان تہربرن صاحب کے مکان پر جو شہر
مین تہا آئین اور ہمارے ساتہہ رہنے کا ارادہ کیا مگر اونہون نے اپنا ارادہ
بدل ڈالا اور چہاونی تشریف لیگئین چہاونی کی تمام میمون کو راجہ مان سنگہ
پر ہرچند ان اعتبار نہ تہا اونمین سے کوئی اونکے قلعہ مین نہ گیا لیکن ہمنے یہہ تجویز کی
کہ حکام ملکی کے عیال واطفال ساتوین تاریخ کی شب کو شاہ گنج قلعہ مانسنگہ
مین چلے جاوین شام کو اوسی تاریخ مین چہاونی سوار ہو کر گیا اور افسرون
سے پوچہا کہ اونکا جواب شافی درباب بہیجنے اپنے عیال واطفال کے کیا ہے
سبہون نے یہی کہا کہ ہم اپنے عیال واطفال کو چہاونی مین رکہین گے الا کپتان
ڈاسن صاحب گئے کپتان معہ اپنی میم اور چار بچون کے ہمارے ساتہہ گہر
پر آئے اکو معہ اور میمون کے رات کو حسب تجویز روانہ شاہ گنج کیا جہان وہ

سب بخیریت تمام پہنچ گئے اٹھوین تاریخ کی صبح کو ریزلی ھرسٹ متعلقہ پلٹن سفرمینا
معہ اپنی بیوی اور بچہ اور اور سارجنٹون کے بی بیون اور بچون کو لیکر میرے
پاس آئے مینے اون سبکو بہی زمینداروں کی حراست مین شاہ گنج روانہ کردیا
آب اندیشہ قوی نزدیک اتا جاتا تہا تمام ضلع فیض اباد مین باغی بنارس اور اعظمگڈہ
اور جونپور کے آن بہرے تہے اونکی طرف سے ادمی چہاونی فیض اباد مین
بہی پیغام لیکے آئے اور ایک فرمان شاہ دہلی کا بہی اونکے نام اس مضمون کا ایا
تہا کہ اب حضور کی عملداری تمام ملک مین ہوگئی تم بہی جلد حاضر ہو ــ اوسی روز
اٹھوین جون کو مینے اخیر رپورٹ لکہنو روانہ کی اور بیان کیا کہ اب کوئی سبیل اور
امید سرکشی روکنے کی نہین رہی ہے اسی روز مینے ایک مہینہ کی تنخواہ نئی پلٹن
کو دی جسمین چار سو ادمی بہرتی کئے تہے اور چودہ ہزار روپیہ شاہ گنج بہی روانہ کیا
اور وثیقہ کے مکانات مین جہان بیگمات رشتہ دار شاہ اودہ کی رہتی تہین
اپنے دفتر کے کاغذات رکہدئے اوس سے زیادہ تر محفوظ جگہہ کاغذات
کے واسطے اور نہ معلوم ہوئی اٹھوین تاریخ جون کو تمام روز کرنل گولڈنی صاحب
ضلع کے گشت شہر مین رہے اور شام کو ۲۲ وین پلٹن کی چہاونی مین گئے
جس پلٹن کے وہ پیشتر افسر تہے پہر مینے اونکو نہ دیکہا تہوڑی دیر بعد اٹھوین

تاریخ کی رات فوج برملا برگشتہ ہوگئی اور اظہار کیا کہ ہم انگریزون کو نکالدینگے پندرہوین رسالے کے آدمی خصوصاً اونکے رسالدار کی بہی راے مستحکم تہی کہ سب افسرون کو قتل کرین لیکن ۲۲ وین پلٹن بنگال نے انکار کیا اور قتل کرنے سے ہی انکار نہ کیا بلکہ اپنے افسرون کو روپیہ دیا اور کشتیان بہم پہنچا کر اونکو گوگرا دریا مین دانا پور کی طرف روانہ کیا

جو افسر کہ کشتیون پر سوار ہوکے فیض آباد سے چلے اونکی فہرست یہہ ہے

کشتی اول

کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض آباد

لفٹننٹ کری صاحب متعلقہ توپخانہ

لفٹننٹ کاٹلی صاحب
انسائن رچی صاحب
} متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ پارسنز صاحب
سارجنٹ میجر میتھیوس صاحب
} متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ

سارجنٹ اڈوارڈز
سارجنٹ بشر
} متعلقہ توپخانہ

کشتی دوم

میجر ملز صاحب افسر توپخانہ

لفٹننٹ برانٹ صاحب اجیٹن ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

سارجنٹ میجر ہولم معہ اپنی میم

کوارٹر ماسٹر سارجنٹ رسل متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

ولیم سن لگل کش توپخانہ

کشتی سوم

کرنل ادبرائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ

لفٹننٹ گورڈن صاحب افسر دوم پلٹن پیادگان آودہ

ڈاکٹر کولیزن صاحب

لفٹننٹ اینڈرسن صاحب متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ پیسول صاحب متعلقہ توپخانہ

کشتی چہارم

لفٹننٹ انگلس صاحب
لفٹننٹ لینڈ صاحب } متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

لفٹننٹ طامسن صاحب متعلقہ ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال

تیسری کشتی کے سب صاحب بہزار خرابی اور دقت وانا پور بخیریت پہنچ گئے مگر اور تینون کشتیون کے صاحبون مین سے صرف سارجنٹ لشبر صاحب زندہ بچے اور سب مارےگئے کرنل گولڈلی صاحب اور لفٹننٹ ہرائٹ صاحب اور سارجنٹ رسل اور سارجنٹ میجر ھولم کو ۱۰ وین پلٹن نے راہ مین مار ڈالا میجر ملز صاحب اور لفٹننٹ کری صاحب اور لفٹننٹ پارسنز صاحب ڈوب گئے اور لفٹننٹ انگلس صاحب اور لفٹننٹ طامسن صاحب اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب اور لفٹننٹ لنڈ نے صاحب اور انساین رچی صاحب اور سارجنٹ اڈوارڈز کو مہادیر کانو کے دہقانیون نے جو گورکھپور مین ہے قتل کیا ایک اور کشتی مین مورگن صاحب ۲۲ وین پلٹن کے کپتان معہ اپنی میم اور بچے کے اور لفٹننٹ فل صاحب اور لفٹننٹ اوسلی صاحب اور ڈاکٹر دانیال صاحب روانہ ہوئے جو بڑی مصیبتین اوٹھاتے ہوئے گولاپور مین پہنچے اور وہان سے چھپرا پہنچ گئے میجر ملز صاحب کی میم نے معہ اپنے تینون بچون کے فیض اباد شہر مین ایک حوالدار توپخانہ کے گھر مین رہنا چاہا مگر حوالدار مذکور نے اونہین کہا ٹھیکو نڈیالا چاہرا اونہون نے اپنے تئین سرغنہ

بغاوت کے حوالہ کیا جسنے اونکو کشتی مین سوار کرا کے اور کچھہ روپیہ دیکر

گو گرا پار گورکھہ پور کے ضلع مین اوتار دیا اس ضلع مین اٹھہ یا دس روز تک

یہہ میم صاحبہ گانو گانو پہرتی رہین پولیس والون نے اونکی مطلق مدد نکی اگر

وہ چاہتے تو اونکو گورکھہ پور پہنچا دیتے اونکا سب سے چھوٹا بچہ راہ مین ان

تکالیف کے باعث سے مرگیا اخر کو راجہ مان سنگہ نے انکی خستہ حالی کا حال

سنا اور اونکو اپنے ادمی بہیجکر بلوالیا اور خاطرداری کی اور چند روز کے

بعد معہ اور سارجنٹون کی میمون کے گورکھہ پور بہجوا دیا بعد سرکشی کے اول تو

سرکشان فیض اباد نے خزانہ لوٹا جسمین دو لاکہہ اور تیس ہزار روپیہ تہا بعد

ازان جیلخانہ توڑا جسمین مولوی سکندر شاہ بہی قید تہا اس مولوی نے

فروری سنہ مین بغاوت برپا کرانا چاہا تہا جسکو لفٹنٹ طامس صاحب نے

بجمعیت چند سپاہیون ۲۲ وین پلٹن پیادگان بنگال کے گرفتار کیا تہا گرفتاری

کے وقت ایک محاربہ سخت پیش ایا تہا جسمین لفٹنٹ صاحب موصوف معہ

چند سپاہیون کے زخمی ہوئے تہے اور مولوی بہی زخمی ہوا تہا اور اوسکے

چند ادمی مارے گئے تہے اس مولوی کو باغیون نے اپنا سردار بنایا تہا

بڑے سرغنہ سرکشی فیض اباد کے دلیپ سنگہ صوبہ دار پلٹن ۲۲ اور پانچوین

سروپ پندرہوین رسالہ کا رسالہ دار اور چوہان سنگہ بڑاگانو کا زمیندار
تہے بڑاگانو ضلع فیض اباد مین واقع ہے مینے سنا ہے کہ رسالدار لکہنو مین
مارا گیا۔ اٹہوین تاریخ کی شام کو جس روز وہان سرکشی ہوئی تمام افسران
اہل قلم نے کپتان تہربرن صاحب کے ہان کہانا کہایا کہانے کے بعد مستر براڈفورڈ
صاحب تو کچہری چلے گئے اس امید سے کہ بائیسوین ۲۲ پلٹن کے ادمی اونکی حفاظت
کرینگے اور کپتان اڈر صاحب اور کپتان تہربرن صاحب رات بہر میرے مکان پر
رہے۔ رات مین جو سپاہی شہر مین پہرون پر تہے وہ پہرے چہوڑ کر چلے گئے صبح
کو مختلف خبرین متوحش آنے لگین مینے براڈفورڈ صاحب کو لکہا کہ تم ہمارے پاس
جلد آجاؤ لیکن وہ چہٹی اونکے پاس تک نہ پہنچی چہاونی شہر سے قریب ڈیرہ میل کے
تہی آمد و رفت چہاونی سے بالکل بند ہوگئی اور ہمکو احوال بغاوت بخوبی معلوم ہو گیا
بعد طلوع افتاب سرکش لوگ شہر کی طرف آئے فی الفور ہمنے بہاگنے کا ارادہ
کیا اور سوار ہوتے وقت ہمنے بیان کیا کہ ہم شاہ گنج کو جاتے ہین لیکن پہر ہمکو
خیال ایا کہ تشنہ خون ہمکو کب شاہ گنج تک پہنچنے دینگے جب شہریون کی نظر
سے نکلگئے تب ہم ایک اور جانب کو چلے اور بارہ میل چلکر گوراگانو مین پہنچے
جہان کے زمیندارون کو مین خوب جانتا تہا اونہون نے ہماری بڑی تواضع کی

وہان سے ھمنے اپنی خیر و عافیت کی خبر شاہ گنج بہیجدی اور شام تک ھم گوا گانو
مین رہے چونکہ وہانکے لوگون نے ھمین گانو مین آتے دیکہا تہا تواب یہہ صلاح ہوئی
کہ ھم یہان سے نکلکر دو میل کے فاصلہ پر ایک پنڈت کے مکان مین رہین پنڈت
ایک بڑا مرد اشراف تہا جب ہم اس پنڈت کے مکانمین تہے تو ایک سپاہی میری
پلٹن نمبر ۳۷ کا وہان ہو کر گذرا اور اوسنے پنڈت سے بیان کیا کہ ہندوستانی
فوج بنارس کے ہتیار چہین کر اونکو گورہ کی پلٹن نے قتل کیا مگر بعد ازان راجہ
بنارس جو ہندوستانی فوج سے سازش رکہتا تہا بڑی فوج لیکر ایا اور تمام
انگریزون کو تہ تیغ کیا بنارس مین ایک فرنگی بہی نہین رہا پنڈت نے یہہ قصہ
ہمسے کہا جب ہمنے اوس سپاہی کا احوال پوچہا تو پنڈت نے بیان کیا کہ وہ بڑی
پریشان حالت مین آیا ہے اوسکے پاس کچہہ روپیہ نہ تہا صرف ایک بندوق
تہی اور پتلون پہنے ہوئے تہا یہہ سنکر ہمکو یقین ہوا کہ سپاہی کا بیان بالکل غلط
اور لغو ہے اگر بنارس مین ایک انگریز بہی نرہتا تو میان سپاہی کاہیکو اس
خستہ حال سے بہاگ کر اتے اور بالفرض آتے بہی تو اوسکے پاس بہت سا روپیہ
لوٹ کا ہوتا لیکن پنڈت کو ہمارے کہنے پر یقین نہ ایا انگریزون کی طرف سے
ہندوستانی فوج کے ہتیار چہیننا اور اونکے قتل کرنیکی جہوٹی شہرت نہین

تمام ملک مین پہیلگئی تہین جن شہرتون نے بڑا فساد پیدا کیا ایک ہندوستانی
رئیس نے جسپر میرا بڑا اعتبار ہے مجہسے کہا کہ اسی خبر کے سننے سے الہ اباد مین
سرکشی ہوئی تمام آودہ مین اب یقین ہو گیا کہ قلعہ الہ اباد قبضہ و تصرف باغیون مین
آگیا اور ہمکو بہی اس بات کا چند روز تک یقین رہا دسوین جون کی شب کو گورا
گانو کے زمیندار جو ہمپر بڑے مہربان تہے ہمارے پاس آئے اور ہمکو اپنی حفاظت
مین شاہ گنج لیگئے کچھ بہیس ہمنے اپنا بدل لیا تہا مین بدل درخواست کرتا ہون کہ پنڈت
اور نمبرداران بیر لیال اور جگراسنگہ کو انعام معقول ملنا چاہئیے اگرچہ اونکو یقین
کامل تہا کہ ہماری عملداری بالکل جاتی رہی تو بہی اونہون نے ہمارے ساتہہ
بہت سلوک کیا جب شاہ گنج پہنچے تو وہان ہمنے مستر براڈفورڈ صاحب کو بہی
پایا جو کہ نوین تاریخ کو بہیس بدل کر پیادہ وہان پہنچ گئے تہے قایم مقام سررشتہ
انگریزی مستر مارٹنڈل صاحب مع اپنی بیوی اور لڑکے اور دو لڑکیون کے
محلات وثیقہ مین جہان بیگمات رہتی تہین پناہ لی ہر شخص کو یقین تہا کہ باغی
لوگ بپاس ادب ان مکانات مین ہاتہہ نہ ڈالین گے کیونکہ اسمین عورات
خاندان شاہی کی رہتی تہین مگر اونہون نے کچھ لحاظ اسبات کا نہ کیا اور جو
کچھ مال اور اسباب وہان پایا لوٹ لیا اور مستر مارٹنڈل صاحب کو مع اونکے عیال

واطفال پکڑ لیگئے مگر پہر اونکا کچھہ احوال نہ کہلا کہ اونپر کیا گذری اتنا تو معلوم
ہے کہ وہ خاص فیض اباد مین قتل نہین ہوئے۔ شاہ گنج مین ہمنے بالفعل
رہنا چاہا کیونکہ راجہ مان سنگہ نے ہماری دلجمعی کی تہی کہ وہ ہر طور سے ہماری
حفاظت کرینگے اور اونکو بالفعل کوئی اندیشہ حملہ باغیان نہین ہے علاوہ
ازین موسم برسکال بہی نزدیک تہا مینہ برسنے سے چارون طرف قلعہ کے پانی
بہر جاتا ہے اور راہ دشوار گذار ہوجاتی ہے لیکن اوسی صبح کو راجہ مانسنگہ
نے جو وہا مین تہے کہلا بہیجا کہ کشنون نے اقرار کیا ہے کہ وہ میمون
اور بچون سے ہرگز نہ بولین گے لیکن افسرون کو وہ مجہسے طلب کرتے ہین
اور مین اونکا مقابلہ نہین کرسکتا اور کل وہ میرا قلعہ انکی تلاش کرینگے
اسواسطے اپ سب اج شام کو قلعہ چہوڑ کے گہاٹ پر آئے جہان کشتیان
اپکے واسطے تیار رہین گی۔ شام کو ہمنے ایک ہزار روپیہ افسرون کے پاس
تقسیم کردیا اور سب تدبیر کرکے گیارہ بجے رات کو ہم شاہ گنج سے چلے ایک
جماعت دوال بند ہمارے ساتہہ ہوئی اور جلد جلد چلے تاکہ راتون رات
دریا کے کنارہ پہنچ جاوین مگر راستہ گاڑیون کے واسطے خراب تہا اسی
سبب سے دریا تک پہنچنے کے بہت قبل صبح ہوگیا بڑے خوف کا مقام تہا ہم

انہنے ادمیون کا پوشیدہ مشکل رضا فیض اباد سے کل اٹھہ میل کے فاصلہ
پر تہے اور سرکشون سوارونکا ہر طرف ہجوم تہا جب ہم دریا کے قریب پہنچے
تو دو یا چار بندوقون کی اوازائی یہہ سنکر بہت تشویش ہوئی لیکن ہم بخیرو
خوبی کشتی تک پہنچ گئے وہان پہنچکر معلوم ہوا کہ گاڑی جسمین ہماری چنون
کی میمین اور بچے سوار تہے تہوڑی دور شاہ گنج سے چلکے ٹوٹ گئی اور وہ واپس
قلعہ کو چلی گئین یہہ سنکر ہمکو نہایت رنج ہوا اونکے واسطے ہم کسیطور سے نہین ٹہر سکتے
تہے ایک ایک لمحہ یہان ٹہرنا پرخطر تہا اگر اونکی پہر انے کی راہ دیکھتے تو ضرور ہم سب
مارے جاتے سوار ہونے کے وقت ہمنے بار بار کارندہ راجہ مان سنگہ سے یہی التجا
کی کہ اون بیچاری عورات اور بچون کے بچانے مین کوشش کیجو اور اوس سے
ہمنے اقرار واثق کرالیا ہم اب اونتیس ۲۹ ادمی تہے جنکی فہرست یہہ ہے
کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر فیض اباد معہ میم صاحبہ اور دو بچے — کپتان
اُور صاحب اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور پانچ بچے اور اونکی سالی
کپتان تہربرن صاحب اسپشل اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ اور بچہ
مستر براڈفورڈ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر معہ میم صاحبہ — ڈاسن
صاحب گڈہ کپتان معہ میم صاحبہ اور چار بچے — کورپرل ہرسٹ گورہ سپاہی

متعلقہ پلٹن جعفر مینا معہ اپنی بیوی اور بچہ مستر فنٹر جربلڈ محرر انکا بہی
نزول معہ اپنی میم اور بچہ تیس ادمی دو وال بند اور کارندہ راجہ مان کے آئے
ہمارے ساتہہ ہوئے لیکن دو وال بند سپاہی ہمارے کچہہ کام کے نہ تہے
ذرا کچہہ خطرہ کی خبر سننے سے وہ علیحدہ ہوکر انا کانی دیجاتے تہے اوس روز
اتفاق سے پچہم کی ہوا چلنے لگی اس سبب سے کشتی خوب چلی اور ادہی رات تک
نے کہتلہ چلائے گئے بعد ازان ایک کشتی جسمین چار یا پانچ مسلح ادمی بیٹہے تہے ہمکو
ملی اونہون نے ہمکو دہمکایا ہمارے ادمیون مین سے بعض نے اونکی طرف
گولی چلانے کا ارادہ کیا مگر مینے اونکو روکا اور اونسے کہا کہ اگر وہ لوگ ہماری
کشتی پر آنے کا قصد کرین تو گولی مارو ورنہ نہین جب اون لوگون نے ہمکو دیکہا
تو اونکی گفتگو بالکل بدل گئی اور ہمسے دو یا تین روپیہ مانگنے لگے جو ہمنے اونکو دیئے
دو یا تین گہنٹہ اور چلکے ایک اور کشتی ملی کارندہ راجہ مان سنگہ اوس کشتی مین
ملنے کو گیا اور ہم سب اندر پوشیدہ رہے اوسنے کہا کہ یہہ کشتی بابو مادہو پرشاد
برہر والہ کی ہے جو راجہ مان سنگہ کے دوست ہین اور جنکو اپکے واسطے راجہ صاحب
نے سفارش کا خط دیا ہے کہ آپکی بہر طور حفاظت اور خبرداری کرین ہم یہہ
سنکر خوش نہوئے لیکن لاچار کچہہ اعتراض نکر سکے کشتی کنارہ پر لائی گئی باہر

میںنے دیکھا تو اوسجگہہ دو گڈھیان تیس یا چالیس گز کے فاصلہ پر تھین اونکے
مین ہماری کشتی لگائی گئی تاکہ دونو طرف کی مار ہمارے اوپر پہنچ سکے اگرچہ
ہم اپنے جی مین اس امر سے خایف تھے مگر یہہ خوف اور بھی زیادہ ہوگیا جب
ہمنے دیکھا کہ کارندہ راجہ مان سنگہ معہ دوال بندون کے کافور ہوگیا اور
سب ملاح بھی کشتیون کو چھوڑ کر چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد بہت سے مسلح ادمی
ہمارے نزدیک آئے ہمنے اونکو دھمکایا کہ اگر تم ہمکو کچھہ زیان پہنچاوگے تو
راجہ مان سنگہ اور بابو مادہو پرشاد کا تم پر بڑا عطاب ہوگا لیکن اونہون
نے کچھہ خیال نکیا اور فراہم ہوتے گئے ہم اوسوقت بڑے خوف مین تھے کوئی
چارہ نہین نظر اتا تہا لاچار مین اور کپتان اوڈر صاحب ان دزندون کے
سردار اودت نراین پاس گڈہی کے اندر گئے ہمنے اوسکو دھمکانا چاہا
لیکن کچھہ کارگر نہوا اوسنے کہا کہ مین تمہارا قتل کرنا نہین چاہتا جو کچھہ
مال اور اسباب تمہارے اور ہتیار تمہارے پاس ہین ہمارے حوالہ
کرو ہم دو صاحبون کے پاس بندوقین تہین اور اکثر ونکے پاس چہہ نالی
تنیچے مگر بارود اور گولی دوبارہ بھرنے کو نہ تھی ان لوٹیرون سے تاب
مقابلہ کی کیونکر ہوسکتی تھی ہمارے ساتھہ اٹھہ میمین اور چودہ بچے تھے او

دو قلعوںکے بیچمین آن پہنچے تہے کشتی بغیر ملاح چل نہین سکتی تہی اور ہوا بہی
ہمارے مخالف تہی ان قضاقون نے اتنا تو ہمارا لحاظ کیا کہ کشتی مین نہ آئے
اور اپنے ہاتہہ سے ہمارے اسباب کو نہ لوٹا جو ہم اونکو نکالکے دیتے گئے وہ لیتے
گئے بعد ازان ہمارے ملاح واپس آئے اور ہمنے آگے بڑہنے کا ارادہ کیا
مگر باد مخالف چل رہی تہی کشتی ایک یا دو مرتبہ چکر کہا کر ایک جگہہ اٹک گئی
وہ روز بڑی مصیبت کا تہا ہر دم خوف تہا کہ قضاق ان گدہیون کے پہر حملہ کرین
علاوہ ازین میمون اور ریچہ اونکا بہوک سے حال نہایت تباہ تہا قریب دو پہر کے
ایک سپاہی میری پرانی پلٹن کا میرے پاس آیا اور مجہسے بیان کیا کہ مین
اپنے گہر چہٹی لیکے آیا تہا جبکہ پلٹن نے سرکشی کی اور مین ابہی جاتا ہون اور بابو
مادہو پرشاد کو بلا لاونگا وہ سپاہی تو پہر نہ پہرا لیکن شام کے وقت مادہو پرشاد
آئے اور اقرار کیا کہ جو کچہہ مجہسے ممکن ہوگا مین آپکے واسطے کرونگا بابو مذکور
نے کہانیکو بہی بہیجا۔ ہوا کچہہ کم ہوگئی اور ہم وہانسے چلے اور تہوڑی دور
چلکے صبح کو پہر لنگر کیا ایک کشتی جسمین بہت سے تلنگے مع ہتیار بیٹہے تہے وہان
ہوکے گذری اور ہمارے اور اونکی کشتیونکے ملاحون سے باتین ہوئین لیکن
سپاہیون نے ہمین پہچانا معلوم ہوا کہ وہ اعظمگڈہ کو جاتے ہین چند گہنٹہ بعد

ہم وہان سے چلکے بچھورا گانو مین جو بابو ما دہو پرشاد کے علاقہ مین ہے پہنچے اور
وہان پانچ یا چہہ روز رہے یہان ہم ایک عمیق گڈہی مین رہے جسکے اندر ایک
جہونپڑا ہمین رہنے کو ملا اوسپر چہپر بہت نیچا تہا شدت گرمی سے نہایت تکلیف
ہوئی اور سب میمون اور بچون کی انکہین دکہنے اگئین اوسوقت کسی طرحکا علاج
بہی میسر نہ تہا ۱۹ تاریخ جون کو ہم وہان سے گولا پور کی طرف چلے جہان ۲۱
تاریخ دوپہر کو پہنچے راجہ گولا پور کی وفاداری اور دوستی کا احوال سرکار
انگریزی پر بخوبی روشن ہے اور راجہ صاحب موصوف نے جتنے مصیبت
زدہ مفروزین انگریزون کو جو مدد دی اوسکا احوال بہی سرکار پر ہویدا ہے
یہان ہم بہ نسبت اور جگہون کے بڑے امن مین تہے اور یہان سے بآسانی
تمام دریا کی راہ داناپور چلے اور ۲۹ جون کو وہان پہنچ گئے

بیان کرنل لینوکس صاحب حاکم پلٹن نمبر ۲۲ پیادگان بنگال متعینہ چہاونی فیض اباد

اٹھوین جون کی شام کو خبر ملی کہ ۱۷ وین پلٹن پیادگان بنگال جسنے اعظمگڈہ
مین بغاوت کی کل صبح کو داخل فیض اباد ہوگی ہر افسر اپنے اپنے علاقہ پر تہا
مین کوارٹر گارڈ کے مقام پر اور فوج اپنے ہتیارون کے پاس تہی دو کمپنیون

کو حکم تہا کہ میدانی توپخانہ نمبر ۱۳ کی مدد پر رہین ہر تدبیر مقابلہ
شب کو چہٹی ۶ پلٹن پیادگان اودہ کی چہاونی مین بگل پہونکا ۲
اور توپخانہ تیار کیا اور دو کمپنیان متعینہ توپخانہ سنگینین چڑہا
کوئی افسر انگریزی نزدیک نہ آنے پاوے اس امر کی اطلاع
افسر توپخانہ نے مجھکو دی مین توپون کے پاس گیا اور سپاہیوں
بگل پہونکا گیا ہے کسطرح کا خوف نہین ہے تم توپین چہوڑ کر اپنے
صرف ایک ایک سنتری ہر ایک توپ پر چہوڑ دو تب مین ۲۲ وین
مین گیا تاکہ اونکو کہدون کہ اپنی اپنی جگہہ واپس جاؤ وہان دیکہا
کمپنی پلٹن کی میگزین کے گرد کہڑی تہی اونہون نے بیان کیا کہ ہم حفاظت
کے واسطے کہڑے ہین پلٹن مذکور نے چارون طرف لین کے گشت بہی
کردیا مین پہر توپون کی طرف گیا لیکن مجھکو سپاہیون نے توپون تک جانے
نہ دیا صوبہ دار ولیپ سنگہ سرغنہ سرکشی نے مجھسے کہا کہ توپون کی حفاظت ہمکو
ضرور ہے آپ گارد مین جاکر آرام کیجیے آپکو اور کسی افسر کو کچہہ خوف
نہین ہے جب تک کہ آپ پلٹن کے ساتہہ رہین گے ایک پہرہ سپاہیون کا
سنگینین چڑہا کر میرے ساتہہ ہوا اور مجھکو اپنی حراست مین کوارٹر گارد

ہ پای بچھی ہوئی تھی لیگئے جتنے افسر تھے وہ بھی ایک قدم
ہ کے نہین جانے پاتے تھے اکثر افسرون نے مجھسے اجازت
ہینے اونسے کہا کہ مین خود مثل تمہارے پلٹن کے ہاتھ مین
ہ اب کچھہ اختیار نہین ہے اور دلیپ سنگہ صوبہ دار نے مجھسے
رسب افسرات بھر چپ چاپ پلٹن کی لین مین رہینگے تو صبحکو
رن گھاٹ سے دریا کو گنگا کی راہ روانہ کردین گے دو افسر
ے بھاگنا چاہتا تھا اونکی طرف سوارون نے جو گشت مین تھے گولیان
اور پکڑ کر بلا مضرت واپس لے آئے صبحکو بوقت طلوع آفتاب
افسر پلٹنون کو اجازت ہوئی کہ کشتیون مین سوار ہو جاوین صرف
ہمعہ اپنے قبائل چھاونی مین رہگیا دس بجے صوبہ دار دلیپ سنگہ میرے
پاس آیا قبل اسکے چارون طرف میرے بنگلہ کے پہرے تلنگون کے مقرر
ہو گئے تھے صوبہ دار مذکور اس ماجرے سرکشی پر بہت افسوس کرنے لگا
اور کہنے لگا کہ قسمت مین یوہین ہونا تھا پانچوین تروپ بندرہوین رسالہ
کا صوبہ دار سرغنہ اس سرکشی کا ہے اور کوئی شخص آپکے سر کا ایک بال تک
نہ چھو سکیگا سب تیاری آپکی روانگی کی مینے کر لی ہے اور امید ہے کہ آپ

ہامن یہان سے روانہ ہو جاوین کیونکہ جب ۲ اوین پلٹن یہان آجاوے گی
تب آپ ہمارے اختیار سے جاتے رہین گے مین دو بجے تک چہاونی مین رہا
مجکو مولوی نے ایسسٹنٹ اپوتہیکری شفاخانہ کو میرے پاس بہیجا اور کہلا
بہیجا کہ جو واردات پیش آئی اوس سے مجہی بہت افسوس ہے اگر آپ معہ
قبایل چند روز چہاونی مین ٹہیرنا چاہین تو مین اونکی حفاظت کرونگا یہہ مولوی
وہی شخص تہا جسنے شہر فیض اباد مین فساد برپا کیا تہا اور کوارٹر گارد مین
مقید تہا جسکو سرکشون نے خلاص کیا لیکن سپاہی جو میرے بنگلہ پر متعین تہے
وہ گستاخ ہوتے جاتے تہے اور لوٹنے پر امادہ تہے اسی وجہ سے مینے چلا
چلنا مناسب جانا دو بجے دن کو مین معہ قبایل کشتی مین سوار ہو کے چلا مجہکو
معلوم نہ تہا کہ میری پلٹن نے مجہکو ۲ اوین پلٹن کے ہات جو راستہ مین پڑی
تہی بیچدیا ہے یہہ امر مجہکو دو سپاہیون سے جو میرے ہمراہ آئے معلوم
ہوا اون دو سپاہیون کا نام ٹہاکر مصرا اور شنکر سنگہ تہا ٹہاکر مصر گرانڈیر
کمپنی کا سپاہی اور شنکر سنگہ ۲ وین کمپنی کا سپاہی تہا جب ہم اجودہیا مین پہنچے
تو ایک پلٹن سوار ولکا پڑا تہا اونہون نے ہماری کشتی کو ٹہیرایا اور
کشتی کی تلاشی لیکر ہمکو آگے جانے دیا تہوری دور آگے بڑہے تہے تب تا بارہ

ہمکو کسینے اواز دی اور اولٹا بلا یا مگر سپاہیون نے جو میرے ساتہہ تہے اونسے
کہا کہ مجہکو مولوی نے روانہ کر دیا ہے رات کے ساڑہے دس بجے تہے جب ہم
۱۷ وین پلٹن کے مقام سے گذرے اور ایک جگہہ کنارہ سے مڑکر وہان پہنچے
جہان ۱۷ وین پلٹن کا کٹ پڑا تہا دو نو سپاہیون نے مجہے صلاح دی کہ آپ
کشتی سے نیچے اوتر لیجے اور کنارہ کنارہ آہستہ آہستہ آئیے ہم کشتی
گرد گہما کے ایسے آن ملینگے چنانچہ ہم اوتر لئے اور دو گہنٹہ تک کنارہ کنارہ
چلے جب کشتی گرد گہومکے ہمارے پاس آئی تو ہم سوار ہوئے اور دریا پار
ہوگئے گورکہہ پور کے ضلع مین اوتر جانیکا قصد کیا جب اوس کنارہ پر پہنچ
گئے تو صبحکو جو ادمی دریا مین نہانے کو ائے اونہون نے بیان کیا کہ باغی
فرنگیون کی تلاش مین پہرتے ہین اپ جلد اپنے کشتی پر سے اوتر جائیے
اور چہہ یا سات صاحب کل گورکہہ پور کی طرف گئے ہین اونسے جاملئے
مین فی الفور کشتی سے اوترنا چاہتا تہا کہ اتنے مین چند ادمی کشتی کے پاس
آئے اور پوچہنے لگے کہ کشتی مین کون ہے ملاحون نے جو کچہہ اونسے کہا او
نہون نے مان لیا اور آگے چلے گئے فی الفور ہم کشتی سے اوترکر با
چلے اور جو کچہہ اسباب کشتی مین ساتہہ لائے تہے سب وہین چہوڑا

صرف ہماری آیا اور خدمتگار ہمارے ساتہہ ہوا راستہ مین کوٹ اون کے
نزدیک ٹہیرتے ہوئے چھہ میل تک چلے جب دس بجے تو ایک گانوین
ٹہیرے گرمی کی اوسوقت نہایت شدت ہوگئی تہی تہوڑا اسا دودہ پیکر ہمنے
ارام کرنا چاہا اتنے مین ایک سوار مسلح ہاتہہ مین ایک بڑا تپنچہ لئے ہوئے
میرے پاس آپہنچا اور تپنچہ کی شست میرے سر کی طرف باندہی اور
کہنے لگا کہ جلد اوس رجمنٹ کے لشکر مین چلو تمہارے ہر سر کے واسطے پانسو
روپیہ مجھکو انعام ملیگا لاچار اوسکے ساتہہ ہو لئے جب قریب ایک میل کے
گئے تہے تب اتفاقاً ایک لڑکا سامنے آن ملا جسکو وہ سوار جانتا تہا اسی
لحاظ سے اوس سوار کو اور بہی جلدی پڑی اور ہمسے تاکید کرنے لگا کہ جلد
قدم اوٹھاؤ لیکن اوس لڑکے نے اوس سوار کو سمجھایا کہ انکو پانی پلا لینے
دے اور گانو مین تہوڑا سا ارام کر لینے دے سوار راضی ہوگیا اوس
لڑکے نے ایک اور لڑکے کو جلد روانہ کیا تاکہ ہمارے چھڑانے کے واسطے
مدد جلد آجاوے معلوم ہوا کہ ناظم میر محمد حسین خان اور اونکے بہتیجے
میر مہدی حسین خان کی ایک چہوٹی سی گڈہی قریب پون میل کے واقع
ہے وہین اس لڑکے نے خبر بہیجی تہی اوسوقت ناظم موصوف نے دس بارہ

ادمی مسلح ہماری مدد کو بہیجے اونہون نے ہمکو اپنے ساتہہ لیا اور اوس ہوزی
سوار کے ہتیار چہین لئے اور اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑ کر ساتہہ لیا+ اون
ادمیون مین سے جنکو ناظم نے ہمارے واسطے بہیجا تہا ایک ادمی نے مجہے بہت
گالیان دین اپنے پستول کی طرف دیکہہ کر قسم کہانے لگا کہ مین ان انگریزون
کو جو ہماری ذات اور ہمارا مذہب لینے ائے ہین مارونگا قریب دوپہر کے
ہم ناظم کی گڈہی مین پہنچے اوسوقت ناظم صاحب خلوت خانہ مین تہے جہان
اونہون نے ہمین بلا لیا اور ہمسے کہا کہ ارام کیجئے اور شربت پیجے اور بہت
دلجمعی کی کہ ہم پر کسی طرح کی افت نہ آسکے گی ناظم کے ایک نوکر نے کہا کہ اصطبل
جو قریب ہے ہمارے واسطے کافی ہوگا کیونکہ بہت عرصہ تک تو اوسمین ہمین رہنا
نہوگا وہ مکان ان کتون کے مار ڈالنے کے واسطے تیار کیا گیا ہے ناظم یہہ سنکر
اوسپر بہت خفا ہوا اور اوسکو بڑی لعنت و ملامت کی اور ہمسے کہا کہ آپ
کچہہ خوف مت کرو مین اپکو جبتک کہ راستہ صاف نہین ہوجاتا اور آپ گورکہپور
بخوبی نہین پہنچ سکتے نہین جانے دونگا دوسرے روز ناظم کو خوف ہوا کہ
مبادا ۱۶وین پلٹن کو ہمارے چہپنے کی یہان خبر ہو جاوے اسواسطے اونہون
نے ہمین ہندوستانی پوشاک پہنوادی ناظم صاحب نے مجہے اپنے کپڑے دیئے

اور بیگم صاحبہ نے میری میم اور لڑکی کو زنانہ کپڑے پہنا
ناظم صاحب نے ہماری پوشاک اور آدمیون کو پہنا کے بجز اسد
کے نو بجے رات کو روانہ کیا تاکہ تمام اونکے نوکر اور گنوار جان جاوین
نے صاحب اور میم صاحبہ کو اپنے ہان نہین رکہا اور نکالدیا ادہی رار
قریب وہ لوگ تہوڑی دور جاکر اور پہر اپنی پوشاک پہن کر وال
اس حکمت سے سواے چند معتمدان خاص ناظم صاحب
وہان سے چلا جانا ثابت ہوگیا نو روز تک
مین پوشیدہ رہے اور ناظم صاحب
ہماری خاطر دار
اور ہر روز نا
اطلاع
ایک
تار
میر
گو

ب کلکٹر گورکھپور کے بہیجے ہوئے ہین اور ہمکو لینے آئے
ب نے میری میم اور لڑکی کے واسطے پالکیان منگوا دین اور
ر ادیا اور گیارہ بجے دن کے اوس تاریخ کو ہم اوس مہربان
ی منشی ناظم سے رخصت ہوئے اور راہو راہوتے ہوئے چار بجے
ر کپتان گنج پہنچے جہان مینے سارجنٹ لشکر متعلقہ تونچانہ فیض اباد
ہمارے لینے کے واسطے آئے تہے اونہون نے سارجنٹ
دوسرے روز ہم بستی مین پہنچے جہان اوسبرن صاحب
تواضع کی اور انگریزی کپڑے پہننے کو دئے
گئے
ہان سے اعظمگڈہ

مر اور با

ت
ن بغاو
اکم
گ

کی حمایت اور حفاظت مین شاہ گنج کو بھیجدون چنانچہ میںنے
اپنے کنبہ کے ساتھہ اور غیر متعہد افرد ونکے عیال و اطفال کو روانہ
کیا شام کو کرنل لینوکس صاحب حاکم اعلی فوج نے دو کمپنیون بائیسوین ۲۲
پلٹن کو حکم بھیجا کہ ہمارے توپخانہ کی مدد کو جاوین اور توپخانہ کے دونو
طرف مقیم ہون چنانچہ پلٹن مذکور نے بجا اوری حکم کی کی افسر او سپاہی
گورہ اور ہندوستانی مقابلہ کے واسطے توپون پر مستعد رہے گیارہ بجے
رات کو چھٹی پلٹن پیادگان نے ائین آودہ کی لین مین بگل ہوشیاری کا
پھونکا اوسکی اواز سنتے ہی ہندوستانی گولہ اندازون نے توپین گراب
سے بھر لین اور فلیتہ والون نے فلیتے روشن کئے دو کمپنیان ۲۲وین
پلٹن کی جو توپخانہ پر متعین تھین بندوقین بھرکر توپخانہ مین آگھسین اور
بندوقون کے منہہ کی شست گولہ اندازون کے سرون کی طرف باندھی
کرنل لینوکس صاحب اور اور انگریزی افسر فی الفور وہان تشریف لائے
اور تلنگون کو ہر چند سمجھایا کہ توپون کے پاس سے چلے آوین لیکن اونہون نے
نمانا اتنے مین کل بائیسوین ۲۲ پلٹن تیار ہوکر عمل مچاتی ہوئی توپخانہ کی طرف
ائی اور وہان پہنچکر ہم سب انگریزون سے کہا کہ توپون کے پاس سے

...ین تمہاری نہین ہین یہہ تو ہین ہماری ہین تب ہم سبکو وہ
...حراست مین کوارٹر گارد کے مقام پر لیگئے جہان تمام شب نظر بند رکہا
صبحکو پلٹن مذکور نے ہمکو اپنی حراست مین کنارہ دریا تک پہنچا دیا جہان چند
کشتیان ہمارے واسطے مہیا کر دی تہین اور جنمین ہمکو سوار کرا دیا جبکہ ہم گہاٹ
پر تہے اوسوقت خبر پہنچی کہ فوج خزانہ سرکاری لے رہی ہے یہہ سنکر جو سپاہی
ہمارے ہمراہ ائے تہے وے بجلدی تمام واپس چلے گئے بیدر ہوین رسالہ
کے پانچوین تروپ کا رسالہ دار اس بغاوت کا سردار تہا چار کشتیان ہمارے
واسطے گہاٹ پر تیار تہین مگر ملاح نہ تہے لاچار ہم سب اون چارون کشتیون
مین سوار ہوئے اور خود ہی کشتیون کو روان کیا جبکہ ہم وہان سے روانہ
ہوئے تو پیچہے سے بائیسوین پلٹن کا ایک سپاہی تیغ علی خان نام جو اپنی پلٹن
کے ساتہہ داخل سرکشی نہین ہوا ایک چہوٹی کشتی مین اتا ہوا معلوم ہوا اوسنے
اواز دی کہ مجہکو اپ اپنے ساتہہ لے لیجئے چنانچہ اول کشتی مین اوسکو بٹہا لیا
قریب ایک گہنٹہ بعد وہ ایک گانو مین گیا اور دو کشتیون کے واسطے ملاح ڈہونڈکر
لے آیا تہوڑی دیر بعد جو ملاحون کے حاصل کرنے مین لگی ہم وہانسے چلے کشتی
اول اور دوم قریب اٹہہ یا نو بجے صبح کے شہر اجودہیا سے اگے گذر گئی کشتی سوم

نے اجودہیا مین قیام کیا اور چوتہی کشتی کا اوسوقت حال
نظر سے غایب ہوگئی اجودہیا سے تین میل چلکر ہم ٹہہرے اور تیسری
چوتہی کشتیون کا دو گہنٹہ تک انتظار کیا مگر جب کچہہ نشان اونکے آنے کا نہ
دیکہا تب ہم آگے بڑہے جب نوکوس گئے تب ہمنے دور سے دیکہا کہ چند
ادمی ہمنے کنارہ پر ہمارے آنے کی اطلاع کرنیکو دوڑے جاتے ہین یہہ
دیکہہ کر ہمکو شبہہ ہوا کہ یہان خیر نہین ہے اور ہمکو دیدہ دانستہ دریا مین
باغیان فیض اباد نے بہیجا ہے تہوڑی دور آگے بڑہ کر ہمنے دیکہا کہ ایک رسالہ
سوار اور ایک پلٹن پیادہ کنارہ پر ہمارے انتظار موجود ہے اب کوئی
اور علاج نظر نہین اتا تہا لاچار اگے بڑہے جب ہم اونکے نزدیک پہنچے
اوسیوقت اونہون نے ہمپر اگ برسائی سارجنٹ میجر بیتہیوس جو کشتی
کہے رہے تہے اول مارے گئے اونکے پیچہے سر مین گولہ لگا ایک اور گولہ میری ٹوپی
مین لگا ٹوپی اوڑکر دریا مین جا پڑی مگر مجہکو کچہہ ضرر نہ پہنچا دوسری کشتی ہمسے
سو گز پیچہے تہی جب اوس کشتی کے صاحبون نے ہمپر یہہ افت دیکہی تو اونہون
نے اپنی کشتی کو ایک ریتی مین چڑہا دیا جسکے چارون طرف پانی تہا اور ہم جو
اول کشتی مین سوار تہے اپنی کشتی کو دوسرے کنارہ پر لیگئے اور وہان کشتی

ے اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب کمشنر نے ہمسے کہا کہ ہم اپنے
ہتہیارون کو الگ رکہدین اور انتظار کرین شاید کہ سرکش لوگ ہمسے کچہہ
شروط مصالحت کر کے ہمین چہوڑدین مگر سرکش لوگ برابر ہماری اور دوسری
کشتی پر فیر کیا کرے چند باغی کشتیون میں سوار ہو کے ہماری جانب آئے
اور جب وہ بیچمین دریا کے پہنچے تو اوہنون نے ہمارے اوپر بندوقین مارنی
شروع کین اوسوقت کرنل گولڈنی صاحب نے ہمسے کہا کہ اب ان نمکحرامون
سے مطلق امید رحم کی نہین ہے جس سے بہاگا جاوے وہ جلد بہاگ
جاوے البتہ مین پیر سال ہون مجہسے نہین بہاگا جاویگا ہم مع تیغ علی خان کے
سات آدمی تہے ہمنے بصلاح کرنل صاحب ممدوح وہان سے بہاگنا شروع
کیا پہر ہمکو نہین معلوم ہوا کہ کرنل صاحب اور اور صاحبونکا جو دوسری کشتی
مین تہے کیا حال ہوا ہم تہوڑی دور بہاگے تہے کہ راستہ مین ایک چوڑا
دریا حایل ہوا اب بڑے شش و پنج مین تہے کہ دریا پار کیونکر ہون اور
کہان جاوین اتنے مین چند آدمی ہماری طرف آتے ہوئے نظر پڑے یہہ دیکہہ
کر علاوہ سارجنٹ اڈوارڈز اور تیغ علی خان کے ہم سب دریا مین کود پڑے
تاکہ پار ہو جاوین تہوڑی دور تیر گئے تہے کہ تیغ علیخان نے ہمکو آواز دی کہ

واپس چلے او ر دو آدمی سپاہی نہین صرف دہقانی ہین مین اور لفٹننٹ ڈرجی
صاحب اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب پہر واپس آئے لیکن لفٹننٹ کری صاحب
اور لفٹننٹ پارسنز صاحب ہمسے آگے بڑھ گئے تہے پہرتے وقت راہ مین
ڈوب گئے مین بہی دو مرتبہ ڈوبتے ڈوبتے بچگیا ایک دہقانی نے وقت پر مدد
کرکے مجہے نکال لیا کنارہ پر آتے ہی ہمکو ایک کشتی نظر پڑی جسمین ہمنے سمجہا
کہ یہہ لوگ ہمارا سراغ لگانے آئے ہین یہہ دیکہتے ہی ہم وہان سے بہاگ گئے
جب بہاگتے بہاگتے تہک گئے تو ایک جگہہ کنارہ دریا پر جہان لنبی لنبی گہاس
اوگ رہی تہی جا چہپے تیغ علیخان ہمسے بچہڑ گیا جب کہ ہم گہاس مین چہپے تہے
اوسوقت ایک لڑکے نے جو مویشی چگا رہا تہا ہمکو دیکہا وہ اوسوقت بہینی
بہنسون کو پانی مین ہنکاکے اور ایک بہنس کی پیٹہہ پر سوار ہوکے دریا پار چلا گیا
دریا پار ہونیکے اوسنے گانو کے جمعدار سے ہمارا حال کہا تہوڑی دیر بعد جمعدار
خود آیا اور ہمکو آواز دی اور کہا کہ خوف مت کرو پہر وہ ایک کشتی لایا جسمین
ہمکو بیٹہا کے اپنے گانو مین اوس پار دریا کے لیگیا اوسنے بیان کیا کہ
تیغ علیخان نے مجہکو سب احوال انکا بیان کیا اور درخواست کی تہی کہ انکو تلاش
کرانے کے واسطے آدمی بہیجون لڑکا جو مویشی چرا رہا تہا اوسنے انکو تلاش

دیکھ کے مجھے اطلاع دی اس جمعدار نے ہمپر بڑی مہربانی کی اور کھانا ہمارا پکایا
اور چارپائیان ارام کرنیکو دین ادہی رات تک ہم اس جمعدار کے چھپر مین
رہے اوسوقت چاندنی خوب کہل رہی تہی اسواسطے ہم وہان سے امورا
کی طرف چلے دوسرے گانوتک جمعدار خود ہمارے ہمراہ آیا تہوڑی دور گانو
رہا تہا کہ قضاقون نے ہمین آگہیرا ہمنے ہرچند بیان کیا کہ ہمارے پاس کچہہ
نہین ہے مگر اونہون نے نہ مانا اور خود ہماری تلاشی لی لیکن جب ہمارے
پاس کچہہ نہ پایا تو ہمکو چہوڑ دیا جب گانو مین پہنچے تو جمعدار نے ہمکو چوکیدار کے
سپرد کیا اور کہا کہ دوسرے گانوتک صاحبون کو پہنچا کر وہان کے چوکیدار
کے حوالہ کرآ اسیطور ہر گانو گانو ہوتے ہوئے امورا پہنچے یہان ہم اون
صاحبون سے ملاقی ہوئے جو ہمارے ہمراہ فیض اباد سے کشتی چہارم
مین سوار ہوئے تہے اونہون نے بیان کیا کہ چونکہ وہ اپنی کشتی کو ہماری
کشتی کے ساتہہ نرکہہ سکے اسی وجہ سے اونہون نے کشتی کو چہوڑ دیا
اور خشکی کی راہ ضلع گورکہپور کی جانب پاپیادہ چلے ان سب صاحبون
کو صلح دیکہہ کر ہم بہت خوش ہوئے کیونکہ ہمارے پاس تو ایک لکڑی تک
نہ تہی تیغ علیخان بہی اب ہمارے ساتہہ تہا قبل پار ہونے دریا کے وہ

کشتی چہارم کی تفصیل صفحہ ۳۰۵ [illegible] ملاحظہ کرو

ہمسے بچھڑ گیا تہا مگر بعد ازان وہ ہمکو اوس گانو مین ملگیا جہان کے جمعدار
نے ہماری اتنی تواضع کی چند منٹ اورا مین ٹہیر کر پہر ہم سب آگے بڑھے
اور اُسکے تحصیلدار نے دو دو روپیہ ہم سب صاحبونکو دئے اور لفٹننٹ
رچی صاحب اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب کو ایک ایک ٹٹو سواری کے واسطے
دیا اور اُنکا نوسے قریب سات بجے صبح کے دسوین تاریخ جون کو کپتان
گنج کی طرف چلے اور دو برقنداز تہانہ کے ہمارے ساتھہ ہوئے ہم کپتان گنج
بخیریت پہنچ گئے اور تحصیل مین دریافت کیا کہ قصبہ بستی مین اب کوئی انگریز
ہے یا نہین جمعدار نے ہمسے کہا کہ بستی مین کوئی صاحب نہین ہے اور ١٧
وین پلٹن کے کچھہ سپاہی معہ خزانہ گورکھپور سے کوچ کرتے ہوئے
فیض اباد کی جانب جاتے ہین او بستی مین مقیم ہین اوسطرف اب مت
جائیے مگر گائے گہاٹ کی طرف جائیے جہان اپکو دانا پور جانیکے واسطے
کشتیان ملجاوینگی جمعدار نے ہمکو پچاس روپیہ دئے اور سب صاحبون
کے واسطے ٹٹو مہیا کر دئے اور تین برقنداز ساتھہ دئیے اور اونکو ہدایت
کی کہ ہمکو گائے گہاٹ تک بخوبی پہنچا آوین وہان سے چلکر جب قریب اٹھہ
میل کے ائے تو مہادوبہ گانو نظر ایا ایک برقنداز نے ہمسے کہا کہ اس گانو

مین چلکے ذرا ارام کیجئے اور شربت وغیرہ پلانے کا اقرار کیا ہمنے قبول
کیا چنانچہ وہ برقندار یہ بہانہ مہیا کرنے شربت اور مکان وغیرہ کے آگے
بڑھا ہمکو مطلق کچھہ خیال خوف کا نہ تہا جب گانوکے نزدیک پہنچے تو وہ برقنداز
ہمسے پہر آن ملا اور دوسرے دو برقندازون سے کچھہ علیحدہ گفتگو کی جب
ہم گانو مین پہنچے تو دیکھتے کیا ہین کہ کل گانو مسلح ہے الا اسکا ہمنے کچھہ خیال
نہ کیا اور تینو برقندازون کے ہمراہ گانو مین ہوکے گذرے جب گانو کے پرلی
طرف پہنچے تو وہان ایک نالہ پار کرنا پڑا جسمین کمر کمر پانی تہا جسوقت
ہم نالہ مین اوترے اوسیوقت گانو کے سب ادمی تلوارین اور بندوقین
لیکر ہماری قتل پر امادہ ہوئے یہہ دیکھہ کر ہمنے نالہ پار کرنے مین بڑی جلدی
کی مگر لفٹننٹ لنڈزے صاحب پیچھے رہگئے جسکو گنوارون نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
جب ہم اوس پار نالہ کے پہنچے اوسوقت تمام گنوارون نے اکٹھا ہو کر
ہمارے اوپر غضب حملہ کیا اور پانچ صاحبونکو مار کر اونکے ٹکڑے کئے
مین اور لفٹننٹ کاٹلی صاحب وہان سے بلاتحاشہ بہاگے قریب تین
سو گز بہاگ کر لفٹننٹ کاٹلی صاحب نے کہا کہ مجھسے اب نہین بہاگا جاتا
یہہ کہہ کر وہ کہڑے ہوگئے گنوار جو ہمارا تعاقب کرتے چلے آتے تہے اونہون نے

اونکے بہی ٹکڑے کردئے بعد ازان وہ سب میری طرف بہاگے مگر چونکہ مین بہت دور آگے
نکلگیا تہا تو لاچار اونہون نے میرا تعاقب چہوڑ دیا اب مین صرف تن تنہا رہ گیا
سب میرے ہمراہی مارے گئے اور رتیغ علیخان بہی نہین معلوم کہان بچہڑ گیا چلتے
چلتے تہوڑے عرصہ کے بعد ایک گانو کے قریب پہنچا جہان ایک برہمن راستہ مین
ملا جس سے مینے التجا کی کہ تہوڑا سا پانی پلادے برہمن نے میرا حال پوچہا کہ مین
کہان سے آیا اور مجہپر کیا آفت گذری مینے مختصراً اپنا قصہ اوسکو کہہ سنایا
اوسکو میرے حال پر ترس آیا اوسنے میری دلجمعی کی اور کہا کہ میرے گانو مین
تم پر کوئی آفت نہ اوے گی اور چونکہ یہہ برہمنو نکا گانو ہے تو کسی اور گانو
کے گنوار و نکا مقدور نہین ہے کہ یہان آکر تم کو اذیت پہنچاوے وہ مجہکو ایک
درخت کے نیچے بٹہا کر چلا گیا تہوڑی دیر بعد وہ بہت سا شربت لیکر میرے پاس آیا
مین اوسکو سب پی گیا اوسوقت پہر وہ چلا اور مجہسے کہا کہ بابو بلی سنگہ گانو
کے قریب آن پہنچا ہے اگر تم اپنی جان بچایا چاہو تو یہان سے جلد بہاگو
مینے اوسوقت ہرچند بہاگنا چاہا مگر ایک قدم بہر بہاگ نہ سکا لاچار خراماں خراماں
چلا اور مینے چاہا کہ کسی جگہہ مین اپنے تئین چہپاون گانو کے اندر ایک گلی
مین ایک بوڑہیا عورت نے مجہے ایک خالی جہونپڑا بتایا اوسمین گہاس

بہری تہی جسکے اندر مین چہپ رہا تہوڑی دیر نہ گذری تہی کہ بابو بلی سنگہ کے
ادمی میری تلاش مین آن پہنچے اور برچہیان اور تلوارین گہاس کے اندر
کہونے لگے اور مجہے جلد بال پکڑکے باہر گہسیٹا اور ازدحام مین جو اوسوقت
جمع ہوگیا تہا کہڑا کیا جنہون نے ہر طرح کی گالیان مجکو دین بعد ازان وہ
مجہکو اگے لے چلے اور پیچہے سے ایک ہجوم کثیر میرے ساتہہ تہا جو میرے پیچہے
تالیان بجاتے اور گالی اور طعن دیتے ہوے چلتے تہے اور گانو گانو مجہکو کہڑا
کرتے تہے اور ہر گانو مین پہنچکر بلی سنگہ کے ادمی مجہسے کہتے تہے کہ گردن جہکا کر
گہٹنون پر کہڑا ہو جا اور بلی سنگہ سے اجازت میرے سر جدا کرنیکی چاہتے
تہے مگر وہ ہر دفعہ کہتا تہا کہ اگے گانو مین جاکر قتل کرنا اخر کو شام کے وقت
ایک گانو مین پہنچکر مجہکو ایک مکان کے صحن مین لیگئے جہان کاٹ مین میرا پیر دیکر
قید کیا رات کو بلی سنگہ کا بہائی اوسپر خفا ہوا اور مینے اوسکو یہہ کہتے ہوئے
سنا کہ یہہ چلن تمہارا اچہا نہین ہے اور خبردار رہو کہ جو حرکت تمنے اج دن
مین کی ہے اوسکا ثمرہ شاید تمہے ملے اونکا اپسمین جہگڑنا میرے واسطے بہت
مفید ہوا تین بجے پچہلی شب کو بلی سنگہ میرے پاس آیا اور مجہکو کاٹ
سے خلاص کردیا اور مجہسے کہا نیکے واسطے پوچہا اوسوقت بلی سنگہ کا مزاج

بہ نسبت ونکے مینے بالکل مختلف پایا دوسرے روز صبح کو بدذات جمعہ
مع اپنے ہمراہیون کے پہنچا اس شخص کو مینے پہچان لیا اسنے
لفٹننٹ رچی صاحب کو گولی سے مارا تہا اور میری طرف
تہا اسبابت کی اوسنے بلی سنگہ کے سامنے شیخی ماری اور مجہکو
اوسنے بلی سنگہ سے کہا کہ اسکو میرے حوالہ کردو مین اسکو زندہ جلاونگا
بلی سنگہ نے جواب دیا کہ یہہ شخص کسیکے حوالہ نہین کیا جاویگا آپ یہانسے
چلے جاوین تب اوس بدذات نے مجہسے کہا کہ تیری قسمت بہت اچہی ہے
دس روز تک مین بلی سنگہ کے مکان پہر رہا اور مجہے وہان کسیطور کی تکلیف نہین
ہوئی یہہ امر بلی سنگہ کے بہائی کے باعث سے ہوا جسنے میرے حق مین اپنے
بہائی سے اوس رات خفا ہوکے کچہہ کہا تہا دسوین روز مسٹر بیبی صاحب
نے ایک ہاتہی اور چند آدمی ہمراہی داروغہ کے میرے واسطے بہیجے داروغہ نے
بمشکل بلی سنگہ کو سمجہا کے مجہے اپنے ساتہہ لیا اور مین خوشی خوشی داروغہ کے
ساتہہ ہولیا اسکے قبل مسٹر کوک صاحب نیل اور مسٹر پیٹرسن صاحب
کلکٹر گورکہپور نے چند بار مجہے بلی سنگہ کے پاس سے بلانا چاہا تہا لیکن
نے مجہے نہ چہوڑا مین اسجگہہ ان تینون صاحبونکی شکرگذاری

ن نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ہے جب مین مسٹر پیبی صاحب
ا تو اونکے ہمراہ کپتان گنج گیا جہان مین کرنل لینوکس صاحب
یت خوش ہوا اسجگہہ ہم اوس روز اور رات کو رہے صبحکو
ن ینوکس اور اونکے قبائیلون کے ہمراہ بستی کی جانب چلا چند سوار
ہمارے ساتھہ تہے بستی مین اوسبرن صاحب صاحب ایجنیٹ افیون
نے ہماری بڑی تواضع اور مہمانداری کی ان صاحب اور کرنل لینوکس
صاحب کے احسانات اور مہربانیون کو کبھی نہ بہولونگا اسجگہہ مین اون
دونو صاحبونکا دل سے شکر بجالاتا ہون بستی مین تیغ علیخان بہی ہمسے
آن ملا جو مہادوبہ کی قتل سے بچکر بہاگ گیا تہا دو روز ہم بستی مین رہے
بعد ازان گورکھہ پور کی طرف کوچ کیا اور وہان سے پہر اعظمگڈہ اور اعظمگڈہ
سے غازی پور گئے ۲۶ تاریخ جون کو مین غازی پور پہنچا اور خداوند تعالے
کا سجدہ شکر بجالایا جسنے مجھے سب مشکلات سے بچاکر یہان زندہ

سرگذشت پرشادی پور

ور بہی آودہ کا ایک ضلع ہے اول پلٹن پیادگان نے ایٹن آودہ
کپتان طامپسن صاحب اس پلٹن کے حاکم تہے جنکو اپنی پلٹن

پر بڑا اعتبار تہا اور واقع مین اول اس پلٹن کا عندیہ سرکشی نہین معلوم ہوتا تہا جب چارونطرف کے سرکشون نے آکر انکو ترغیب دی تو اونہون نے بہی دسوین تاریخ جون کو سرکار سے انحراف کیا تاہم اپنے افرون سے کچھہ نہ بولے اور اونکو پرشادی پور سے بخیریت تمام روانہ الہ اباد کردیا بلکہ چند سپاہی پلٹن مذکور اپنے افرون کے ہمراہ بہی گئے چہٹی سرکاری مرقومہ ذیل سے سرکشی پرشادی پور کا احوال مفصل معلوم ہوگا

ترجمہ چہٹی کپتان طامسن صاحب بنام سکرتری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲۵ جون ۱۸۵۷ء

اس رپورٹ کو گورنمنٹ کی اطلاع کے واسطے بہیجنے مین اپنا شرف جانکر عرض پرداز ہون کہ پلٹن اول پیادگان نے ائین آوده نے جو میرے زیر علم تہی پرشادی پور ضلع آوده مین دسوین تاریخ ماه حال کو سرکشی کی باوجودیکہ اونکے بہائیون اور رشتہ دارون نے جو باغی اور بہتیار جہوٹی ہوی پلٹنون سے آے اونکو ترغیب دی اور جہوٹی جہوٹی خبرین اونکو سنائین لیکن تاہم نوین تاریخ تک اس پلٹن کا چال وچلن بہت عمده اور قابل تحسین تہا وه برابر اپنے کارتوس کاٹتے رہے اور ہنستے اور طعنہ

مارتے تھے کہ ان کارتوسون مین کونسی قابل اعتراض چیز ہے جسپر اور لوگون نے اتنا
بہتان باندھا ہے بعض بد معاشون نے صدر بازار کے آٹے مین ہڈیان ملوا دین
تاکہ یہہ لوگ سرکار سے بگڑ جاوین مگر اس پلٹن کے سپاہی مطلق کچھہ نہ بولے
اور بیان کیا کہ ہمکو اپنے ولائتی افسرون پر اعتماد کلی ہے وہ کبھی ایسا
امر نکرینگے نوین تاریخ سب امن و امان تھا اوسی روز ایک تروپ
تیسرے رسالے ایئن آودہ کا پرتاب گڈہ سے یہان پہنچا سہپہر کو اسی
تاریخ ایک سوار دوڑا ہوا آیا اور اس بہانہ سے کہ وہ فوج سرکش سے
علیحدہ ہوکر چلا آیا ہے اطلاع دی کہ ایک رسالہ اور ایک غول پلٹن پیادہ سرکش
معہ دو ضرب توپ دو میل کے فاصلہ پر آن پہنچا ہے اور اوسی وقت یہہ خبر بھی پہنچی کہ
سلطانپور سے فوج باغی ہماری طرف حملہ کرنیکو آتی ہے یہہ خبر پاکر مینے اپنی پلٹن
کو پریڈ پر کمر بند کیا اور ایک دفعہ دار کو معہ اوسکے ہمراہیان اس خبر کی صداقت
کے واسطے روانہ کیا تھوڑی دیر بعد وے لوگ پاس آئے اور بیان کیا کہ سب
جھوٹ ہے بعد ازان مینے پلٹن کو پریڈ سے رخصت کیا اور خود بھی تھوڑی دیر
بعد اپنے بنگلہ کو چلا گیا شام کے وقت سپاہی اپنے افسرون سے ملتجی ہوئے کہ سب صاحب خاص
لین سپاہیون مین رہین تاکہ اگر باغی فوج حملہ آور ہو تو وہ لین مین بہ سبب اپنے

بنگلون کے زیادہ تر محفوظ رہینگے چنانچہ افسرون نے سپاہیون کے کہنے کو قبول کیا مجکو
دیکہتا کیا ہون کہ کل پلٹن وردی پہن کر آراستہ ہے یہہ دیکہہ کر مجہے شک ہوا کہ
خیر نہین ہے بروقت استفسار ہندوستانی افسران پلٹن نے بیان کیا کہ پلٹن نے سرکشی
کی تہوڑی دیر بعد مینے یہہ بہی سنا کہ کپتان بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی
کی خبر ہو گئی اور اونہون نے علاقہ چہوڑکر چلے جانیکا ارادہ کر لیا ہے مین چاہتا تہا
کہ پلٹن مین سے اچہے اچہے آدمیون کو جو بہت تہے علیحدہ کر لون چنانچہ مینے اونسے کہا
کہ وہ لوگ بدمعاشان پلٹن سے علیحدہ ہو کر اپنے افسرون کے ہمراہ الہ آباد چلین
تہوڑی دیر بعد ہندوستانی افسر میرے پاس آئے اور مجہسے کہا کہ اب خزانہ بہرطور
چہوڑ دینا چاہئے جسکے لیجانے مین شک نہین ہے مگر توقع یہہ ہے کہ اپ ہم لوگون کو چہہ
چہہ مہینہ کی تنخواہ دیدین تاکہ ہم افسران انگریزی کے ہمراہ چلین یہہ اونکا کہنا مینے
قبول کیا اور روپیہ کو حسب مراد اونکے تقسیم کیا لیکن باقی جو روپیہ خزانہ مین رہا
اوسکا بہی اونکو بڑا لالچ ہوا جب مینے دیکہا کہ اب سرکشی کامل ہو گئی تب مین کپتان
بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر کے مکان پر گیا اور تجویز کی کہ سب افسرون کو لیکر جا نکلنے یہان سے
کوچ کرون لیکن مین پہر پلٹن کی لین مین گیا اور اونسے کہا کہ جو جو سپاہی اپنے
افسران انگریزی کے ہمراہ چلنا چاہتے ہین سڑک پر جمع ہو جاوین بعد ازان مین

پھر کپتان بیرو صاحب کے مکان پر گیا اور وہان سے ہم سب افسر جمع ہوکر چھاونی پلٹن کے بیچ سے
ہوتے ہوئے اور پلٹن کے گارڈ کے سامنے ہوکے چلے تمام پلٹن کے آدمی بندوقین بہرے ہوئے جمع تھے
لیکن وہ ہمسے مطلق نہ بولے جب ہم چھاونی سے نکل گئے تو خود راجہ ہنونت سنگہ تعلقہ دار معہ
اپنے ہمراہیون کے ہمین اپنی حراست مین قلعہ دہارو پور لیگئے اور ہماری سب طرحسے
خاطرداری کی اور جب کہ الہ اباد کا احوال بخوبی معلوم ہوگیا تو راجہ صاحب نے خود اپنے ہمراہ
ہم سبونکو ۲ تاریخ جون کو الہ اباد پہنچا دیا مین بانکسار بیان کرتا ہون کہ نوین تاریخ
جون تک پلٹن کا چلن جیسا چاہیے ویسا رہا لیکن اوس رات کو بندرہوین نے ائین
رسالہ کے سوار جنہون نے سلطانپور مین بغاوت کی آئے اور پلٹن کو سمجہایا کہ اگر تم بغاوت
نکروگے تو گردنواح مین جتنی سرکش فوج ہے وہ تمکو مغلوب کریگی علاوہ ازین ۳۷ وین اور
۴۵ وین اور ۵۷ وین پلٹنون کے آدمیون نے یہہ دروغ خبر مشہور کی کہ انگریزون نے
ہماری پلٹنون کے اول ہتیار چہین لیے اور بعد ازان ہمپر آگ برسائی ان باتون نے پلٹن کو غارت
کردیا دالا یہہ پلٹن ہمیشہ نیک چلنی کے واسطے مشہور تہی اگر خزانہ مین روپیہ بہت نہوتا تو
غالب ہے کہ کبہی سرکشی نہوتی اونکے چلن سے معلوم ہوا کہ اونکو کوئی سبب ناراضگی نہ تہا اور اونکو اپنے
افسرون سے محبت تہی جس باعث سے اونہون نے سب انگریزون کو چھاونی سے چلا جانے دیا ہمارے چلنے کے وقت بجائے
پاس ساٹہہ آدمی ہمارے ساتہہ ہولیے لیکن آہستہ آہستہ وہ کم ہوتے گئے الہ اباد تک کل چہہ سپاہی اور ایک جمعدار اور ایک حولدار ہمارے

شکریہ

حصہ اول سے حصہ ہفتم تک کو تالیف کرنے اس کتاب مین کتب انگریزی مفصلہ ذیل سے بہت مدد ملی ہے اونکا ہم پر شکر واجب اور فرض ہے اور یقین ہے کہ کسی موقع پر اونکا اداے شکر قرار واقعی کرینگے۔ جیمبر صاحب کی تاریخ بغاوت ــ سوانحات سرکشی ہند مطبوعہ کلکتہ ــ انیلز آفدی انڈین ربلین ــ محاصرہ دہلی مصنفہ جناب پادری روٹن صاحب ــ مہم یکسالہ در ہند مصنفہ جناب کپتان مڈلی صاحب ــ یادداشت مہم سرمائی در ہند مصنفہ جناب کپتان اولیور جونز صاحب ــ واقعات ذات خاص در زمانہ سرکشی ہند مصنفہ جناب ولیم اڈوارڈز صاحب ــ وقایع سر ہنری ہیولاک صاحب مصنفہ جناب پادری ولیم بروک صاحب قیدیان فرنگ در اودہ از اہتمام جناب واٹلی صاحب ــ سرکشی اودہ از تصنیف جناب مارٹین گبنس صاحب ــ اٹھہ مہینہ کی مہم برخلاف فوج بنگال از تصنیف جناب کرنل جارج بورشیر صاحب سی بی ــ واقعات محاصرہ لکھنو از تصنیف جناب میم صاحبہ ــ تاریخ سرکشی بجنور از تصنیف جناب سید احمد خان صاحب ــ اظہارات شاہ دہلی مطبوعہ سرکار عالی وقار ــ اخبارات مفصلائٹ و دہلی گزٹ وغیرہ ــــ

Part VII Jan: 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain
at Moofeed Khulaik Press Agra

العلم طاقت

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ فروری سنہ ۱۸۶۰ء

جلد ۱ حصہ ۸



قیمت ماہواری آٹھ آنہ

یہہ کبر کا بدلا ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلایق اگرہ محلہ پیپل منڈوی مین شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اطلاع جو کوئی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ
اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجھین یہہ کتاب کچھہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین
آوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے
کیونکہ وہ باقی کتابین ناقص رہجاوینگی اور یہہ بھی التماس ہے کہ درخواست
کے ساتھہ قیمت ایک سال پیشگی عنایت فرماوین ورنہ صرف درخواست پر
کتاب روانہ نہوگی فقط **واجب العرض** جن صاحبون نے
باوجود گذرنے عرصہ دراز کے اب تک قیمت بغاوت ہند ادا نہین کی وہ صاحب
عنایت کرکے باقی کا حساب بیباق فرماوین اور آیندہ کے واسطے پیشگی عنایت
کرین کہ مہتمم اونکا مشکور ہوا اور اجراء کار مطبع مین حرج واقع نہو فقط
اطلاع بعض ہمارے عنایت فرمانے جنہون نے خاص خاص جگہونکا احوال بغاوت
قلمبند فرمایا ہے ہمین لکھا ہے کہ اونکا تالیف کیا ہوا احوال درج رسالہ بغاوت ہند
ہوجاوے ہم عموماً اپنے محبونکی خدمات بابرکات مین یہہ التماس کرتے ہین کہ جن
صاحبان کسی خاص جگہہ کا وقائع سرکشی خصوصاً اوس زمانہ کا صحیح اور چشم
دیدہ احوال جب کہ او جگہہ کوئی باغی حکمران تہا لکھا ہو تو وہ بلاشک ہمارے
پاس بھیجدین موقع پر مشکوری تمام درج ہوگا فقط

تاریخ بغاوت ہند

حصہ ہشتم

بقیہ سرکشی اودھ

سرکشی سلطان پور مختلف احوالون سے واضح ہے کہ
سلطان پور مین نوین تاریخ جون کو سرکشی ہوئی اور اول پولیس کی پلٹن
نے سرکشی شروع کی اور لفٹننٹ کرنل فشر صاحب جو اوس تاریخ صبح کو
بعد ملاقات مستر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطان پور چھاونی کو جاتے
تھے زخمی کیا صاحب زخمی ہو کر بند رہوین سوارے آئین رسالہ کی لین مین پہنچے
جس رسالہ کے یہہ صاحب حاکم اعلیٰ تھے وہان پہنچکر کپتان اے گبنگز
اور لفٹننٹ سی ڈبلیو ٹکر صاحب اونسے ملے ان صاحبوان نے اونکو بمشکل ایک
ڈولی مین ڈالا لیکن کرنل صاحبکو معلوم تھا کہ زخم قاتل لگا ہے اسواسطے اونھون نے
دونو افسران موصوف سے بضد التجا کی کہ تم مجکو اب چھوڑ دو اور اپنی جانونکی فکر کرد

اسی اثنا مین رسالہ مذکور بھی بگڑ گیا اور کرنل صاحب اور کپتان گنگٹ صاحب کو ہلاک کیا مگر لفٹنٹ ٹکر صاحب بچکر بھاگ گئے *

اظہار شیخ امام بخش داروغہ جیلخانہ سلطانپور مرقومہ سوم ستمبر ۱۸۵۸ء

قصبہ چاندا مین جو سلطانپور سے دس کوس جانب مشرق واقع ہے مابین زمینداروں کے تنازع ہو گیا تھا اُسکی تحقیقات کے واسطے مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور نے مجھکو اور سلطانپور کے کوتوال بجہیز پرشاد کو دسوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ء کو چاندا روانہ کیا پانچوین جون کے قریب جبکہ مین چاندا مین تھا یہہ خبر پہنچی کہ جونپور کی فوج نے سرکشی کرکے ضلع کو لوٹ لیا اور بنارس کی باغی فوج اونکے ساتھ آنکر شامل ہو گئی فی الفور مینے اس خبر کی عرضی بلوک صاحب کی خدمت مین روانہ کی اور جونپور کی طرف اپنے جاسوس بھیجے اُنھون نے واپس آنکر خبر دی کہ جونپور مین فوج نے سرکشی کرکے خزانہ وغیرہ لوٹ لیا اور سلطانپور کی طرف کوچ کرتی چلی آتی ہے اس امر کی اطلاع بھی مینے بلوک صاحب کی خدمت مین بھیجی اور چوکیداران اور گوریٹونکو فراہم کرکے حکم دیا کہ تھانہ

اور تحصیل چاندا مین حاضر رہین قبل اسکے مسٹر بلوک صاحب نے بھی پچاس
آدمی قوم راجکمار راجپوت مین سے تھانہ اور تحصیل کی محافظت کے واسطے
بھیجدیئے تھے یہہ سب تدبیرین بخوبی تمام ہونے پائی تھین کہ خبر ملی
کہ باغی فوج کوری پور مین آگئی ہے یہہ مقام صرف تین میل کے فاصلہ پر چاندا
سے تھا چونکہ چوکیدار جسکو مینے اس خبر کی صداقت کے واسطے بھیجا تھا
ٹھیک خبر نہ لا سکا تو مینے خود کوری پور جانیکا قصد کیا وہان پہنچکر مینے
پانچ یا چھہ سو سپاہیونکو دیکھا کہ بڑی جلدی جلدی کوچ کرتے ہوئے
آئے ہین دھوتی وغیرہ اپنی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور وردی کی
پتلونونکو تھیلیان بنا کر اونمین روپیہ بھر لیا تھا بندوقین اُنکی اُنکے پاس
تھین کوری پور کے سب بقال بھاگ گئے اور سپاہیون نے شربت کے
واسطے شکر ایک روپیہ فی سیر بمشکل پائی چونکہ مینے اپنا بھیس بدل لیا
تھا اس باعث سے اُنکے ساتھہ ملکے مینے پوچھا کہ اَور فوج بھی آنیوالی
ہے یا نہین اُنھون نے مجھے کہا کہ تھوڑے سے آدمی ہمارے
ساتھہ اَور آتے ہین اور ایک پلٹن پیادگان اور ایک رسالہ جونپور سے فیض آباد کیطرف
طرف گیا ہے اَور ایک پلٹن پیادہ پرتاب گڈہ کی سمت گئی ہے اور ہم خود سلطانپور کو جاتے

ہین اور انھون نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہمنے جو ہنور ہین افسرون کو قتل کیا اور خسزانہ لوٹ لیا اور بنارس اور الہ آباد بھی قبضہ سپاہیو٘ن ہین ہے اور تلنگہ کا راج ہوگیا اٹھوین پلٹن بے آئین اودہ جو سلطانپور ہین ہے عیسائی ہوگئی ہے کیونکہ اُسنے کارتوس کاٹ لیا لیکن اول پولیس پلٹن اور پندرھوان بے آئین رسالہ ثابت قدم ہے یہہ سنکر ہین فی الفور چاندا کو واپس آیا اور مستہ بلوک صاحب کو عرضی کی یہہ میری دوسری عرضی تھی جو ہینے چھٹی تاریخ جون کو روانہ کی اب ہین ہر لمحہ متوقع تھا کہ باغی چاندا ہین پہنچین اور جاسوس لگا رکھے تھے کہ وہ اُنکے نزدیک آنیکی فی الفور خبر پہنچاوین ایک جاسوس تھوڑی دیر بعد پھرکر آیا اور بیان کیا کہ باغیون نے مجھسے پوچھا کہ چاندا ہین کتنے آدمی ہین ہینے جواب دیا کہ چوکیدار اور گرٹیت اور پولیس برقنداز ملا کے پانسو آدمی ہونگے یہہ سنکر اُنھون نے مجھے تین روپیہ دیئے اور التجا کی کہ ہمکو چاندے کی راہ بچا کے دوسری راہ سے سلطانپور لیچل تین روپیہ اُسنے مجھکو دکھائے ہینے پھر اُس چوکیدار کو معہ دو پیادون اور چوکیدارون کے خبر لانے کو روانہ کیا اُنھون نے آنکر بیان کیا کہ جب باغی ایک گانو ہین جو چاندا سے ٣ میل جانب جنوب واقع ہے پہنچے تو اُنکی دو تفریقین ہوگئین ایک تو دہاس گھاٹ پر گومتی پار ہو گا جو

سلطانپور سے ۲۰ میل جانب جنوب واقع ہے اور دوسرا امیران پور کٹھورٹ
کو جاتا ہے جو مقام کہ سلطان پور سے آٹھہ میل جانب جنوب ہے اِس جگہ کے
ہونیکا سبب جاسوسون کو کچھہ نہ معلوم ہوا مینے اِس اَمر کی اطلاع بھی سلطانپور
روانہ کی ساتوین تاریخ کو میرے پاس پروانہ بلوک صاحب کا آیا اور
مجھکو سلطانپور طلب کیا تاکہ مین اپنے عہدہ پر واپس جاؤن مین تھوڑی
دیر چاندے مین بانتظار تھانہ دار کے جسکو مینے اپنا کام سپرد کیا ٹھہر کے
بارہ بجے سلطان پور کی جانب روانہ ہوا راستہ مین مینے آواز بندوقونکی سُنی
معلوم ہو کہ کچھہ اَور باغی جونپور سے چاندا مین آئے اور اُسکو بالکل
لوٹ لیا جب مین لمبوہ کے قریب پُہنچا تو دیکھا کہ بہت سی فوج سلطانپور
کی طرف جاتی ہے لیکن یہہ لوگ لمبوہ مین ٹھہر رہے لمبوہ سلطان پور
۱۴ میل جانب جنوب و مشرق واقع ہے مین برابر سلطان پور کی طرف
چلا گیا اور ۴ بجے شام کو وہان پُہنچا لیکن قبل میرے داخل ہونے کے
راہ مین مجھکو آٹھوین پلٹن بے آئین اودہ اور پولیس پلٹن کے سپاہی
ملے اُنھون نے بیان کیا کہ اب خیر نہین ہے کل نوین تاریخ جون کو جو ہونا
ہوگا سو ہوگا مین جلدی سے مسٹر اسٹرویان صاحب اسسٹنٹ کمشنر کے

مکان پر گیا جہان مسٹر بلوک صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اور مسٹر اسٹہروبان
صاحب بیمار بچھونے پر لیٹے ہوئے تھے جو کچھہ مینے دیکھا اور سُنا تھا دونو
صاحبون کے روبرو عرض کیا اوسوقت مسٹر بلوک صاحب نے کرنل فشر صاحب
کو ایک چھٹی لکھی کرنل صاحب ممدوح فوج سلطانپور کے حاکم اعلیٰ تھے اُنکی
چھاونی بادشاہ گنج مین جو دو میل کے فاصلہ پر سلطانپور سے ہے تھی تھوڑی
دیر بعد وہ بھی آئے اور جو کچھہ مینے پیشتر کہا تھا وہ پھر اب اُنکے سامنے دوبارہ
عرض کیا کرنل فشر صاحب نے مجھسے پوچھا کہ اگر مصلحت ہو تو مین کچھہ سوار
اور پیادے لیجاکر لمبوہ مین باغیون پر حملہ کرون مینے عرض کیا کہ آپکے
سپاہی قابل اعتبار نہین ہین اور جو کچھہ مینے صبحکو سلطانپور آتے ہوئے
سپاہیون سے سنا تھا پھر گذارش کیا بہت دیر تک آپسمین صاحبان
موصوفین انگریزی مین مشورہ کرتے رہے اور بعد ازان کرنل فشر صاحب
چھاونی کو بادشاہ گنج روانہ ہوئے اونکے چلے جانے کے بعد مینے دونون
صاحبون سے التجا کی کہ اب ضلع کو چھوڑکر چلنا چاہیئے لیکن اُنھون نے نمانا
علی الصباح کرنل فشر صاحب پھر تشریف لائے اور تھوڑی دیر گفتگو کرکے پھر پولیس
بلٹن کی چھاونی کی طرف گئے جو بادشاہ گنج کے قریب تھی اور وہان کچھہ فساد کی

خبر سنی تہی تہوڑی دیر بعد اونکے چلے جانے کے مینے آواز بندوقونکی سنی
جیلخانہ کے برج پر چڑہ کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ پندرہوین رسالہ کے افسرونکے
بنگلے جل رہے ہین اور پہر خبر پہنچی کہ کرنل فشر صاحب مارے گئے مینے
دوڑ کر مسٹر بلوک صاحب اور اسٹروبان صاحب کو خبر دی اونہون نے
بہاگنے کی تیاری کی اس اثنا مین کچہہ سوار اور پیادے چہاونی بادشاہگنج
سے آن پہنچے تہے دونو صاحب مع ایک ہندو لڑکے محرر اور میرے دریا کی
جانب چلے یہہ دریا مسٹر بلوک صاحب کے باغ کے نیچے ہو کے گذرا ہے
اسجگہہ مسٹر اسٹروبان صاحب جو بیمار تہے مسٹر بلوک صاحب کے گہوڑے
پر چڑہے ہم کنارہ کنارہ دریا کے چلے کپتان بن بری صاحب کے گہر سے زرا
جانب مشرق دریا کو پار کیا بعد دریا پار ہونیکے مولا بخش چپراسیونکا جمعدار
ہمارے ساتہہ ہوا معلوم ہوا کہ اوسنے بلوک صاحب سے اونکے پوشیدہ
رکہنے کا اقرار کیا تہا وہ ہمکو ایک چہوٹے سے گہر مین جو شہر سلطانپور کے
قریب تہا اور شہر سے زرا جانب مشرق دریا کے پاس واقع تہا لیگیا وہ
بہت چہوٹا گہر تہا جب ہم یہان پہنچے تو مسٹر بلوک صاحب نے مجہسے فرمایا کہ
جاؤ اور شہر مین جا کر دیکہو کہ کیا ہو رہا ہے چنانچہ مینے حسب الحکم آن کر

دیکہا تو پایا کہ قیدی جیلخانہ سے رہا ہو گئے اور بنگلے پہک رہے ہین اور
اسباب سب لٹ گیا مینے گنگا دین چپراسیون کے جمعدار کو سمجہایا کہ معہ
چند آدمیون کے صاحبون کے پاس چلو اوسنے نمانا جب مین اوسجگہہ جہان
صاحبون نے پناہ لی تہی واپس آیا تو دیکہا کہ یاسین خان گہر کے دروازہ پر
بیٹہا ہوا ہے اور اندر گہر مین کوئی بہی نہین ہے مینے یاسین خان سے پوچہا
کہ صاحب لوگ کہان گئے اوسنے مجہے نہایت سختی اور غضبناکی سے جواب
دیا اور گالیان دینے لگا اوسنے مجہے مار ڈالا ہوتا مگر ایک دوست سبحان خان
نے مجہے وہان سے چلے جانیکا اشارہ کیا چنانچہ مین وہانسے چلا اور اونچی
گہاس کی آڑ مین کنارہ کنارہ دریا کے جانب مشرق چلا تہوڑی دور جاکر
مجہکو ایک لڑکا دس برسکی عمر کا ملا اوسنے مجہسے کہا کہ شہر سلطانپور کے
آدمیون نے دونو صاحبون کو مار ڈالا مینے اوس سے کہا کہ مجہے بتلا دے کہ
اونکی لاشین کہان پڑی ہین وہ میرے ساتہہ ہو لیا اور شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر جانب شمال و مشرق مینے دو لاشون کو پایا استر لوک
صاحب کی لاش عمیق پانی مین پڑی ہوئی تہی اونکی دہنی کنپٹی پر گولی کا
نشان تہا مسز استر لوک کی لاش کنارہ سے تہوڑی دور پر

زمین پر پڑی ہوئی تہی اور کتنے ہی عمیق زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تہے
ایسا ظاہر ہوتا تہا کہ وہ دریا کی طرف سے دشمن کے مقابلہ کے واسطے آگے
بڑہے تہے چنانچہ ایک شخص کو اونہون نے زخمی ہی کیا جب کہ مین لاشونکو
دیکہہ رہا تہا اوسوقت ایک مسلمان زمیندار آن پہنچا مینے اوسکی التجا کی کہ سٹر
اسٹر ویان صاحب کی لاش دفن کرنے مین میری مدد کرے اوسنے قبول
کیا اور چند آدمیونکو جو نزدیک ایک کہیت مین کام کر رہے تہے پکارا اور مینے
اونکی مدد سے ایک گہری قبر کہودی اور اوسمین لاش کو رکہہ کر جہان تک
ہوسکا مٹی ادہر اودہر سے جمع کر کے وہان ڈالی مین مسٹر بلوک صاحب کی
لاش کو بہی دفن کرتا مگر کیا کرون کہ جہان وہ لاش تیر رہی تہی وہان پانی
بہت عمیق تہا اوس لڑکے سے معلوم ہوا کہ مولی بخش جب اوسکے گہر مین
صاحب لوگ پہنچے اوسیوقت چلایا کہ سلطانپور کے لوگ میرے پیچہے پڑے
ہوئے ہین کہ مینے صاحبون کو کیون اپنے گہر مین رکہا لیکن مین اونکی جب تک
میری زندگی ہے بدل حمایت کرونگا جب صاحبون نے یہہ اوس سے بار بار سنا
تو اونہون نے ارادہ کیا کہ اس گہر کو چہوڑ کر چلنا چاہیئے یہہ جگہہ پوشیدگی
کی ہرگز نہین ہے چنانچہ وہ جانب مشرق کنارہ کنارہ دریا کے چلے اسجگہہ

کنارہ بڑا اونچا ہے اونکے پیچھے مولی بخش اور اور لوگ کنارہ کے اوپر تعاقب
کرتے اور اوپر سے گولیان مارتے ہوئے چلے لیکن جہان تک کنارہ بہت
اونچا تہا وہان تک وہ محفوظ رہے اور جہان کنارہ کا ڈہلکا و ہے اور زمین
کی برابر ہوگیا ہے وہین دونون صاحب مارے گئے معلوم ہوا کہ بلوک صاحب
زخمی ہوکر دریا مین بہاگے تاکہ اوس پار ہو جاوین لیکن ایک گولی اونکے اور لگی
جسنے اونکی زندگی کا اختتام کیا۔ اسٹرویان صاحب کے دفن کرنے کے بعد
مین پہر شہر سلطان پور مین آیا اور رجب خان نے میرے اوپر بڑی عنایت کی
اور جب مینے اوس سے سب واقعہ بیان کیا تو اوسنے مولی بخش کو بہت
برا بہلا کہا اور کہا کہ وہ پیدائش سے دغاباز مشہور ہے بعد ازان مین دریا پار
ہوکے دریاباد کی راہ لکہنو پہنچا۔ چن ہٹ کی لڑائی کے کئی روز پیشتر مین لکہنو
مین پہنچ گیا اور میرا اظہار جناب مسٹر گبنس صاحب فنینشل کمشنر نے لیا

سرکشی سکرورا و گونڈا

ملک اودہ مین سکرورا اور گونڈا داخل علاقہ بہرائچ ہین سکرورا مین دویم
رجمنٹ بے آئین اودہ مقیم تہی جسکے حاکم کپتان بائلو صاحب تہے اور ایک
توپخانہ اسپی زیر حکم لفٹننٹ بون ہیم صاحب اور ڈیڑہ سو سوار بہی وہان

رہتے تھے + جناب ونگفیلڈ صاحب کمشنر گونڈا قسمت بہرائچ نے جو احوال اپنے ضلع کی سرکشی کا لکھا ہے ہم اسجگہہ خاص اونکے بیان کا ترجمہ لکھتے ہین +

سرکشی سکرورا

اٹھوین جون ۱۸۵۷ء کو ایک ایسا ہی موقع واقعہ پیش آیا جس سے شاید اسجگہہ سرکشی چند روز پیشتر ہوگئی بعد چلے جانے سب میمون کے سب صاحب لوگ میرے مکان پر سویا کرتے تھے اور چار ولایتی سارجنٹ پہرہ بیدار رہتے تھے اوس تاریخ آدہی رات کے وقت ہمکو دو سارجنون نے جگایا اور بیان کیا کہ پیادہ پلٹن کی لین مین ہمنے سلح بندی کی آواز سُنی ہے اور ہمنے خود اونکو باہر جمع ہوتے ہوئے دیکھا ہے پیادہ پلٹن کی لین میرے مکان سے ڈھائی سو گز کے فاصلہ سے زیادہ نہ تھی اونہون نے یہہ بھی بیان کیا کہ ہم لین کے نزدیک بھی گئے مگر بباعث تاریکی شب اور حائل ہونے درختون کے کچھہ نہ دیکھہ سکے یہہ سنکر ہم سب اوٹھے مگر کچھہ صداقت اس امر کی ہم بچشم خود نہ دیکھہ سکے اور صرف اون دو نو شخصون کی خبر کے اعتبار پر توپخانہ کے سیدان مین گئے اور توپین باہر لاکر پیادہ پلٹن کی لین کے مقابل مین لگا دین لین سے چڑیا بھی آتی ہوئی نظر نہ آئی اور نہ ہمنے کچھہ حرکت کی آواز سُنی آدہے گھنٹے کے بعد ہم پھر اپنے گھر مین چلے گئے مجھے یقین ہے

کہ یہہ ایک مخاطرہ بے اصل تہا مگر بعض افسرونکی راے میری راے کے خلاف ہی
ہے اسموقع پر توپخانہ کے آدمی بڑے نمک حلال اور ثابت قدم معلوم ہوتے تہے
اس واردات کے ہونے سے وقت نازک بہت قریب آگیا سپاہیون نے بیان
کیا اور مشہور کیا کہ صاحب لوگ ہمین سوتے ہوئے مار ڈالنا چاہتے تہے اور
اگر توپخانہ والے انکار نہ کرتے تو بیشک سپاہیون کو مار ڈالتے ابتک تو سپاہیون
اور توپخانہ کے آدمیون مین چندان اختلاط نہ تہا مگر اب باہم متفق ہو گئے تہے
کپتان بائلو صاحب نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلا کر رات کی بات کو
سمجہانا چاہا مگر وہ کب مانتے تہے اور کپتان صاحب کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ اب اونکی
حکومت جاتی رہی اور چند ہندوستانی افسرون نے سپاہیونکی طرف سے
اونسے بہت سخت کلامی کی اور اخیر کو چند اپنی شرائط بیان کین کپتان صاحب
نے حکم دیا کہ آج شام کو سب پلٹن پریٹ پر آراستہ ہو یہہ سب باتین میرے
مکان پر ہوئین اوس روز اوس سے ایک روز پیشتر چند میرے قدیم نوکرون نے
جو میرے ساتہہ جبکہ مین ہندوستان مین آیا تہے بیان کیا کہ ہمکو لوگ دہمکاتے ہین کہ
اگر تم صاحب کو نچہوڑ دوگے تو تمہاری جانین ہی جاوینگی پہر کپتان بائلو صاحب
میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اب پلٹن میری حکومت مین نہین ہے اور چونکہ

مینے پرمٹ کے واسطے اونسے کہا اوس کہنے کے بموجب جاتا ہون مگر مجھے
امید نہین ہے کہ مین پرمٹ سے زندہ پہر دن۔ تہوڑے عرصہ سے فوج کا جلد
سرکشی کرنا اسقدر صاف ظاہر ہوگیا تہا کہ مین اوسجگہہ کبھی نرہتا اور گونڈا چلا
آتا کیونکہ سکرورا میرے رہنے کا مقام نہ تہا مگر کپتان بائلو صاحب نے مجھے
بہت کہا کہ آپ کا یہانسے چلا جانا سپاہیونکی نا اعتباری پر دلالت کریگا مگر
اب مینے دیکھا کہ اسجگہہ زیادہ ٹہرنے مین خطرہ جان قوی ہے اسیواسطے
موافق معمول شام کو ہوا خوری کے واسطے گہوڑے پر سوار ہوا اور گونڈا روانہ
ہوا جو مقام کہ سکرورا سے ۱۸ میل ہے اور جہان سوم پلٹن بے آئین اور وہ
بظاہر وفادار معلوم ہوتی تہی قبل اسکے سر ہنری لارنس صاحب نے کپتان
بائلو صاحب اور مجھے لکہا تہا کہ اگر سرکشی ہوجاوے یا ہونے کا خوف قوی ہو
تو بلاشک ہمکو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیئے — چنانچہ اسمقام مین سرکشی
تو برملا ہو ہی گئی تہی سپاہیون نے تابعداری چہوڑ دی تہی باقی یہہ رہا تہا
کہ دیکہا چاہیئے کہ وہ کب تک ہمکو زندہ رکہین کپتان بائلو صاحب اور ایجوٹنٹ
صاحب پر سپاہیون نے بڑی طعن کی اور بدشنام پیش آئے اور میگزین
توڑ ڈالا اور اطاعت سے بالکل انحراف کیا الا ان دونو صاحبونکی زندگی کے

ابہی تک خواہان نہ ہوئے لیکن رات کے وقت سپاہیون نے انہین آن گہیرا اور
دہمکانے لگے مگر صبح کو جب پہرہ کی تبدیلی ہوئی اور رات کو جو سپاہی پہرہ پر تہے
چلے گئے اور دوسرے گارد کے آنے مین دیر ہوئی اوسوقت کو دونو صاحب غنیمت
سمجہکر اور گہوڑون پر سوار ہوکر گونڈا اور بلرام پور کی طرف روانہ ہوئے لفٹننٹ
بون هیم صاحب افسر توپخانہ اوس رات خاص توپخانہ مین سوئے صبحکو ۹ بجے
اونکے آدمیون نے انہین نکالدیا اور وہ لکہنؤ کی جانب روانہ ہوئے جہان وہ بخیر
پہونچگئے اب مین احوال **گونڈا** بیان کرونگا کہ وہان میرے آنے تک کیا کیا گذرا
وہان تیسری پلٹن بے آئین اوردہ مقیم تہی اوسکے چال وچلن مین کچہہ تبدیلی واقع
نہین ہوئی شروع ماہ جون تک ملکی کام بہی بدستور جاری رہا مستغیثونمین کسیطور
کی کمی نہ معلوم ہوئی لیکن بعد اسکے معلوم ہوا کہ اب لوگون کو طاقت انگریزی پر
اعتبار اور بہروسا کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ زمینداروں سے جنہونے بندوبست
کے وقت کا نو تعلقہ دارونسے پائے تہے اب اون زمینداروں نے اونسے عفو
خطا اور نظر مہربانی کی التجا کی یا گانو چہوڑکر بہاگتے جاتے ہے تحصیلدارون نے
رپورٹ کی کہ سپاہیونکی زبانی ایسا سناگیا ہے کہ وے لوگ روپیہ خزانہ کا
لکہنؤ نہ جانے دینگے جیسا کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے لیکن افسران انگریزی نے

اسباب کا اعتبار نہ کیا کیونکہ سپاہیون کے اطوار ابتک بہت پسندیدہ معلوم ہوتے
تہے اگرچہ مجہکو یقین نہین پڑتا تہا کہ یہہ لوگ اور فوج کی پیروی کرنے مین باز رہینگے
مگر مینے کپتان ملز صاحب سے کہہ کر ہندوستانی افسرون سے ملاقات کی اور
اونسے سکرورا کا احوال بیان کیا اوہنون نے یہہ سُنکر بڑا اظہار وفاداری
ظاہر کیا اور اپنا ارادہ مصمم باغیون سے مقابلہ کا بیان کیا مینے اونسے کہا کہ تمہاری
وفاداری تو اوسوقت معلوم ہوگی اگر تم ہمارے ساتہہ خزانہ لیکر بلرام پور یا
اوس پار برا پہٹی کے چلو کیونکہ باغیان سکرورا کا مقابلہ مشکل ہوگا اونکی جماعت
کثیر ہے یعنے ایک پلٹن اور ڈیرہ سو سوار اور اونکے ساتہہ ایک ہلکا میدانی
اسپی توپخانہ ہے اول اوہنون نے سنکر بہت جلدی سے قبول کر لیا مگر تہوڑی
دیر بعد مختلف اعتراض نکالنے لگے وہ رات اور دسوین تاریخ مین گونڈے مین رہا
دہمین مینے ایک بڑی جلدی لکہی ہوئی چٹہی لفٹنٹ بون ہیم صاحب کی پائی
مضمون اوسکا یہہ تہا کہ فوج سکرورا گونڈا جانا چاہتی ہے کہ وہانکی پلٹن کو
زبردستی اپنے ساتہہ شامل کرے ــ ہمکو یہہ بہی معلوم تہا کہ فوج سکرورا سے
گونڈا کی پلٹن کے پاس بہت چٹہیات اسی مضمونکی آچکی ہین اب ہمکو اپنی پلٹن پر
بہی کچہہ اعتبار نہ تہا اور یقین تہا کہ جیسا اونکے اور بہائیون نے کیا ہے ویسا ہی

وسے ہی کرینگے اونہون نے جزوی بہانے کرکے بلرام پور جانے سے انکار کیا اور
کہا کہ ہم باغیونکا مقابلہ بخوبی کرینگے اور اگر تاب مقابلہ نہ لا سکین گے تو خزانہ
اور افسران انگریزی کو لیکر لکھنؤ کی طرف کوچ کرینگے اسیوقت ایک چٹھی لفٹنٹ
کلارک صاحب کی آئی جو بائین بازو پلٹن دوم پیادگان بے آئین اودہ متعینہ خاص
بہرائچ کے حاکم تھے مضمون یہہ تہا کہ پلٹن کے لوگون مین برگشتگی پائی جاتی ہے اور
نیز فیض آباد سے خبر پہونچی کہ پرسون کے روز وہان بغاوت ہوگئی اور افسر سب
لاچار ضلع چہوڑکر چلے گئے اب مجہکو یقین ہوگیا کہ یہان زیادہ تر ٹھہرنا اپنی جان
دینی ہے اسیواسطے مینے سب ملکی حکام کو اجازت چلے جانے کی دی اور مین خود
۱۰ بجے رات کو مع مسٹر اون صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور دو افسر دوم پلٹن پیادگان
بے آئین اودہ گہوڑون پر سوار ہوکے بلرام پور کی طرف چلے اور کپتان بلز صاحب
اور اونکے ایجوٹنٹ صاحب نے ارادہ مصمم کیا کہ جب تک کہ پلٹن کہلا کہلی اونکے
حکم سے انحراف نکریگی اوسوقت تک اونپر فرض ہے کہ وہ پلٹن کے ہمراہ رہینگے
اور لفٹنٹ ای کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنر ان دونو صاحبون کے ہمراہ رہے
صبح گیارہوین تاریخ جون کو ہم بخیریت بلرام پور پہنچے اور چند گہنٹہ بعد تیسری
پلٹن پیادگان بے آئین اودہ کے سب افسر اور لفٹنٹ کلارک صاحب بہی

آن سطے رات کو وے سب صاحب گونڈے مین رہے لیکن علی الصباح پلٹن
کے حوالدار نے سکرورا کی فوج کی چٹھی دکہائی جسمین تیسری پلٹن کو لکہا تہا
کہ خزانہ گونڈا سے لیکر جلد ہمارے شامل ہو چنانچہ حوالدار نے کہا پلٹن اب ضرور
سکرورا کی فوج کے شامل ہوگی آپ سب یہانسے چلے جایئے ابہی تک وقت اچہا ہے
ہاتہہ سے نہ دیجے اور اَوَر چند ہندوستانی افسرون نے بہی یہی صلاح دی بلکہ اپنی
حراست مین سب ولایتی افسرون کو چہاونی سے بخیریت نکال دیا بلرام پورمین کپتان
بائلو صاحب اور اَوَر سب صاحبونکی راجہ صاحب نے بڑی خاطر اور تواضع کی
لیکن بہت سے راجہ کے آدمیون کو ہمارا وہان ہونا ناگوار معلوم ہوتا تہا تہوڑی
دیر بعد باغیون نے راجہ صاحب کے نام ایک چٹھی بہیجی کہ جتنا روپیہ تحصیل
مین ہے بہیجدو اور اوس سوار نے جو چٹھی لایا تہا انگریزون کو اسن دینے کے باعث
سے راجہ کو بہت سخت وسست کہا ظاہر تہا کہ اب زیادہ وہان ٹہرنا باعث مضرت
راجہ اور خطرہ ہماری جانون کا تہا کوئی امید بہی جلد شروع ہوجانے کی نہ تہی
ایک رات مین باغی گونڈے سے توبین آسکتے تہے اور راجہ کا مکان بہی
چندان محفوظ اور مستحکم نہ تہا اور نہ اونکے آدمیون پر اعتماد کافی تہا اسیواسطے
ہم سبہون نے وہانسے ارادہ چلے جانیکا کیا اور ۱۲ تاریخ جون کی شام کو

بجرأت راجه صاحب ممدوح اور اونکے پانسو آدمیون کے بہولپور کی جانب چلے
یہہ جگہہ گورکہپور کے ضلع سے ملحق ہے اور راجه صاحب سے متعلق ہے اسوقت تک
ہمکو یہہ امر تحقیق نہ تہا کہ گورکہپور انگریزون کے ہاتہہ مین ہے یا نہین بہر حال
اراده ہمارا یہہ تہا کہ بانسی کو جاوین جہانکا راجه بلرام پور کے راجه کا رشتہ دار
تہا وہان جاکر ہمنے سوچا کہ یا تو گنڈک دریا کی راہ سے پٹنہ کو چلے جاوینگے یا
نیپال مین پناہ گیر ہونگے ہم اُس روز بہول پور مین رہے اور وہان سے روانہ
ہوکر ۱۸ تاریخ جون کو بانسی پہونچے وہان پہونچکر گورکہپور کا احوال مفصل معلوم
ہوا کہ وہ ضلع ڈگمگا رہا ہے مگر وہان کے حکام کو سوارون پر اعتبار ہے
کپتان بائلو صاحب اور اور افسرون نے وہان جانیکا اراده کیا اور وہان پہونچکر
غازیپور اور غازیپور سے بنارس جانیکا قصد کیا لیکن مینے وہین ٹہرنیکا اراده
مصمم کیا تاکہ اپنے ضلع کی خبر منگاؤن اور چونکہ ابہی تک کوئی تعلقه دار میرے
ضلع کا سرکش نہین ہوا تہا لہذا مینے سوچا کہ بعد چلے جانے فوج باغی کے
لکہنؤ کو مین اپنے ضلع مین واپس چلا جاؤنگا اور چند خیرخواه تعلقه دارونکی
مدد سے پہر انگریزی حکومت قایم کرونگا — علاوه ازین سررشته ڈاک تاریخ
جون سے بالکل مسدود ہوگیا تہا اسی وجہ سے کہین کی کچہہ خبر نہین ملتی تہی

کر بغاوت کہان تک پہیلی ہے لیکن تہوڑے عرصہ بعد راجہ بلرام پور کی چٹھی میرے پاس آئی اوس سے معلوم ہوگیا کہ بلا فوج انگریزی ضلع مین جانا بالکل ناحاصل ہوگا اسیواسطے مینے گورکہپور جانیکا قصد کیا اور ۲۶ تاریخ جون کو وہان بخیریت پہنچ گیا

فتحپور ہسوا

یہہ ایک چہوٹا سا قصبہ کانپور سے ۴۰ میل جانب الہ آباد واقع ہے اور مسلمانون کی بستی ہے اسمقام مین صرف پچاس سپاہی چھٹی پلٹن پیادگان بنگال مین سے جسکا مقام الہ آباد تہا رہتے تہے علاوہ اسکے برقنداز اور چپراسی اور داروغہ اور منصف وغیرہ حسب دستور مقرر تہے اور حکام انگریزی مین صاحب جج اور مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور صاحب ایجنٹ افیون اور صاحب ایجنٹ نمک اور ڈاکٹر صاحب اور تین یا چار صاحب متعلقہ سڑک آہنی تہے علاوہ انکے ایک مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ وکلکٹر تہا اگرچہ مئی مہینے مین وہان کوئی طرح کا فساد نہین معلوم ہوتا تہا تاہم صاحبون نے دوراندیشی سے تمام میمون کو الہ آباد روانہ کردیا اور سب صاحبون نے یہہ تجویز کرلی کہ اگر کوئی ہنگامہ برپا ہو تو سب لوگ صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی مین

جمع ہون ۴ تاریخ جون کو سرکشی لکہنؤ کی خبر جو ۳۰ مئی کو ہوئی فتحپور مین
پہنچی اور کانپور سے یہہ معلوم ہوا کہ دوسرے رسالہ کے لوگ آج شام کو ضرور سرکشی
کرینگے پانچوین جون کو کانپور کی جانب بڑی آوازین توپون کی آئین سب
صاحبون نے جمع ہوکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹہی پر قیام کیا اور وہین مسلح
ہوئے دوسرے روز امید تہی کہ پلٹن نمبر ۵۶ اور دوسرا رسالہ کانپور کو جاتا ہوا
اسطرف ہو کے گذریگا اسی وجہ سے دیرے اور کہانا اور پینا اور گولی بارود
وغیرہ سب اوسی چہت پر مہیا کیا کہ بروقت ضرورت کام آوے ساتوین تاریخ
کو فوج مذکور وہان پہنچی اور تہوڑی دیر بعد اونہون نے خزانہ پر ہاتہ ڈالنا
چاہا لیکن چہٹی رجمنٹ کے سپاہیونکی وفاداری کے باعث سے وہ لوگ خزانہ
نہ لے سکے وفاداری ان سپاہیون کی صرف خزانہ کے واسطے تہی کیونکہ وہ
کب چاہتے تہے کہ اونکے مال کو دوسرے سپاہی لیجاوین خزانہ بچانا اس
باعث سے نہ تہا کہ وہ سرکار کی جانب وفادار تہے سوار تہوڑی دیر بعد کانپور
کی جانب چلے گئے اگرچہ سب صاحب ابہی تک فوج باغی کے ہاتہون سے محفوظ رہے
لیکن تمام طرف سے ملک دشمن ہوگیا تہا اور اونکا قیام بہت پرخطر تہا اوسی
روز سرکشی اور قتل الہ اباد کی خبر پہنچی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ڈپٹی کلکٹر اور عہدہ دار

ہندوستانی منحرف ہوگئے ہین اور چند سوار معہ قیدیان جیلخانہ کوٹہی کی جانب چلے آتے ہین مگر لاچار کوئی تدبیر وہانسے چلنے کی نہ دیکھہ کر مکان کو جہان تک ممکن تہا مضبوط کیا نوین ۹ تاریخ کو وہ لوگ آن پہنچے اور بنگلون وغیرہ کو جلادیا مگر بباعث خوف صاحبون پر حملہ کرنے سے بہت خایف تہے اسی روز یہہ خبر ملی کہ چہٹی پلٹن الہ آباد سے اور کچہہ فوج کانپور سے فتحپور کی جانب چلی آتی ہے شہر کو ڈپٹی کلکٹر معہ ایک جماعت کثیر مسلح آدمیون کے بظاہر دوستی کی راہ کوٹہی کی جانب آیا مگر سب صاحب چہت پر چلے گئے رات کو جب تمام طرف سے نہایت اندیشہ اور خطرہ ہوا تو سب صاحبون نے ایک کونسل کرکے ارادہ مصمم کیا کہ یہانسے بہاگ چلنا مناسب ہے چنانچہ دس بجے رات کو سب صاحب گہوڑون پر سوار ہوکر باندہ کی طرف چلے اور چار سوار جو وفادار رہے اونکے ہمراہ ہوئے یہہ سب صاحب بہزار دشواری اور سخت آفتین اوٹہاتے ہوئے آخر کو باندہ مین بخیریت پہنچے سب صاحب تو وہان سے چلے گئے مگر روبرٹ ٹکر صاحب جج فتحپور ہنسوا نے بہاگنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنے علاقہ کو ہرگز نہ چہوڑ کر جاؤنگا وہ اپنے گہر مین موافق دستور رہے جب تک کہ سب صاحب وہان موجود تہے اوسوقت بدمعاشین نامرد اونکی طرف جاتے ہوئے بڑے خایف تہے مگر ابتو صرف ایک صاحب رہگئے اور اونکو امید قوی فتح کی ہوگئی

حکمت اللہ خان اب برملا باغی ہوگیا اور بدمعاشونکا سردار بنا اور اوسکے مشورہ سے بدمعاشون نے ارادہ کیا کہ صاحب جج کو گرفتار کرکے حسب ضابطہ قوانین دیوانی اونکا مقدمہ کیا جاوے اس ارادہ سے یہہ لوگ اونکے گھر کی طرف چلے مگر صاحب ممدوح ایسے آدمی نہ تھے کہ اپنی جان مفت دیدیتے ایک ہندوستانی عیسائی جسنے یہہ ماجرا اپنی آنکھہ سے دیکھا بیان کرتا ہے کہ صاحب ممدوح نے پیشتر گرفتار ہونیکے سولہہ آدمیون کو جان سے مار ڈالا آخر کو البتہ گرفتار ہوئے اور بطور ٹھٹھہ اونکا مقدمہ عدالت مین فیصل کرکے اونکو حکم قصاص دیا سر اور ہاتھہ اور پیر اونکے کاٹ کر تماشائیونکے واسطے لٹکائے گئے ڈپٹی کلکٹر اوسوقت وہان موجود تھا اور اوسی کی ہدایت سے یہہ سب کام ہوئے

وقایع دیگر

اس وقایع کو ایک صاحب نے جو فتحپور ہنسوا مین تھے خود لکھا ہے۔ جبکہ اخبار وحشت آثار قتل و مار کا اضلاع مغربی سے ہم تک پہونچا تو ہمکو بھی اپنا خطرہ ہوا اور ضلع کی طرف سے بھی اندیشہ ہوا تھا اور صاحب مجسٹریٹ نے جہان تک ممکن تھا تدبیر اس امر کی کی اگرچہ چارون طرف ہمارے طوفان اوٹھہ کھڑا ہوا تھا لیکن تاہم ہمارے ضلع کے گرد امن و امان تھا مگر ایسی ایسی علامتین

ہویدا ہتین جنسے معلوم ہوتا ہتا کہ مواد فساد پختہ ہوتا جاتا ہے ہمارے خود لوگون نے شکایت کی کہ سرکار کے حکم سے آٹا جسمین ہڈیان پسی ہوئی ہین بکتا ہے اور وہ لوگ آپسمین کانا پہوسی اور چرچا کرتے ہتے کہ چند روز مین صاحب لوگ ضلع مین نہین رہینگے جمعرات کے روز ۴ تاریخ جون کو ایک دوست کی چٹھی سے واضح ہوا کہ دوسرا رسالہ ترکسواران سعینہ کانپور اوس روز شام کو سرکشی کریگا اور اوسی چٹھی سے بغاوت لکھنؤ کا احوال جو ۳۰ تاریخ مئی کو واقع ہوئی معلوم ہوا اور حضرت اون صاحبونکی جو لکھنؤ مین مارے گئے مندرج تہی بعد اس چٹھی کے پہر ہمکو کانپور سے کچھہ خبر نہ ملی البتہ مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ کانپور سے کچھہ خبر نہ ملی مگر وہانسے کوئی چٹھی نہ آئی اور زبانی تو بہت خبرین خوفناک اوس احوال دردناک کی جو اوس بدقسمت کانپور مین واقع ہوا ملتی ہتین جمعہ کے روز تین یا چار گہنٹہ برابر بھاری توپونکی آواز کانپور کی جانب سے آیا کی جو کم و بیش ہفتہ کے روز بہی آیا کی۔

اسکو چہوڑ کر ایک تہوڑا سا پچہلا احوال بہی مجہکو لکہنا چاہیئے اخیر ہفتہ ماہ مئی مین بعد روانگی میمون کے الہ آباد کی جانب ہم سب اپنی محافظت کے واسطے مکان کلان صاحب مجسٹریٹ مین جمع ہوئے لیکن ہمارے لیئق اور نیک مزاج صاحب جج نے اپنے ہی مکان مین رہنے کا ارادہ کیا اور چند روز تک ہمارے ساتہہ

شامل نہ ہوئے ہماری جماعت مین صاحب مجسٹریٹ وکلکٹر اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ
اور صاحبان سڑک آہنی اور صاحبان ایجنٹ نمک اور افیون اور ڈاکٹر صاحب تہے
بعد ازان چار انگریز نیچے کے عہدہ دار ہمارے پاس آگئے ہمارے پاس بارود
وگولی وہتیار وغیرہ بہی بکثرت تہے پانچوین تاریخ سے ہم سبہون نے مکان مذکور
کی چہت پر سونا شروع کیا اور رات بہر پہرہ رکہتے تہے کانپور کا احوال تو بالیقین
ظاہر ہوگیا تہا ایک جماعت زیر حکم جمعدار پلٹن نمبر ٦ ھیڑ سے اور ٥٠ سوار رسالہ
دوم ترک سوار متعینہ کانپور سے جو خزانہ لیکر الہ آباد کو گئی تہی اونکے واپس آنیکا
ہمکو بہت فکر تہا کہ اب دیکہا چاہیے وہ کیا کرتے ہین اور زیادہ تر تردد اسبات
سے تہا کہ جب وہ باندہ پہنچے تہے تو برملا اونہونے ایسے کلام کیئے تہے جنسے
اونکا انحراف ثابت تہا باین خوف ہمنے چہت کو خوب محفوظ جگہہ بنایا اور کہانے
پینے کا سامان مہیا کیا اور ایسے راستے بنائے کہ بروقت ضرورت وہانسے اوتر
جاوین اور ڈیرے چہت پر کہڑے کرلیئے جنسے بہت آسائش ملی ٦ جون کو
ہمکو معلوم ہوا کہ فتحپور سے وہ صرف ایک کوچ کے فاصلہ پر ہین اتوار کے روز
ساتوین تاریخ سے ہم پر تکلیفات شروع ہوئین ہم سب چہت پر تہے اور
کسیکو رات بہر نیند نہین آتی تہی اور مکان کو محفوظ کرنے کی تدبیرون مین لگے

رہتے تہے علی الصّباح ساتوین تاریخ جون کو معلوم ہوا کہ سوار اور سپاہی
آن پہنچے اور خیمہ گاہ کے میدان مین چپ چاپ دیرے خیمے کہڑے کر رہے ہین
یہہ اچہی خبر سنکر مین نیچے اوترا اور بنگلہ کے نیچے تہوڑا سونا چاہا جبکہ خوب
نیند مین تہا تو ایک سوار کے چلانے سے جاگ اوٹہا وہ چلایا کہ سب سوار اور
سپاہی خزانہ لوٹنے آتے ہین اور ہجوم بدمعاشان بازاری کا اونکے ساتہہ ہے
ہم اوسیوقت چہت پر چلے گئے اور ہر لحظہ متوقع تہے کہ کب خزانہ کی طرف سے
آواز بندوقونکی آوے اتنے مین ایک سوار دوڑا ہوا ہمارے پاس آیا اور
بیان کیا کہ پہرہ خزانہ کے صوبہ دار نے سوارون اور سپاہیون سے کہا کہ تم اگر
خزانہ کے نزدیک آؤگے تو ہم بار مارینگے یہہ سنکر تہوڑے تامل کے بعد وے
لوگ کاہنور کی طرف چلے گئے اور تہوڑی دیر بعد ہمکو معلوم ہوا کہ وہ دو
میل کاہنور کی سڑک پر نکل گئے صاحب مجسٹریٹ اور جج کچہری کے مکان تک
گئے اور معلوم ہوا کہ یہہ خبر سچ ہے اسطور پر خداوند نے اس سخت آفت
سے ہمکو بچایا اور جب ہم صبح کی نماز کے واسطے اکہٹے ہوئے تو ہر متنفس
اوس محافظ حقیقی کا شکر بجا لایا تہوڑی نگذری تہی کہ فکر تازہ پیدا ہوا یعنے یہہ
خبر پہنچی کہ الہ آباد بگڑ گیا یہہ خبر سنتے ہی ہمنے ضلع کو چہوڑ کر بہاگنا چاہا

مگر پیچھے مشورہ اور صلاح ہونے سے یہہ بات قرار پائی کہ ان خبرونکا چندان
اعتبار نہین ہے انہین بہت مبالغہ ہوتا ہے مناسب ہے کہ ایک رات اور رہین
اسوقت ہماری حالت بیکسی کی تہی کہین سے امید مدد نہ تہی صرف پچاس سپاہی
خزانہ کی محافظت کے واسطے تہے جنکو خزانہ کے مکان سے علیحدہ نہین کر سکتے
تہے علاوہ ازین یہہ پچاس سپاہی اوسی چہٹی پلٹن مین سے تہے جسنے
الہ آباد مین ابہی سرکشی کی اگرچہ ان لوگون نے اگلے روز خزانہ اور شہر کو
سوارون اور سپاہیون آمد الہ آباد سے بچایا مگر اونکے کلام جو سنے گئے
اونسے کچہہ امید وفاداری نہ تہی جب سوار وغیرہ خزانہ کی جانب آئے
تو اونہون نے اونسے کہا کہ تم یہان مت آؤ یہہ خزانہ ہمارا ہے اور اسکو
ہم اپنی پلٹن کے واسطے رکہین گے صاحب مجسٹریٹ کچہہ نئے سوار بہرتی کرتے
جاتے تہے اور روز چار پانچ امیدوار آتے تہے جنکی سواری وغیرہ کی لیاقت
ہم اپنی کوٹہی کے میدان مین ہر روز شام کو دیکہا کرتے تہے مگر جب وقت
ضرورت کا آیا تو ڈپٹی کلکٹر اور کوتوال اور ناظر اور یہہ نونگا ہداشت سوار سب
کافور ہوگئے کوئی ہمارے پاس نرہا صرف چار یا پانچ کلکٹری کے سوار
ہمارے ساتہہ رہگئے غرض مطلب یہہ ہے کہ باوجود اس خبر وحشت انگیز

الہ اباد کے ہمنے چند سے اور بہی اپنی جگہہ ٹھہرنا چاہا رات جو شب مہتاب تہی بخیریت
گذرگئی مگر تردد کے ساتہہ صبح سوموار کے روز ۸ جون کو ہمنے سنا کہ کلیانپور
کی تحصیل کو سواروں نے جو کانپور کو جاتے تہے لوٹ لیا اور یہہ دہمکایا کہ مدد
لیکر ہم فتحپور کو واپس آتے ہین اور یہہ بہی خبر آئی کہ سوار اور قیدی الہ اباد سے
چلے آتے ہین اور کہاگا کو جو ۲۲ میل کے فاصلہ پر تہا لوٹ لیا اور جلا دیا یہہ
خبر متوحش سنکر پہر ہمنے ارادہ ضلع چہوڑکے چلے جانیکا کیا مگر پہر یہہ سوچکر کہ
ایسی خبرون مین بڑا مبالغہ ہوتا ہے ہمنے پہر یہہ ارادہ ملتوی کیا اور یہہ بہی سنا
کہ وہ پلٹن گورہ کی الہ آباد مین آن پہنچین جب یہہ ٹھہر گیا کہ ایک رات یہان اور
ٹہرنا چاہیئے تو بعد اسکے ہمنے اور بہی اپنے مقام کی مضبوطی کی جہت پر سنڈیرون
کے گرد میز اور چوکی اور صندوق وغیرہ چُن دیئے اور نیچے کے مکان کے پنکہے
کہول ڈالے تاکہ رسیون کے وساطت سے چہت مین آگ لگنے کا اندیشہ جاتا
رہے جب یہہ سب تدبیرین ہم کر رہے تھے کہ اتنے مین کچہہ فاصلہ سے ایک بنگلہ
جلتا ہوا نظر آیا معلوم ہوا کہ سرکش لوگ قریب آن پہنچے دو بجے رات کو
سوار لوگ فتحپور مین پہنچے مگر چونکہ وہ ہمارے مکان سے بچکر داخل ہوئے
تو ہمکو اونکے آنے سے کچہہ خبر نہ ہوئی چونکہ تمام شب کے جاگے ہوئے تہے تو مجہکو

نوین تاریخ ہمنے تہوڑا سونیکا ارادہ کیا لیکن اگ کی خبر سنکر ہم جلد بیدار ہوئے اور اوٹھکر دیکھا تو پادری صاحب کے مکان کی جانب شعلہ اگ اور دہوئین کا غبار دیکھتا پہر ڈاک بنگلہ جلتا ہوا دکھائی دیا عرض پہر تو آگ ہی اگ ہوگئی لوٹ کی خاطر بدمعاشون کا ہجوم ہونے لگا لیکن چند نجیبونکی مدد سے اونکو باز رکہا اوسی روز یہہ بہی سنا کہ چہٹی پلٹن الہ آباد سے چلی آتی ہے سہ پہر کو یہہ خبر ملی کہ ایک جماعت باغیونکی کانپور سے چلی آتی ہے اوسیوقت ڈپٹی کلکٹر معہ ایک جماعت مسلح آدمیون کے ہمارے پاس آیا ہمنے اون آدمیونسے کہا کہ دروازہ کے باہر ٹھہرین مگر وہ اندر گہسے چلے آئے اور برآمدہ مین آن پہنچے مگر ہم سب چہت پر چلے گئے بعد چلے جانے ڈپٹی کلکٹر کے ہماری یہی صلاح ٹھہری کہ اب یہان سے بہاگ چلنا ضرور ہے چنانچہ ہمنے اس ارادہ کو صاحب جج کے روبرو ظاہر کیا اونہونے انکار محض کیا اور فرمایا کہ مین ہرگز ضلع کو چہوڑکر نہ جاؤنگا ہمنے اونکی بہت منت اور سماجت کی مگر ہماری التجا کچھہ بہی اثر پذیر نہ ہوئی ہماری تجویز یہہ ہوئی کہ اپنے اپنے گہوڑون اور بگہیون مین سوار ہوکر باندہ کی طرف چلین چنانچہ اوسی تاریخ دس بجے رات کو ہم سب سوار ہوکر وہانسے روانہ ہوئے مگر صاحب جج وہین رہے فقط

کانپور

تواریخ سرکشی ہند مین خونی کانپور کے نام سے بدن مین لرزہ آتا ہے وہان کے
سانحہ دلسوز کو پڑہ کر جی گہبراتا ہے یہان پر وہ ماجرا گذرا ہے جو کبھی نہ پڑہا اور
نہ سنا ہے جس سے ہند اور ہندیون کے نام پر داغ لگا ہے خصوصًا فوج بنگال کا
نام فرنگستان بلکہ کل انسان کی نظرون سے گرا - دہلی سے قریب ۲۷۰
میل جانب پورب دہنے کنارہ دریاء گنگ پر شہر کانپور واقع ہے سپاہیونکے
واسطے جاے فضا اور تاجرون کے واسطے مقام منافع ہے بیچارے اہل
فرنگ جس طور پر یہان بند ہوئے اور تباہ وہ مضمون دلچسپ ہی نہین ہے بلکہ
جانگاہ ہے پہر اونکو نہ خبر ملی کہ باہر دنیا مین کیا ہوتا ہے اور شرق و غرب مین
کیا گذرتا ہے اپنی مصیبتونکی خبر تک نہ پہنچا سکے اور نہ کسیکو باہر سے امداد بلاسکے
کئی مہینے مین البتہ خطوط اور پیغامات تار برقی آئے اونسے لوگون کے دلون پر
انواع اندیشون کے غبار چہائے جون مین پہر وہانکی سچی خبرین نہ ملین اور
اونکی بجاے مختلف طرحکی ہولناک افواہین اوڑین جولائی مین ایک عالم موت
کی سی خاموشی کے بعد وہان کا جو احوال پریشان کہلا اوسکا کب کسیکو وہم
تہا اور گمان + کانپور مین جو اس ظلم و ستم اور دغا بازی کا بانی اور سرغنہ

ہوا اوسکا اوّل ذکر ضرور ہے ان حضرت کا نام نانا صاحب ہے نانا صاحب ایک
مرہٹی لقب ہے اصل مین نام اسکا دھوندو پنتھہ تھا کانپور سے ۶ یا ۸ میل گنگا کے
کنارہ پر شہر بٹھور ہے جو ہندون کے نزدیک متبرک جگہہ ہے اور مدت سے
خاندان پیشوا کا مسکن رہا ہے اخیر سردار مرہٹو نکا باجے راؤ پیشوا کمپنی کے
بڑے جاگیر اور پنشن دارون مین سے تھا پہلی جون ۱۸۱۸ء کو سرجان مالکم صاحب
نے سرکار کمپنی کی طرف سے باجے راو سے عہدنامہ کیا تھا جسکے بموجب پیشوا نذکور نے
کو پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن کا ملتا رہا جب اونکے کوئی اولاد نہوئی تو اولاد ہو
نو برس بعد اس عہدنامہ کے ۱۸۲۷ء مین دو دکھنی برہمنون کے لڑکون کو
گود لیا ایک کا نام سادھو راؤ تھا جسکی عمر چار برس کی تھی اور دوسرے کا
نام دھوندو پنتھہ جو ڈھائی برس کا تھا اور بعد ازان نانا کے نام سے مشہور ہوا
یہہ لڑکے باجے راؤ نے خصوصاً اسواسطے گود لیے تھے کہ ہندون کے شاستر
کے مطابق رسوم کریا و کرم یعنے تجہیز و تکفین اوسکی بخوبی ہو جاوین
۱۸۵۱ء مین باجے راو مر گیا چونکہ وہ لاولد مرا تو اوسکی پنشن سرکار مین
ضبط ہوئی دھوندو پنتھہ المعروف نانا صاحب نے اس پنشن کا دعوی
کیا اور اپنا وکیل ولایت تک بہیجا مگر کچھہ شنوائی نہوئی یہی باعث ہے

جسکے سبب سے وہ سرکار کمپنی سے رنجیدہ ہوگیا مگر قبل از سرکشی وہ بظاہر انگریزون
سے بہت دوستی اور اخلاص رکہتا تہا اور انگریزی صحبت اوسکو بہت پسند تہی
اور اکثر اپنے ہان بٹھور مین دعوت اور تواضع انگریزون کی کرتا رہتا تھا اگرچہ
باجے راؤ کی پنشن اسکو ملتی نہ لگی مگر کل مال اور اسباب اور مکانات اور جواہرات
اور دولت جو خانگی مالیت پیشوا کی تھی اوس سب پر یہہ قابض ہوا اسکے دو
اور بہائی تہے بالا راو اور بابا بہٹ بابا بہٹ کو اوسکے ہان امورات خانگی
مین بڑا اختیار تھا اوسکا بہتیجا راو صاحب ہی اوسکے پاس تھا عظیم اللہ اسکا
نوکر تھا جو انگریزی دان تہا اور اوسکا وکیل بن کر انگلستان ہی گیا تہا اور
تانتیا ٹوپی ہی جسنے میانہ ہند مین عبد القادر کا سا نام پیدا کیا ایک بڑا وفادار
نوکر نانا کا تہا قبل از بغاوت ان لوگون کو کوئی نہین جانتا تہا۔ نانا کو کچھہ
لیاقت اور استعداد کسیطرح کی نہ تہی اور عیش وعشرت جیسا ہندوستانی
رئیسون کا قاعدہ ہے اوسکا شیوہ تہا + زمانہ سرکشی کے وقت کانپور مین
فوج گورہ اور ہندوستانی اس تفصیل سے تہی ایک گورہ کا توپخانہ جسمین
۵۹ گولہ انداز اور ۶ توپین تہین - ۶۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۸۴
مین سے اور ۳۰ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ نمبر ۳۲ مین سے اور پندرہ

آدمی پلٹن پیادگان گورہ نمبر اول مدراس فیوزیلیر زمین سے ۶۰ عرض سب ملا کے
۱۶۴ ولایتی سپاہی تہے اور ہندوستانی فوج اسقدر تہی رسالہ نمبر دوم ترکسواران
اور پہلی اور ۵۳ وین اور ۵۶ وین پلٹنین پیادگان بنگال اور ایک توپخانہ معہ
ہندوستانی گولہ انداز ضلع کے حاکم اعلی جنگی جنرل سر ہیو ویلر صاحب تہے
چہاونی مین بہت سے فرنگی رہتے تہے اکثر جنمین سے حکام اور افسران سٹرک آہنی
و نہر وغیرہ کے تہے اور ۳۲ وین پلٹن گورہ جو لکہنؤ مین تعینات تہی اور جسمین سے
کل ۴۰ آدمی کانپور مین تہے اون پلٹن کے سب گورونکی بیبیان کانپور مین تہین
اس صورت مین کل ولایتی آدمی مرد اور عورت اور بچے ۷۵۰ سے کم نہونگے
۱۴ تاریخ می کو خبر سرکشی میرٹھہ اور دہلی کانپور مین پہنچی چہاونی کانپور مین پہلی
پلٹن پیادگان اور دوسرے رسالہ ترکسوارون پر البتہ اعتماد کلی نہ تہا اُنکے
اطوارونسے انحراف پایا جاتا تہا ۱۶ تاریخ می کی رات کو پہلی پلٹن کی لین مین
اگ لگی جس سے اوپر اور بہی شبہہ ہوا مگر باوجود اسکے کوئی تدبیر پیشبینی
کی نہ کی گئی صرف توپخانہ کو ولایتی بارگ مین لے آئے۔ اور اسی تاریخ کے
قریب سب میمین اور ولایتی سوداگر وغیرہ بہی بارگون مین آگئے اور انگریزی
افسرون کو حکم ہوا کہ وہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سو وین بعد ازان شہر

مین شہرت ہوئی کہ ۲۳ تاریخ می کو نئے کارتوس فوج کو دیئے جاوینگے اور
جو کوئی اونکے لینے سے انکار کریگا توپ سے اوڑا دیا جاویگا اس غلط افواہ کے
اوڑنے سے بڑا تہلکہ پڑگیا یہان تک کہ ۲۴ تاریخ می کو ملکہ معظمہ کی سالگرہ تہی
اوس روز توپون سلامی کی چلانی مناسب نہ سمجہین جبکہ کانپور کا احوال دگرگون
معلوم ہوا تو نانا صاحب نے بکمال وفاداری اور دلی اخلاص مستر ہلسڈن صاحب
مجسٹریٹ کانپور سے کئی مرتبہ اظہار کیا کہ مبادا کانپور مین نوعدگر ہو تو مین جہان
تک ممکن ہوگا آپ کی مدد کرونگا چنانچہ سرکار نے نانا کو پانچ سو سوار اور پیادہ معہ ۲
ضرب توپ رکہنے کا حکم دیا ۲۶ تاریخ می کو صاحب مجسٹریٹ نے نانا صاحب سے
مدد لینا مناسب سمجہا اور خزانہ کی محافظت اونکے سپرد کی نواب گنج مین جو نانا
صاحب کا مکان ہے اوسیکے قریب خزانہ کا مکان بہی تہا چنانچہ نانا نے اپنی دو
توپین اور دو سو آدمی وہان مقرر کیئے علاوہ ازین ایک کمپنی ۵۳ وین پلٹن تلنگہ
مین سے بہی خزانہ پر مقرر تہی اسوقت تک حکام انگریزی کو نانا صاحب پر بڑا
اعتبار تہا یہہ امر اونکی خانگی چٹہیات سے واضح ہے ۔ ۲۱ تاریخ می کو
جو صاحب مجسٹریٹ کی میم صاحبہ نے ایک چٹہی خانگی انگلستان کو روانہ کی
اوسمین ایک فقرہ یہہ بہی تہا اوسکا ترجمہ بجنسہ یہہ ہے ۔ اگر ہندوستانی فوج

یہان سرکشی کریگی توہم یاتو خاص چہاونی مین چلے جاوینگے یا ٹہور کو چلے جاوینگے جہان پیشوا کا مسندنشین رہتا ہے میرے خاوند کا بڑا دوست ہے اور بہت صاحب دل اور اختیار ہے اور اوسنے بخوبی دلجمعی کی ہے کہ ہم اوسکے ہان بڑی امن اور حفاظت مین ہونگے مین تو چہاونی مین جہان اور سیمین ہین جانا چاہتی ہون مگر صاحب کا خیال یہہ ہے کہ میرے اور میرے بچون کے حق مین ٹہور جانا مناسب ہوگا فقط ایک اور خانگی چٹہی مورخہ ۱۸ وین مین بہی مین اہنین میمصاحبہ نے یہہ لکہا — مبادا یہان فتنہ سرکشی پیدا ہو تو میرے خاوند نے کل تدبیر اور تجویز میرے اور بچون کے ٹہور بہیجنے کے واسطے کر لی ہے وہ خود بہی وہان چلے جاوینگے اور راجہ کی مدد سے جسکے گہر ہم جاتے ہین پندرہ سو آدمی مسلح جمع کرینگے اور پہر یکایک کانپور آن کے باغیونپر حملہ کرنے کی نیت ہے یہہ تجویز باہم میرے خاوند اور پیشوا مین ہوگئی ہے اور کسی شخص پر روشن نہین ہے کیونکہ ارادہ یہہ ہے کہ باغیونپر یکایک حملہ کرین + نانا نے اسقدر حکام انگریزی کا ظاہری اخلاق اور محبت کے باعث دل تسخیر کر رکہا تہا اور اوسپر سب حکام جنگی اور ملکی کا بڑا بہروسا تہا ۲۰ وین تاریخ کو جنرل صاحب نے لکہنو کو لکہا کہ تین سو گورہ سپاہی کانپور مین بہیجدو لیکن سرہنری لارنس صاحب خود

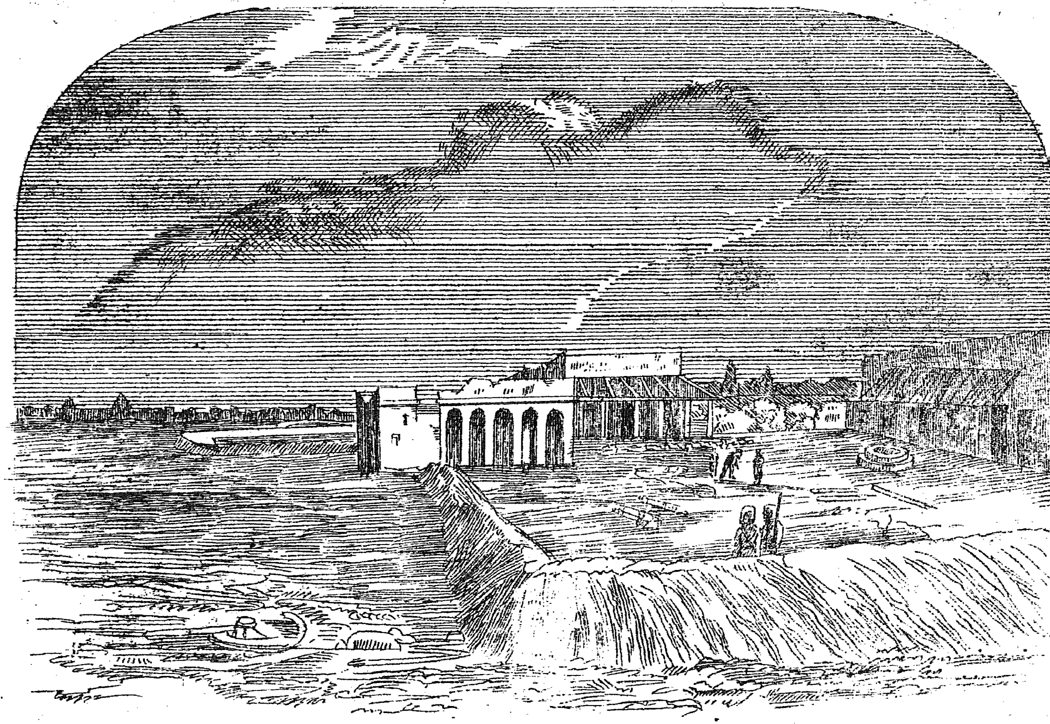
مشکل مین تہے اور اپنی تسلیں فوج مین سے نہین پہنچ سکے تب جنرل صاحب نے
دمدمہ باندہا جہان سب ولایتی مرد وزن کو پناہ لینے کے واسطے حکم ہوا اگرچہ سب
افسران جنگی کو حکم تہا کہ اپنی اپنی پلٹنونکی لین مین سووین تا کہ سپاہی بدگمان نہ
ہوجاوین مگر اونکی میمون کو حکم تہا کہ رات کو دمدمہ مین آنکر رہین اخیر مہینے مئی مین
دوسرا رسالہ بٹے آئی اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب کے لکہنؤ سے کانپور مین
پہنچا اوس رسالہ کی گشت کے واسطے پہرہ بندی کردی گئی چند روز بعد اس
رسالہ کی طرف سے شبہہ نمکحرامی معلوم ہوا اسیواسطے اونکو جانب فتحگڈہ
روانہ کیا کپتان ہیز صاحب جنگی سکرتر چیف کمشنر اودہ اور کپتان کیری صاحب
اوس رسالہ کے ہمراہ گئے اسکے ایک یا دو روز بعد لفٹنٹ ایشی صاحب
بہی نصف توپخانہ اپنی متعلقہ اودہ لیکر اوسی سمت کو روانہ ہوئے مین پوری کے
قریب اس رسالہ نے بغاوت کی اور دو نوافسرونکو جو اونکے ہمراہ تہے مارڈالا
چند سکہہ اوسی رسالہ کے کانپور کی طرف واپس آئے اور لفٹنٹ ایشی صاحب
کو راہ مین ملاقی ہوئے اور اونسے یہہ احوال کہکر اونکو کانپور واپس لیگئے
جنرل ویلر صاحب نے اون سکہونکا بہی حساب کردیا اور مقام دمدمہ کو
مضبوط کرنا شروع کیا یہہ دمدمہ یعنے مورچہ اوسجگہہ بنایا تہا جہان بہوین

پلٹن گورہ کے واسطے دو بارکین ہٹین چوتہی تاریخ جون کو ایک مہینے کا سامان
دمدمہ مین جمع کیا اور خزانہ سے ایک لاکہہ روپیہ بہی وہان لا رکہا اور ۹ لاکہہ
روپیہ خزانہ مین اور بہی باقی تہا کوئی تدبیر سامان جنگی کے بچانے اور محفوظ رکہنے
کی نہ کی گئی بارود اور گولہ وغیرہ سکنڑین اور پلٹنون کے میگزینون مین پڑا رہا اس
سے ظاہر ہے کہ جنرل صاحب کو نانا پر اعتبار کلی ہونے کے سوا یہہ امید نہ تہی کہ
اتنا عظیم حشر برپا ہوگا اسی تاریخ سے افسران انگریزی رسالہ دوم ترک سواران
اور پلٹنان نمبر اول و ۵۶ پیادگان بنگال کو حکم ہوا کہ پلٹنونکی لین مین سونا موقوف
کرین اور دمدمہ مین آنکر رہین پانچوین تاریخ جون کی رات کو دو بجے تہے جسوقت
سرکشی شروع ہوئی اور رسالہ دوم ترکسواران اور اول پلٹن تلنگان اپنی چہاونی
کو چہوڑکر چلے گئے اور اونکے افسر انگریزی جو بنگل سنکر لین مین گئے اونسے
وہ کچہہ نہ بولے باغی لوگ اول خزانہ پر گئے اور خزانہ کے پہرہ والون نے
اونسے کچہہ نہ کہا خزانہ کے قبضہ کے بعد وہ جیلخانہ پر گئے اور تمام قیدیون کو
رہا کیا اور اسکے پاس کے مکانات اور کواغذات سرکاری کو جلادیا بعد ازان
اونہون نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا جو دہلی کیطرف اول منزل ہے اور چہٹی
تاریخ قبل از دوپہر باقی دو نو ہندوستانی پلٹنین نمبر ۵۳ اور ۵۶ بہی سرکشی

بیان سرکشی کانپور و حال نانا صاحب

کرکے اونسے جا ملین یہہ موقع دیکھکر نانا نے جو خزانہ پر متعین تہا بہت روپیہ
خزانہ کا خود لے لیا اور باغی فوج کے پاس جو کانپور سے ایک منزل
چلی گئی تہی گیا اور اونکو سمجہایا کہ کانپور واپس چلو اور ترغیب دی کہ کل انگریزی
مکانات کو جلا کر اور انگریزی افسرون اور سپاہیون کو قتل کرکے پہر دہلی
یا لکہنو چلین گے اور تہوڑی فوج کانپور اور کانپور کے ضلع کی حفاظت کے
واسطے چہوڑ چلین گے چنانچہ باغی فوج نے یہہ صلاح نانا کی مان لی اور
اوسکو اپنا سردار مقرر کرکے پہر کانپور کی جانب کوچ کیا اور اوسی تاریخ
شام تک کل فوج کانپور مین واپس پہنچ گئی اور نانا نے اوسیوقت جنرل
ویلر صاحب کو اطلاع دی کہ مین آپ کے مقابلہ کے واسطے آیا ہون تمام ہندوستانی
لوگون کو اپنے ساتہہ ہو جانے کی ترغیب دی اور لوٹ کرتا ہوا اور جو عیسائی
ملا اوسکو قتل کرتا ہوا دمدمہ کے مقابل مین پہنچا اور اپنی دو توپین
اور دو بڑی توپین انگریزی دمدمہ کے مقابل مین لگادین ۷ تاریخ جون
کو دس بجے صبح سے دمدمہ انگریزی پر گولہ اندازی شروع ہوئی اب
اسجگہہ مقام دمدمہ انگریزی ہی سمجہہ لینا چاہیے نقشہ ہی اوس جگہہ کا
ہمنے لکہا ہے ۲۲ وین پلٹن گورہ کے واسطے دو لمبی لمبی بارکین تہین جہان

اوس پلٹن کے گورون کی بی بیان اور بیمار اور کام سے معذور گورے رہاکرتے تہے اور یہہ دونو بارکین چہاونی کے شرقی انجام پر واقع تہین جہان گرد اونکے ایک بڑا میدان ہے ہر ایک بارک اسقدر بنائی گئی تہی جسمین سو آدمی رہ سکین جنمین سے ایک پر تو چہپر پڑا ہوا تہا اور دوسرے کی چہت ندارد تہی اور دونو بارکون کے گرد پکا برانڈہ بنا ہوا تہا دیوارین ان دونو بارکون کی اینٹ سے بنی ہوئی تہین جنکی موٹائی قریب نصف گز کے ہوگی ایک کوا بہی وہان تہا اور باقی مکانات شاگرد پیشہ کے واسطے جو ضرور ہوتے ہین تہے یہہ مکان تہا جہان کہ انگریزون نے پناہ لی بارکون کے گرد ایک خندق کہودلی اور مٹی کہودکر باہر کی جانب ڈالی تاکہ مثل فصیل ہو جاوے یہہ فصیل نما گرد کی دیوار بلندی مین سینہ تک ہوگی اور اتنی بہی موٹی نہ تہی کہ گولی کو بہی روک سکے توپون کے واسطے بہی کوئی جگہہ محفوظ نہ بنا سکے تہے صاحبان انگریز صرف اپنی دلیری اور عالی ہمتی سے اتنی فوج ہندوستانی کے سامنے مقابل ہوئے ورنہ یہہ مکان کچہہ بہی مضبوط اور محفوظ نہ تہا اس قلیل مکان مین سرکشی کے روز قریب ۸۵۰ آدمیون کے سکونت



دمدمہ یعنی مورچہ گاہ محصورین کانپور

پذیر ہوئے اونکی تفصیل یہ ہے *

ایک کمپنی توپخانہ ولایتی	۵۹
از پلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴	۶۰
از پلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲	۳۰
از پلٹن اوّل مدراس فیوزی لیرز گورہ	۱۵
سرکش پلٹنون کے ولایتی افسر اور حکام اہل قلم وغیرہ	۱۰۰
سوداگران و محرران انگریزی وغیرہ	۱۰۰
سرکش پلٹنون کے طنبورچی	۴۰
انگریزی افسران جنگی کی میمین اور بچے	۵۰
ولایتی سپاہیون کی میمین اور بچے	۱۶۰
حکام اہلقلم کی میمین اور بچے	۱۲۰
وفادار ہندوستانی افسر اور سپاہی وغیرہ	۱۰۰
ہندوستانی نوکر اور باورچی وغیرہ	۱۰۰

ان سب آدمیون مین سے ایک ثلث بھی لڑنے والے نہ تھے اور ایک ثلث سے کہین زیادہ بچے اور عورات تہین جنکی اور اونکی حفاظت اور پرورش

ضرور تہی دمدمہ کے اندر صرف اٹھہ توپین تہین دو توپین برنجی متعلقہ توپخانہ
اودہ اور ۹ نو دیسی توپین اور سہ چہوٹی — ان چند توپون سے ان بہادرون
نے بیسیون توپون کا جو باغیون نے باہر لگا رکھی تہین مقابلہ کیا جو لوگ کہ
توپون پر متعین نہ تہے وہ اپنی اپنی بندوقین لیکر خندق مین کہڑے رہتے
تہے کہ اگر باغی نزدیک بڑہکر حملہ کرینگے تو اونپر فیر کرینگے مگر باغیون نے
باوجود اس کثرت کے کبہی اتنی جرات نہ کی کہ دمدمہ کے قریب آسکین
دور سے محاصرہ کیئے ہوئے پڑے رہے اور توپین چلایا کرے مطالعین
قیاس کرسکتے ہین کہ اوس شدت کے موسم گرما مین محصورین پر کیا گذری
ہوگی خصوصًا میمون اور بچون پر قیامت ہوگی صرف دو بارکین تہین جنمین سے
ایک پر چہت بہی نہ تہی اگرچہ بعض صاحبون نے دیرے اور چہولداریان
کہڑی کرلین اور چادرین تان لی تہین مگر تاہم جولائی مہینے کا آفتاب غضب
ہوتا ہے بعض اشخاص بیچارے جنرل ویلر صاحب پر بہت طعن کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ اونہون نے کچہہ بہی پیشبندی نہ کی اگر سرہری کی سی تدبیر وہ کرتے
تو کاہیکو یہہ حادثہ سخت کانپور پر گذرتا لیکن یہہ طعن بیجا نہین ہے بقول جناب
شیرر صاحب مجسٹریٹ کانپور کے جنرل ویلر صاحب کو دو خیال تہے ایک تو

یہہ یقین تھا کہ نانا صاحب فوج ہندوستانی سے کچھہ سازش نہین رکھتا اور
دوسرے یہہ کہ اگر فوج ہندوستانی متعینہ کانپور سرکشی کریگی تو سیدہی دہلی کو
چلی جاویگی اسیواسطے اوہنون نے خیال کیا کہ سرکشی ہونے کے وقت
البتہ خوف ہے اور بعد ازان پہر امن ہوجاویگا چنانچہ اوہنون نے خاص اوسی
وقت کے واسطے تجویز اور پیش بندی کرلی اور واقع مین دیکھو تو اونکی دونو
باتین سچ ہین تمام فوج سرکشی کرکے اول دہلی کیطرف روانہ ہوئی اور یہہ
بہی ظاہر ہے کہ نانا پیشتر سے کسیطرحکی سازش ہندوستانی فوج سے نہین رکہتا
تھا اگر ایسا ہوتا تو فوج کاہیکو دہلی کی طرف روانہ ہوجاتی اور نانا کو کاہیکو
اونکے پاس اونہین سمجہانے کو جانا پڑتا باغی فوج نانا کے بہت سمجہانے
اور ترغیب دینے سے کانپور واپس آئی اور نانا کی دغابازی سے سب تدبیر
جنرل صاحب کی اولٹی ہوگئی اب چونکہ ہمکو معلوم ہوگیا کہ نانا بڑا دغاباز نکلا تو
یہہ کہہ سکتے ہین کہ اوسپر اعتماد کرنا بیوقوفی تھا مگر پیشتر سے یہہ کوئی
نہین کہہ سکتا تھا کہ نانا بدذات ہے اسپر اعتماد نکرو کیا سرکار نے
نواب رامپور پر اعتبار اور بہروسا نہین کیا اور راجہ بہکاری پر کیا اعتماد کلی تہا
اسیطور پر جنرل صاحب کو نانا پر بہی اعتبار تہا پہر اسکا کیا علاج ہے کہ ایک

وفادار دوست نکلا اور دوسرا شیطان - غرض آمدم برسر مطلب دشمنون نے
چار توپون سے جیسا اوپر مذکور ہوا انگریزی دمدمہ پر آگ برسانی شروع کی چند
گہنٹون کے بعد وہ میگزین سے اور توپین لے آئے اور چودہ توپین اور غبارے
چارون طرف بارکون کے لگا کے فیر کرنی شروع کی اول تو انگریزی محصورین
نے بہی خوب اونکی توپونکا جواب دیا مگر چونکہ دشمن ابہی تک ایکہزار گز کے فاصلہ
پر بہی نہ تہا اور انگریزون کے پاس صرف چہوٹی میدانی توپین تہین تو اس
باعث سے دشمنون کا کچہہ نقصان ہوا اوّل روز تو باغیون کی توپون سے
بہی چندان نقصان نہین کیا مگر دوسرے روز سے اونہون نے اور اور تدبیرین
مضبوطی کے ساتہہ کین ایک محمدی جہنڈا خاص شہر مین کہڑا ہوا جسکے نیچے
سب مسلمانون کو جمع ہونے کی ہدایت ہوئی اور جس کسینے کچہہ تامل کیا اوسکو
دہمکایا اور سزا دی ناناکی فوج ہر روز بڑہتی جاتی ہے مختلف سمتون سے باغی
آنکر فراہم ہوتے جاتے ہتے چونکہ ایک بڑا میگزین اوسکے ہاتہہ مین تہا
اور خزانہ بہی واقعہ ہاتہہ مین آگیا تہا اور کل شہر اور ضلع پر قابض ہوگیا تہا
تو اسصورت مین چند انگریزون کی جو بارکون مین تہے کیا بنیاد تہی اونکو کسیطرح
کی امید باقی نہ تہی مگر وہ اپنی جوانمردی اور عالی ہمتی سے اپنی جگہہ پر قایم

رہے اور جب تک وہ چند آدمی اوس شکستہ حال اور نامستحکم اور نامضبوط دمدمہ مین رہے ہزارون سپاہی اور سوارونمین سے کسیکی طاقت نہ تہی کہ اونکے مقام کے نزدیک تک جاسکے دور سے سر پٹکا کیئے اور فتح نکر سکے رات اور دن قریب کے مکانون پر سے بندوقونکی بوچہار رہتی اور بڑی بڑی توپین دمدمہ کے نزدیک بڑہاتے جاتے تہے بارکونکی خشتی دیوارون کو گولون اور گولیون نے جو پے ہم چلے آتے تہے چہلنی کردیا محاصرہ کے چہٹے روز یعنی ۱۲ تاریخ جون کو ایک ایسا حادثہ عظیم دمدمہ مین ہوا جس سے نہایت تباہی محصورین کی ہوئی ابتک افسہ معہ قبایل ڈیرون مین جو بیدان مین کہڑے کرلیئے تہے رہتے تہے مگر اب اسقدر نزدیک سے گولیان اور گولے آن کر گرنے لگے کہ ڈیرونکا اوٹہا لینا ضرور پڑا اور صرف ایک بارک جسپر کہپریل پڑا ہوا تہا اوسمین بہی اگ لگ گئی اسی بارک مین گورونکی بی بیان اور بچے اور بیمار اور زخمی رہتے تہے اگ اسقدر جلد پہیل گئی کہ قبل ازانکہ دمدمہ سے قریب چالیس زندہ آدمی اوس مکان کے اندر جلکر رہگئے باغیون نے ارادہ کیا تہا کہ جب آدمی اگ بجہانے اور اوسکے اندر سے اسباب اور بیچاری عورتون اور بچون کو نکالنے مین مصروف ہونگے تو ہم بندوقین اور

تلوارین لیکر اندر گھس پڑینگے چنانچہ آگ کے لگتے ہی دشمنون نے بڑے زور
شور سے حملہ کیا اور نہایت سخت آگ برساتے ہوئے آگے کو بڑہے لاچار
سب گورہ سپاہی اور افسر لوگ توپون پر مستعد رہے اور دشمنون کو
جواب دیا کیئے باوجودیکہ مکان مذکور جل رہا تہا اور بیکس عورتون اور
بچون کی چیخ سے سبکا سینہ پہٹتا تہا اور جانتے تہے کہ کیونکر اونکی مدد کو پہنچین تمام دوائی
خانہ اور جراحی کے اوزار جلگئے اور کوئی امید زیست اونکے واسطے نہ تہی
جو آیندہ بیمار یا زخمی ہون چار ہزار جرار فوج باغی اوسوقت چڑہی چلی آتی
تہی مگر چند عالی ہمت ولایت زا بہی اپنی جگہہ پر مثال میخ قایم تہے اور
گرہ بہر بہی ایک قدم پیچہے کو نہین اوٹہاتے تہے توپون کا جواب دیے
جاتے تہے اور بندوقین بہر کر تیار کرلی تہین کہ جب دشمن گولی کے ٹپے پر پہنچے
اوسیوقت باڑ مارنا شروع کرین سنگینین اور تلوارین بہی تیار تہین مگر
نامرد دشمن کو کب اتنا حوصلہ تہا کہ ان شیرون کے نزدیک تک آسکین
دور ہی سے لڑا کیئے اس روز کی آگ نے انگریزونکو اور بہی تباہ کردیا کوئی
جگہہ ایسی نہ تہی کہ جہان آفتاب کی تپش سے ذرا بہی امن ہو بیچاری عورتون
اور بچون کو کہلے میدان مین پڑا رہنا پڑا صرف آسمان اونکا شامیانہ تہا

اکڑون کے کپڑے لتے بہی جلگئے اور جو کچہہ تہوڑا بہت اسباب بہاگتے وقت جلدی مین روزمرہ کی آسایش کے واسطے دمدمے کے اندر لے آئے تھے وہ بہی غارت ہوا بہت آدمی تپش آفتاب سے مرگئے اسباب جنگ بہی اب کم ہوتا جاتا تہا لہذا توپ اندازی وغیرہ مین بہی فرق پڑنا شروع ہوا دمدمے کے مغرب کی جانب تہوڑی دور پر کچہہ نئی بارکین بنائی جاتی تہین چنانچہ دشمنون نے اونکی ناتمام دیوارون کی آڑمین سے بندوقین مارنی شروع کین لیکن بہادران انگلشیہ نے اونپر باربار حملہ کرکے اونکو وہان سے ہٹا دیا اور ایک اپنا پہرہ وہان قایم کیا لیکن قلت آدمیون کے باعث سے وہ ہرطرف دشمنونکا مقابلہ نکرسکے جنہون نے اب چارون طرف سے دمدمہ کو گہیر لیا تہا اور مکانات محفوظ پر سے گولیان چلاتے تھے حتی کہ خاص دمدمہ کے اندر ایک بارک سے دوسری بارک تک کا احوال ملنا مشکل ہوا کوئی شخص باہر میدان مین نہین جاسکتا تھا کیونکہ سر نکالتے ہی بس نشانے اوسپر پڑتے تہے پانی کی نہایت قلت ہوئی اول تو دمدمہ کی دیوار کی آڑمین کوئے سے پانی بہر لیتے تہے مگر جبکہ دیوار مذکور شکستہ ہوگئی تو پانی بہرنا مشکل ہوگیا پانی بہرنے مین جان کا

زیان غالب تہا ایک قطرہ پانی حاصل کرنے کی عوض مین جان دینی پڑتی تہی
ٹوٹی پہوٹی بارکونکی دیوارین اور دیرون اور قناتون اور پیپون کے ڈہیر کے
سوا اور کوئی مقام سایہ دار نہا خوراک ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بمشکل
تمام لیجا سکتے تہے اور مردونکو رات کے وقت ایک قریب کے چاہ مین بلا
تجہیز وتکفین ڈالدیتے تہے ۱۴ تاریخ جون کو امید تہی کہ انگریزی فوج مدد
کو پہنچے مگر اس انتظاری مین صبح ہوتی تہی اور پہر شام اور کوئی علامت
مدد کی بظاہر نہین دکہلائی دیتی تہی بیماری اور گولے اپنا کام کرتے جاتے
تہے کہانے کا سر انجام بہی تہوڑا رہ گیا اور جو جو مصیبتین اور تنگ حالت
اوسوقت محصورین کی تہی اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بہت سے فرنگی
جہونے شہر مین پناہ لی اور جن ہندوستانیون نے اونکو پناہ دی وہ سب
جان سے مارے گئے ساہوکارون کی دوکانین لٹ گئین ۲۶ تاریخ
جون تک باوجود ان سخت مصیبتون اور تکلیف کے صاحبان انگریز معہ چند
گورہ سپاہیون کے مقابلہ کیئے گئے مقابلہ ہی نہین بلکہ بعض بعض اوقات
مدمہ سے باہر نکلکر اور دشمنون کے مورچون مین گہسکر اونکی توپون مین
کیلین ٹہوک جاتے تہے مگر دشمن پہر اون توپون کی مرمت کرالیتے تہے

یا اور توپین میگزین سے لاکر لگا دیتے تھے غرض ۲۶ تاریخ جون کی صبحکو
نانا صاحب نے شرایط صلح اور اسکی پیش کین اور کیا تعجب ہے
کہ انگریزون نے جو اس حالت مایوسی اور بیکسی اور سختی مین گرفتار تھے
اون شرایط کو اوسوقت سنا اور مان لیا نانا کی شرط یہہ تھی کہ تمام گورہ
سپاہی اور اور صاحبان جنکو لارڈ دلہوسی کے کامون سے کچھہ تعلق نہ تھا
وہ اگر اپنے ہتیار دیکر اپنے تئین حوالہ کرینگے تو اونکی جان بخشی ہوگی اور
اونکو الہ آباد بہیجدیا جاویگا کپتان مور صاحب نے جو ۳۲ وین پلٹن شاہی
گورہ کے حاکم تھے اور جو اب تک نہایت دلیری کے ساتھہ لڑتے رہے
جب دیکھا کہ اب حالت بہت تنگ ہے اور کسیطرح امید جان بر ہونے
کی نہین ہے تو اس شرط نانا صاحب کو قبول کیا اور جنرل صاحب کی
اجازت سے عہدنامہ پر دستخط کردیا اگرچہ اوسوقت تک بہی بہت انگریزی
افسرونکی راے یہہ تہی کہ نانا پر ہرگز بہروسا نہین ہے اور اس عہدنامہ
کو قبول کرنا نہ چاہیے مگر جب یہہ عہدنامہ ہوگیا تو کشتیان سب انگریزون کو
الہ اباد لیجانے کے واسطے تیار ہوئین اور ۲۷ جون کی صبح کو سب صاحب
اور میمین اور بچے اور گورے کشتیون مین سوار ہوکے الہ آباد کی جانب

روانہ ہونے کے واسطے گہاٹ پر پہنچے اسوقت وہ دغابازی ظاہر ہوئی
جوکبہی پہلے کہین نہ ہوئی ہوگی تہوڑے سے آدمی کشتیون مین سوار ہوچکے تہے
اور اَور ہوتے جاتے تہے اوسوقت حسب مشورہ سابق ملاح لوگ کشتیون کے
چہپرون مین آگ لگاکر بہاگے اور فی الفور بندوقون اور توپون کی بہی کشتیون پر
فیر ہونے لگی ۳۰ کشتیونمین سے صرف دو کشتیان روان ہوگئین ایک نواونمین
سے گولہ لگ کے ٹوٹ گئی مگر اوسکے سوار دوسری کشتی مین چلے گئے اور
باقی ۲۸ کشتیون کے سوار کچہہ تو اوسوقت مارے گئے کچہہ دریا مین ڈوب گئے
اور جو باقی بچے خصوصاً میمین اونکو مقید کیا جو ایک کشتی کہ بچکر آگے چلی
اوسمین پچاس آدمی تہے دونو طرف کنارہ پر دشمن اوسکے پیچہے متعاقب تہے
جب کشتی کانپور سے ۱۲ میل نکل گئی اوسوقت کشتی مذکور ریتی مین اڑگئی مگر سب
لوگ کشتی کے اندر خاموش بیٹہے رہے جب شام ہوئی تو باہر نکلکر کشتی کو
خشکی پر سے بہزار دشواری ڈہکیل کے نکالا وہانسے چلکر نجاج گڈہ کے
پاس کشتی پہر خشکی مین اٹک گئی یہہ مقام کانپور سے آٹہہ میل کے فاصلہ پر
ہے یہان پر باغیون نے پہر آنکر گہیرا صاحبون نے بہی مقابلہ کیا بہت صاحب
اوسوقت مارے گئے مگر اس جوانمردی سے لڑے کہ دشمن آخرکو پس پا

ہوسے اور کانپور کی طرف بہاگے نانانے یہہ خبر شکست سنکر دو پوری پلٹنین روانہ کین لیکن خدا کی قدرت سے رات مین ایسی باد تند چلی کہ کشتی خشکی سے نکلکر چل نکلی لیکن چونکہ راستہ معلوم نہ تہا اور کوئی صاحب دریا کے حال سے واقف نہ تہا تو تہوڑی دور جاکر کشتی پہر اٹک گئی جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ باغیون کا کنارہ پر ہجوم ہے یہہ مقام شیورا جپور تہا جو کانپور سے تیس میل ہے جب کہ صاحبون نے دیکہا کہ کشتی کسیطور سے نہین آگے سرکتی تولاچار چودہ شخص کشتی سے اوترکر باغیون کے مقابلہ کے واسطے کنارہ کی طرف آئے تاکہ دشمنون کو وہان سے مار کے ہٹادین چنانچہ ایسا ہی ہوا باغی لوگ ان چودہ آدمیون کے ہاتہہ سے زک کہاکر بہاگے اور ان صاحبون نے اونکا بڑی دور تک تعاقب کیا آخر کو انکو سرکشون نے گہیر لیا اور وہ پہر کنارہ دریا کی طرف چلے مگر کنارہ پر آنکر دیکہا تو کشتی کا پتہ نہین لگا لاچار کنارہ کنارہ ایک میل تک بہاگے مگر جب باغی تعاقب کرتے ہوئے اونکے سر پر آن پہنچے تو اونہونے ایک شوالہ مین جاکر پناہ لی ایک شخص اون چودہ مین سے عین دروازہ شوالہ پر مارا گیا پہر ان صاحبون نے رخ پہیرا اور باغیون سے مقابلہ کیا اوسوقت بہی باغیون مین سے بہت

سے آدمی مارے گئے باغی ان چند انگریزون کے ہاتھہ سے بہی تنگ آگئے
اور ایک توپ شوالہ پر لاکر لگادی لیکن جب دیکہا کہ توپ سے بہی کچہہ نہین
ہوتا اور شوالہ بہت مستحکم اور مضبوط ہے اوسوقت باغیون نے ایک اور تجویز
کی کہ بہت سی لکڑیان شوالہ کے دروازہ کے آگے چُن دین اور اونمین آگ
لگادی جب دیکہا کہ آگ سے بہی کچہہ نہین ہوتا تب اونہون نے اگ مین
بارود ڈالدی جس سے اندر اسقدر دہوان ہوگیا کہ بیچارے انگریزونکا
دم گُہٹنے لگا تب اونہون نے وہان سے نکلکر دریا کی جانب بہر بہاگنے کا
ارادہ کیا جب اونہون نے یکایک شوالہ سے نکل کے حملہ کیا تو دشمن بہر اسیمہ
ہوکر بہاگے چہہ صاحب جو تیرنا نہین جانتے تہے وہ بلا تحاشا دشمنومین
گہس اور بیسیون کو مارکر مرگئے اور باقی سات آدمی دریا مین کود پڑے
دو شخص تیرتے وقت گولی سے مارے گئے اور تیسرا شخص جب تیرتے
تیرتے تہک گیا تو پشت کے بل تیرنے لگا اور نادانستہ کنارہ کے قریب
آگیا اوسیوقت دشمنون نے اوسے کاٹ ڈالا اور باقی چار آدمی جب
تیرتے تیرتے ۶ میل نکل گئے تو اوسوقت کنارہ پر سے چند سپاہیون
نے اونہین آواز دیکر بلایا معلوم ہوا کہ وے سپاہی مہاراجہ درگ بجے سنگہ

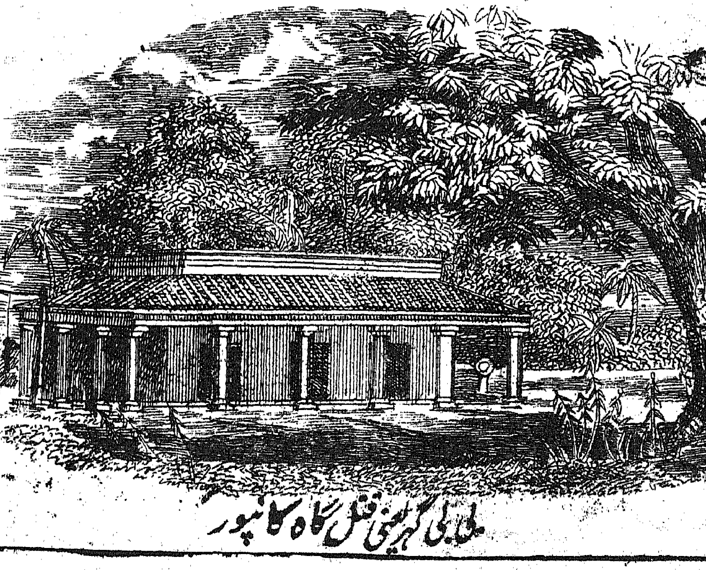
رئیس بیسوارہ اودہ کے تھے جو سرکار انگریزی کے بڑے وفادار دوستون
مین سے تھے تین روز کے بہوکے اور نہایت تھکے ہوئے یہہ چارون شخص
بموجب پکارنے سپاہیون کے کنارہ پر گئے اور وہانسے راجہ صاحب کے
پاس جنہون نے اونکو اپنی حمایت مین ۲۹ جون سے ۲۰ جولائی تک
باآسایش تمام رکہا آخر کو جب کچھہ فوج گورہ الہ آباد سے جنرل ہیولاک صاحب
بہادر کے کمپو مین شامل ہونے کے واسطے کانپور جاتی تہی تو راجہ صاحب ممدوح
نے ان چارونکو اوس کمپو مین بحراست اپنے آدمیون کے بخیریت تمام پہنچا
دیا ان چار شخصون مین سے دو افسر تھے ایک کا نام لفٹنٹ ڈلافوس صاحب
اور دوسرا لفٹنٹ ماہربے طامس صاحب لفٹنٹ ڈلافوس صاحب نے
جو بذات خود اپنا وقایع لکہا ہے وہ ہمارے پاس ہے اوسکا ترجمہ ہم بحصہ آئندہ
حصہ مین لکھینگے وہ نہایت دلچسپ ہے اب اس حکایت کو چہوڑکر پہر ہم
کانپور کا حال بیان کرتے ہین بعد نکلجانے ان دو کشتیون کے قتل عام
گہاٹ پر جاری رہا باغونکی دیوار کے پیچھے سے بندوقونکی بارش ہوا کی
اور سوارون نے اون بیکس اور بے دست و پا انگریزون اور میمون وغیرہ کے
ہجوم مین جاکر خوب چارون طرف تلوارین چلائین ایک بیچاری بیہ سال

میم مرے نام اس قتل عام سے بقدرت کاملہ خدا بچگئی جو بالفعل کلکتہ مین ہے اگرچہ ایک بڑا زخم اوسکی پشت پر لگا تہا جس سے وہ کنارہ دریا پر تہی مین گر پڑی اور قاتل لوگ مردہ سمجہکر اوسکو وہان چہوڑ گئے آخر کو بالا راو یا راو صاحب نے قتل بند کرنے کا حکم دیا جو مرد و زن کہ قتل سے بچے اونکو اکہٹا اور فراہم کرکے اوس بڑے مکان کی طرف لیگئے جو صوبہ دار کی کوٹہی کے نام سے مشہور ہے اور جو میدان پریٹ کے جنوب مشرقی گوشہ مین واقع ہے اسجگہہ پہنچکر باقی مردون کو عورات اور بچون سے علیحدہ کرکے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو ایک چہوٹے سے مکان مین اکہٹا بند کردیا + وہ کشتی جو شیوراج پور مین اٹک گئی تہی اور جسمین سے تیرہ آدمیون نے نکل کے دشمنون پر حملہ کیا تہا اور جب وہ واپس آئے تو کشتی کو نہ پایا اور جنکی حکایت اوپر بیان ہو چکی ہے اوس کشتی مین ہی جو باقی سوار تہے سبہون کو باغیون نے گرفتار کر لیا اور کنارہ پر لے آئے اور چہکڑون مین سوار کراکے کانپور واپس لیگئے مگر چہکڑون کی دستیابی مین دیر ہوئی کیونکہ ایک شخص طامس نام کا جو خود بہی مقید تہا اور آخرکار بمدد ایزدی بچ گیا یہہ بیان ہے کہ اس کشتی کے آدمی چار یا پانچ روز تک ادہر وان گانون مین رہے اسی

شخص کی گواہی سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ کانپور مین پہنچا تو اوسنے
نانا کو صوبہ دار کی کوٹہی مین مقیم پایا اور ایک جماعت کثیر فوج باغی کی مابین
کوٹہی مذکور اور سڑک آہنی کے پڑی ہٹی جب یہہ لوگ جو صاحب اور میمین ملاکے
قریب ۱۰۰ آدمیون کے ہونگے کانپور پہنچے تو اونمین سے صاحبون کو چنکر
مار ڈالا اور عورتون اور بچون کو اوسی قید خانہ مین جہان اور میمین اور بچے
مقید تہے ڈالدیا مگر ۷ تاریخ جولائی کو معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچاریون کو
شہر کی جانب لیجا کے اوس چہوٹے سے مکان مین جاکر رکہا جو بی بی گہر
کے نام سے مشہور ہے اور جس مکان کو کسی افسر انگریزی نے ایک اپنی
ہندوستانی بیوی کے واسطے بنایا تہا اس مکانمین بوریا بچہوادیا گیا تہا
اور قیدیون کو کہانے کو تہوڑی چپاتیان اور پانی ملتا تہا اس مکان مین
یہہ بیچاری میمین ۱۵ تاریخ جولائی تک مقید رہین لیکن قبل اسکے کہ ہم اوس
روز ہولناک کا بیان کرین کچہہ ذکر فراریان فتحگڈہ کا جو یہان پہنچے ضرور ہے
معلوم ہوتا ہے کہ دو جتہونمین دو مرتبہ کرکے فتحگڈہ کے صاحب لوگ کانپور
مین پہنچے اول گروہ تو وہ تہا جنمین پادری لوگ بہی شامل تہے اور جو
۱۲ تاریخ جون کو کانپور مین پہنچا اونمین سے ایک شخص بہی نہ بچا پہنچنے

ہی سب تہ تیغ ہوئے اور دوسری جماعت فراریان فتحگڈہ کی اوایل ماہ جولائے
مین پہنچی اسمین قریب سَتّہ صاحب اور میمین وغیرہ ہتین صاحبون کو
شاید اوسیوقت مار ڈالا اور میمون اور بچون کو اوسی بی بی گہر مین بہردیا
ان فتحگڈہ کے فراریونکا احوال البتہ مفصل ہنین معلوم ہوتا کیونکہ اونمین سے
ایک شخص بہی ہنین بچا جو اپنی حکایت کہہ سُناتا تاہم جہان تک معلوم ہوا
ہے اور جس جس صاحب نے جو کچہہ لکہا ہے آگے بیان ہوگا اب ہم ناناصاحب
کے راج مین جو اخیر دردانگیز معرکہ گذرا اوسکا بیان کرینگے اونگ کے مقام کی لڑائی جو بین
سرکار انگریزی اور ناناصاحب کے ہوئی وہ پندرہوین تاریخ جولای کی صبح کو ہوئی تہی
اور فوج ظفر موج انگلشیہ نے قریب گیارہ بجے دن کے پانڈو ندی سے دشمنونکو مار
کے ہٹا دیا تہا جب یہہ خبر شکست کامل کی کانپور مین قریب سہ پہر کے پہنچی اوسی تاریخ
اوسیوقت ناناصاحب کے خلوت خانہ مین بیچاری ولایت زاعورات اور بچونکا مشورہ
ہوا کہ اب انکا کیا کرنا چاہیے اوس مشورہ مین یہی صلاح ٹہری کہ انکو مار ڈالنا چاہئے
قریب غروب افتاب کے اس فتوی کی تعمیل ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ عورات اور بچون
کے چار صاحب لوگ بہی ابہی تک زندہ مقید تہے معلوم نہین کہ اونکو مردون کے قتل عام سے
کیون بچا رکہا تہا اونمین سے تین صاحب تو فتحگڈہ کے تہے ان صاحبون کو بی بی گہر سے

اول نکالکے اور سڑک پر کھڑا کر کے قتل کیا بعد ازان قتل عام عورات اور بچونکی شروع ہوئی اول تو دروازون اور کھڑکیون کی راہ سے گولیونکی بارین مارین اور بعد ازان قاتلون نے تلوارین لیکر باقی زندون اور زخمیونکا کام تمام کیا نانا صاحب کی فرودگاہ کا مکان اس قتل گاہ سے صرف پچاس گز کے فاصلہ پر تہا وہان اونہون نے ناچ کا حکم دیا اور شب بہر خوب ناچ رنگ اور گانا بجانا رہا علی الصباح حکم ہوا کہ بی بی گہر صاف کیا جاے و اوسمین دوسو لاشون سے کم نہ تہین اتنی لاشین ممکن نہین کہ اوس چاہ مین جو مکان کے نزدیک ہے ڈال دی گئی ہون غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ لاشون کو گہسیٹ کر گنگا مین بہادیا اور باقیون کو کوئے مین ڈالدیا فقط



مکان بی بی گہر یعنی قتل گاہ کانپور

زرِ اصلاحات

جناب سید دولت علی صاحب تحصیلدار	عـه	جناب محمد محی الدین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ	لعہ
جناب پنڈت بہاری لعل صاحب تحصیلدار	عـه	جناب بابو جانکی پرشاد صاحب	؎
جناب فیض محمد خان صاحب	؎	جناب لالہ ملتا سنگھ صاحب خزانچی	؎
جناب لالہ کیشو رام صاحب نائب خزانچی	؎	جناب غلام حسین صاحب منشی صاحب سررشتہ	لعہ
جناب فیض الدین صاحب ڈاکٹر میانوالی	عـه	جناب شیو پرشاد صاحب میر منشی	؎
جناب گنگا دھر راؤ [illegible] صاحب	؎	جناب برج لعل صاحب تحصیلدار لکھنؤ	؎
جناب لالہ [illegible] صاحب	؎	جناب لادین دیال صاحب سررشتہ دار	عـه
جناب نواب مرزا شہاب الدین خان صاحب بہادر	؎	جناب چودھری رتن سنگھ صاحب [illegible]	[illegible]
جناب احمد علی صاحب بہادر جج [illegible]	؎	جناب ٹھاکر [illegible] سنگھ صاحب سررشتہ دار	عـه
جناب بالکشن [illegible]	عـه	جناب مولوی رجب علی خان صاحب بہادر	؎
جناب لالہ گنیا [illegible] صاحب	عـه	جناب منشی رام سیوک صاحب	؎
جناب بہادر علی خان صاحب سررشتہ دار	عـه	جناب بدری دین صاحب مدرس	عـه
جناب لالہ بلدیو سہائے صاحب	؎	جناب محمد عمر خان صاحب نائب تحصیلدار	عـه
جناب ولیم کیمبل صاحب بہادر افسر [illegible]	عـه	جناب مس [illegible] صاحبہ	عـه
جناب سید محسن علی صاحب لکھنؤ	؎	جناب شیخ فضل حسین صاحب	عـه

Part VIII Feb: 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo narain

at Moofeed Khulaik Press Agra

العلم طاقة

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع

جلد ۱ حصہ ۹



یہہ کبر کا بدلہ ہے سزا یہہ جفا کی ہے

مولفہ سب اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلایق آگرہ محلہ پیپل منڈی مین شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

واصلات

جناب پنڈت کدارناتھ صاحب بریلی عصہ/	جناب بابو جانکی پرشاد صاحب عہ/
جناب بابو گوبند چند ریوس صاحب سے	جناب عبداللہ خانصاحب صوبہ دار عصہ/
جناب سیوای راو نندوپت صاحب جاگیردار سے	جناب نند کشور صاحب ہدیتا سے
جناب رای لعل چند صاحب ساہوکار سے	جناب منشی پاسنگھ صاحب بہادر آگرہ للعہ
جناب حکیم احسن اللہ خانصاحب سے	جناب محمد بہادر علی صاحب رسالدار سردار بہادر عہ
	جناب بابو برج بھوکن صاحب سے

تاریخ رقمزدہ کلک عجایبسلک نواب محمد حسین خانصاحب متخلص بمجذوب

بنارس مین جب اُسکی چھپی تاریخ کہا دل نے کہ یہ کیا خوب نسخا
سر ہجری سے لی تاریخ ہجری ندا آئی چھپی تاریخ بلوا
سنہ ۱۲۷۵ الفضا

پسند طباع ہر خاص و عام رقم شد درین نسخہ اعمال عذر
زروی ادب سال فصلیش گفتم بفرمود ہاتف زہی حال عذر
الفضا سنہ ۱۲۶۶ فصلی
چو این نسخہ مرغوب ہر طبع شد سزاوار شد فکر بر فکر ما
زروی اشارت بمن گفت ہاتف سنہ عیسوی خوب تاریخ بلوا
سنہ ۱۸۵۹

تاریخ از نتایج طبع جناب لالہ کشور رام صاحب نایب خزانچی

بلوہ یہہ جہان مین جو پھیلا جہلا نے کیا عبث شرارت
جب ہوئی سر فساد ٹنٹا مطبوع ہوئی حالت بغاوت
سمت ۱۹۱۶

تاریخ بغاوت ہند

حصّہ نہم

بقیہ سرکشی کانپور

لفٹننٹ کرنل ولیمز صاحب نے حسب الحکم سرکار کے سرکشی اور قتل کانپور کی بابت تحقیقات کماحقہ کی اور سیکڑون گواہون کی گواہیان جو اونہون نے لین اونکا خلاصہ تیار کر کے سرکار مین گذرانا چنانچہ جو سلسلہ وار اور صحیح اور درست بیان اونکا ہے وہ اور نہین ہوسکتا اونکے لکھے ہوئے اصلی کواغذات کو ہماری سرکار عالی وقار نے جناب مہتمم سوانحات سرکشی ہند (اپیلز افدی انڈین ربلین) کو عطا فرمائے جہانسے ہم اُس عمدہ بیان کا بجنسہ ترجمہ کرتے ہین — خلاصہ اظہارات درباب سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی — ولیمز صاحب

ماہ اپریل ۱۸۵۷ء مین جبکہ تیار چھنی ہوئی پلٹن نمبر ۱۹ کے سپاہی کانپور مین پہنچے

تو اونہون نے فوج کے سامنے برملا یہہ بیان کیا کہ ہمارے اور سرکار کے مابین ورباب نو ایجاد جس کارتوسون کے نا اتفاقی ہوئی اسی باعث سے جبکہ خبر سرکشی میرٹھہ اور قبضہ کر لینے دہلی کی پہنچی تو شہر مین اور خصوصاً فوج مین اسکا بڑا چرچا ہوا اور اونکے دلونمین برانگیختگی ہوئی اور اونہون نے اپنے بہائی بندون کے اطوار کو بہت پسند کیا اور کہا کہ جو کچھہ اونہون نے کیا خوب کیا مئی مہینہ کے وسط مین جنرل صاحب کانپور کو اطلاع ہوئی کہ دوسرے رسالہ ترکسوارون کے ایک سوار کے بیٹے نے جو ٹیکارام کے مدرسہ مین پڑھنے جاتا تہا اور طالب علمون کے سامنے بیان کیا کہ فوج کانپور بھی پیرو فوج میرٹھہ کے ہوگی اسی رسالہ مین ایک فساد بھی پیدا ہوا جسکا مبنی جان محمد اٹھوین کمپنی اور ۵۶ وین پلٹن کا سپاہی تہا اوسنے لوگون کو بہڑکایا اور کہا کہ کل ہندوستانی فوج توپ سے اوڑائی جاویگی آخر کو یہہ مفسد گرفتار ہوگئے مقید ہوا اور فساد دبگیا جنرل ولیر صاحب نے لکہنو کو بذریعہ تار برقی خبر بہیجی کہ دوسرا رسالہ ترکسوار و لکا نارضامند معلوم ہوتا ہے مگر امید ہے کہ ہندوستانی پیادون کی پلٹنین ثابت قدم رہین پولیس کے لوگون نے بہی انتظام مین بہت گرمجوشی دیکہلائی تہانہ دار شیوراج پور نے باغی سپاہیون کو جو مع

اسباب مغرورتہ اضلاع شمال مغربی سے آئے گرفتار کر کے کانپور بھیجدیا اور
سر جارج پارکر صاحب کی کوششون سے چھاونی کے پولیس والون نے بھی
انتظام مین بہت کوشش کی اور اوندنونمین چھاونی کی حد مین ایک بھی واردات
چوری کی نہ ہوئی مگر فوج کی رنگت ہر روز بدلتی جاتی تہی اور نافرمانبرداری اوسکے
مزاج مین سماتی جاتی تہی ۲۰ تاریخ مئی کو جنرل سر ہیو ولیر صاحب نے لکھنو کو مدد کے واسطے
لکھا چنانچہ وہانسے پچاس گورہ ۳۲ وین پلٹن شاہی زیر حکم کپتان لو صاحب بسواری ڈاک گاڑی
کانپور کی جانب روانہ ہوئے ۲۲ تاریخ مئی کو دہوندوپنتہ المعروف نانا صاحب بھی
تین سو آدمی اور دو صرف توپ برنجی کانپور مین پہنچا اور نواب گنج مین قیام کیا نانا صاحب
حسب الطلب حکام ملکی انتظام مین مدد دینے کے واسطے آیا تہا ۲۳ تاریخ مئی کو جنرل ولیر
صاحب نے لکھنو کو بذریعہ تار برقی خبر بہیجی کہ تحقیقاً آج رات کو فوج کانپور سرکشی کریگی
اس وغدغہ کے باعث سے بہت میمون نے اوس رات کلیسا رکھنہ مین پناہ لی
جو مقام مخاطرہ کے وقت فراہم ہونے کے واسطے مقرر کیا گیا تہا ۲۴ تاریخ مئی کو
جنرل ولیر صاحب نے پہر تار برقی مین کہلا بہیجا کہ یہان سب اچہا ہے اور یقین ہے کہ
ایسا ہی رہیگا کوئی اور تازہ واردات نہ واقع ہوئی اور عملہ پولیس نے سر جارج پارکر
صاحب کے حسن انتظام سے چھاونی مین ایک واردات چوری کی نہ سننی گئی —

باوجود اسکے تجویزات پیشبندی بہی ہوتی جاتی تہین ٹہیکہ داران کمیٹی کو حکم تہا کہ سب
سرانجام جتنا جلد ہوسکے فراہم کرکے جلد بہیجدین ۔ میگزین جو اصل ذریعہ محافظت
کا تہا اوسکی طرفسے بہت غفلت کی مابین کلیسا ریجنہ اور نا تمام بارکون کے دو
بارکین تہین جنکے گرد ایک مٹی کی دیوار جو ڈیرہ گز اونچی بہی نہوگی کہود کے بنائی گئی
دو دمن ڈیلی صاحب اور رگال صاحب کے رسالون کے جو لکہنو سے کانپور آئے
اونکو ۲۷ تاریخ می کو واسطے صفائی سڑک کلان کے روانہ کیا جنہون نے پہلی تاریخ
جون کو فرولی کے مقام مین سرکشی کرکے افسرون کو قتل کیا صرف لفٹننٹ کیری صاحب
بچگئے انکی روانگی کے بعد ایک اور گروہ رسالہ گال صاحب معہ توپخانہ روانہ
ہوا تہا مگر راستہ مین جب اونہون نے خبر سرکشی اول گروہ کی سنی تو کانپور
واپس آگئے اور کانپور سے لکہنو کی جانب روانہ ہوئے مگر جنرل ویلر صاحب نے
لفٹننٹ ایلس صاحب کو معہ دو ضرب توپ کانپور مین رکہا جنہون نے دمدمہ کی
حفاظت مین بڑی بڑی خدمات کین کپتان لو صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ
پلٹن نمبر ۳۲ اور کپتان اوبرائن صاحب کو معہ پچاس گورہ متعلقہ پلٹن نمبر ۸۴
لکہنو واپس جانیکا حکم ہوا کیونکہ جنرل ویلر صاحب کو لکہنو کی طرفسے بہت خوف
تہا اسطور پر اونہون نے سر هنری لارنس صاحب کی مدد کرنے مین اپنے تئین کمزور کر دیا

اور ایسے وقت مین جبکہ اونپر اسمان ٹوٹ پڑنے پر تہا جسنے سب عیسائیونکو یکقلم غارت کیا نانا جسکو سرکار انگلشیہ نے مدد کے واسطے کانپور بلایا باطن مین دغاباز اور فریبی نکلا اوسکے جی مین خیال تہا کہ سرکار نے اوسکے ساتہہ بے انصافی کی ہے حالانکہ سرکار انگلشیہ ہمیشہ اوسکے ساتہہ مہربانی سے پیش آئی اور اوسکی توقیر اور عزت کرتی رہی جب اوسنے دیکہا کہ فوج انگریزی برگشتہ اور ناراض ہے اور بعض جگہہ برملا سرکشی ہوگئی ہے اوسنے بہی یہہ ایک اچہا موقع سرکار کے خلاف پہر جانیکا پایا اس امر کی تحقیقات غیر ممکن ہے کہ نانا کس تاریخ سے فوج کو بہڑکانے لگا کیونکہ کوئی شخص جسکی وساطت سے ایسا کام ہوا ہو نہین دستیاب ہوا دم رسالہ ترکسوار ونے اپنے ارادہ فاسد کو چہپانے مین چنداں کوشش نہیں کی ایک سوار نے اپنی ایک فاحشہ عورت عزیزن نام سے کہا کہ ہلوگو نمین سازش ہو رہی ہے کہ نانا کو پہر تخت پر بٹہا دین اوس عورت نے اس خبر کو اور اپنے اشناؤن کے سامنے بیان کیا نانا کا فوج کے ساتہہ سازش کرنا کانپور آنے کے قبل نہین ظاہر ہوتا اور نہ اسکا کوئی ثبوت ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ جس ایام مین وہ کانپور ایا تو اوسکے خاص دو سوار ایک رحیم خان ساکن کشن پور ضلع مٹہور اور دوسرا امداد علی ساکن باندا فوج کی ترغیب دینے کے واسطے مقرر ہوئے تہے دوسرا رسالہ

سرکشی کرنیکو آمادہ تہا اوسکو چندان ترغیب دینے کی حاجت نہ تہی اس رسالہ
مین ٹیکا سنگہ صوبہ دار اور گوپال سنگہ حوالدار میجر اور سواران شمس الدین خان
و شیخ بلاقی و سردار بیگ اور راے سنگہ سرغنہ بغاوت تہے شمس الدین خان
سوار کے مکان پر یا بعض اوقات ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے مکان پر جلسا حسین اور
مشورے ہوا کرتے تہے نانا کے سوارونکا صوبہ دار جوالا پرشاد دوسرے رسالہ
کے حوالدار میجر گوپال سنگہ پاس اکثر جاتا تہا اور صوبہ دار ٹیکا سنگہ بہی اوندنون
مین بالا راو کی ملاقات کو اکثر جاتا تہا ایک روز صوبہ دار نے نانا سے کہا کہ ہندو
اور مسلمان بالاتفاق اپنے مذہبون کے قایم رکہنے اور بچانے مین آمادہ ہوے ہین
آپ کسواسطے انگریزون کی مدد اور خزانہ اور میگزین انگریزی وغیرہ کی حفاظت
کرتے ہین یہہ سنکر نانا نے جواب دیا کہ مین بدل فوج کے کہنے مین ہون ایک روز
شام کو سکہا ملیا گہاٹ پر دوسرے رسالہ کے سرغنہ مفسد مشورہ کے واسطے جمع ہوے
او مشورہ مین نانا صاحب اور بالا راو اور عظیم اللہ اور نانا کے دونو سوار مدد علی
اور رحیم خان بہی موجود تہے یہہ مشورہ سرکشی کے واسطے دن مقرر کرنیکو ہوا تہا
کیونکہ دوسرے روز شمس الدین خان سوار رسالہ مذکور جو سازش مین داخل
تہا عزیزن رنڈی کے مکان پر شراب پیکر اور بدمست ہوکر کہنے لگا کہ دو یا تین

روز کے عرصہ مین نانا صاحب کا راج ہوجاویگا اور مین تیرا گھر چاندی سے نہین بلکہ اشرفیون سے بہردونگا چنانچہ اس شخص کی گفتگو کو عزیزن رنڈی اور اوسکے نوکر بختاور نے برملا مشہور کیا صاحب مجسٹریٹ کوبہی ان مشورون اور مجلسون کی خبر پہنچی مگر نانا صاحب نے صاحب موصوف کی دلجمعی کی کہ یہہ مشورے کچہہ فساد کے واسطے نہین ہین بلکہ اسواسطے ہین کہ کوئی تجویز ایسی نکلے جس سے فوج کے لوگ جو مفسد اور برگشتہ معلوم ہوتے ہین پہر راہ پر آجاوین فوج اگرچہ سرکشی کرنیکو آمادہ تہی مگر پہر بہی کوئی بہانہ دہونڈتی تہی کارتوس کے بہانہ کے سوا اونکو منظور یہہ تہا کہ کوئی اور بات بہی ایسی نکلے جس سے اونکو سرکشی کرنیکے واسطے گنجایش اور دلیل ملے دربارہٴ کارتوسون کے جنرل ویلر صاحب نے فوج کے سمجہانے مین کمال کوشش کی اور خاص اپنے لڑکے کو پہلی پلٹن پیادگان کے ہندوستانی افسرون پاس سمجہانیکو بہیجا کہ اونکا الزام دربارہٴ کارتوسون کے محض بے اصل ہے اور چار کارتوس اونہون نے لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمسریٹ کو دئے اور کہا کہ اسکو آپ بہی دیکہین کہ انمین کیا نقص ہے کچی چاردیواری کہ انگریزون نے بطور دمدمہ بنائی تہی وہی ہندوستانی فوج کو ایک بہانہ ہوگیا اور کہنے لگی کہ اب انگریزونکا حکم سے بیاعتبار جاتا رہا دوسری جون کو ایک اور امر ایسا

واقع ہوا کہ جس سے فوج کو ناراضگی کے واسطے ایک اور بھی بہانہ ملا ایک افسر
فرنگی کرسٹی نام نے جو عہدہ سے معزول ہو گیا تھا دوسرے رسالہ کے سوارون
پر جو گشت پر تھے گولی چلائی اور عدالت مین اس جرم سے رہا ہوا کیونکہ اوسپر
ثابت ہوا کہ وہ نشہ مین کمال مخمور تھا اور عالم مدہوشی اور بیہوشی مین اوس سے
یہہ حرکت ظاہر ہوئی اوسکے رہا ہونے سے تمام رسالہ اور بھی برانگیختہ ہو گیا
اور سوارون کے منھہ سے یہہ سنا گیا کہ کیا جانے کس روز ہمارے تئین بھی
بے خبری مین چلجاوین چونکہ کل فوج ہندوستانی خصوصاً رسالہ دوم نافرمانبردار
اور گستاخ ہوتا جاتا تھا تو بہت عیسائیون نے دمدمہ مین پناہ لی اور ولایتی افسران
فوج نے اپنی پلٹنون کی لین مین ڈیرے کھڑے کر لیے اور باوجودیکہ سپاہیون
پر اعتبار نہ تھا مگر شرط نمک کے باعث سے معہ قبایل بنگلون کو چھوڑ کر اون ڈیرون
مین رہے تاکہ سپاہی کسیطور سے بدگمان نہ ہو جاوین ۳ تاریخ جون کو دو لاشین
ایک صاحب اور ایک میم کی دریا مین بہتی ہوئی پہنچین اور نہر کے منھہ پر آنکلی
اٹک گئین اونکو دیکھکر ایک بڑا تہلکا ہوا اور جو لوگ کہ سرکشی کرنے پر آمادہ تھے
اونکے دلومین امنگ اور برانگیختگی آئی اور باقی سبکے دلون پر ملال ہوا کہ اب
کچھہ طوفان عظیم آنے والا ہے جمعرات کے روز چوتھی تاریخ جون رسالہ دوم نے

سرکشی کرنیکا ارادہ مصمم کرلیا اور اپنے قبایل کو چہاونی سے شہر مین بہیجدیا اور
رات کو جب اوہی پیر ڈیرہ گہنٹہ بجا ہوگا اوسوقت صوبہ دار ٹیکا سنگہ جو لبسر داری
پچاس سوار دمدمہ کے نزدیک پہرہ پر متعین تہا معہ اپنی جماعت وہانسے نوابگنج
کی طرف چلا گیا اور تپنچون کی آواز اور سارجنت میجر کے بنگلہ جلنے سے سرکشی کا شروع
ہونا معلوم ہو گیا جب کہ سرکش سوارون نے اپنے نشانون کو لینا چاہا تو رسالہ کے
صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ نے اونکا مقابلہ کیا اور وہین سنگہ کے ہاتہہ سے زخمی
شدید ہوا جبکہ پہلی جمعیت پیادگان نے سوارون کے ساتہہ شامل ہونے مین کچہہ
دیر کی تسیر گوپال سنگہ حوالدار میجر رسالہ مذکور نے پلٹن کو کہلا بہیجا کہ اس دیری
اور تامل کا کیا باعث ہے یہہ سنکر اوسیوقت پلٹن مذکور چہاونی سے کوچ
کرکے سوارون کے ہمراہ ملگئی باوجودیکہ کرنیل ایوراٹ صاحب اور اور ولائتی
افسرون نے پلٹن مذکور کو بہت سمجہایا مگر اوسنے نہ مانا پلٹن پیادگان نمبر ۲۶
کو پریڈ کا حکم ہوا اور پلٹن مذکور معہ اپنے انگریزی افسرون کے پریڈ کے میدان
مین دو بجے رات سے صبح تک ارا ستہ کہڑی رہی اور صبح کو کہوڑے
اور ہتیار وغیرہ جو سوار لوگ چہوڑکر چلے گئے تہے اونکے فراہم کرنے مین بہت
کوشش کی صوبہ دار میجر بہوانی سنگہ کہ جسنے اسقدر حق نمک حلالی ادا کیا اور زخمی

شدید ہوا اور مدمہ انگریزی مین لے گئے جہان وہ ایک بم کے گولے سے محاصرہ کے
کے زمانہ مین مر گیا اگرچہ وہ بہی ہندوستانی تہا مگر اوسنے اپنی جان شرط نمک
اوا کرنے مین نلے خوف وخطر دی ابتک دونو باقی پلٹن پیادون کی بظاہر مطیع
معلوم ہوتی تہین اگرچہ باطن مین سرکشی کی ہوا نے اونکے دلون پر بہی اثر کر
رکہا تہا ابہی تک افسران ولایتی بہی اپنی اپنی پلٹنون مذکور کے ہمراہ تہے جب
دن کے نو بجے تو اوسوقت ایک سوار رسالہ دوم کا ۳۵ وین پلٹن کی لین مین
ایا اور بیان کیا کہ تمہاری پلٹن کی کمپنی جو خزانہ پر تعینات ہے کہتی ہے کہ جب
تک تم اپنی پلٹن کے شامل نہوگے اوسوقت تک ہم خزانہ کو نہین لوٹنے دینگے
اوسوقت حوالدار بندا پانڈے اور رائٹ کمپنی کے سپاہی متعلقہ پلٹن مذکور
چلا اوٹہے کہ رامچندر جی کی جے اور یہہ کہکر پکارے کہ اٹہو بہادر بہائیون
باہر نکلو اوسوقت سپاہی لوگ پلٹن کے خزانہ اور نشان لینے کو دوڑ
پڑے اور دونو پلٹن مین ایک غل اور شور عظیم ہوگیا یہہ غل سنکر انگریزی
دمدمہ سے دو گولہ دونو پلٹنون کی لین مین مارے گئے یہہ دیکہہ کر
گنگا رام بہاٹ جو گمرا نڈیل کمپنی متعلقہ پلٹن نمبر ۵۶ کا سپاہی تہا چلایا
کہ ہم سب مارے جاوینگے یہہ سنکر تمام پلٹن منتشر ہوگے جہانونی چہوڑ کے

بہاگی حالانکہ اونکو اوسوقت تک انگریزون کی طرفسے مقابلہ کا گمان بہی نہ تہا کیونکہ
ایک کمسرٹیٹ سارجنٹ بدری ناتہہ گماشتہ سے رسم لے رہا تہا جسوقت یہہ
واردات ہوئی اوس سے سپاہیون نے کہاکہ تم یہانسے چلے جاؤ اور اپنی جان
بچاؤ بہت سے سپاہی درختون کی آڑمین چہپ کر کہڑے رہے اور جسوقت
ایک افسر پلٹن نمبر ۵۳ نے بگل بجایا اوسوقت آن حاضر ہوئے پلٹن نمبر
۵۳ چندان سرکش نہین تہی مگر دیکہا دیکہی اوسنے بہی اپنے بہائی بندون کی
پیروی کی چنانچہ کہ ان پلٹنونمین سے وفادار رہے اونکی فہرست اگرچہ
ناکمل اور ناقص ہے مگر جہان تک ممکن تہا دریافت کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ رسالہ دوم مین سے ایک صوبہ دار اور دو حوالدار اور چار سوار اور ایک
نیٹو داکٹر وفادار رہے اور پلٹن نمبر ۵۳ مین سے چہہ صوبہ دار اور
چار جمعدار اور نو حوالدار اور چہہ نایک اور بائیس سپاہی سرکار کے خیرخواہ
اور رسانہہ رہے اور پلٹن نمبر ۵۶ مین سے ایک جمعدار اور تین سپاہی
اور ایک باجہ نواز اور ایک نیٹو داکٹر وفادار رہے سرکشی کے دوران
لوگون نے اچہی خدمات کین پلٹنون کے میگزینون سے ہتیار اور سامان
جنگ ان لوگون نے جہان تک ممکن ہوسکا دمدمہ انگریزی مین لاکر رکہا

کوئی سپاہی متعلقہ پلٹن نمبر اول کا اظہار دستیاب نہو سکا لہذا معلوم نہیں کہ پلٹن مذکور مین سے کتنے ادمیون نے پاس نمک کیا چونکہ فوج جہاد کی چہوڑکر بلالوٹے تنے بنگلجات کے چلی گئی تو افسرون نے اپنا اسباب لے آنے کے واسطے اپنے خدمتگارون کو بہیجا تاکہ کشتیونمین لاکر الہ اباد روانہ کیا جاوے اس امر کے واسطے کشتیان پہلے تیار کرلی گئی تہین اور چونکہ مزدور بہت کم ملے تو سپاہیون نے جو اوسوقت تک وفادار تہے مگر بعد ازان سرکشون سے ملگئے اسباب کے اوٹہوانے اور لدوانے مین بہت کوشش کی چونکہ یہہ یقین کامل تہا کہ فوج باغی سیدہی دہلی کو جاویگی تو اونکے چلے جانے کے بعد وہ افسر جنکے بنگلے ودمدمہ کے قریب تہے اپنے گہرونمین چلے آئے سر جارج پارکر صاحب بہی اپنے مکانمین پہر آگئے جبکہ پلٹن نمبر ۵۳ اور ۵۶ باغیون سے نوابگنج مین جاملین اوسوقت باغیون نے خزانہ سرکاری کو لوٹا اور جیلخانہ توڑ دیا اور قیدیون کو رہا کیا اور قریب کے مکانات مین اگ لگادی اور بعد ازان کل فوج باغی نے کلیان پور کی طرف کوچ کیا مسٹر مرفی صاحب اور سر جارج کو سوارون نے زخمی کیا مگر وہ بچکر دمدمہ مین بہاگ آئے اسی دن تیسرے پہر کو توپخانہ اسپی اودہ کے گولہ اندازون نے بہی جو زیر حکم لفٹننٹ

ایش صاحب کے تہے اپنی ناراضگی ظاہر کی فی الفور اونکے ہتیار چہین کے
اونکو مورچہ کے باہر نکالدیا یہہ لوگ بہی باغیونسے کلیان پور مین جا ملے
تمام مکانات انگریزی جو نہر کے مغرب کی طرف تہے جل اور لٹ گئے مسٹر ریلی صاحب
ایسسٹنٹ کمسری کو حکم تہا کہ میگزین مین اگ دیدین مگر سپاہیون نے جو پہرہ
پر تہے اونکو میگزین مین اگ نہ دینے دی۔ افسران ہندوستانی رسالہ دوم
اور پلٹن پیادگان نمبر اول نے نانا صاحب کے پاس پیغام بہیجا کہ اب ہمارے
ہمراہ شامل ہوکر اور ہمارے سپہ سالار بنکر دہلی چلئے یہی دونو رجمنٹین سرغنہ بغاوت
تہین مضمون اوس پیغام کا بجنسہ یہہ تہا مہاراج اگر آپ ہمارے شامل ہونگے
تو آپ کے واسطے سلطنت ہے اور اگر ہمارے دشمنون کی طرفداری کرینگے
تو آپکی موت ہے جواب اوسکا مہاراج نے یہہ دیا کہ مجھے انگریزون سے کیا
کام ہے مین بدل و جان تمہارا ہون۔ اور ہندوستانی افسرون کے سر پر
ہاتہہ رکہہ کر قسم کہائی اور اقرار کیا کہ مین جلد تمہارے ساتہہ شامل ہونگا
فوج یہہ اقرار کرا کر کلیان پور کی طرف روانہ ہوئی بعد چلے جانے فوج کے نانا
اور اوسکے بہائیون اور عظیم اللہ نے کہا کہ ہمارا دہلی جانا حماقت ہے وہان
ہمارا کیا اختیار ہوگا اور نانا صاحب کو سمجہایا کہ باغیون کو سمجہا کر واپس بلائے

اور اول کانپور کا قبضہ کرکے اپنی حکومت پورب کی جانب جہان تک ہو سکے پھیلائے مین بخوبی واقف ہون کہ انگریزی فوج ہندوستانی فوج کے مقابل چوتھائی بھی نہین ہے اور جبکہ کل فوج بنگال سرکش ہوگئی تو انگریز محض نا طاقت ہو گئے نانا صاحب نے اس صلاح کو مان لیا نانا معہ بابا بھٹ اور عظیم اللہ کے کلیان پور کی طرف روانہ ہوا اور وہان جاکر فوج کو سمجھا کر کانپور واپس لے آنے پر آمادہ کیا اور ترغیب دی کہ لاتعداد لوٹ کے سوا ہر سپاہی کو بالے اور کنٹھے طلائی دونگا حکومت فوج باغی کی اسطور پر تقسیم ہوئی ٹیکا سنگھ صوبہ دار رسالہ دوم کو لقب جنرل کا ملا۔ اور کل رسالہ کا وہ افسر کلان مقرر رہا جمعدار دلجن سنگھ کو پلٹن پیادگان نمبر ۵۶ کی حکومت ملی اور صوبہ دار گنگا دین متعلقہ پلٹن نمبر ۵۳ پلٹن مذکور کا افسر اعلی ہوا پہلی پلٹن پیادگان کا احوال نہین معلوم کہ اوسکا سردار کون بنا ان نامون سے معلوم ہوتا ہے کہ کانپور کی فوج باغی مین ہندون کا بڑا زور تھا ششم جون روز شنبہ کل فوج باغی لبرداری نانا صاحب دھونڈو پنتھ کانپور مین واپس پہنچی بہت سی توپین اور سامان جنگ جو رڑکی بھیجنے کے واسطے کشتیون مین لدوایا گیا تھا اور

کشتیان نہر مین کہڑی تہین باغیون نے اونکا قبضہ کرلیا اور میگزین کے خلاصیون
اور کاریگرون کی مدد سے چند بہاری توپون کو گاڑیون پر رکہہ کر اور
سرکاری بیل لگاکر انگریزی مورچہ کی طرف روانہ کیا اور اٹہہ بجے صبحکو
اول گولہ باغیون نے صوبہ دار کے تالات سے عظیم علی کے گہر پر مارا جو کہ
معہ لڑکے کے گرفتار ہوکر نانا کے روبرو لایا گیا نظام الدولہ اور باقر علی
کو بہی گرفتار کرکے سوار لوگ لے آئے اور مکانات ننکی نواب کی جانب
بہی فوج نے گولے مارے اور نواب مذکور کو گرفتار کیا اور اوسکا گہر
لوٹ لیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان رئیس کانپور کے ہندون کے
ساتہہ شامل ہونے مین تامل کرتے تہے بعد ازان ایک بڑے حصہ فوج
نے مورچہ گاہ انگریزی کی طرف کوچ کیا سرجارج پارکر صاحب اور
افسر جنکے بنگلے مورچہ گاہ کے قریب تہے بمشکل وہانسے نکلکر مورچہ گاہ مین آئے
اور ایک پیرسال انگریز سوداگر کو معہ اونکی بیوی اور ایک لڑکی اور ایک
لڑکا جسکی عمر سولہ برس کی تہی اک بنگلہ کے سامنے سوارون نے مار ڈالا
چار محرران انگریزی نہر کے کنارہ پر رہتے تہے اونہون نے جب دیکہا کہ راستہ
بند ہوگیا تب بڑی جوانمردی اور شجاعت کے ساتہہ مقابلہ کرکے دشمنون کو ہٹا دیا

لیکن ہمکہ اونکے گہر مین اگ لگادی تولاچار وہ وہانسے نکل کر بہاگے اور نکلتے
ہی مار گیئے ایک اور انگریز جسکا نام نہین دریافت ہوا صوبہ دار کے تالاب
کے نزدیک ایک باغ مین چہپا تہا اوسکو بہی سوارون نے مار ڈالا سوار
لوگ حسب الحکم نانا صاحب عیسائیون کی تلاش مین پہرتے تہے اور جہان
پاتے تہے مار ڈالتے تہے اور یہہ اشتہار ہوگیا کہ جس کسی کے مکان مین کوئی
عیسائی چہپا ہوا ملیگا اوس گہر کو اول لوٹ لیا جاویگا اور بعد از ان
وہ مکان منہدم اور مسمار کیا جاویگا اس بہانہ سے سپاہیون نے اچہے
اچہے اشرافون اور دولتمندون کے گہرون کو تلاشی کے بہانہ سے لوٹ
لیا چنانچہ لالہ بدری ناتہہ گماشتہ کمسیرٹ کے گہر کو اس بہانہ سے کہ جنرل ویلر
صاحب کی میم اور لڑکی چہپی ہین لوٹ لیا کشتیون کے پل کو بہی توڑ ڈالا اور
چند کشتیان جلا بہی دین بابو داتار کو معہ بیس سوار بٹہور روانہ کیا تاکہ
نانا صاحب کی حکومت کی بٹہور مین جاکر شہرت دے اور چودہری چنی سنگہ
ایک ملازم قدیم نانا صاحب کا بٹہور کا تہانہ دار مقرر کیا گیا باجے راو پیشوا
کی بیوہ کا کارندہ اور مختیار کار گوردین معہ قبائل توپ سے اوڑا
دیا گیا اور بلونت راو اور راو پیشوا کے رشتہ دارون کو مقید کیا موچہ گاہ

انگریزی پر حملہ کرنیکی تیاریان کی گئین اور اسباب جنگ اور توپین میگزین سے لائی
گئین اور جو توپین کہ اوسوقت موجود تہین اونکو چلانا شروع کیا اول گولہ دس بجے
صبحکو چلا جس سے مورچہ گاہ انگریزی مین ایک خدمتگار کی ٹانگ اوڑگئی جو اوسی روز
سہپہر کو مرگیا نانا نے اوس کوٹہی مین جہان ڈنکن صاحب رہتے تھے اور جہان ایک
توپ پہلے سے چڑہادی گئی تہی قیام کیا یہہ مکان مورچہ گاہ انگریزی سے جانب
شمال واقع ہے مگر اس تاریخ باغی لوگ بہ نسبت لڑائی کے لوٹ مین زیادہ
مصروف رہے ہفتم جون روز شنبہ اس روز اور بہی توپین
مورچہ گاہ کے مقابلہ مین لاکر لگائی گئین چہبیس ۲۶ بہی توپون نے عمارات مورچہ گاہ
کا بہت نقصان کیا گرین صاحب مہتمم پل جو ٹہیکہ دار کے گہر مین چہپے ہوئے تہے
لاچار وہانسے نکلے اور نکلتے ہی باغیون کے ہاتہہ سے مارے گئے اور
میکنٹوش صاحب سوداگر بہی معہ میم صاحبہ ہندوستانی کپڑے پہنے ہوئے
ایک پل کے نیچے چہپے تہے پکڑے گئے اور سہپہر کے وقت اوس سڑک پر جو
برہت گہاٹ کو جاتی ہے مارے گئے صدر الصدور اور مولوی سلامت علی
کو زبردستی پکڑ کر نانا کے پاس لیگئے مصطفی خان کے چہاپہ خانہ حسب الحکم
نانا صاحب اشتہارات بزبان اردو اور ناگری چہاپے گئے مضمون اونکا

یہہ تہا کہ سب ہندو اور مسلمانون کو لازم ہے کہ شامل ہوکر بالاتفاق
اپنے اپنے مذہبون کی حمایت کرین اور نوکری کے واسطے حاضر آوین
شاہ علی کوتوال کانپور ڈر کر بہاگ گیا اور قاضی وان الدین کوتوال
شہر مقرر کیا گیا قصابون کے محلہ کے باشندون نے محمدی جہنڈا کہڑا
کیا اور بہت سے اجلاف مسلمان اور شہر کی آخر اس جہنڈے کے
شامل ہوئی دو تروپ رسالہ ہفتم اور دو کمپنیان پلٹن نمبر ۴۸ کی جو لکہنو سے
فتحگڈہ کی جانب جاتی تہین اس تاریخ چونلے پور مین جو کانپور سے
بارہ میل ہے مقیم تہین ہشتم جون روز دوشنبہ ناناصاحب
نے مسٹر ڈنکن صاحب کے مکان سے اوٹہہ کر نقل مکان کیا
اونکے واسطے ایک ڈیرہ کوٹہی سوادہ کے احاطہ مین کہڑا کیا گیا
سینٹ جارج صاحب اور سپیرسٹرک زخمی ہوکر معہ اپنی میم صاحبہ اور
بچون کے تہانہ نواب گنج سے گرفتار ہوکر کوٹہی سوادہ مین قیام گاہ نانا میر
بہیجے گئے جہان نانا کے حکم سے وہ سب گولیون سے مارے گئے
کچہہ باغی نجف گڈہ کی طرف روانہ کئے گئے تاکہ اوار ڈگرین ود صاحب
سوداگر کو معہ قبائل گرفتار کر لاوین راستہ مین کپتان ہولینڈ صاحب

اسی سنہ ۱۲۷۳ مین سید ... رسالہ کا ... مین چہپی ... چہپ گیا ... کی تحقیقات ... اسی ... ۱۲

ملے اونہون نے جب تک اونکے پاس گولی بارود رہی مقابلہ کیا
بعدازان مارے گئے اور اوارڈ گرین وے صاحب معہ میم صاحبہ اور
دو بچون اور ایک جوان لڑکی کے مقید ہوکر کانپور لائے گئے اونکو کوٹہی
سواد امین اس امید سے کہ اونسے دو لاکہہ روپیہ جان کی عوض ملیگا
مقید کیا ظاہری تہکہ دار الکاری پل کو گرفتار کیا کیونکہ ظاہری انگریزون
کو سرانجام رسد پہنچاتا تہا اور اوسکو الزام دیا کہ ظاہری عیسائی ہے
مگر شہریون کے سمجہانے سے کہ وہ لوگ خاکروب ہین چہوڑ دیا مولوی
سلامت اللہ کے مکان کے نزدیک ایک مسلمانی جہنڈا اور کہڑا کیا گیا جسکو
بعدازان اوس میدان مین جو مغل کی سرای کے نزدیک ہے لیگئے ایک
ازدحام مسلمانون کا جہنڈے کے ساتہہ تہا قاضی وسیع الدین ہمراہی
ونیز سوار رسالہ دوم اور جمیل الدین ہمراہی برقندازان اور چوکیداران
جہنڈے کے ساتہہ تہے اور یہی لوگ بانی جہاد تہے عزیزن رنڈی بہی مردانہ
لباس پہنے ہوے اور گہوڑے پر سوار جہنڈے کے ہمراہ تہی مولوی
صاحب نے جو دعا اور عبادت مین مجذوب سے تہے اور جہنڈے کے نیچے
بیٹہے ہوئے فرمایا کہ اج کا دن کافرون پر حملہ کرنیکا نیک نہین ہے اصلی باعث

اسکا یہہ ہوا کہ مورچہ گاہ انگریزی سے ایک گولہ پہنچاتا ہوا ان دیندار ون
کے غول مین ایسا پڑا جس سے جہٹ مولوی صاحب نے یہہ فتوی گذرانا
جو توپ کہ چہٹی تاریخ کو مغل کی سراے کے پاس لگائی گئی اوسکو
آج مورچہ گاہ کے قریب لیگئے اور ایک اور توپ اول پلٹن کی لین کے سامنے نصب
کی گئی چونکہ پورنین جو ہندوستانی فوج [۱۲] مقیم تہی اوسکی طرف سے ایک
سفیر آیا اور پیغام لایا کہ فوج مذکور نانا کی خدمت مین حاضر ہے جو کچھہ حکم ۱۲ جسکا افسر [illegible]
ہو اوسکی بجا آوری کرے نہم جون روز شنبہ حاجی خانم
کوتوال شہر مقرر ہوا ساتوین رسالہ کے دونو تروپ جنکے ساتھہ کپتان
اسٹیلڈ صاحب اور لفٹننٹ بولٹن اور لفٹننٹ مارٹن صاحب اور ایک
سارجنٹ جسکا نام نہین معلوم تھے اور دو کمپنیون متعلقہ پلٹن نمبر ۴۸
زیر حکم کپتان ہرسٹ صاحب اور لفٹننٹ فارکرسن صاحب نے جو چونکہ پور
نین کانپور سے بارہ میل مقیم تہین اس تاریخ دو بجے بغاوت کی تمام
افسرون مین سے لفٹننٹ بولٹن صاحب صرف بچے تین صاحبونکو تو
سوارون نے تعاقب کرکے بامداد گنوارون کے کاٹ ڈالا اور باقی
دو انگریز دریا کی طرف بہاگے اور وہان کہین مرگئے اسی فوج نے جوزف کارٹر

صاحب کلکٹر محصول گہر شوراج پور کو معہ اونکے قبیلے کے گرفتار کرلیا اور ٹہور لے گئے وہان جاکے اونکو معہ تینون سرون افسران انگریزی کے جنکو اونہون نے قتل کیا پانڈو رنگ راو نانا کے بہتیجے کے سامنے پیش کیا اور چاہا کہ ان قیدیون کو بہی جان سے مار ڈالین مگر کارٹر صاحب کی میم حاملہ تہین اونپر باجے راو پیشوا کی بیوہ رانیون نے ترس کہایا اور کہا کہ اگر میم مذکور پر کسیطرح کی اذیت پہنچے گی تو ہم اپنے تئین ہلاک کرینگے اسی باعث سے اونکو پرانے محل مین ساتوین رسالہ کے سوارون کی حراست مین رکہا اور کارٹر صاحب کو معہ تینون سرونکے دوسری صبح نانا صاحب کے پاس روانہ کیا ایک گروہ فراریان فتحگڈہ جنہنے ۴ تاریخ جون کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ چہوڑا اسی تاریخ سہ پہر کو ٹہور کے نیچے سے گذرا و نانسے اونپر گولیان چلائین اور راونکو حکم ٹہرنے کا دیا مگر پانچ میل جاکر اونکو ٹہیرا لیا ایک جگہہ دریا کے بیچ ریتی مین نواب گنج سے تہوڑے فاصلہ پر اونہون نے ٹہیرکر جنرل ویلر صاحب تک رسائی پیدا کرنی چاہی مگر نہ ہوسکی

دہم جون روز چہارشنبہ لفٹننٹ بولٹن صاحب متعلق رسالہ ہفتم جنہنے کل کے روز چونسٹہ پور مین بغاوت کی باغیون سے بمشکل

مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچے اونکا گہوڑا مورچہ گاہ کی مٹی کی دیوار کو
زغند مارکر اندر پہلانک گیا تینون سر اور مسٹر کارٹر صاحب نانا کے
روبرو پیش ہوئے اوسنے حکم دیا کہ سرون کو پہک دو اور کارٹر صاحب
کو گولی سے مار ڈالو نانا صاحب کی کچہریان بابا بہٹ اور لالہ رام لعل
ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس سے کہلین اور سب اہلکارون کے نام حاضر ہونیکے واسطے
حکمنامہ جاری ہوئے کالکا پرشاد منشی طاس گرین وے صاحب کو بہی
سواوہ کے اندر بہیجا تاکہ وہ صاحب مذکور سے دولاکہہ روپیہ کی سبیل
اور تجویز بابت اونکی جان بخشی کے کرلاوے گرین وے صاحب کی میم نے
ایک لاکہہ روپیہ کی ہندوی کلکتہ پر دینے کا اقرار کیا اس شرط پر کہ اونکی قیدم
کو چہٹی اونہے رہنے کو ملجاوے یہہ شرط اونکی قبول نہوی لیکن چونکہ
منشی بہت دیر تک نانا کے ڈیرہ مین ٹہرایا گیا تہا تو اسموقع کو اوسنے
غنیمت سمجہکر صاحب موصوف کے خانسامان سے کچہہ کہا اونکو اکر
میم صاحبہ کو دیا یہہ دونو بڑے پرانے رفیق ملازم گرین وے صاحب
کے تہے ہلاس سنگہ جو پیشتر کانپور کا کوتوال تہا اور اب تہانہ تہر سے
معطل تہا اور رنیکے نواب کی والدہ کے مکانمین رہتا تہا شہر کا کوتوال مقرر

کیا گیا اسکی تقرری کے واسطے شہر کے مہاجن خصوصاً شو پرشاد
جو بالفعل خزانچی ہے اور گنگا پرشاد خیمہ دوز اور جگلکشور جوہری
اور بدری پان فروش بہت ساعی ہوئے جو اوندنون بڑا اختیار رکھتے تھے
اور مولا اندھا چودھری مقرر ہوا یازدہم جون روز پنجشنبہ
جو توپ کہ اٹھوین تاریخ پہلی پلٹن کی لین کے سامنے لگائے گئی تھی اوسکو
باغی لوگ اور بھی قریب مورچہ گاہ کے لے گئے اتنک مورچہ گاہ انگریزی
سے خوب توپ اندازی دشمن پر ہوتی رہی مگر جبکہ صاحبون نے دیکھا
کہ دشمن بڑی پناہ اور آڑ کی جگہہ مین ہین اور اونپر چندان انگریزی گولون کا
اثر نہین ہوتا اسواسطے اونہون نے توپ اندازی ہلکی کردی تاکہ سامان
جنگ بیفایدہ صرف نہو جاوے ولیمز صاحب محرر انگریزی جو کرنل گنج
مین چھپے تھے پکڑے گئے اور کوٹھی سوادہ مین لاکر قتل کئے گئے صاحبان
مضرورین فتحگڈہ نے روانہ ہونے کی اجازت چاہی درجواب اوسکے
کچھہ فوج باغی معہ توپون کے نواب کے راستہ سے اونکی گرفتاری کے
پہنچی گوہی لیکایک اونپر توپ اندازی ہونے لگی اور اون بیچارون
نے کنارہ پر گھاس کے اندر پناہ لی جہان دشمن نے اگ لگادی اور ایک

لڑکا وہمین وہین جلکر مر گئین اور باقی دریا کی طرف بلا تحاشہ بہاگے مگر دوسرے رسالہ کے سواروں نے اونہین گرفتار کرلیا جنہون نے مجرمون کی مانند اون سب صاحبون اور میمون کی مشکین باندہین اور ایک لمبی رسّی مین سبکو باندہ کر صوبہ دار کے تالاب کی جانب لے آئے جہان اونکو رات بہر رکہا بچے سب کمال تہک گئے تہے اور بہوک پیاس سے مثل ماہی بے آب تڑپتے تہے اور بیچاری میمین ابلہ اور زخمی یا بغیر جوتے اور موزے بڑی لاچار اور عذاب مین تہین تمام شب اونکو کچہہ کہانیکو نہ دیا صرف تہوڑا سا پانی پینے کو ملا دوازدہم جون روز جمعہ باغیون کو ضرورت شورہ کی ہوی اسواسطے اونہون نے جگن ناتہہ شورہ فروش کو قید کیا تاکہ وہ شورہ کا سرانجام کردے امام علی بن جنگلی معہ دو صوبہ دار توپخانہ نے بم کے گولے تیار کئے باغیون نے ایک بڑے زور و شور سے مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوے اور بہت جانون کا نقصان اوٹہایا سوار ہمیشہ مقابلہ سے جی چرالتے تہے مگر اس مرتبہ وہ بہی گہوڑون پر سے اوتر کے حملہ کرنے مین شامل ہوئے دو سوار مارے گئے اور بہت سے سپاہی اکثر لوٹ مین مصروف رہتے تہے

اور اپنے مورچون پر کم رہتے تھے جنکی حفاظت زمیندار اور سرکش گنوارون
کے ذمہ تھی منصب علی ساکن رسول اباد معہ ایک گروہ کثیر نانا کے ساتھہ
آکر شامل ہوا مفرورین فتحگڈہ کو چھکڑون مین سوار کراکے نانا کے روبرو
لیگئے اونہون نے نانا صاحب سے کہا کہ ہمارا مارڈالنا محض بیفایدہ ہے
کیونکہ صرف ہمارے مارڈالنے سے یہہ ممکن نہین کہ تمام فرنگی اس ملک
سے جاتے رہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی نظر اوسوقت کچھہ رحم پر تھی
اور اونکو صرف مقید رکھا چاہتا تھا مگر بالاراو کی صلاح یہہ نہ ٹھہری
اور اوسنے اونکی قتل کا حکم دیا تب اونکو قریب دو یا تین بجے تیسرے پہر
کو مسید انہین کوٹھی سوادا کے جانب مغرب لیگئے اور گولیون سے مارڈالا بالاراو
نے ایک چبوترہ پر بیٹھہ کر اس بے رحم تماشہ کو اپنی آنکھون سے دیکھا یہہ کام
سواران رسالہ دوم اور تلنگان پلٹن نمبر اول اور ٥٦ نے کیا مگر ٥٣
پلٹن کے ادمیونکا اس گناہ مین شامل ہونیکا کہین ذکر نہین پایا جاتا لاشون
کو چھکڑونمین لادکر دریا پر لیگئے اور وہان پہنک دیا فہرست اون صاحب
لوگون اور میمون کی جو چوتھی تاریخ جون کو فتحگڈہ سے چلے اور اس
تاریخ یہان مارے گئے حاشیہ مین مندرج ہے اس سے معلوم ہوگا کہ

انھین اکثر لڑنے والے ادمی نہ تھے انکو مار کر دشمنون کے کیا ہاتھہ آیا
مگر ہان اوسوقت ایک خیال خام اور لغو اون لوگون کے دلونمین بیٹھ
سما گیا تہا کہ قوم فرنگیون کی بالکل بیخ کنی ہوجاے اور اول گروہ فرنگیونکا
جو کشتیون پر سوار ہوکے فتحگڈہ سے بہاگا وہ بہت بڑا تہا جب وہ لوگ
کاہوسنت پور مین پہنچے تو سرکشون نے گہیر لیا اوسوقت سولہ میمین اور
صاحب لوگ تو ہردیو بخش زمیندار دہرمی پور کے پاس واپس چلے گئے اور وہان
سے وہ اخرکار فتحگڈہ پہنچ گئے اور باقی چہبیس ۲۶ صاحب لوگ اور تین میمین
اور بہت سے بچے مقابلہ کرکے آگے بڑہے اور پانسو روپیہ سرکش زمینداران
کو دیکر آگے بڑہے اکثر صاحب اس گروہ کے مارے گئے اور مسٹر آئیون
صاحب کی ران مین گولی کا زخم لگا سیزدہم جون روز شنبہ
ڈنکن صاحب کا سر جنکو گہنشام سنگہ زمیندار جنان نے قتل کیا نانا کے سامنے
پیش ہوا اقابل کو دس روپیہ انعام ملے اور دو روپیہ اوس شخص کو جو سر لایا
گہنشام سنگہ جمعدار اور صوبہ ڈلا اور گنگا نایک وغیرہ کی مدد سے ایک
سرنگ کہدنی شروع ہوئی جس بارک پر کہ مورچہ گا انگریزی کے اندر تہا
اوسپر ریاض علی صوبہ دار توپخانہ نے جو کام سے معذور ہوگیا تہا ایک

گولہ مارا جس سے چھپر مذکور جلگیا اس خدمت کی عوض مین اوسکو نوے روپیہ
اور ایک دوشالہ انعام ملا اس واردات سے مورچہ گاہ انگریزی مین
سخت مصیبت نازل ہوئی بہت سے بیمار اور زخمی جو بارک مذکور کے اندر تھے
جلکر مر گئے کیونکہ کوئی آدمی اونکو نکال نہ سکا ہر شخص مسلح اپنی اپنی جگہہ کھڑا
تھا کیونکہ توقع تھی کہ دشمن دفعتہً حملہ کریگا دوائی خانہ جلگیا اور جراحی
کے ہتیار خاکمین ملگئے اس حادثہ سے اکثر بیمار جنکا پھر علاج قرار واقعی
نہو سکا مر گئے شاہ علی کوتوال سابق نانا کے ہان کوارٹر ماسٹر جنرل
مقرر ہوا اور سررشتہ اخبار کا افسر چہاردہم جون روز شنبہ
محصورین نے مورچہ گاہ سے نکلکر فوج باغی پر حملہ کیا اور اونکو خوب
مار کے ہٹا دیا بہت تلنگے مارے گئے انگریزون کی بہادری کی سب تعریف
کرتے ہین اور اس اونکی دلجگری سے سب متحیر ہین اور یقین یہہ تہا کہ اگر
ایک مرتبہ بہی چند انگریز باہر نکلکر میدان مین لڑتے تو ضرور سب دشمن بھاگ
جاتے باوجودیکہ نانا نے تلنگون سے بالے اور کہنٹہ طلائی دینے کا
اقرار کیا تہا مگر وہ لوگ لوٹ مین زیادہ مصروف رہتے تہے اور زمیندار
اور بدمعاشون کے ساتہہ ملکے شہر کو لوٹتے تہے زمیندار مہاجنان

شہر سے جنہون نے اونکی زمینین گروی رکھی تہین عوض لینے کے واسطے فوج کے شامل ہوکے یہہ حرکت کرائے تہے ہلاس سنگہ کوتوال نے نانا صاحب سے عرض کی کہ اگر یہی حال ہے اور شہر اسیطور پر لٹتا رہا تو آپ عملداری اور حکومت کسپر کرینگے اور یقین ہے کہ آپکی فوج کو اسقدر منتشر دیکہکر صاحبان انگریز اپنے مورچون پر حملہ کرکے فتحیاب ہوجاوینگے اسی تاریخ جنرل ویلر صاحب نے لکہنو کو بطلب مدد ایک چٹہی بہیجی اور لکہا کہ اگر دو سو گورہ مجہے ملین تو مین کشتون کو بخوبی سزا دون یہہ چٹہی لکہنو تو پہنچ گئی مگر مدد بہیجنا غیر ممکن تہا گیارہ مرد اور دو عورتین جنکو ظہوری داروغہ ابکاری نے مورچہ گاہ انگریزی مین روٹی اور انڈا اور دودہ وغیرہ سامان رسد پہنچانیکے واسطے نوکر رکہا تہا گرفتار ہوے

پانزدہم جون روز شنبہ نراین اور جانکی ٹہیکہ داران پل کو حکم ہوا کہ دو پلٹنین معہ توپخانہ اودہ سے آنے والی ہین اونکے واسطے کشتیان تیار کیجاوین رات کو گیارہ مرد مسمی کلو ولالا ورام دین و کدری و بدہو و موہنا و بیچو و مگنا و بیرو و مڈو و کلوا معہ دو عورات لڈیا و رامجنی کے جو مورچہ گاہ انگریزی سے نکلتے ہوئے مقید ہوئے تہے

توپ سے اوڑادئے گئے ایک نان بائی جو انگریزون کو روٹی دیتا تہا وہ بہی
گرفتار ہوکر مارا گیا کارٹر صاحب کلکٹر محصول گہر کی میم کے تہوڑمین لڑکی پیدا
ہوئی پیشوا کی بیوہ رانیون نے اونکو بڑی مہربانی سے رکہا اور بچہ کے واسطے
ایک مسلمانی دایہ نوکر رکہدی **شانزدہم جون روز شنبہ**
نادری پلٹن تلنگون کی زیر حکم میر نواب اور اکہتر پلٹن زیر حکم فدا حسین معہ
سوار اور توپخانہ نانا سے آن ملی اور اظہار کیا کہ ہم دو روز مین مورچہ گاہ
انگریزی کو فتح کرلینگے اسواسطے نانا اونپر نہایت مہربان ہوا اور اونکی دعوت
کے واسطے بہت شیرینی منگائی اور حکم ہوا کہ ان پلٹنون کی بہت توقیر اور عزت
کیجاوے ظہوری داروغہ ابکاری الہ اباد چلا گیا اور ایک چٹھی اور ایک انگشتری
جو میجر لارکنز صاحب نے اوسکے حوالہ کی تہین اونکو بحفاظت تمام الہ اباد پہنچا دیا
ہفتدہم جون روز چہارشنبہ ایک عدالت واسطے فیصلہ مقدمات
فوجداری باجلاس بابا بہٹ و عظیم اللہ و شاہ علی و جوالا پرشاد و احمد علیخان
وکیل کہلی عدالت کے حکم سے ننگی اور بدمعاشون کو گدہون پر چڑہا
کر شہر مین پہرایا اور اونکے مکانات مسمار کردئے گئے ایک شخص قوم بوریا کے
بجرم چوری دونو ہاتہہ کاٹے گئے **ہجدہم جون روز پنجشنبہ**

مورچہ گاہ انگریزی کے جانب جنوب ایک مورچہ زیر حکم میر نواب قایم کیا گیا
جس سے محصورین کو بہت نقصان ہوا اور اونکو کمال تکلیف اور دقت ہوتی
توپین انگریزون کی بیکار ہوگئین اور کوئے سے پانی بہرنا نہایت دشوار
ہوگیا اور ایک تالاب جو جانب جنوب و مشرق مورچہ گاہ انگریزی تہا
وہان تک جانا بند ہوگیا جہان سے پیشتر کبہی کبہی بدقت تمام پانی بہر لیا
جاتا تہا مورچہ گاہ انگریزی پر ایک حملہ بہی سپاہیون نے کیا جس حملہ مین
نادری پلٹن بہت پیش تہی مگر کچہہ نہو سکا اس باربار کی شکست سے باغیون
کی ہمت بہت پست ہوگئی انگریزون کو ایک گونہ دلیری ہوئی باغی فوج مین
سے جنکے پاس روپیہ اور اسباب لوٹ بہت جمع ہوگیا تہا وہ لوگ کہسکتے
چلے اور جو سپاہی کنبے دار تہے وہ مورچون پر نہین جاتے تہے اور نہ
بخوشی حملہ مین شامل ہوتے تہے علاوہ نادری اور اکتہہ پلٹنون
کے باقی سب پلٹنون کے سپاہی حملہ کے وقت نہر کے کنارہ دوکانون مین
بیٹہہ کر مزہ سے شکر وغیرہ لوٹ کر روز شربت پیکر ارام کرتے تہے
مورچہ گاہ انگریزی سے کپتان مور صاحب نے مسٹر گبنس صاحب
کی چہٹی مورخہ ۱۶ جون مقام لکہنو جو درجواب چہٹی جنرل ولیر صاحب آئی تہی

جواب لکہا جسمین لکہا تہا کہ جنرل ویلر صاحب دشمنون کے مقابلہ کے واسطے
اخیر دم تک تیار ہین **نوزدہم جون روز جمعہ** شاہ علی نے
شوشاپرشاد خزانچی حال اور فتح رام مہاجن کو کہین وے صاحب کی میم کے
پاس بہیجا تاکہ وہ روپیہ بابت جان بخشی میم صاحبہ کا انتظام کر دین بہت
دیر کے مشورہ کے بعد جو کوٹہی سوادا مین ہوتا رہا شوشاپرشاد نے میم صاحبہ سے
کہا کہ اپکی دستخطی چہٹی پر ساٹہہ ہزار روپیہ مین دیدونگا اور چالیس ہزار
روپیہ کا بندوبست فتح رام سے کرادونگا باغیون نے اس معاملہ
کو نہ مانا کیونکہ وہ دو لاکہہ روپیہ میم صاحبہ سے طلب کرتے تہے مولوی
لیاقت علی الہ اباد سے کانپور پہنچا اور نانا صاحب سے باریاب
ملاقات ہوا **بستم جون روز شنبہ** خبر پہنچی کہ ۱۷
وین پلٹن پیادگان تلنگہ معہ توپ اور خزانہ اعظمگڈہ سے چلکر نزدیک
آن پہنچی ہے اس تاریخ نانا کے مکان پر ایک مشورہ ہوا جس مشورہ مین
بابا بہٹ اور اعظیم اللہ و شاہ علی و احمد علیخان و اکبر علی و احمد اللہ و رگہبر
جوالا پرشاد اور جنرل ٹیکا سنگہ اور الہ ابادی مولوی شامل تہے انکی
تجویز یہہ ہوئی کہ انگریزون کو مورچہ گاہ سے بفریب باہر نکالکر مار ڈالنا

چاہئے اور اس تجویز کے واسطے یہہ عذر اور دلیل پیش کی کہ اخرکار سب انگریز مارے ہی جاوینگے لہذا تکلیف لڑای کی کیا ضرور ہے کیونکہ لڑای مین توپون کا نقصان ہوتا جاتا ہے لیکن بعض حاضرین مجلس کی راے اس تجویز کے خلاف تہی اسواسطے یہہ معاملہ اس تاریخ طے نہوا اور کسی اور روز پر منحصر رکہا گیا **لبست یکم جون روز یکشنبہ** اس تاریخ شہر مین منادی ہوئی اور ڈونڈی پٹی کہ پونہ مین ناناصاحب کے نام سے پیشوا کی عملداری پہر قایم ہوی اور لکہنو قبضہ و تصرف فوج ہندوستانی مین اگیا سکالی انگریزی نولیس جو مقید تہے وے اج کی تاریخ رہا ہوئے سہ پہر کو اس تاریخ دشمنون نے بڑی بہاری اگ مورچہ گاہ انگریزی پر برسائی ادہی رات کو میجر ایوارٹ صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے ایک چٹہی بنام سر ہنری لارنس صاحب خفیہ لکہکر لکہنو روانہ کی اوسمین مندرج تہا کہ اج تین گہنٹہ کے عرصہ مین تیس بم کے گولون سے زیادہ انگریز مرے ہین اور اب ہمارے پاس نو پنی توپ کا مصالح نہین رہا توپخانہ دشمنونکا بہت مضبوط ہے یا زیادہ ہے تو چارسو یا پانچ سو سے زیادہ نہونگے۔

لبست دوم جون روز دوشنبہ اج باغیون نے مورچہ گاہ

انگریزی پر حملہ عام کرنیکا ارادہ مصمم کیا اور کہا کہ اگر چار روز کے عرصہ مین
مورچہ گاہ انگریزی خالی نہو جاوے تو پہر اوسکو جبطور سے بنے لے لینا ضرور ہے
بست سوم جون روز شنبہ مورچہ گاہ انگریزی پر حملہ ہوا
مگر فوج باغی موافق معمول فتح کرنے مورچہ گاہ مین کامیاب نہوئی اسسبب سے
باغیون کو بہت ہراس ہوا عظیم اللہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی
نے جیکب صاحب کی میم اور فرنگی قیدیون کے ساتھ کوٹھی سوادا مین مشورہ
کیا جیکب صاحب کی میم ہندوستانی لباس پہنکر لکھنو کی طرف بہاگی جاتی
تہین جب کہ اونکو گرفتار کرکے کوٹھی سوادا مین مقید کیا میم صاحبہ نے
اقرار کیا کہ مین مورچہ گاہ انگریزی خالی کرا دونگی ایک قاصد لکھنو سے
میجر ہالفورڈ صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۱۷ کی چٹھی بنام میجر وگنر صاحب
لایا اور چٹھی مذکور کو اوسنے صحیح وسلامت مورچہ گاہ انگریزی مین پہنچایا
وفادار سپاہی غوث محمد متعلقہ پلٹن نمبر ۱۵ کو جنرل ویلر صاحب نے خبر لانیکے
واسطے مورچہ گاہ سے باہر بہیجا وہ اٹہہ بجے رات کو وہانسے نکلکر اور خفیہ
خفیہ بڑی ہوشیاری سے باغیون کے بکٹ بہر ول سے بچتا ہوا کرنل گنج پہنچا
بست چہارم جون روز چہارشنبہ ایک فرنگی مورچہ گاہ

سے باہر نکلتا ہوا گرفتار ہوا اوسکو نانا کے سامنے لیگئے جسنے اوس سے
کچھہ سوال کرکے حکم مقید رکہنے کا دیا جیکب صاحب کی میم کو نانا کے ڈیرہ مین
لیگئے اور وہان جاکر یہہ قرار پایا کہ میم صاحبہ مذکور کے ہاتہہ ایک چھٹی مورچہ گاہ
انگریزی مین کل صبحکو بہیجی جاوسے بست پنجم جون روز پنجشنبہ
نو بجے صبحکو جیکب صاحب کی میم مورچہ گاہ انگریزی مین گئین اور وہانسے
واپس آکر بہت دیر تک نانا اور عظیم اللہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور شاہ علی
کے ساتھہ باتین کرتی رہین بعد اس مشورہ کے خبر اوڑی کہ مابین نانا اور انگریزون
کے عہدنامہ ہوا ہے کہ اگر صاحبان انگریز تمام توپین اور ہتیار اور خزانہ
جو اونکے پاس ہے حوالہ کردینگے تو اونکو الہ اباد پہنچادیا جاویگا نانا نے ہلاس سنگھ
کوتوال کے نام پروانہ جاری کیا کہ انگریزون کے الہ اباد جانیکے واسطے
کشتیان مہیا کرے مغرب کے وقت نانا کے ڈیرہ مین ایک مشورہ ہوا اوس
مشورہ مین بالا راو و عظیم اللہ و برگڈیر جوالا پرشاد و شاہ علی و احمد علی
وکیل شامل تھے اوس مشورہ مین یہہ بات قرار پائی کہ تمام اہل فرنگ ستی چورا
گہاٹ پر قتل کئے جاوین ساڑھے اٹھہ بجے رات کو لفٹننٹ جی ماسٹرز
صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۵۳ نے اپنے والد کرنل ماسٹرز صاحب متعلقہ

رسالہ ہفتم کو اس عہدنامہ کی اطلاعی چھٹی لکھی جو چھٹی کہ ۲۰ جون کو لکھنو پہنچی
بست ششم جون روز جمعہ ایک عہدنامہ باہم دیگر لقسمیہ تیار ہوا
اور بدست قاسم علی فیلبان جنرل ویلیر صاحب اور جیکب صاحب کی میم نانا کی
طرف سے ایک چھٹی بنام جنرل صاحب مورچہ گاہ انگریزی مین بہیجی گئی جو بیس
کشتیان جو بیرپٹ کے گہاٹ پر لگی ہوئی تہین گرفتار کی گئین اور بندوبست اوسکے
سرانجام واسطے روانگی صاحبان انگریز کے کیا گیا ہلاس سنگہ کوتوال کو دیا گیا
اور لیوجہن گہاٹ کے ملاحون اور بدہو تہکدار کشتیون سے معاملہ کیا اور
ویسی دین کشتی کے چودہریون سے بادل جمعدار ایک پرانے نوکر نانا نے
نسب بند و بست کرلیا اور رام دین و جینی وغیرہ ملاحان ٹہور کو بہی معہ چار سو
آدمیونکے انگریزون کے لیجانیکے واسطے نوکر رکہا تہا چنانچہ سب کشتیونکو ستی چورا
گہاٹ پر لاکر جمع کیا اور وہان پر تین فرنگی افسرون نے جو اس بات کے واسطے مقرر ہوئے تہے
کشتیون کو ملاحظہ کیا اور جو کچہہ اونمین ضرور تہا اوسکے تیاری کا حکم دیا کالکا پرشاد
جب اپنے آقا مستر ٹامس گرین وے صاحب کو مورچہ گاہ مین دیکہنے گیا
اور صاحب نے اوس سے تین سو روپیہ سفرخرچ کے واسطے طلب کیے کالکا پرشاد اوسوقت
نے صاحب موصوف سے صاف صاف بیان کیا کہ اس عہدنامہ نانا مین

بڑا فریب ہے اور مینے جبکہ مین نانا کے ڈیرہ مین تہا سب صلاح سُن
لی ہین۔ غرض جتنی توپین مورچہ گاہ مین تہین اور ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ
نقد نانا کے حوالہ کیا گیا شام کو تانتیا ٹوپی نے خلوت مین نانا کے ساتہہ مشورہ
کیا اور بعد مشورہ کے فوج کے نام حکم جاری کیا کہ کل صبحکو دو گہنٹہ پچہلی رات
سے فوج تیار ہو کے ستی چورا گہاٹ پر موجود ہو کشتی زمیندار اور اونکے
ہمراہیون کو بہی اطلاع ہوئی کہ اوسوقت گہاٹ مذکور پر موجود ہین ہر گدیہ
جوالا پرشاد لطریق اول تمام رات مورچہ گاہ انگریزی مین رہا اتفاقیہ ایک
سپاہی سے بندوق چلگئی اوسکے چلتے ہی باغیون نے مورچہ گاہ پر ایک
بہاری اگ برسانی شروع کی جب جوالا پرشاد نے اونکو کہلا بہیجا تب اونہون نے
فیر کرنا بند کیا **بست ہفتم جون روز شنبہ** پچہلی شب کو جو
جو احکام واسطے قتل عام اور غارتی انگریزون کے ہوئے اونکی تدبیر اسطور
پر ہوئی علی الصباح پانسو فوج کشتی معہ دو ضرب توپ ستی چورا گہاٹ پر گئی
ایک توپ کد ستی صاحب کی کوٹہی پر لگائی گئی چونکہ یہہ مکان بلندی پر سے
تو وہانسے کل کشتیون کی طرف خوب نشست تہی اور ایک گروہ فوج باغی چورا
گہاٹ نالے پر تعین کیا گیا یہہ نالا مابین مکان مذکور اور ستی چورا گہاٹ

کے واقع ہے اور پچیس سپاہی شہتیرون کے پیچھے چھپ رہے اور ایک بڑا سوار انکا
ہروین کے شوالہ سے جانب جنوب کھڑا ہوا جہان قاتلون کے سردار جنکا سرگروہ
تانتیا ٹوپی تہا بیٹھے اور اونکے گرد بہت سے مسلح ادمی کھڑے ہوئے چوتہائی میل کے
فاصلہ پر ایک دوسرا شوالہ ہے جو بہگوانداس کے نام سے مشہور ہے جہان ایک
توپ اور ایک کمپنی تلنگون کی محاصرہ کے زمانہ مین گہاٹ کی حفاظت کے واسطے
تعین تہی وہانسے وہ توپ اوٹھالی گئی تہی تاکہ تین افسر انگریزی جو کشتیون کے ملاحظہ کے
واسطے گئے تہے اونکے دلمین کسی طرحکا شک واقع نہو لیکن اب ایک بڑی توپ اور
بہت سی فوج باغی بہیر اوسمقام پر مقرر کردی گئی اس سے نیچے قریب اٹھہ سو گز
کے فاصلہ کوئلہ گہاٹ پر تیسری توپ قایم کی گئی ان دونو توپون کی مار اوپر
اور نیچے دریا کے دونو جانب بڑی دور تک پہنچ سکتی تہی اور کشتیون پر جو ستی چورا
گہاٹ پر لگی تہین بخوبی گولہ کی مار تہی بلکہ وہانسے نکلکر جو کوی کشتی بہجاوے
تو وہ بہی ان توپون سے بچکر نہ جاسکتی تہی باغیون نے اور بہی زیادہ
مضبوطی یہہ کی کہ اودہ کی جانب کنارہ دریا پر ۷ اوین پلٹن پیادگان اور
تیرہوان رسالہ معہ دو توپ رینتی کے ٹیلون کے پیچھے چہپاکے اس وضع سے
مقیم کیا کہ جو کوئی صاحب لکہنو کی جانب بہاگے تو پلٹن مذکور اونکو روکے اور

جو کوئی کشتیون کے باہر کی طرف یعنی دوسری جانب دریا کے بہاگا چاہے تو
سوار لوگ اوسپر فیر کرین اور ایک گروہ سوارون اور پیادون کو حکم ہوا
کہ انگریزون کے ہمراہ جاوین اور جب کاٹھہ کے پل پر پہنچین تو وہان پر
قطار باندہ کر فیر کرین وہان سے ستی چورا گھاٹ کی بخوبی شست تھی اسطور
پران خونخوارون نے سب طرف سے مضبوطی کر لی یہہ سب تدبیرین تانتیا ٹوپی
نے بصلاح اور مدد جنرل ٹیکا سنگہ اور برگڈیر جوالا پرشاد اور رسالدار تقی کے
کی تہین مورچہ گاہ انگریزی کو گاڑیان صاحبون اور میمون کو لینے کے واسطے
بہیجین جنرل سر ہیو ویلر صاحب کے واسطے اونہی کا ہاتی معہ ہودہ اور
اونکے فیلبان قاسم خان کے بہیجا جسپر جنرل صاحب کی میم اور دو بیٹیان
سوار ہوئین چہہ بجے صبح سے صاحبان انگریز نے مورچہ گاہ خالی کرنا شروع
کیا جسوقت کہ ان چند عالی ہمت اور شجاع انگلشیہ نے مورچہ گاہ خالی کیا
ہو گا اوسوقت کا ایک عجیب دردانگیز حال ہو گا دیکھیے کہ بیس روز برابر ان چند
بہادرون نے ہزارہا خونخوارونکا مقابلہ کیا اور طرفہ یہہ ہے کہ اس سخت
مقابلہ کو دیکھیے اور اس مورچہ گاہ انگریزی کو جسکو بہلا مورچہ گاہ کے نام سے کیا
نسبت ہے وہ تو صرف ایک میدان تہا اور گرد اوسکے ایک کچی دیوار جو ڈیڑہ گز

اونچی بہی نہ تہی تہوپ لی گئی تہی صرف اسی باعث سے بہتر شجاع لوگ ناناکے
قریب مین آگئے کہ اونکو اب عورتون کی مصیبتون کے دیکہنے کی برداشت نہوسکی
بیچاری بیبیمین جنہون نے کبہی ایک لمحہ کسیطرح کی سختی نہ اوٹہائی تہی اب اونکے
واسطے نہ سایہ دار مکان تہا اور نہ بدن پر کپڑا غرض ہر شئے کی طرف سے جو زندگی
کے واسطے نہایت ضرور ہے محتاجگی تہی بیچارے معصوم بچے جو ہمیشہ
نازمین پلے اب اونپر اسقدر مصیبت اور سختی تہی کہ تڑپے جاتے تہے صرف ان
بیگناہون کے احوال پر ترس کہاکر اور اونکی مصیبتون کو کم کرنیکے واسطے
صاحبون نے ناناصاحب کے عہدنامہ کو قبول کیا اور اوسپر اعتبار کرکے
مورچہ گاہ مین سے نکلکے بکمال شکستہ حالی گہاٹ کی طرف روانہ ہوئے اوسوقت
اونکے دلونمین نانا کی طرف سے شک اور تردد ضرور ہوگا کیونکہ ایک مرتبہ
نانا کی دغابازی دیکہہ لی تہی روایت ہے کہ ٹامس گرین وے صاحب کے
منشی نے اونسے سب احوال دغابازی نانا کا ظاہر کردیا تہا اور ہوشیار
کیا تہا کہ بڑی آفت نازل ہونے والی ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے
کہنے پر صاحب نے اعتبار نہ کیا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اس امر کی اطلاع
جو منشی مذکور نے اپنے اقا سے کی اور صاحبون کو بہی ہوئی یا نہین

اگرچہ چارون طرف باغیون سے گہرے ہوئے تہے مگر نانا کے قول پر اعتبار
کلی کرکے مورچہ گاہ کو خالی کیا اوسوقت تماشا ئیونکا ہجوم تہا اسمین شک
نہین کہ اکثر اونمین سے جانتے تہے کہ بہادرون انگریزی پر کوی دم مین
کیا آفت نازل ہونے والی ہے کیونکہ بیجر و پہلنے اس خبر کے کہ نانا صاحب
اور انگریز ونمین عہدنامہ ہوگیا ہے اکثر لوگون نے کہا کہ اسمین نانا اور
اوسکے مشیرون نے ضرور کچہہ دغا بازی اور فریب سوچا ہے کانپور
مین بہی درمیان اون خون کے پیاسونکے بعض ایسے شخص بہی تہے
جنکو اس دغابازی کا احوال معلوم نہ تہا اور وہ ازراہ محبت اور
وفاداری اون لوگون کو دیکہنے اور مدد کرنے آئے جنکو اونہون نے
اونکے زمانہ عروج مین دیکہا تہا کرنل ولیمز صاحب مقتول کا خدمتگار
دوڑا ہوا آیا اور اپنے آقا کے قبائل کو دیکہنے اور اونکی خیروعافیت
پوچہنے کے واسطے اوس اژدحام مین کوشش کرتا پہرتا ہوا نظر آیا او سنے
باغیون کی بڑی منت اور سماجت کرکے اپنے آقا کی میم صاحبہ کی ملازمت
حاصل کی صوبہ دار میجر انندی مصر نے اگرچہ کرنل صاحب کی قتل کی بابت
ندامت سے میم صاحبہ کے سامنے آنے مین اصرار کیا مگر جب کہ اونہون نے

خدمتگار مذکور کو بھیجا۔ کہ ایک اور وفادار ملازم مجھے ہمراہی کے واسطے جائے
وہ خود اوسکے ہمراہ آیا مگر ٹہیک اوسوقت پہنچا جبکہ بازار قتل عیسائیان گرم
ہوگیا تہا اسمین شک نہین کہ انکو اس فریب سے اگاہی نہ تہی باغیو نمکین سے بہی جبکہ
وہ اپنے افسرون انگریزی سے ملے اونہون نے احوال اون افسرونکا
جو اوسوقت موجود نہ تہے اور مقتول ہوگئے تہے پوچہا اور نہایت رنجیدگی
کے ساتہہ افسوس کرنے لگے اور اونکی بہادری اور شجاعت پر ہزار ہزار
تحسین اور آفرین کرتے تہے اور نہایت تعجب کرتے تہے کہ اتنے چند انگریزون
نے مورچہ گاہ کو کیونکر اتنک بچا کر رکہا جنرل ویلر صاحب کا فیلبان قائم خان
ویلر صاحب کی میم اور لڑکی کو کشتی اول مین سوار کراکے پہر جنرل ویلر صاحب
کو لانے چلا جنکو اوسنے راستہ مین گہوڑے پر سوار آتا ہوا پایا وہ اونکے
ساتہہ ہولیا ایک سرکاری شتر سوار جو آگرہ سے سرکاری چہٹی بنام
جنرل ویلر صاحب شب گذشتہ کو لایا تہا اوسکو بہی جنرل صاحب نے
حکم دیا تہا کہ کشتی کے پاس حاضر رہے وہان سے جواب ملیگا
یہہ دونو آدمی عین کشتی کے پاس اوسوقت تک کہڑے رہے جبکہ گولہ اندازی
کشتیون پر ہونے لگی اگر اندونکو یہہ حال دغابازی پیشتر سے معلوم

ہوتا تو وہ کسواسطے ایسی خطرہ کی جگہہ کہڑے رہتے — قبل اسکے کہ سب
محصورین انگریزی قتل گاہ تک پہنچین باغیون نے بہ تعجیل تمام اپنے قیدیون
کو ظاہر کیا ہزارون تماشائی جو پیچھے پیچھے انگریزون کے چلے اتے تھے اونہون
نے بہی دست درازی کرنی شروع جنرل صاحب کی میم کی آیا کو جسکو بجلدوی
خیر خواہی اور کارگذاری میم صاحبہ موصوف نے بہت سا رخصت ہونے
کے وقت روپیہ دیا تہا لوٹ لیا اور اوسکا سب روپیہ چہین لیا —
پلٹن نمبر ۵۶ کا ایک جمعدار اور تین سپاہی اور ایک نیٹو ڈاکٹر جو خیر خواہ اور
وفادار رہے اور برابر مورچہ گاہ انگریزی مین کام دیتے رہے جب اسوقت
باہر نکلے اور انگریزون کے ہمراہ الہ اباد جانے پر مستعد تہے تو اونکو باغی
لوگ زبردستی گرفتار کرکے صوبہ دار میر بخش پاس لیگئے جو اوس زمانہ
مین باغیون کی فوج مین میجر کہلاتا تہا اور پانچ توپون کے مورچہ کا افسر تہا
ہر چند لفٹننٹ گڈ صاحب اور ایجٹین نے اونکے گرفتار نکرنے کی بابت التجا
کی مگر باغیون نے نہ مانا جب وہ لوگ میر بخش کے سامنے پیش ہوئے تو او
کہا کہ ان ایماندار ادمیون کو جو عیسائی ہوگئے گرفتار کرنا گیا ضرور تہا
اوسیوقت انکو قتل کرنا مناسب تہا ایک اور امر اسی وقت ظاہر ہوا جسن

سے باغیونکا فریب صاف ظاہر ہوگیا شجاع کرنل الوارٹ صاحب
جو زخمی شدید ہوگئے تھے ڈولی مین گھاٹ کی جانب جاتے تھے اوبیچاری
ستم رسیدہ اونکی میم صاحبہ پاپیادہ ڈولی کے پیچھے پیچھے تھین
جبکہ ڈولی گمرجا گھر پاس پہنچی اوسوقت سات یا اٹھہ تلنگون اونکی
پلٹن نمبر اول نے ڈولی وہان رکھوالی اور کرنل صاحب ممدوح سے
جو چند روز ہوئے کہ اونکے افسر اعلی تھے بکمال طعن یہہ کہنے لگے کہ کیون
صاحب یہہ کیا اچھی پریٹ ہے اور یہہ کیا اچھی طور پر آراستہ ہین
یہہ کہکر دو تلنگون نے اونہے تلوار سے مار ڈالا اور بعد ازان اونکی
میم صاحبہ کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ جا تو عورت ہے تجھے کیا مارینگے
مگر جو کچھہ تیرے پاس ہے پہنکدے بیچاری میم صاحبہ نے ایک تھیلی
جو اونکے پاس تہی پہنک دی مگر باغی تو صرف خواہان لوٹ نہ تھے بلکہ
تشنہ خون انگریزی کے تھے چنانچہ میم صاحبہ کو بہی وہین قتل کیا
یہہ ایک تعجب کی بات سننے مین آئی کہ کرنل الوارٹ صاحب ممدوح
کہا کرتے تھے کہ مین ضرور اپنی پلٹن کے سپاہیون کے ہاتھون سے
مارا جاونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا مورچہ گاہ مین زخمی شدید ہوئے اور

پہر بچاے مارے جانے گہاٹ پر قتل عام مین وہ اسطور پر خاص اپنی
پلٹن کے ادمیون کے ہاتہون سے قتل ہوے معلوم ہوا کہ قاتل
صاحب ممدوح کے بجورناتہ سنگہ ٹہاکر اور رام بہٹ اہیر پہلی پلٹن
کی پانچوین کمپنی کے سپاہی تہے نانا جواب کانپور کا حاکم کل ہوگیا اپنے
ڈیرہ مین تنہا رہگیا صرف چند مرہٹہ اور احمد علی وکیل اوسکے ساتہ
تہے اور سب سردار بالاراو اور عظیم اللہ اور تانتیا ٹوپی وغیرہ انگریزون
کے مورچہ گاہ سے نکلتے وقت گہوڑون پر سوار ہوکے چلے تہے گہاٹ
کے نزدیک شوالہ ہردیو مین قتل کا تماشا دیکہنے کے واسطے آن بیٹہے
نو بجے صبح کے جبکہ صاحب لوگ اور میمین اور بچے کشتیون پر سوار
ہوے اور روانہ ہونے کو تہے اوسوقت بالاراو اور عظیم اللہ کے حکم
سے بگل بجا جو کہ قتل عام کا اشارہ تہا اوسوقت دوسرے رسالہ کے
سوارون نے کشتیون پر گولیان چلائین اور پہر وہ سپاہی جو شہتیرون
کی آڑ مین چہپے ہوئے تہے اور کوٹہی پر مقیم تہے فیر کرنے لگے اور
توپین وغنے لگین باوجود ظاہر ہونے اس غریب اور بے بسی کے
پہر بہی انگریزون کے چہرون پر استقلال نمودار تہا دو چہی کشتی

جو صاحب تہے اونہون نے فی الفور دشمنونکا مقابلہ کیا اور اپنی بندوقین
بہی فیر کرنی شروع کین اور کوشش کی کہ کسیطور سے کشتیان اس گہاٹ
سے نکلکے آگے کو دریا مین بہہ نکلین مگر اکثر کشتیان بباعث کمی پانی کے ریت
مین اٹک گئین اور سب ملاح لوگ کشتیان چہوڑکر بہاگ گئے بلکہ رام دین
اور چہپا انگریلیا ملاحون نے جو ٹہور سے ائے تہے کشتیون کے چہپرون مین
اگ لگا دی اس امر کا اونکو پیشتر سے اشارہ تہا اگ کے لگنے سے اکثر صاحب
جو زخمی پڑے تہے اور ہل نہین سکتے تہے جلکر مر گئے اور اکثر صاحب کشتیون
سے کود کر دوسرے کنارہ دریا کی جانب چلے وہان پیشتر ہی سے اودین
پلٹن کو مقیم کر رکہا تہا جس پلٹن نے فی الفور اونکو مار ڈالا چونکہ اب بہت سے
صاحب تو مارے گئے اور بہت ڈوب گئے تو چند باقی رہگئے اونکی نسبت تانتیا توپی
اور بالا راو نے اون سوارونکو جو سہردین کے شوالہ کے نزدیک
بیٹہے تہے حکم دیا کہ دریا مین گہسکر قتل کرین چنانچہ پادری لوگ اور بہتیرے صاحب
اور میمین اور بچے اسطور پر بہی سوارون اور سپاہیون کے ہاتہون سے
قتل ہوئے ایک میم کو جسے ایک سپاہی نے چہوڑ دیا ایک گنوار نے لٹہہ مار
کے گرا دیا سپاہیون کے ہمراہ بہت سے گنوار بہی اس قتل کرنے مین شامل تہے

نادری اور اکہتر پلٹنین جو لکھنو سے آئی تھین اونہون نے اس روز قتل مین بڑے کارنمایان کیئے اور بیچاری ناکردہ گناہ عورتون اور ناآگاہ اور معصوم بچون پر خوب اپنی شجاعتین دکھلائین کہتے ہین کہ ٹیکا سنگہ دوسرے رسالہ کا صوبہ دار اور رسالہ دار تھی اور ہلاس سنگہ کوتوال اور شیخ حنیف جو ہشتم کپتان تہال جبا کا کو جوان تہا اور اکبر علی نے قتل مین بہت مدد دی اکبر علی کو لوگون نے ایک صاحب کی چہاتی مین گولی مارتے ہوئے دیکہا انہی کشتیون مین سے صرف تین کشتیان بہہ کر نکل گئین مگر دو اونمین سے کنارہ اودہ کی طرف چلی گئین جہان ۱۷ وین پلٹن کے سپاہیون نے اون کشتیونکے سوارونکو مار ڈالا اور صرف اٹھارہ صاحبون کو زندہ گرفتار کر کے ناناکے پاس روانہ کیا تیسری کشتی دو مین انکر آگے کو بہہ گئی اگرچہ کو نلہ گہاٹ کی توپ کا بھی ایک گولا اوسے لگا اس کشتی کے تعاقب مین ایک تمن دوسرے رسالہ کے سوارونکا زیر حکم جمعدار رسالہ ہو سنگہ روانہ ہوا نجف گڈہ کے قریب کشتی مذکور ریتی مین اٹک گئی اور اس باعث سے سوار مذکور وہان جا پہنچے اور کشتی کو گہیر لیا جن صاحبون نے کہ مقابلہ کیا وہ تو وہان مارے گئے اور باقیون کو سوارون نے گرفتار کرکے کانپور روانہ کیا طالب سنگہ اور غفور خان سوارونکے

اظہار سے جو اوسوقت گروہ تعاقب کنان مین شامل تہے معلوم ہوا کہ
جنرل ویلر صاحب اسی جگہہ مارے گئے — گہاٹ کانپور پر جب ایک گہنٹہ کامل
قتل ہو چکی تو اوسکے بعد مکہن سنگہ سوار ساکن جاجمئو نانا پاس آیا اور
اطلاع دی کہ اب مہاراج آپکے دشمن سب پامال ہوئے اوسوقت اوسکو حکم ملا
کہ قتل بند ہوا ور جتنی عورات اور بچے انگریزی کہ قتل سے بچے ہین اونکو قید
کر لیا جاوے چنانچہ ایکسو بیس ۱۲۰ یا ایکسو تیس ۱۳۰ میمین اور بچے جو قتل سے بچے تہے
اونکو پانی سے نکالکر کنارہ پر جمع کیا گیا اوسوقت کی حالت اون بیچارون
کی کیا بیان کیجاوے حاجت تفصیل نہین ہے آخرکار ان سب عورات
اور بچونکو گہاٹ پر سے نانا کے سامنے لیگئے جسنے حکم دیا کہ ان سب کو کوٹہی
سوادا مین مقید کرو سات میمون کو سوار لوگ لیکر بہاگ گئے تہے مگر آخر کو
سواے ایک میم کے اور سب نانا کے حوالہ کی گئین وہ بہی اور سبون کے
ساتہہ اوسی کوٹہی سوادا مین قید کی گئین یہہ کل قیدی عورات اور بچے
تانتیا ٹوپی کے تعلق تہے اور اون پر ایک پہرہ تلنگون پلٹن نمبر ۶ کا زیر
حکم جمعدار یوسف خان کے رہتا تہا اور حسینی خانم کو جو باجے راو پیشوا
کے غلام کی لڑکی تہی اور اب نانا کی معشوقہ ادلا نام کی خدمتگاری مین رہتی تہی

حکم ہوا کہ ان قیدیون کے کہانے پینے کا سرانجام کردیا کرے چنانچہ شام
کو تیرہ ۱۳ وین رسالہ کے سوارون اٹہارہ ۱۸ قیدی اہل فرنگ کو جنہے کنارہ اودہ
کی طرف سے بہاگے ہوئے گرفتار کیا تہا نانا کے روبرو لائے اوسنے اونکے
مارڈالنے کا حکم دیا اوسوقت اوس میدان مین جو کوٹہی سوادا کے مغرب
کی جانب واقع ہے ان سبونکو گولیون سے مارڈالا جو چند جیسا کہ گولیون
سے نہ مرے اور صرف زخمی ہوئے اونکو پہر جلادون نے تلوارون سے قتل کیا
بست ہشتم جون روز یکشنبہ اس تاریخ فوج کی گنتی ہوئی اور
توپین اس مبارکبادی کی کہ نانا صاحب نے انگریزون پر فتح پائی سرہوئین
اوسوقت نانا کے پاس فوج باغی بموجب تفصیل ذیل کے تہی اگرچہ پلٹنونمین
سے بہت سے آدمی لوٹ کا مال لیکر کافور ہوگئے تہے اور بعض زخمی تہے
رسالہ دوم ترکسواران - تیرہ ۱۳ وان رسالہ ائین جو اعظمگڈہ سے آیا -
اور پلٹنین پیادگان نمبر ۱ و ۱۷ و ۵۳ و ۵۶ تہین - دو پلٹنین
اودہ کی اور توپخانہ میدانی نمبر ۱۸ نوگانو سے آگیا تہا - ایک حصہ
رسالہ نمبر ۴ آنلے ائین اور ایک گروہ رسالہ نمبر ۷ ترکسواران اور ایک
گروہ پلٹن پیادہ نمبر ۶ سے اور ایک بازو پلٹن نمبر ۱۲ کا تہا اور ایک

توپخانہ متعینہ چہاونی کانپور ہی تہا اور دو کمپنیان پلٹن پیادہ نمبر ۸ سہم پہنچ کر اوسکی
مین تہین تانتیا ٹوپی نے دیہی ورین کشتیون کے چودہری کو چار ہزار چار سو
سترہ روپیہ بابت نقصان کشتیون کے اداکیا اور پانسو روپیہ پہنچ کر
کے ملاحون کو انعام دیا گیا جنہون نے کہ سب کے بیشتر کشتیون مین اگ لگائی
بست نہم جون روز دوشنبہ ایک بلند قامت فرنگی بالکل برہنہ
صرف ایک لنگوٹی باندہے ہوئے اودہ کی جانب کنارہ دریا پر کرندیا
کے جنگل مین چہپ رہا تہا جسکو لوگ پکڑ کر گانوکے زمیندار پاس لیگئے وہان
اوس بیچارہ کو جو کچہہ کہانے کو ملا اوسنے کہا یا کیونکہ دو روز کا بہوکا تہا
بعدازان بعض گنوارون نے اوسکے خستہ احوال پر بہت ترس کہایا اور
چاہا کہ اوسکو لکہنو کی طرف روانہ کرین جہان وہ جانا چاہتا تہا مگر چونکہ
وہ ہندوستانی بالکل نہین بول سکتا تہا تو لوگون کو اوسکی بات اچہی طرح
سمجہہ مین نہین ائی زمیندار چنڈی سنگہ نے اوسکا چہوڑ دینا منظور نہین کیا
اور اوسکو گرفتار کرکے بحراست سرکش گنوارونکے کانپور روانہ کیا جب
اوسکو ناناکے ڈیرہ کے سامنے لائے تو نانا نے بابا بہٹ کی معرفت گنوارون
پاس حکم بہیجا کہ فرنگی قیدی مذکور کو مار ڈالین تعجب ہے کہ گنوارون نے

اوسوقت انکار کیا اور کہا کہ ہم نہتّے آدمی کو نہین مارینگے تسپر دوسرے
رسالہ کے ایک سوار نے آگے بڑھکر اپنی تلوار سے اوس انگریز کو زخمی کیا
بعد ازان جلاّدون نے اوسکا کام تمام کیا اسطور پر یہہ بیچارہ انگریز محاصرہ
او قتل عام کی آفتون سے بچکر اور دو روز بہوکا اور پیاسا تباہ پریشان ہہ
کر آخر کار بیرحمون کے ہاتہہ سے مارا گیا نانا اور بالا راو اُس تاریخ بٹھور
چلے گئے اور بابا بہٹ او رعظیم اللہ اور بریگیڈیر جوالا پرشاد او رشاہ علی کو
ہدایت ہوئی کہ امورات ریاست کا کانپور مین سب انتظام کرین

ستیم جون روز شنبہ دس بجے صبحکو جمعدار رسالہ وسونگہ
او رحشمت علی تہانہ دار سرسولی اون انگریزون کو جنکو نجف گڈہ مین
کشتی پر سے قید کیا تہا لا حاضر کیا اونمین سے میمون او ربچون کو چہانٹ
کر کوٹہی سوا دامین بہیجدیا اور اور قیدیون کے ہمراہ مقید کیا مگر ایک میم
اپنے خاوند سے ہرگز علیحدہ نہ ہوئی اور معہ ایک برس کے بچہ کے سب صاحبون
کے ساتہہ جنکو نانا نے گولیون سے مار ڈالنے کا حکم دیا تہا ماری گئی
بٹہور مین نانا تخت پیشوا پر بیٹہا قشقہ راج اوسکی پیشانی پر لگایا
گیا توپین مبارکبادی کی چلین اور رات کو شہر مین روشنی ہوئی

کانپور مین با بابہت کی کچہری سے تحصیلدارون کے نام حکم جاری ہوا
کہ محاصل جلد داخل کرین اور جنکے گہر مین فرنگی پوشیدہ ہین انکو
سزا دیجاوے اور تمام مکانات کی جہان کسی انگریز کے چہپنے کا شبہہ ھے
تلاشی لیجاوے بعدازان فوج کے واسطے تقسیم انعام اور کہنٹہ طلائی
کی تدبیرین کی گئین۔ افواہاً خبر پہنچی کہ دو یا تین فرنگیون نے اوس کشتی
مین سے جو آگے نکلگئی تہی قتل سے بچکر راجہ مورمئو کے ہان پناہ
لی ھے فقط

חלק

اطلاع - جو صاحب ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تشریف لیجاوین ہمین ضرور مطلع فرماوین کیونکہ کتابین واپس آئی ہین ہم نہین جانتے کہ اونکو کہان کتاب بہیجین جو کوئی صاحب اپنی تبدیلی مقام سے ہمین مطلع نفرماوینگے تو اونکے پاس کتاب نہ بہیجنے مین ہمارا قصور نہوگا **اطلاع**

جو کوی صاحب خریداری اس کتاب کا ارادہ فرماوین وہ اپنے تئین کل کتاب کا خریدار سمجھین یہہ کتاب کچہہ اخبار نہین ہے کہ جب مرضی مین اوے موقوف فرماوین اسطور پر موقوف کرنے سے ہمارا بہت نقصان ہے کیونکہ وہ باقی کتابین ناقص رہجاوینگی اور یہہ بہی التماس ہے کہ درخواست کے ساتہہ قیمت ایکسال پیشگی عنایت فرماوین ورنہ صرف درخواست پر کتاب روانہ نہوگی فقط **واجب العرض** جن صاحبون نے باوجود گذرنے عرصہ دراز کے اب تک قیمت رسالہ البغاوت نہدا اونہین کا وہ صاحب عنایت کرکے باقی کا حساب بیباق فرماوین اور اٰئندہ کے واسطے پیشگی عنایت کرین کہ مہتمم اونکا مشکور ہوا ور اجراء کار مطبع مین ہرج واقع نہو فقط

Part IX March 1860

HISTORY

OF THE

Indian Revolt

BY

Mookund Lall. G.M.C.B.

Sub: Asst: Surgeon.

Price 8 anns

AGRA

Printed by Sheo Narain

at Moofeed Khulaik Press Agra

تاریخ بغاوت ہند

حصہ دوم

بقیہ خلاصہ اظہارات درباب سرکشی کانپور مرقومہ جناب لفٹننٹ کرنل جی۔ ولیمز صاحب بہادر

اول جولائی ۱۸۵۷ء روز چہار شنبہ صرف بالاراو بٹھور سے کانپور واپس ایا نانا کے نہ آنے سے فوج ناراض ہوئی کیونکہ نانا صرف ایک روز بٹھور مین رہنے کا اقرار کرکے گیا تہا کل قیدی عورات فرنگی سواد اکی کوٹھی سے لاکر اوس مکان مین جواب بی بی گہر کے نام سے مشہور ہے رکھی گئین یہہ مکان احاطہ اوس مکان مین واقع ہے جہان سر جارج پارکر صاحب رہتے تھے متو خاکروب اور اوسکی بیوی قیدیون کی خدمت کے واسطے مقرر رہوا

دوم جولای ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ سرکشون نے واسطے تقسیم
تنخواہ اور انعام کے بہت غل مچایا تنخواہ کی فہرست رام لال ڈپٹی کلکٹر
کے دفتر مین تیار ہوئی اور تہوڑا سا سونا میگزین کو بہیجا گیا تاکہ اوسکے
کنٹہے تیار ہون باغیون نے جو مال لوٹا تہا اوسکی اشرفیان خریدین
اسواسطے اشرفیون کا بہاو بہت تیز ہوگیا چوبیس پچیس روپیہ فی اشرفی بہاو
ہوگیا سوم جولای ۱۸۵۷ء روز جمعہ ۔ فوج سرکش کی تنخواہ
تقسیم ہوئی اسمین درباب تقسیم لوٹ بڑا جہگڑا ہوا سب فوج نے نانا سے اپنی
ناراضگی ظاہر کی اور کہا کہ نانا نے تمام خزانہ لوٹ کے اپنے تصرف مین
کرلیا اس فریب کا مزہ ہم اوسے چکہاوینگے مسلمان سوارون نے چاہا
کہ ننہے نواب کو کانپور کا حاکم بنانا چاہئے مگر ہنود کی بہیڑ راسے نہ تہی نواب
موصوف انکہہ بچاکر بہاگا مگر ٹیکا سنگہ صوبہ دار کے حکم سے وہ پہر گرفتار
ہوکر مقید ہوا شاہ علی کوتوال سابق نے جواب اہتمام اخبارات کرتا تہا
جابجا ضلع مین اخبار نویس مقرر کئے اور خود خبر لانے کے واسطے فتحپور
روانہ ہوا چہارم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ
عیدو اور ادر باورچیون نے جو فرنگی قیدیون کے کہانا پکانے کے واسطے

متعینین سے عرض کی کہ میم لوگ دال اور چپاتی نہین کہاتین حکم ہوا کہ
جسقدر دال مین صرف ہوتا ہے اوسیقدر گوشت خریدکے دیا جاوے
فوج انگریزی کے قریب آجانے کی افواہ سنکر بہت فکر ہوئی آبادی کہاد
کو حکم ہوا کہ فوج جنرل لیکر گرد نواح کانپور مین بہت ہوشیار رہے
پنجم جولائی ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ شاہ علی فتحپور سے واپس
آیا اور خبر لایا کہ فوج انگریزی الہ اباد سے روانہ ہو چکی دو شتر
سوار انگریزی فوج کی درست خبر لانیکے واسطے روانہ ہوئے نانا کے کانپور
مین نہ آنے سے فوج بہت رنجیدہ خاطر اور ناراض ہوئی اور اظہار
کیا کہ اگر نانا نہ اویگا تو ہم لڑکے نواب کو اپنا حاکم بنا دینگے جنرل ٹیکا سنگہ
صوبہ دار رسالہ دوم ترکسواران معہ سپاہیان پلٹن نمبر ۵۶ نانا کے
لانے کے واسطے بٹہور روانہ ہوا تا کہ نانا کے آنے سے مقابلہ انگریزی کے
واسطے تیاری کی جاوے **ششم جولائی ۱۸۵۷ء روز دوشنبہ**
نانا کانپور کو واپس آیا اور نور محمد کے مہمانسرائے انگریزی مین فروکش
ہوا بی بی گہر جسمین میمین قید ہوئی تہین اوس مکان کے بہت قریب تہا
منا لال اور کہہ نندن وغیرہ جنہوں نے صندوق خزانہ متعلقہ بارک کو توڑا

اونکو مقید رکھا جب تک کہ کل روپیہ اونھون نے واپس دیا۔ انگریزی
فوج کے روکنے کے واسطے تیاری کی گئی۔ اس کام کے واسطے ایک
کمپو زیر حکم برگیڈیر جوالا پرشاد معہ بارہ ضرب توپ زیر حکم افسران مرہٹہ
راکھو تیا ٹپا اور پاشو پنت پٹر مقرر ہوا ہفتم جولائی ۵۷ء روز سہ شنبہ
بابا بھٹ اور عظیم اللہ اور جوالا پرشاد واسطے مہیا کرنے سامان رسد اور گاڑی
وغیرہ کے مصروف رہے ایک ہندوستانی عیسائی طنبورچی لکھنو کی طرف بھاگا
جاتا تھا وہ گرفتار ہوا اوسکو اور اون سپاہیون وفادار پلٹن نمبر ۵۶
کو جو سورجگڈہ انگریزی سے گرفتار ہو کے آئے تھے ناناکے روبرو
لیگئے سبکو حکم ہوا کہ گولیون سے مار دیے جاوین عظیم اللہ نے ناناسے کان مین
کہا کہ صرف عیسائی کو مار ڈالا جائے مگر اور ادمیون کو جو اکثر مسلمان
ہین صرف قید کافی ہے چنانچہ اونکو بھاری بیڑی اور زنجیر پہنا کر قید کیا
اور طنبورچی کو حسب الحکم گولی سے مار ڈالا ہشتم جولائی روز چہار شنبہ
خبر پہنچی کہ فوج انگریزی جو گورون اور فوج سکھہ اور مدراس سے مشتمل ہے
الہ آباد سے جانب کانپور چلی آتی ہے۔ اسی تاریخ ۵۶ وین پلٹن کے سوارون
نے ایک کورٹ مارشل یعنی عدالت جنگی کرکے اون ادمیون اپنی پلٹن پر جو ۲۷ جون

کو انگریزی مورچہ گاہ سے گرفتار ہوکے آئے تھے حکم دیا کہ انکی ناک اور
ہاتھ کاٹ لئے جاوین تا کہ اورونکو عبرت ہو کہ پھر کوئی انگریزون کی نوکری
نکرے مگر تعمیل اس فتوی کی اوس روز نہوئی یہہ ٹھیرا کہ جسوقت فتحپور سے
انگریزی فوج کو جو قریب آپہنچی ہے شکست دیکر واپس آوین اوسوقت اس
فتوی کی تعمیل ہو

نہم جولای ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ

ایک گروہ مفرور فرنگیون فتحگڈہ کا جو چوتہی تاریخ جون کو فتحگڈہ سے
براہ دریا بہاگے تھے اور راستہ مین آتے ہوئے اونکو بہت عرصہ ہوگیا
تہا اس تاریخ بٹہور سے گذرتے ہوئے پکڑے گئے بہندی متاس اور سکل ولیم
کے گہاٹ پر توپین لگادی تہین اور اودہ کی جانب کنارہ دریا پر جسا سنگہ
معہ ایک گروہ باغیون کے پڑا تہا چنانچہ جب کشتی انگریزون کی قریب پہنچی
تو اوسپر توپ اور بندوقین مارین اول تو انگریزون نے کچھ جواب دیا مگر
اخرکار اونہون نے سفید جہنڈا جو نشان صلح کا ہے ہلایا تب فیر ہونا بند ہوگیا
اور جسا سنگہ کے ادمیون نے دریا مین جاکر انگریزون کو گرفتار کیا اور
بٹہور مین راو صاحب پاس لیگئے جہان وہ نو بجے رات کو پہنچے راو صاحب
نے حکم دیا کہ ان قیدیون کو رات بہر اپنے محل مین رکہا جاوے بعد جواب باید

معہ فوج جرار جگ پور کی جانب واسطے مقابلہ انگریزون کے روانہ ہوا
فوج کی تفصیل یہہ ہے رسالہ دوم ترکسواران رسالہ ۱۲ نمبر دہم نئے آئین
اور ایک رسالہ نئے آئین نو بہرتی اور ۱۰ اور سوار مختلف رسالون کے پانچ
کمپنیان تلنگون کی متعلقہ پلٹن نمبر ۱۲ اور ۱۷ اور پلٹن پیادگان تلنگہ نمبر ۱
اور ۳۵ اور ۵۶ اور نادری اور اکہتر پلٹن زیر حکم نواب منیر اور بارہ
ضرب توپ کا ایک توپخانہ اس فوج کے ہمراہ ایک انبوہ کثیر جہادیون
اور بدمعاشون کا تہا جوکہ اپنی بہادری اور جانثاری کی بڑی شیخی مارتے
ہوے ساتہہ ہوے دہم جولائی ۱۸۵۸ع روز جمعہ
فوج سرکش مرقومہ بالا کانپور سے روانہ ہوکے اونگ مین پہنچی جہان
کہ اونکو یہہ خبر صحیح ملی کہ انگریزی فوج قریب ان پہنچی ہے اور یہہ خبر سنکر
کہ جب ہندوستانی کو انگریز پاتے ہین پہانسی دیدیتے ہین فوج مین بڑی
کہلبلی پڑگئی جو انگریز کہ بٹہور مین گرفتار ہوے تہے اونکو تین بجے جسر کو بحراست
کشا بائی کرالی گیرا اور بابو کان کٹا کندو پرشاد اور راو مرہٹہ سردارون کے
کانپور روانہ کیا جب کہ یہہ انگریز کانپور مین پہنچے تو میمین اونمین سے چنکر
علیحدہ کی گئین اور بی بی گہر مین اور قیدیون کے ہمراہ مقید ہوئین اور سب

صاحب لوگ سوائے تین انگریزون کے حسب الحکم نانا قتل کیے گئے
مستر تھارن ہل صاحب جج اور کرنل گولڈی صاحب اور کرنل اسمتھ
صاحب کو نہ مارا اور اون سے اونکی جان بخشی کی عیوض مین اقرار
خالی کرا دینے قلعہ الہ اباد کا کرالیا یازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز شنبہ
فوج سرکش نے سکتا پور کی طرف کوچ کیا خبر ملی کہ فوج انگریزی سیتی پور
آن پہنچی ہے اور وہان تک تار برقی لگ گیا ہے اور افواہ اوڑی کہ
جس کسی ہندوستانی کے پاس تار برقی پایا جاتا ہے اوسکو صاحبان انگریز
فی الفور پھانسی دیتے ہین نانا کے مشیرون اور خیرخواہون نے
بالیقین یہہ بیان کیا کہ انگریزی فوج بہت قلیل ہے اوسپر فوج ہندوستانی
ضرور فتحیاب ہوگی مگر شہر اور گانو مین مختلف روائتین مشہور ہوئین
دوازدہم جولای ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ فوج سرکش فتحپور
ہو آ پہنچی اور انگریزی فوج کے مقابلہ کے واسطے شہر مذکور کے
کانپور کی جانب معہ توپخانہ اراستہ ہوئی اول باغی سوارون نے چاہا
کہ انگریزی فوج کو گھیرین مگر فوج انگریزی نے اونکو جلد مار کر ہٹا دیا
ہندوستانی رسالہ نمبر سیزدہم نے آئین فوج سرکش کے ہمراہ تھا اور جو چند سوار

اوسی رسالہ کے فوج انگریزی کے ہمراہ تھے اونہون نے لڑائی کے وقت
اپنے بھائیون پر فیر کرنے سے انکار کیا فوج انگریزی بہت قلیل تھی تھوڑے
تھوڑے سے ادمی پلٹنون گورہ نمبر ۶۴ اور ۷۸ اور ۸۴ مین سے تھے
او پلٹن فیروزپوری اور کچھہ سوار تیرہ وین رسالہ ائین کے تھے اور کل
۸ ضرب توپ ساتھہ تھین اور اس بہادر فوج کے حاکم شجاع زمانہ
جنرل ہیولاک صاحب بہادر نصرتمند کانپور تھے جب
کہ فوج انگریزی اوس شدت گرمی مین ڈبل کوچ کرتی ہوئی فتحپور مین
پہنچی تو اول جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ فوج کو ایک گونہ دم لینا چاہیے
مگر دشمنون کو مستعد دیکھہ کر فی الفور اونہون نے حکم لڑائی کا دیا
لڑائی ہوتے ہی پانڈے جیومہاراج بھاگے اور تھوڑے عرصہ مین فتحپور
خالی ہوا اور دشمن نہایت سراسیمہ اونگ کی طرف اولٹے بھاگ گئے خدا
کی قدرت ہے کہ کوئی شخص انگریزی فوج مین سے نہ مارا گیا اور
نہ زخمی ہوا البتہ تمازت افتاب سے چند ادمی مرگئے - فوج سرکش
مین سے جنکے پاس لوٹ کا اسباب بہت ہوگیا تھا وہ
چپ چاپ اپنے گھرون کی جانب کافور ہوئے



جناب جنرل ھیولاک صاحب بہادر

سیزدهم جولای ۱۸۵۷ء روز دوشنبه اس تاریخ
فوج انگریزی نے فتحپور مین مقام کیا کانپور مین جب یہہ خبر شکست کی نانا کو پہنچی تو
تردد عظیم درپیش ہوا جتنی فوج کانپور مین تہی سبکو پانڈو ندی کی طرف روانہ کیا
کہ وہان جاکر مورچہ جاوے اور تادم اخیر اوسجگہہ سے نہ ہٹے اٹہہ قاصد
جنکے پاس چٹہیات انگریزی اور ہندوستانی انگریزون کے واسطے تہین گرفتار
ہوئے اور نانا کے حکم سے قتل کیے گئے **چہاردہم جولای ۱۸۵۷ء روز سہ شنبہ**
فتحمند فوج برطانیہ نے کلیانپور کی جانب کوچ کیا بالارادہ نے مورچہ
مقام اونگ کی خوب مضبوطی کی تین فرنگی یعنی مستہ تہارنہل صاحب وغیرہ
کو کہ قتل سے بچا رکہا تہا نانا کے روبرو لیگئے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ نانا
اونسے مشورہ درباب خالی کرادینے قلعہ الہاباد اور روکنے فوج انگریزی
کے کرتا رہا **پانزدہم جولای ۱۸۵۷ء روز چہارشنبہ**
فوج انگریزی باغیون کے مقابلہ پر مقام اونگ مین آن پہنچی دشمن کو عین
سڑک پر مقیم پایا اوسوقت صبح کے نو بجے تہے فوج انگریزی نے
بلاتحاشہ دشمن پر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی اونکو شکست کامل دی کل
فوج سرکش اونگ سے بہاگ کہ پانڈو ندی پر جہان اونکا مورچہ اخیر تہا

آن پڑی دوپہر کے وقت فوج انگریزی تہوڑا ارام لیکے پہر پانڈو ندی کی
طرف چلی اور وہان پہنچتے ہی ایسی توپ اندازی کی اور گرا پ کی مار ماری
کہ پانڈو ندی کو بہی دشمنون نے جلد خالی کر دیا بالا را و زخمی ہو کر سراسیمہ
کانپور کو بہاگ گیا اوسکے دہنے کندہے پر ایک گولی کا زخم لگا تہا اوسکے
پہنچتے ہی نور بخش کے مکان مہمانسرا مین جہان نانا مقیم تہا ایک مشورہ
ہوا جہان سب سردار حاضر تہے اوسوقت سب کے مُنہہ فق تہے اور کمال
سراسیمگی اونکے چہرون سے عیان تہی ہر شخص کی جُدی جُدی رائے معلوم ہوئی
کوئی کہتا تہا کہ یہانسے بہاگ چلنا چاہئے کوئی صلاح دیتا تہا کہ فرخ اباد چلکر
نواب تفضل حسین خان کے ہمراہ ہوجانا چاہئے بعض کی رائے یہہ
ہوئی کہ ایک مرتبہ انگریزونکا مقابلہ اور کرنا ضرور ہے اور میگزین اور
مکانات سرکاری کے نیچے سرنگین تیار کیجاوین اس نظر سے کہ مبادا ہم
پہر انگریزون سے شکست کہاوین تو اونمین اگ دیکے ہم معہ ہمارے
دشمنون کے مرہین چنانچہ صرف میگزین کے نیچے سرنگ کہودی گئی اور
ارادہ مصمم ہوا کہ اہیروان کے مقام پر مقابلہ انگریزون کا کیا جاوے
جو کہ چند میل کانپور سے جانب جنوب واقع ہے + اسں مشورہ مین اگرچہ

درباب تدابیر لڑائی وغیرہ کے مختلف مشیرون ناناکی مختلف رائین تہین
مگر ایک امر پر سب کا اتفاق تہا وہ یہہ تہا کہ سب میمون اور فرنگی بچون اور
پانچ انگریزون کو جو مقید ہین یکقلم قتل کر ڈالنا ضرور ہے یا پانچ صاحب جو قتل
عام سے ابتک بچے تہے اونمین سے تین تو وہ فتحگڈہ کے صاحب تہے
جنکا نام اوپر لکہا گیا اور چوتہے مستر اڈوارڈ گرین وے صاحب اور پانچوین
اونکے صاحبزادہ ٹامس گرین وے صاحب تہے اول صوبہ دار ٹیکا سنگہ
نے پوچہا کہ ان انگریزی قیدیون کا کیا کرنا چاہئے اور اوسنے یہہ صلاح
تجویز دی یہہ سبکی یہی صلاح مستحکم ان دو وجہ پر قرار پائی کہ اگر کل قیدیون
کا قتل ہو جائیگا تو انگریز ولکا کانپور مین آنا رک جاویگا کیونکہ وہ اس
قلیل فوج سے صرف اسواسطے بہ تعجیل تمام چلے آتے ہین کہ اپنے قیدیونکو
رہا کراوین اور جو قتل ہوتے ہین اونکا عیوض لین اور دوسری دلیل
اونہون نے یہہ سوچی کہ اکثر قیدی میمین کل احوال باغیون سے واقف
ہین اور ہر باغی سردار کے فعل سے اگاہ ہین خصوصًا اڈوارڈ گرین وے
صاحب اور ٹامس گرین وے صاحب اور جیکب صاحب اور کرک صاحب
کی میمون پر سب حال بخوبی کہلا ہے اس صورتمین جب انگریز کانپور اوینگے

تو وہ سب احوال سے واقف ہو جاوینگے لہذا مشورت یہی ہے کہ کل زن و بچہ
انگریزی فی الفور قتل کر دیئے جاوین چنانچہ اول پانچون صاحب مذکورہ بالا کو مکان
قتل گاہ سے باہر لائے اور اون سے کہا کہ نانا صاحب نے تمکو یاد کیا ہے باوجودیکہ
موت کا اونکو یقین کامل تہا مگر پہر بہی دیکھنے والے بیان کرتے ہین کہ اونکے چہرون
پر مطلق گہبراہٹ نہ تہا اور استقلال عیان تہا بخوبی ثابت ہے کہ ان پانچون
صاحبون کو اوس گہر سے نکال کر باغیون نے پانچ بجے شام کو گودام کمسریٹ
کی دیوار کے نزدیک گولیون سے مارا مسٹر اڈوارڈ گرینوے صاحب
سب سے پیچھے مارے گئے۔ اب ہم اوس ہولناک احوال کے نزدیک آتے ہین کہ جہان
ہماری قلم یاری نہین دیتی کہ لکہین ہاتہہ مین رعشہ اتا ہے اور قلم چہوٹی جاتی ہے
ہر چند چاہتا ہون کہ اس ماجرا دردناک پر پردہ پڑا رہے تو بہتر ہے اور اپنی زبان
سے نہ بیان کرون تو مناسب ہے مگر فرض تواریخ نویسی سے لاچار ہون بیان کرنا
ضرور ہے ایسا نہو کہ کوئی امر واقعی پوشیدہ رہجاوے صاحب راقم اس رپورٹ
لکہتے ہین کہ بہت سے موقعون پر جو کانپور مین قتل ہوئین اونکی بابت گواہان صاف
صاف گذرین لیکن ہر گواہ جب اس نہایت ہولناک اخیر قتل کے ماجرے پر پہنچتا ہے
تو لاعلمی بیان کرتا ہے اور اس قتل وحشیانہ کے بیانمین جسمین بیچارے معصوم

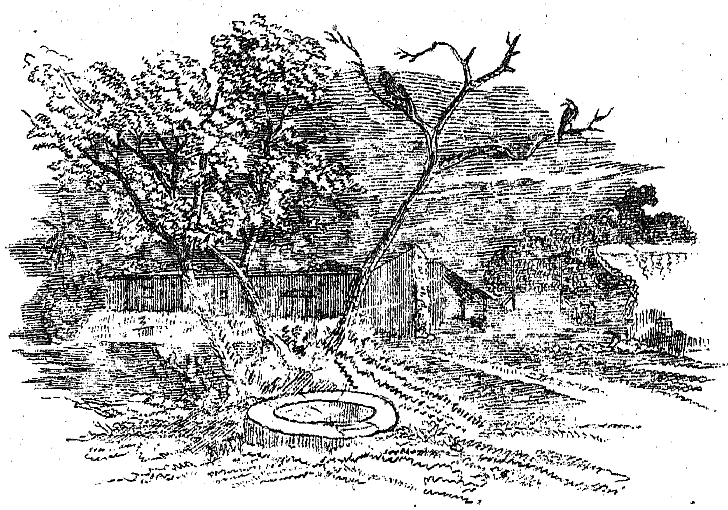
بچے اور بے گناہ اور بیکس عورتین قتل ہوئین اوسے شرم اور تامل ہوتا ہے پندرہوین تاریخ سے ... سے چودہوین جولای تک مفصل اور شرح وار لوگون کے اظہار ہین مگر ٹھیک اوس قاتل دن یعنی پندرہوین جولای کے احوال بیان کرنے مین سب بند ہوجاتے ہین جس گواہ سے پوچھا گیا وہ بیان کرتا ہے کہ مین اوس روز موجود نہ تھا مگر ایسا سنا گیا کہ سب میمین اور بچے قتل ہوئے یہہ ظاہر ہے کہ اوس روز بہی ہزارون تماشائی موجود ہونگے اور بہتیرے اونمین سے شرح وار سب باتین جانتے ہین مگر ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے کہ اوس روز کوئی اشراف آدمی اوس موقع قتل گاہ پر موجود نہ تہا کیونکہ سب آدمی اپنے گہرونکے دروازے بند کئے ہوئے بیٹھے تھے اور ذی عزت باشندے شہر کے نہایت خائف تھے انگریزون کی خبر آمد آمد گرم تھی اور خوف تہا کہ انگریز آتے ہی ہندوستانیون سے خوب عیوض لینگے اور اگر نا فتحیاب ہوا تو شہر خوب لٹے گا کیونکہ سر انجام رسد وغیرہ بخوبی تمام نہ حاصل ہونے سے وہ شہریون پر ناراض ہے اور مہاجنون کی جانب سے اوسے شک ہے کہ وہ لوگ انگریزون سے خفیہ خط وکتابت رکہتے ہین ان خوفون کے باعث سب ترسان اور لرزان اپنے ملنے گہرون سے اوس روز باہر نہ نکلے تاہم چند گواہونکا بیان ہمکو حاصل ہوا ہے جو بچشم دیدہ اوس ماجرے کو بیان کرتے ہین

ہین ۳ اونمین سے ہندوستانی عیسائی طنبورچی ہین وہ بیان کرتے ہین کہ یہہ جو قیدیون پر متعین تہا وہ زیر حکم یوسف خان متعلقہ پلٹن نمبر ۶۵ کے تہا اور تینو قسمیہ بیان کرتے ہین کہ اصل قاتل ان عورات اور بچون انگریزی کے پانچ شخص تہے تلوارین باندہ کر اوس مکان متصل مین سے جہان نانا رہتا تہا آئے ایک شخص برہمن چیرنجی نام کا بہی یہی بیان ہے اس شخص کو بعلت کسی خطا کے سپاہیون متعینہ بی بی گہر نے نظر بند کر لیا تہا اور جسنے اس قتل کو بچشم خود دیکہا۔ دو یا تین روز بعد قتل کے چند خاص نوکر نانا کے فتحپور چوراسی کی طرف کمپو سے شامل ہونیکے واسطے جاتے تہے جب وہ اونام گانوں مین پہنچے اور تہوڑی دیر ٹہیرے تو وہان لوگون نے اونہے اپسمین اس قتل کی بابت باتین کرتے ہوئے سنا وہ ہندو اونمین سے شیخی مار رہے تہے کہ ہمنے انگریزی بچونکو مارا اور انکیس روپیہ انعام پایا ایک اور شخص سرور خان نام ساکن اوجونے بہی بڑی شیخی ماری اور بیان کیا کہ میری تلوار کا اچہا لوہا نہ تہا وہ قتل کے وقت مڑ گئی اوسوقت اوس نے اپنی تلوار کہو لکہ لوگون کو دکہلائی جبکہ حکومت انگریزی کانپور مین قایم ہوئی تو یہہ شخص بہاگ گیا اور میبال سنگہ سرکش زمیندار اودہ کے ساتہہ جا ملا جنہون نے کہ صرف اس قتل کا ماجرا سنا

مگر انکہون سے نہین دیکہا وہ بہی یہی بیان کرتے ہین کہ خاص نانا کے نوکرون
نے یہہ قتل اپنے ہاتہون سے کی مگر دو شخص جو اوسوقت بیان کرتے ہین
کہ موجود تہے ٹہیک اس امر کے خلاف گواہی دیتے ہین کلوا سرکاری نوکر متعلقہ
الکاری بیان کرتا ہے کہ اوسنے پچیس سپاہیون کو دیکہا کہ اونہون نے بندوقین
بہر بہر کر بی بی گہر مین مارین اور اسیطور پر سپاہی لوگ شام تک گولیان مارتے
رہے لیکن اس شخص کا کل بیان قابل اعتبار نہیں ہے اور غلط معلوم ہوتا
مسٹر اڈوارڈ گرین وے صاحب کا مہتر چہدا نام جو اوسوقت بی بی گہر مین موجود
تہا بیان کرتا ہے کہ اوس نے سپاہیون کو قتل کرتے ہوئے بچشم خود دیکہا مگر
پہر جب دوبارہ اوسکا اظہار ہوا تو اوس نے صرف یہہ بیان کیا کہ مینے جب سنا
کہ سپاہیون کو حکم قتل کرنے بی بیون کا ملا ہے تو مین جان بچا کر وہان سے
بہاگا اور جو جو لوگ کہ بعد قتل کے اوس مکان مین گئے وہ بیان کرتے ہین کہ
اونہون نے دیوارون مین گولیون کے نشان کم دیکہے مگر تلوارون کے زخم بکثرت
دیکہنے مین آئے ان سب اظہارات اور گواہیون مختلف آدمیون سے
ہماری راے یہہ ہے کہ سپاہیون نے بہی ضرور گولیان چلائین مگر اصل جلاد
اس کام کے واسطے وہ خاص پانچ آدمی تہے جو نانا کی ذات کے نوکر تہے

عیسائی طنبورچی مذکورہ بالا اس حکایت کو اسطور پر بیان کرتے ہین کہ جب پانچ
صاحب لوگ جو باقی بچے تھے قتل ہو چکے تو اوسکے بعد ایک عورت مسمی حسینی خانم
یا حسینی بیگم جو میمون پر مقرر تھی آئی اور بیان کیا کہ نانا صاحب کا حکم ہوا ہے
کہ تم سبکو مار ڈالنا چاہئے ایکنے اونمین سے یہہ سنکر یوسف خان سے رحم
کیا تھا اگر ان طنبورچیون کے کہنے پر بالکل اعتبار کیا جاوے تو اونکا بیان یہہ ہے
کہ سپاہیون نے جو پہرہ پر تھے اس حکم نانا کی بجا آوری سے انکار کیا اس
انکار کے بعد وہ عورت نانا پاس گئی اور تہوڑی دیر بعد پانچ آدمیون کے
ہمراہ پہر واپس آئی اون پانچ آدمیون مین سے دو مسلمان تھے اور تین ہندو
اور بعض کہتے ہین کہ سات آدمی تھے لیکن ایک کا نام اونمین سے جو ان نے
بتایا وہ نام سرور خان ہے یہہ شخص خاص نانا کی اردلی کا سپاہی تہا
ان شخصون کے پہنچتے ہی اول تو چند سپاہیون نے بلا نشست بندوقین چلائین
اور بعد ازان وہ پانچون تلوارین لیکر مکان کے اندر گہس گئے اور میمون اور بچون
کو بیک قلم قتل کیا اور شام کے چہہ بجے سے چراغ جلے تک قتل کرنے مین
مصروف تھے بعد ازان دروازے قتل گاہ کے بند کر دئے گئے
شانزدہم جولائی ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ اس تاریخ قتل عام ہوئے

ماجرے کا اختتام ہے علی الصباح اون جلادون کے ہمراہ تین خاکروب بی بی گہر پر گئے تاکہ لاشون کو وہان سے نکال کے پہینک دین اور مکان کو صاف کرین جب دروازہ کہولا تو دیکہا کہ تین یا چار میمین اور دو یا تین بچے زندہ ہین ہائے افسوس ان بیچارون پر جو شام کی قتل عام سے بچ گئے رات بہر کیا مصیبت گذری ہوگی اوسکو کون بیان کرسکتا ہے خود زخمی اور اپنے ہمراہیون کے خونمین الودہ اور لاشون کے بیچمین تمام شب اونکی کس حال مین اور کیونکر کٹی ہوگی جن کو اونہون نے اپنی انکہہ سے ذبح ہوتے ہوئے دیکہا اون سے بہی اونکی قسمت بری تہی کیونکہ کمبخت وحشی ستیر جلادون نے اونہین زندہ پکڑ کر اور لاشون کے ہمراہ گہسیٹ کر ایک خشک کوئے مین ڈالدیا کہتے ہین کہ وہ زندہ بی بیان اور بچے قاتلون کی صورت دیکہہ کر بہاگے اور مکان کے گرد پہرے تک ہائے سنگدلون نے اونکو پکڑ کر کوئے مین اور لاشون کے ہمراہ زندہ ڈالدیا اگرچہ اوسوقت ہزارون ادمی تماشائی موجود تہے مگر کسی نے اونکے حال پر رحم نکہایا بلکہ یہان تک بہی نہ کہا کہ اے کمبختون ان کو کیون نہین ایکدم سے مار ڈالتے غرض سب لاشون کو معہ زندون کے اس مکان سے نکال کے اوس کوئے مین جو مکان قتل کے قریب تہا ڈال دیا ———



چاه کانپور

درباب بی عزتی عورات کے تحقیقات کما حقہ کی گئی اور بالتحقیق اور بالیقین باگواهی مضبوط ثابت ہوا ہے کہ جو جو مختلف حکایات اس درباب مشہور ہوئین وہ سراسر غلط ہین بعد اس قتل کے فوج قاتلون نے اخیر مقابلہ انگریزی کے واسطے کوچ کیا اور نانا بھی بذات خود اس مرتبہ میدان مین گیا مگر سب کوشش ان قاتلون اور خونخوارون کی بیفایدہ تھین کوئی تدبیر سودمند نہ پڑی اور رستمان برطانیہ کے سامنے جو انصاف پر تھے اور جنکا جانب دار خود خداوند حقیقی تھا کیا مقدور تھا کہ ان

ظالمون کی کوئی پیش رفت نہ جا سکے اگرچہ یہہ آخیر لڑائی کانپور کے واسطے تہی اور جہان تک ممکن تہا باغی دل کہولکر لڑے مگر اعذاب خون ناحق معصومو ان کا اونکے گردن پر تہا اور خدا کے غضب مین گرفتار ہو گئے تہے اس موقع پر بہی اونکو شکست کامل نصیب ہوئی فوج انگریزی دو بجے بعد دوپہر کے کانپور کی جانب کوچ کرتی ہوئی ایک میل کے فاصلہ پر اوس مقام سے جہان کہ آگرہ اور کانپور کی سڑکین ملتی ہین اور جہان مورچہ دشمنون نے قایم کیا تہا پہنچی سرکشون نے ایک بہاری آگ برسانی شروع کی مگر بہادران انگریزی دفعتہً حملہ کرکے اوپر جا پڑے اور توپین چہین لین جب کہ فوج انگریزی سڑک کلان پر پہنچی تو معلوم ہوا کہ ایک مورچہ دشمنونکا سڑک آہنی کے نزدیک اور ہے اوسکو بہی پلٹن نمبر ۶۴ کے گورون نے چہین لیا بعد ازان فوج انگریزی ایک گانوکے متصل سڑک پر جمع ہوئی سواران باغی نے اوسوقت بڑی چالاکی اور دلیری ظاہر کی اور پیادون نے بہی اونکی حمایت مین صف لڑائی کی باندہی اور ایک بڑی توپ سے آگ برسانی شروع کی مگر پلٹن گورہ نمبر ۶۴ نے پہر جلد ہی سے آگے بڑہکر اوس توپ کو چہین لیا اور باغیون کو شکست دیکر پریشان کیا پہر تو وہ بیرحم اور سنگدل نانا جسنے چند روز کے واسطے اپنی مسند خون آلود

پر بیٹھہ کر ایسے ایسے ظلم کے حکم دیتے تھے گہوڑے پر سوار کمال بدحواسی بٹہور
کو بہاگا اور اوس پریشان حالت مین اوسی کانپور مین ہوکر گذرا جہان اوسنے
چند روز ہوے کہ اشتہار دیا تہا اور نقارہ پٹوایا تہا کہ نانا کا راج اٹل ہوگیا
اور صرف اکیسو انگریز ہندوستان مین باقی رہگئے ہین جو کوئی ایک سر انگریز کا لاویگا
اوسکو ایک سو روپیہ انعام ملیگا ہفتدہم جولای ۱۸۵۷ء روز جمعہ
ساڑھے چہہ بجے صبحکو باغیون نے کانپور مین میگزین کو اوڑا دیا تہوڑی
دیر بعد نصرت مند فوج انگلشیہ کانپور مین داخل ہوئی سوارونکے اصطبل کا
اوس روز قبضہ کرکے مورچہ گاہ انگریزی کے مقابل مین خیمہ زن ہوئی جس روز
دغاباز نانا نے بابت خالی کردینے مورچہ گاہ کے انگریزون سے جہوٹا عہدنامہ
کیا اوس روز سے ٹہیک تین ہفتہ بعد انگریزی فوج کانپور مین داخل ہوئی اور
اوسی مورچہ گاہ کے سامنے قیام پذیر ہوی خیرخواہان انگریزی کا لشکر مین ہجوم
ہوا کوئی اپنے پرانے اقاؤن کے واسطے ڈالی لایا کوی پہول اور کوئی مٹہائی
بعض صاحبون کی جا ہو جیسی رہی ہو اسمین شک نہین کہ بہت سے ادمی
کانپور مین دلی خیرخواہ سرکار انگریزی کے تہے اور جو نہ تہے اونکو خوب
سبق ملگیا تہا کہ ظالمون کے عمل مین کیا ہوتا ہے اب ہم بٹہور کی طرف متوجہ

ہوکر اس حکایت کا اختتام کرتے ہیں یاد ہوگا کہ ایک بیچاری فرنگی عورت کارٹر
صاحب کلکٹر محصول کی بیوی معہ ایک معصوم بچہ کے اسجگہہ قید تہی جسکو اتک پیشوا
کی بیوہ رانیون نے بچاکے رکہا تہا ساتوین رسالہ کے سوارونکا میم صاحبہ مذکورہ
پر پہرہ رہتا تہا جبکہ نانا شکست کہاکر اور کانپور خالی کرکے نہایت سراسیمہ بٹہور
پہنچا تو بجلدی تمام اپنا اسباب اور خزانہ اور جواہرات لینے پرانے ملازم جنی سنگہ
کی مدد سے ہاتہیون پر لدوایا اور وہان سے پہر کشتیون مین رکہہ کے ٹیکا پور
کے گہاٹ دریا پار کرکے اودہ مین اوتر گیا اور چلتے وقت وہ سنگدل اوس
بیکس عورت اور معصوم بچہ کو نہ بہولا اور بہاگتے وقت سوارون سے جو پہرہ
پر تہے میم مذکور کو معہ بچہ کے قتل کرا دیا اور خود پیشوا کی بیوہ رانیون کو زبردستی
ساتہہ لیکے بہاگا اور پہر اون پیشوا کے محلونمین اوسکو قدم رکہنا نہ نصیب ہوا

وقایع دلچسپ لفٹننٹ ڈلافوس صاحب

ہمنے اوپر لکہا ہے کہ قتل کانپور سے ایک کشتی انگریزون کی بچکر دریا مین
بہہ نکلی مگر جب وہ سنجف گڈہ پہنچی تو اٹک گئی اور باغیون نے گہیر لیا چودہ صاحب
لوگ اوس کشتی مین سے اوتر کے باغیون کے مقابل ہوئے اور جیسی بہادری کہ
اونہون نے جان دی اوسکا احوال مجملاً مندرج ہوچکا ہے ان چودہ

اومیون مین چار شخص جو قدرت کاملہ خدا سے بچگئے اونمین سے ایک لفٹننٹ
ڈلادس صاحب بہی تہے جو پلٹن پیادگان تلنگہ نمبر ۵۳ مین لفٹننٹ تہے
اونہون نے جو بذات خود اپنا احوال لکہا اوسکا ترجمہ ہم بہی اسجگہہ لکہتے ہین —

ترجمہ قول صاحب موصوف چندروز پیشتر فساد برپا ہونیکے
جبکہ صرف شبہہ تہا کہ شاید یہان بہی سرکشی ہو جنرل ویلر صاحب نے اوودہ سے
ایک رسالہ سوار ونکا منگا لیا تہا اور اوسکو مختلف مقامات چہاونی مین مقرر کیا تہا
اور یہہ بہی حکم دیا تہا کہ سب ولائتی افسر اپنی اپنی پلٹنون کی خاص لین مین
سووین اور راجہ بٹہور سے بہی استعانت طلب کی تہی جسنے دوسو سوار اور
چارسو پیادہ معہ دو ضرب توپ بہیجدئے جنکو خزانہ کی حفاظت سپرد ہوئی چند
روز کے بعد جنرل صاحب کو رسالہ سواران نے آئین اوودہ پر شبہہ ہوا اسواسطے
اونہون نے اوسکو کانپور سے روانہ کردیا اور اونکی جگہہ ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر
۳۲ مین سے لکہنو سے اگئی اور تمام انگریزی باشندون کانپور کو جنرل صاحب
نے حکم دیا کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی چہاونی کے نزدیک سووین اور توپخانہ
کو بہی حکم تیار رہنے کا دیا دوسری تاریخ جون کو دو کمپنیان ۸۴ پلٹن گورہ
کی الہ اباد سے کانپور مین پہنچین تیسری تاریخ کو جنرل صاحب نے اونمین سے ایک

کمپنی کو اور ایک کمپنی پلٹن گورہ نمبر ۳۲ کو حکم دیا کہ لکھنؤ کی جانب روانہ ہون
چنانچہ کانپور مین فوج گورہ صرف بقدر مفصلہ ذیل رہگئی ——

تعداد گورون کی	نام پلٹن
۶۰	از پلٹن گورہ نمبر ۸۴ ....
۱۵	از پلٹن اول مدراس فیوزی لیرز ....
۷۰	از پلٹن گورہ نمبر ۳۲ جنمین سے معذور الخدمت تھے ....
۵۹	گولہ انداز ولایتی معہ چھہ ضرب توپ ....

چوتھی جون افسران ولایتی رسالہ دوم اور پلٹن نمبر ۵۶ اور اول کو
حکم ہوا کہ پلٹنون کی لین مین سونا موقوف کرین مگر چونکہ ۵۳ وین پلٹن
پر اعتبار تھا اور وفادار معلوم ہوتی تھی لہذا اوس پلٹن کے افسرون کو
لین مین سونا منع نہ کیا گیا اوسی روز شام کو لفٹننٹ الیش صاحب معہ نصف
توپخانہ متعلقہ رسالہ اودہ کانپور واپس آگئے کیونکہ اونکے رسالہ نے جو آگے
گیا تھا راہ مین سرکشی کی پانچوین جون کو انگریزی مورچہ گاہ تیار ہوگئی اور توپین
جابجا لگادی گئین اور پچیس ۲۵ روز کا سامان کھانے پینے کا رکھہ لیا گیا قریب
گیارہ بجے رات کو سوارون نے سرکشی کی اور گھوڑے اور ہتیار لیکے چھاونی سے

چلے گئے علی الصباح پلٹن پیادہ نمبر اول بہی منحرف ہو گئی پلٹن نمبر ۱۵ اور ۱۹
ابتک وفادار معلوم ہوتی تہین کیونکہ اونہون نے چہاونی نہین چہوڑی تہی
اگرچہ اونکہ کوئی افسر ولائیتی اونکے ساتہہ نہین رہا تہا تو وہ بہی مابین آٹہہ اور نو بجے
کے چہاونی چہوڑ کے خزانہ اور نشان اور اسباب جنگ لیکے چلی گئین تب بہر اونہون نے
ہر مکان مین اگ لگا دی اور چارون طرف اگ ہی اگ نظر آتی تہی ہم اب کچہہ نہین
کر سکتے تہے مورچہ گاہ مین صرف ٹہیرے رہے اور کیا کر سکتے تہے مقابلہ باغیون کے
واسطے ہم بہت کم تہے وہ ہندوستانی گولہ انداز بہی جو لفٹننٹ ایش صاحب کے
ہمراہ اے چہوڑ کے چلے گئے صبح ساتوین تاریخ جون کو راجہ ٹہور نے ایک چٹہی بہیجی کہ
مین حملہ کرنیکے واسطے آتا ہون چنانچہ تہوڑی دیر بعد دو توپین شمال مغرب کی جانب سے
ہم پر چلنے لگین اور چارون طرف سے بندوقون کی بوچہار ہوئی آٹہوین تاریخ تو توپین
اور توپین ہمارے مقابلہ پر لائی گئین ہر روز توپین ہمارے مقابلہ مین زیادہ ہوتی
جاتی تہین گیارہوین تاریخ کو تین غبارون اور دو چوبیس پنی اور تین اٹہارہ
پنی اور ایک یا دو بارہ پنی اور اسیقدر چہہ پنی توپون سے ہم پر اگ برسنی شروع
ہوئی بارہوین تاریخ کو قریب اوسکے بارک مورچہ گاہ پیر جو چہپر تہا اوسمین دشمنون نے
اگ لگادی اوس بارک کے اندر عورات پلٹن گورہ نمبر ۳۲ اور زخمی لوگ تہے اگ

لگتے ہی ہم سب اپنی اپنی جگہہ پر ہوشیار ہو گئے کیونکہ توقع تھی کہ باغی ایسے
وقت میں حملہ آور ہونگے اور کوئی جگہہ بیچارے زخمیوں اور بچون کے واسطے
نرہی خندق مین رات اور دن بسر کرنے لگے کسی شخص کے کوئی سایہ دار جگہہ
مورچہ گاہ مین نرہی اور اس تاریخ سے پانچ چہہ آدمی طپش آفتاب سے روز
مرنے لگے کئی روز سے سبکو آدہا کہانا ملتا تہا پچیسوین ۲۵ تاریخ کو ایک عیسائی عورت
نانا صاحب کی چہٹی لیکہ آئی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جو اشخاص کہ لارڈ ڈلہوسی
کی گورنمنٹ سے کچھہ علاقہ نہین رکہتے اور اپنے ہتیار نانا صاحب کے حوالہ کردین
اونکو الہ اباد بخیریت روانہ کردیا جاویگا جنرل ویلر صاحب نے کپتان مور صاحب
کو حکم دیا کہ جیسا مناسب جانین کرین چنانچہ اوسی شام کو کپتان صاحب موصوف
نے عہدنامہ پر دستخط کردیا شرط عہدنامہ کی یہہ تہی کہ نانا صاحب ہمارے واسطے کشتیان
موجود اور تیار کرادین اور زخمی صاحبون اور بی بیون کے واسطے سواری
گاڑی وغیرہ کی گہاٹ تک پہنچانے کے واسطے بہیجین اور ہم بعوض اسکے اپنا
سب خزانہ اور اسباب جنگ حوالہ کردینگے ۲۶ جون کو چند صاحب لوگ
کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے گہاٹ پر گئے جب کہ سب چیز معلوم ہوئی کہ سفر کے
واسطے تیار ہے اور گاڑیان بہی آگئین اوسوقت ہمنے توپین وغیرہ سب سامان

حوالہ کر دیا اور ۲۷ وین جون کو سات بجے صبح کے ہمنے مورچہ گاہ کو خالی کیا اور
گہاٹ کی جانب روانہ ہوئے دریا کے کنارہ تک بخیریت پہنچ گئے اور کشتیونمین
بہی بلا مزاحمت سوار ہو گئے مگر جب کہ دشمنے اپنی بندوقین کشتیونمین بر کہدین
اور اپنی کرتیان اوتار ڈالین اوسیوقت سوارون کو ہمارے اوپر فیر کرنے
کا حکم ہوا اور دو توپین ہم پر چلنے لگین اور سپاہیون نے چارون طرف سے کشتیون
کو گہیر کے بندوقین مارنی شروع کین یہہ دغا بازی دیکہہ کر لوگونے کشتیون
مین سے کودنا شروع کیا اور بجائے اسکے کہ سب کشتیونکو گہاٹ سے کہولدین
جسنے جس کشتی کو کہلا ہوا دیکہا اوسمین چلا گیا صرف تین کشتیان دریا مین چل
نکلین ادہے میل تک تینو کشتیان نہ گئی تہین کہ نصف آدمی تو ہم مین سے
قتل اور زخمی ہو گئے اور دو کشتیان اٹک کے رہ گئین صرف ایک کشتی بچکر
نکلی جسمین کثرت سے زخمی بہرے تہے اور سواریان کشتی کی مقدار سے کہین
زیادہ تہین تمام دن دو توپین ہمارا تعاقب کرتی ہوئی چلی آئین اور تمام شب
پیادون نے کنارہ سے ہمپر بندوقین مارین دوسرے دن نجف گڈہ کے
مقام پر ایک توپ ہمارے مقابلہ پر لگائی گئی اور سپاہی دونو طرف کنارہ
پر ہمارا پیچہا کیے ہوئے چلے آتے تہے تیسرے روز صبح کو کشتی ریتی مین اٹک گئی

اور مخص ناکارہ ہوگئی اور ہم مین اتنی طاقت نہ تہی کہ اوسکو ریتی سے ہٹا
کے آگے بڑہا سکین باغیون مین سے ایک ایک دفعہ بیس بیس تیس تیس اور چالیس
چالیس آدمی ملکے ہم پر بندوقین چلاتے تہے اوسوقت لاچار ہمارے کوئی
اور صورت سوا اسکے نہ تہی کہ ہم ہی دشمنون پر حملہ کرین چنانچہ چودہ آدمی
ہم مین کنارہ کی طرف مقابلہ کے واسطے چلے کنارہ پر پہنچتے ہی دشمن پیچہے ہٹ گئے
اور چونکہ بہت دور تک ہم اونکا تعاقب کرتے چلے گئے تو واپس ہونیکے
وقت ہمکو دشمنون نے گہیر لیا اور دریا کی جانب واپس جانیکا راستہ بند کرلیا لاچار
کنارہ کنارہ چلے ایک میل جاکر ہم دریا پر پہنچے وہان دیکہا تو باغی ٹہیک ہمارے سامنے
آن پڑے تہے اور ہمارے انتظار مین تہے اور ایک گروہ پرلے کنارہ پر مقیم تہا اسواسطے اسکہ
اگر ہم دریا پار جانیکا قصد کرین تو وہ ہمین مارین گے دریا کے کنارہ پر ٹہیک فوج
باغی کے سامنے ایک شوالہ تہا ہم دشمنون پر ایک باڑ مار کے شوالہ کی جانب چلے
اور اوسکے اندر گہس کر پناہ لی ایک ہم مین سے اوسوقت مارا گیا اور ایک
زخمی ہوا شوالہ کے دروازہ پر سے ہمنے دشمنون پر جو سامنے آئے خوب بندوقین چلائین
جبکہ دشمنون نے دیکہا کہ اونکا کچہہ بس نہین چلتا اونہون نے شوالہ کے چارون
طرف لکڑیان لگا کے اونمین آگ لگا دی جبکہ اندر گرمی اور دہوان شدت سے ہوا

تو ہم اپنے کپڑے پھینک کر اور بندوقین لیکر باہر نکلے سات آدمی ہم دریامین کود پڑے اور تھوڑی دور تیر کر گئے تھے کہ دو آدمیونکو ہم مین سے گولیان لگین اور مر گئے اب ہم دریامین صرف پانچ آدمی رہگئے دشمن دونو طرف سے برابر بندوقین مارتے ہوئے ہمارے ساتھہ چلے آتے تھے اور جہان کہین پایاب دیکھتے تھے وہان دریا مین اوتر کر گولیان مارتے تھے جبکہ ہم تین میل تیر گئے اوسوقت ایک شخص ہم مین سے متعلق توپخانہ آرام لینے کے واسطے پشت پر تیرنے لگا اوسوقت اوس بیچارہ کو یہہ خبر نہ تھی کہ وہ کسطرف جاتا ہے اتفاقیہ وہ کنارہ کی جانب تیرتے ہوئے چلا گیا جہان کہ دشمنون نے اوسے پکڑکے مار ڈالا جبکہ چھہ میل نکل گئے اوسوقت گولیان ہمارے اوپر چلنی موقوف ہوگئین اور دشمنون نے تعاقب ہمارا چھوڑ دیا اوسوقت اودہ کے کنارہ کی جانب سے چند آدمیون نے ہمین آواز دی کہ کنارہ پر چلے آؤ ہم تمہین اپنے راجہ کے پاس لیجاوینگے راجہ ہمارا انگریزونکا دوست ہے ہمنے اپنے تئین اون لوگون کے حوالہ کیا وہ ہمین کنارہ دریا سے چھہ میل کے فاصلہ پر راجہ کے پاس لیگئے راجہ صاحب نے ہماری بڑی خاطر کی کپڑے پہننے کو دئے اور کھانا دیا ایک مہینہ تک ہم اونکے پاس رہے اونہون نے ہمین اپنے پاس سے نہین جانے دیا

اور کہا کہ راستہ پرخطر ہے آخر کار ۲۹ جولائی کو راجہ صاحب نے ہمین رخصت کیا اور دہنے کنارہ دریا پر ایک گانو تہا جسکے زمیندار پاس ہمین بہیجدیا اور زمیندار نے ہمارے واسطے ایک گاڑی مہیا کی جسمین اسی تاریخ جولائی کو ہم سوار ہوکے الہ اباد روانہ ہوئے دس میل ہی ہم نہ گئے تہے کہ راستہ مین ہمکو ایک گروہ پلٹن گورہ نمبر ۸۴ زیر حکم لفٹننٹ اوڈہوس صاحب ملا ہم اونکے ہمراہ کانپور چلے آئے

وقایع ولجسپ مسٹر شیپرڈ صاحب

کانپور مین قبل سرکشی ہونے کے مختلف افواہین اوڑنے لگین جنسے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اگر کانپور مین کچھہ بھی بلا ہوگی تو فوج سرکش اپنے ولایتی افسرونسے کچھہ نہ بولیگی چنانچہ جنرل ویلر صاحب نے جو جاسوس مقرر کیئے اونکی خبرونسے بہی ایسا ہی ثابت ہوتا تہا جاسوسوان نے خبر دی کہ تینو پلٹنین تلنگہ نمبر ا و ۵۳ و ۵۶ خیرخواہ سرکار معلوم ہوتی ہین اگرچہ چند سپاہی اونمین بدمعاش اور مفسد بہی ہین مگر رسالہ دوم ترکسواران سرکش ہے اور پلٹنون کو سرکش ہو جانیکے لئے اغوا کرتا ہے اور سمجہاتا ہے کہ سب فوج شامل ہوکر دہلی کو چلے اور خزانہ سرکار کمپنی انگلشیہ سے قبضہ کر کے شاہ دہلی کے پاس لیجانا چاہیے جو کہ اصل بادشاہ ہے

جبل اسطوریہ خیر خواہی پیادگان اور نیز در صورت سرکشی از ایشان جانے فرنگیون کو
خبر معلوم ہوئی تو ولایتی سوداگرون وغیرہ باشندگان کانپور نے کانپور سے نکل
چلنے کا ارادہ ملتوی رکہا اگرچہ یہان سے چلے جانے کے واسطے کشتیان وغیرہ
تیار کرائی تہین صرف اس امر کی پیش بندی ضرور ہوئی کہ ایسی تدبیر کر لینی ضرور ہے
جس سے سب صاحب لوگ بوقت سرکشی محفوظ رہین چنانچہ اسکے واسطے جنرل صاحب
کے حکم سے ایک مورچہ کا تیار ہوا تہا جنرل صاحب موصوف نے سب ولایتی باشندون
کانپور کو مورچہ گاہ مین پناہ لینے کی اجازت دی اس سبب سے اور بہی سب لوگون
کی دلجمعی ہوگئی اور انہون نے کانپور سے بہاگ چلنے کا ارادہ ملتوی کیا
جنرل صاحب نے مورچہ گاہ مین سامان رسد آٹا دال گہی نمک چانول شکر
وغیرہ ایک ہزار آدمیون کے لئے ایک مہینہ کے واسطے جمع کرنیکا حکم دیا اس
حکم کی تعمیل تو ہوگئی مگر سامان مذکور بباعث بد انتظامی چنداں گماشتہ کمسریٹ
کافی فراہم نہ ہو سکا مستر ریلی صاحب مہتمم میگزین سرکاری کو حکم ہوا کہ سرکشی
کے وقت فی الفور میگزین مین آگ لگا دین مستر ہیلسڈن صاحب کلکٹر کانپور
کو ہدایت ہوئی کہ تمام خزانہ مورچہ گاہ مین لے آوین لیکن سمجہے نہین [illegible]
[illegible] سپاہیون سے تعمیل اس امر کی نہین ہوئی جبکہ [illegible] تدبیرین [illegible]

ایسے وقت مین ناناراو اہلی ٹہور نے سرکار کی مدد کے واسطے اپنی خدمات پیش کین
چنانچہ معہ دو ضرب توپ اور قریب دو ہزار آدمیون کے وہ سپاہیان متعینہ
خزانہ کے ہمراہ حفاظت خزانہ کے واسطے مستعد ہوا سرکار کا اوسپر کمال
اعتبار معلوم ہوا اور اوسکی خدمات خیرخواہی کو قبول کیا ایک لاکھہ روپیہ
خزانہ سے بہ بہانہ تقسیم تنخواہ سپاہ بابت ماہ مئی نکال لیا گیا اور باقی قریب
ساڑھے اٹھہ لاکھہ کے سب خزانہ مین جمع رہا افسران کمسریٹ اور تنخواہ اپنے
معہ کواغذات اور خزانہ صندوق نہر کی مشرق کی جانب سے اوٹھہ کر اون بنگلون
مین جو مورچہ گاہ کے قریب تہے چلے آئے تیسری جون کو یہہ مناسب
معلوم ہوا کہ حتی الوسع روپیہ سرکاری سپاہیون کے پہرہ مین نرکھنا چاہئے
چنانچہ صندوق خزانہ کمسریٹ جسمین چونتیس ہزار روپیہ نقد اور کواغذات
سرکاری مین تہا معہ جملہ کتب دفتر کمسریٹ سے مورچہ گاہ مین لایا گیا شام
کے وقت اسی تاریخ کو توپخانہ اسپی متعلقہ نمبر ۳ جسکو لکھنو سے طلب کیا تہا
اور جسکو فتحگڈہ کی جانب بہیجا تہا واپس کانپور مین آن پہنچا اس سے تین روز
پیشتر خبر سرکشی ہونیکی بہت گرم تہی اسواسطے سب باشندگان عیسائی گرجا
گہر اور مکانات قریب مورچہ گاہ مین آگئے تہے چوتہی تاریخ کو سب کتب

سرکاری متعلقہ دفتر کمسیرٹ مورچہ گاہ مین لا رکہی گئین جبکہ دوسرے رسالہ نے دیکہا
کہ اونکا سمجہانا پلٹنون کے دلون پر چندان اثر پذیر نہین ہوتا اسواسطے اونہون نے
خود ارادہ سرکشی کیا چنانچہ چوتہی تاریخ جون کو دو بجے رات کو وہ یکایک اوٹہہ
کہڑے ہوئے اور مسلح اور گہوڑون پر سوار ہوکر چہاونی سے روانہ ہوئے
اور روانہ ہوتے وقت بنگلہ مین اگ لگادی وہانسے وہ کمسیرٹ کے اصطبل کی
جانب گئے اور وہان سے ۳۶ سرکاری ہاتی فیلخانہ سے کہول لئے اور سارجنٹ
مہتہم اصطبل کے بنگلہ مین اگ لگادی ایک بڑا حصہ رسالہ کا نواب گنج کی جانب
روانہ ہوا چند سرغنہ بغاوت پہلی پلٹن تلنگون کی لین مین آے اور اونکو شامل
سرکشی ہوجانیکے واسطے خوب سمجہایا اس پلٹن مین اکثر ادمی نو بہرتی تہے پرانے
پرانے سپاہی اکثر رخصتی گئے ہوئے تہے جبکہ پلٹن مذکور نے شامل بغاوت
ہونیکا اقرار کیا تو اوسوقت لپنے افسرون سے بقصد ہوکر کہا کہ آپ سب
لین کو چہوڑکر مورچہ گاہ مین چلے جاوین ادہے گہنٹہ بعد چلے جانے رسالہ
کے یہہ پلٹن بہی چہاونی سے روانہ ہوئی جسوقت کہ یہہ پلٹن منحرف ہوکر اور
غل مچاکر چلی اوسوقت ہمنے مورچہ گاہ سے ایک توپ اطلاعی چلائی اور سب
عیسائیونکو مورچہ گاہ کے اندر لے لیا اوس روز یعنی پانچوین تاریخ جون کو

تمام بنگلے جو نہر کی مغرب جانب تھے لوٹ لئے گئے اور بعد ازان جلا دئے گئے
اوس سمت سوائے ایک شعلہ آگ کے اور کچھہ نظر نہین اتا تھا سات بجے
صبح کو تین یا چار افسر انگریزی مورچہ گاہ سے نکلکر دیوان عام (اسیمبلی روم)
کی جانب گئے اور جب واپس آئے توپخانہ سوم اودہ کو حکم ہوا کہ ایک کمپنی
گورہ کے ہمراہ باغیون کا تعاقب کرے یہہ لوگ نہر تک گئے مگر پہر واپس
بلا لئے گئے اس خوف سے کہ شاید پلٹن نمبر ۵۲ اور ۵۶ جو ابھی تک مورچہ گاہ
کے عقب مین چھاونی مین مقیم ہین حملہ کرین تو اونکے مقابلہ کے واسطے مورچہ گاہ
مین ادمی کافی نہونگے دونو پلٹنون نمبر ۵۳ و ۵۶ نے نو بجے علامت سرکشی
ظاہر کی اور اپنے منحرف بہائیون سے ارادہ شامل ہو جانیکا کیا اسوقت
بیس یا تیس افسر ہندوستانی جنرل صاحب کے پاس آئے اور
عرض کی کہ پلٹنین منحرف ہین ہمنے ہر چند سمجہایا مگر وہ نہین مانتے یہہ وہ
کہہ رہے تہے کہ اتنے مین بگل کی اواز آئی اور چند لمحہ کے بعد دیکھا تو
دونو پلٹنین پریٹ کے میدان مین اراستہ ہین یہہ دیکھتے ہی ہمنے اپنی ہڈی
توپ کی فیر کی جسکے باعث سے سب سپاہی منتشر ہوکر روانہ الہ آباد گنج
کے ہوئے جہان پہلی پلٹن اور رسالہ مقیم تہا ہندوستانی افسرون کو جنرل

صاحب نے حکم دیا کہ لوبچانہ کے ہسپتال کی بارک مین قیام کرین اپنے واسطے مقام مورچہ بنالین اور کوشش کرکے اون سب سپاہیون اور افسرون کو اپنے ساتھہ ملالیوین جو کہ خیرخواہ ہین اور بالجبر سرکشون کے شامل ہو گئے ہین یہہ سب افسر علاوہ ایک باقی کے سب کافور ہوگئے مگر پیچھے معلوم ہوا کہ سپاہیون کے خوف سے وہ سید ہے اپنے گہرون کو چلے گئے اور شامل سرکشی نہوئے دوپہر کے وقت گاڑیان اور چھکڑے چھاونی کو بہیجے گئے تاکہ بندوقین وغیرہ سپاہیان رخصتی اور اسباب عیسائی طنبورچیون کا لاد کرکے لاوین اور ہسپتال مین جو بیمار تہے اونکو بہی مورچہ گاہ مین لے آئے دونو بارکو نمین اس کثرت سے آدمی ہو گئے کہ بیچارے طنبورچیون کو اعیال و اطفال اور ہندوستانی نوکرون کو رات کے وقت سید انہین رہنا پڑا اور دہمین باورچی خانہ اور اور مکانات کے سایہ مین شام کو پانچ بجے کل غیر متعہدون کو جنمین مین اور سپاہی بہی تہا ہتیار تقسیم ہوئے بندوقین کثرت سے فاضل تہین ہم سب کو بندوقین لگئین اور مختلف مقامات پر زیر حکم افسران متعہد مامور ہوئے اور سب کو اس امر کی ہدایت ہوئی کہ کس وقت کیا کرنا چاہیے مخبر ہے کہ سب

اول فوج باغی نواب گنج پہنچی تو نانا اونکے استقبال کے واسطے ایا اور
اپنے ہمراہ اونکو خزانہ پر لے گیا اور خزانہ کو ہاتیون پر لادا جب کہ خزانہ
لد رہا تہا تو اتنے مین اونکو خبر ملی کہ باقی دو پلٹنین نمبر ۵۳ اور ۵۶ بہی چہاونی
سے بغاوت کرکے چلی آتی ہین اس خبر کو سنکر نانا اتنا خوش ہوا کہ اوسنے جو
خزانہ ہاتیون پر لدنے سے باقی بچا اوسکو لوٹ لینے کا حکم دیا اور بعد ازان
دفتر اور مکانات کچہری کلکٹری وغیرہ کو جلا یا بعد ازان مفسد میگزین پر گئے
جسکو کہ ان سپاہیون نے جو وہان پہرے پر تہے اوڑانے نہین دیا وہان
وہ لوگ ٹہیرے رہے جبتک کہ چہکڑے شہر اور دیہات سے جمع کئے گئے
اونپر سپاہیون نے اسباب جنگ وغیرہ لادکر پانچ بجے شام کو کلیان پور
کیطرف کوچ کیا یہہ اول منزل دہلی کی جانب سے اور ایک گروہ سوارونکا
پیچہے رہگیا تاکہ جو بنگلہ کہ جلنے سے باقی رہے ہین جلا دین غرض تمام رات
اگ روشن رہی اوسی شام یعنی پانچوین جون کو گولہ اندازان متعلقہ
توپخانہ سوم آودہ نے اپنی ناراضگی ظاہر کی چنانچہ اونکو بعد لے لینے ہتیارونکے
مورچہ گاہ سے نکالدیا اگر یہہ لوگ نہ نکالے جاتے تو جنرل صاحب کا ارادہ
تہا کہ دو توپین نواب گنج کو بہیجکر باغیون کا واپس آنا روکین کیونکہ اونکی

واپس انے کی خبر ہمارے کمپو مین اگئی تہی مگر قبل اسکے مخبرون نے خبر تحقیق یہہ دی تہی کہ سرکشونکا ارادہ ہمپر حملہ کرنیکا ہرگز نہین ہے ورنہ اسکی پیش بندی کیجاتی اور میگزین جسمین کہ ابتک زخیرہ کثیر بارود کا جمع تہا اوڑا دیا جاتا معلوم ہوا کہ گولہ انداز مذکورہ بالا بہی لشکر باغیان مین جاملے اور نانا سے جو وہان موجود تہا عرض کی کہ کانپور واپس چلکر انگریزونکے مورچہ گاہ پر حملہ کرنے مین سراسر فایدہ ہے ایک بڑا زخیرہ بارود کا اور مختلف قامت کی توپین وہان موجود ہین اور ۳۵ یا ۴۰ کشتیان گولون سے بہری ہوئین کہڑی ہین یہہ کشتیان کانپور سے رورکی روانہ ہوا چاہتی تہین مگر بباعث عذر روانہ نہو سکین یہہ سنکر باغیونکی صلاح ہوئی کہ کانپور واپس اکر ہمپر حملہ کرین چنانچہ صبح چہٹی جون کو خبر ای کہ کل فوج باغی واپس چلی آتی ہے ہمنے اپنی مضبوطی کے واسطے تدبیرین کین سرکشون نے کانپور مین پہنچکر تمام قلعیون اور خلاصیون میگزین کی مدد سے چند بہاری توپین چہکڑون پر چڑہوائین اور سرکاری بیل لگا کر چہہ توپین جنمین سے دو اٹہارہ پونڈی تہین میگزین سے باہر لے آے اور پہلی پلٹن کی نئی لین کے پاس قایم کر کے ہمپر چلانی شروع کین اور پہلا گولہ قریب ساڑہے دس بجے کے چلا یہہ سنکر

فی الفور ہمارے کمپو مین بہی بگل بجا کہ تمام ادمی مسلح ہو جاوین چنانچہ
ہر شخص طنبورچی سے لیکے محرر تک اور تمام پلٹنون کے افسر مورچہ گاہ کی دیوار
کے نیچے پہیلگئے یہہ کچی دیوارین صرف قریب سینہ تک اونچی تہین اور
بڑی جلدی مین بنای گئین تہین یہان ہم تمام دن گرم ہوا اور جون مہینہ کی
جلتی ہوی دہوپ مین بیٹہے رہے اور متوقع تہے کہ دشمن ہمپر حملہ کرین
مگر اونہون نے کبہی ایسا نکیا اگرچہ بعض اوقات بڑے بڑے گروہ مختلف
مقامون مین جمع ہوتے دکہلای دیتے تہے ہمارے توپ خانہ نے بہی خوب
اگ برسائی اور دشمنون کی توپون کا جواب دیا اس اثنا مین دشمنون نے
اون بنگلون کو جو ہماری طرف کے کنارہ نہر پر تہے جلانا شروع کیا
اور توپین ہمپر نزدیک ائے مجہکو ٹہیک معلوم نہین کہ ہم مورچہ گاہ مین کتنے
ادمی تہے مگر جتنا مجہے یاد ہے اوسکی فہرست حاشیہ پر لکہتا ہون فہرست
گورہ سپاہیون کی ٹہاکرداس گماشتہ توپخانہ سے میرے ہاتہہ لگی
اونہون نے اپنے تئین شہر مین چہپا رکہا تہا ہمارے پاس اٹہہ توپین تہین
دو کچی متعلقہ توپخانہ سوم اور دہ اور دو نو نمبر کی توپین اور چار چہوٹی
انکے واسطے مصالحہ کافی مورچہ گاہ کے اندر زمین کے نیچے دبا کر رکہدیا گیا

اور مورچہ گاہ کو گرد گورہ ھسپتال کے مابین اوس گرجا گھر کے جو گورہ سپاھیون کا تھا اور نئی چھاونی جو اونکے واسطے تیار ہوتی تھی بنایا مورچہ گاہ کے اندر دو بارکین تھین جنمین سے ایک پر چھپر تھا اوس چھپر پر کھپریل ڈالدی گئی تھی تا کہ آگ اوس پر جلد سرایت نکرسکے ہندوستانی محررون مین سے خواہ بنگالی یا اور لوگ جو سرکاری محکمون اور سوداگرون کے نوکر تھے اونمین سے کوی مورچہ گاہ مین نہین آیا وے سب شہر مین تھے بعض نے اون مین سے باغیون کے ہاتھ سے اذیت اوٹھائی تھی کہ داران کمپنی نے ۶ تاریخ سے رسد پہنچانا بند کردیا باغیون کے خوف سے نلا سکتے تھے کیونکہ سرکشون نے مورچہ گاہ کو چارون طرف سے گھیر رکھا تھا اور سوائے رات کے نکوی چیز مورچہ گاہ سے باہر جا سکتی اور نہ اندر آسکتی تھی ساتوین تاریخ کو دشمنون نے توپین مورچہ گاہ انگریزی پر زیادہ لگائین بعض اون مین سب سے بڑی تھین جو دمان پر اونکو دستیاب ہوسکین ۸ ۲ مئی تو پون نے جو اونکے پاس تین یا چار تھین ھمارا بہت نقصان کیا اور ھمارے نزدیک نزدیک ہی بہت تھین اوسکے نشانے اس زور سے آتے تھے کہ ستون برامدے کے گرے جاتے تھے اور ھسپتال کی دیوارون کو پار کرتے

تھے پچھین مورچگاہ کے صرف ایک کنوا تھا اور دشمن رات اور دن اسقدر
آگ برساتے رہتے تھے کہ اوسمین سے پانی بھرنا نہایت دشوار ہوگیا تھا پانی
کی عوض اکثر جان دینی پڑتی تھی جبتک کہ بڑے جالونمین پانی جو گورہ
سپاھیون کے واسطے رکھا تھا رہا اوسوقت کوئے تک کوئی
نہ گیا مگر دوسرے روز بعد پانی کی اسقدر گرانی ہوئی کہ ایک مشک پانی
پانچ روپیہ کو بھی مشکل سے ملتی تھی اور ایک ڈول پانی ایک روپیہ کو ملتا تھا
سوداگرون اور افسرون کے نوکر بھاگ گئے ہر ایک شخص کو لاچار
اپنا پانی خود لانا ہوتا تھا رات کے وقت تاریکی مین اکثر پانی بھرتے تھے
تین روز بعد دشمن شام کے وقت دو گھنٹہ واسطے چپ رہتے تھے اوس وقت
کوئے کے گرد بڑا ہجوم ہوتا تھا بیل اور گھوڑون وغیرہ کے واسطے کوئی
اصطبل سایہ دار نہ تھا افسرون نے لاچار اپنے گھوڑے چھوڑ دیے
اور سوم توپخانہ اسپی اودہ کے گھوڑے بھی رہا گئے اور جو بھیڑ اور
بکری باقی بچین اونکو ذبح کر لیا گیا پانچ یا چھ روز بعد پھر گوشت ملنا
دشوار ہوگیا دال اور چپاتی صرف غذا رہگئی محاصرہ کے دوسرے
روز شام کے وقت ، جونس کو میری پیٹھ مین گولی لگی مگر خوش طالعی سے

اوس گولی کا زور سب گھٹ گیا تھا مین مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے پہرہ پر
کھڑا تھا جبکہ میرے گولی لگی ایک ہفتہ کے قریب مین بیکار رہا لیکن دشمنون کا
احوال سب دیکھا کرتا تھا چار یا پانچ دن کے عرصہ مین سپاھیون نے ھمین
توپون سے بالکل گھیر لیا اور بندوقون کی کچھہ انتہا نہین تھی چارون طرف مکانات
اور بنگلے جلے ہوے جو خالی پڑے تھے اونپر چڑھ کر اونکی اوٹ مین بندوقین
ھمارے اوپر چلاتے تھے گرجا گھر سے جسکو بھی جلا دیا تھا ھمکو دشمن بہت
دق کرتے تھے اور نا تیار نئی بارکین جو گورون کے واسطے بنتی تھین وہانسے
بھی اونھون نے ھمین بہت دق کرنا شروع کیا مگر اسطرف کپتان مور صاحب
نے جو ایک بڑے شجاع افسر تھے روکا اگرچہ یہ صاحب جو متعلق پلٹن نمبر ۳۲
گورہ کے تھے بازو پر زخمی ہوئے تھے مگر اوس حالت مین بھی ایک بازو
گلے مین ڈالے ہوئے اور دوسرے مین چھہ نالی طمنچہ لیے ہوئے جہان
کہین خطرہ کی جگہہ دیکھتے تھے وہین جا گھستے تھے نامکمل بارک مذکور پر اونھو
نے دو بڑین لگا دی تھی جس سے دشمنونکا حال معلوم رہتا تھا اور ھم اپنی
توپونکا نشانہ اوسکی مدد سے اچھی طرحسے مار سکتے تھے سپاھیون نے
اکثر مرتبہ ان نئی نامکمل بارکون مین سے تین کا قبضہ کر لیا لیکن ہر مرتبہ کپتان

مورصاحب قریب بارہ گورہ لیکر مورچہ گاہ سے باہر نکلکر اونپر بلا تحاشہ
جا پڑتے تہے اور ہزارونکو وہانسے بہگا دیتے تہے ایسے موقعون پر خدا
کی قدرت سے دشمنونکا بڑا نقصان ہوتا تہا اور ہمارے آدمیونکا بال
تک بیکا نہین ہوتا تہا مورچہ گاہ سے بارکون تک راستہ مین جہگڑے
وغیرہ آڑ کے واسطے کہڑے کرلئے تہے یہی بہادر افسر دو مرتبہ رات کو قریب
پچیس گورہ ہمراہ لیکر مورچہ گاہ سے نکلے اور دشمنون کی قریب کی
توپونمین کیلین ٹہوک آئے حقیقت مین اسجگہہ بزدلی اور نامردی ہندوستانی
سپاہیون کی عیان ہے باوجودیکہ ہزارون جمع تہے اور مکانات شکستہ
کی اونکو بہت پناہ بہی تہی اور میگزین کا سامان اتنا تہا کہ تمام ہندوستان کے
واسطے کافی ہوتا مگر تاہم اونہون نے ان چند بہادران انگریزی پر حملہ نہ کیا
دور سے توپین اور بندوقین چلاتے رہتے اور جب کبہی میدانمین حملہ
کے واسطے فراہم ہوکر مورچہ گاہ کے قریب آتے تہے تو چند نشانے مورچہ گاہ
انگریزی مین سے اونسبکو متفرق اور پریشان کردیتے تہے اور وہ بلا تحاشہ
اولٹے قدم بہاگتے تہے اول چار یا پانچ روز تک ہمارے توپخانہ سے
پے ہم اور بڑی تیز آگ جاری رہی مگر جب ہمنے دیکہا کہ دشمن مکانات کی پناہ

مین ہے اور اوسکا چندان نقصان نہین ہوتا تو ہمنے بہی مناسب سمجہا کہ
اتنا خرچ سامان جنگ ضرور نہین ہے ان دنون گرمی کی نہایت شدت
تہی اور بباعث خوف اور نہونے مکان اور خوراک اکثر بی بیان اور
بچے بڑی تکلیف سے مر گئے اکثر گورہ سپاہی اور افسر طمانچہ طپش آفتاب
سے مر گئے مورچہ گاہ کے باہر ایک کنوا تہا جسمین ہم اپنے مردون کو
ڈال دیتے تہے اور شام کے وقت ایسا کرتے تہے کیونکہ دشمن اسقدر گولے
اور گولیونکی بوچہار کرتی تہی کہ باہر نکلنا نہین سکتے تہے اب اسوقت ہمکو
اتنی تکلیف تہی کہ کوئی کسی سے ایک لفظ تشفی کا بہی نہین کہہ سکتا تہا اور
ایک دوسرے سے کسیطرح کی مدد ممکن تہی اچہے افسرون اور بڑی بڑی
نازپروردہ بی بیون کی لاشین برامدے مین رکہہ چہوڑتے تہے اس انتظار
سے کہ جب شام ہو تو ہم اونکو کوئے مین ڈال دین اب دشمنون نے گولے
سرخ کر کے چہوڑنے شروع کئے تا کہ ایک بارک جسپر کہ چہپر تہا اور افسرون
کے ڈیرے و خیمے جو مورچہ گاہ کے میدان مین کہڑے تہے آگ لگ جاوے
اکثر ڈیرے جل گئے اس خوف سے سب افسرون نے اپنے اپنے ڈیرے
اوکہاڑ لئے آخر کو ۱۳ جون کو پانچ بجے شام کو بارک کے چہپر مین بہی آگ

لگ گئی جو وقت کمال مصیبت کا تھا تمام زخمی اور بیمار اور گوروں اور طفلوں جوان
کے قبایل اوسمین تھے ہوا بھی اوسوقت تیز چل رہی اور ہم میں سے کوئی بیمار
اور زخمیوں اور بیچاری عورتوں کی مدد نہیں کر سکتا تھا چالیس سے زیادہ
عورتیں اور زخمی وغیرہ اوس چھپر کے ساتھ جلکر خاک ہوئے تمام دوائی خانہ
بھی جلگیا صرف ایک یا دو ہتیاروں کے بکس بچ گئے اور تھوڑا سا صندوق
چند اور بیکار رہگیا ہم اوسوقت سب اپنی اپنی جگہہ دیوار کے قریب پہروں
پر متعین تھے کیونکہ دشمن چاروں طرف سے حملہ آور تھا اسوقت چار ہزار فوج باغی
مورچہ گاہ کے باہر جمع تھی اور کئی مرتبہ اونہوں نے چاہا کہ اسوقت پھیر
حملہ کریں مگر جبوقت اونہوں نے ارادہ کیا اوسیوقت ہمارے توپخانہ
نے اونکے مصمم ارادہ کو فسخ کیا اسمیں شک نہیں کہ اگر دشمن ہمارے
اوپر حملہ کر کے آن پڑیں تو ہمیں شکست ہو مگر یہہ بھی ضرور تھا کہ اونکا
نقصان بہت قرار واقعی ہوتا آدھے سے زیادہ کا ہمیں کہٹ ہوتا کیونکہ
ہمنے ارادہ کر لیا تھا کہ اپنی جانکو خوب گران بیچا جاے ہم میں سے ہر شخص کے
پاس پانچ پانچ اور چھہ چھہ بندوقیں بھری ہوئی تیار تھیں اور علاوہ اسکے
تلواریں اور سنگینیں بھی موجود تھیں اس روز کے بعد دشمنوں نے روزانہ

حملہ کرکے مورچہ گاہ انگریزی کا فتح کرنا چاہا مگر ہر مرتبہ اونکو زک ملی لاچار ابھون
اپنی تمام اگ ھماری توپون کی طرف برسانی شروع کی تاکہ اول ھماری توپون
کو بیکار کرین اس امر مین وہ یہانتک فتحیاب ہوئے کہ جب وقت ہمنے مورچہ
گاہ کو خالی کیا اوسوقت ھماری اٹھہ توپونمین صرف دو رہ گئی تھین اور سب
بیکار ہوگئی تھین جیساکہ اگے معلوم ہوگا ایک روز صبح کو مجھے یقین پڑتا ہے
کہ دوسری تاریخ جون کی تھی ایک بڑا ھجوم مورچہ گاہ کے گرد جمع معلوم ہوا
اونکی پوشاکین مختلف تھین جب کبھی سپاہی میدانمین آتے تھے تو وہ
اپنی پوری وردی پہن کر نہین آتے تھے بعض پر جاکٹ اور بعض پر ٹوپی
اور بعض پر کچھہ بھی نہین صرف دھوتی اور مرزئی ہوتی تھی مجھے بھیجے
شہریون سے معلوم ہوا کہ اوس روز فوج باغی کا ارادہ مصمم ہوا تھا کہ
مورچہ گاہ کو فتح کرنا چاہئے کچھہ مضائقہ نہین اگر سب کی جان بھی جاوے
ایک نیا صوبہ دار میجر جو اول پلٹن پیادہ تلنگہ مین مقرر ہوا تھا اوسنے گنگا
جلی اوٹھائی تھی کہ کیا تو انگریزون پر فتح حاصل کرے یا جان دے دشمن
بڑے بڑے گٹھے روی کے میدانمین لائے اور اونکو چین کے اونکی
اوٹ مین لڑنا چاہا گٹھون کو آگے سرکا کے اور اونکی اوٹ مین بندوقین

مارتے ہوئے اونہون نے بتدریج مورچہ گاہ کے قریب آنے کی تدبیر کی اس
اثنا مین جنوب مشرق کی جانب پانچ سو آدمی نئی بارکون کی طرف آگئے اور وہان
سے ہمارے پہرہ پر حملہ کیا وہان پر کپتان مور صاحب حسب معمول پہرہ پر گئے اور
اپنے ساتھ ۲۵ آدمی لئے اور پانچوین بارک کے قریب جا کر بندوقین
چلائین اور پہر چوتہی بارک کے عقب مین پہنچکر وہانسے سب کو نکالدیا پینتیس
یا چالیس آدمی دشمنون کے مارے گئے اس اثنا مین ایک سو آدمی روہیلے
گتہونکی آڑ مین گرجا گہر سے ہمارے مورچہ گاہ کیطرف آگے بڑہے اور
مورچہ سے قریب ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر آن پہنچے اور ان سے پیچھے اور
فوج غل مچاتی ہوئی زیر حکم صوبہ دار مذکورہ بالا کے آتی ہوئی نظر آئی ہماری
طرف سے ایک خیدگولہ چلتے ہی وہ لوگ متفرق ہوگئے اور دوسو آدمیون
کے قریب مقتول اور زخمی ہوئے اور دوسو آدمیون نے ہمارے اوپر
شمال مشرق کے کونے سے ڈیڑہ گہنٹہ تک بندوقین مارین اور بہت وقت
کہیا اس روز میجر لینے مورچہ گاہ مین ایک بڑی شجاعت کا کام دیکہا تہا
دوپہر کے دشمن کے ایک نشانہ سے اسباب جنگ کے چہکڑون مین آگ
لگ گئی تہی جبکہ ایک چہکڑے مین آگ روشن تہی اوسوقت دشمنون نے تمام اپنی

توپین اوسطرف چلانی شروع کین ہمارے سب آدمی صبح کی لڑائی سے
تھکے ہوئے تھے گولہ انداز دشمنون سے بہی کچھہ زخمی ہوئے تھے اور کچھہ
مرگئے تھے اس سب سے اگ کا بجھانا ایک امر دشوار پڑا اور خوف تہا کہ تمام
چھکڑے اوڑجاوینگے لیکن اس اگ کے بیچ مین ایک جوان افسر لفٹننٹ
ولافوس صاحب نام نے ایک بڑی جوانمردی اور دلیری کا کام کیا اور جلتے ہوئے
چھکڑے کے نیچے جا پڑے اور مٹی اوٹھا کر اوسپر ڈالنی شروع کی یہہ دیکھکر
دو گورے سپاہی بہی اونکے ساتھہ جا شامل ہوئے اور اونکو دو سبوچہ
پانی کے لاکر دیئے جوکہ لفٹننٹ صاحب نے اگ پر ڈال دئے اور جبکہ
وہ پانی اور لینے گئے تو اس عرصہ مین انہونے پہر مٹی ڈالکر بالکل اگ کو بجھا دیا اور
چھہ توپین برابر چلتی رہین مگر خدا کی قدرت سے اونکو کسیطرحکا ضرر نہین پہنچا
اب کوئی ذرا بہی سایہ دار جگہہ ہمارے مورچہ مین نہین رہی اور دیوارین
بارکونکی چلنی ہوگئین تہین اکثر ادمی مورچہ گاہ کی دیوار کے نیچے رہتے تھے
صندوق اور کہاٹ وغیرہ سے کچھہ سایہ کرلیا تہا یہان پر اگرچہ گولونسے
کچھہ حفاظت تہی مگر تپش افتاب سے چندان نہین سکتہ کی بیماری سے اکثر لوگ
ضایع ہوتے تھے چند باورچی باقی رہ گئے تھے جو گورہ سپاہیون کے واسطے

کہانا پکاتے تہے اور باقی صاحبون کو اپنے کہانے پکانیکا خود سر انجام کرنا پڑتا تہا واقع مین بعض اشخاص جنکو کچہ سامان ملتا تہا پکانیمین نہایت مشکل پڑتی تہی اور بڑی دشواری سے اونکو اور اونکے بچونکو ایک لقمہ کہانیکا ملتا تہا اکثر گورے لوگ بہی کہانا پکاتے تہے اور طنبورچی بہی پکانے مین مدد دیتے تہے مگر بابعوض کہانا پکانیکے وہ بہت اجرت طلب کرتے تہے چنانچہ اکثر اوقات کچہہ دال اور چپاتی پکانیکے واسطے دو دو روپیہ دئے اور پہر بہی وہ کہانا اچہا نہین پکتا تہا جو جو تکالیف اوس مورچہ گاہ مین دیکہین اونکا بیان بالکل غیر ممکن ہے غریب زخمی اور بیمار خصوصا بڑی مصیبت مین تہے بدبو اور عفونت مردہ گہوڑون اور جانورون کی جنکو گولیون سے مار ڈالا تہا اور جنکو وہانسے اوٹہا نہین سکتے تہے دماغ کو پریشان کرتی تہی اور ہجوم مکہیون کا بہی کثرت سے تہا اکثر اشخاص ان تکالیف کے باعث سے مورچہ گاہ سے باہر نکلجانا چاہتے تہے چنانچہ بعض بعض رات کے وقت باہر نکل گئے مگر آخرکار باغیون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے میرے کنبے کے لوگ یعنی میری میم اور لڑکی اور دونو بہتیجیان اور ہمشیرہ اور چہوٹا بہائی وغیرہ سب چاہتے تہے کہ کسیطور سے وہانسے نکلین مگر چونکہ ہم سب بہت آدمی تہے تو باہر نکلتے ہوئے بہت خوف معلوم

ہوتا تھا مگر یہہ صلاح ٹھیری کہ ایک شخص مین سے باہر جاوے اور شہر کا حال دیکھے
کہ وہان کیا صورت ہے چنانچہ مینے ۲۴ تاریخ جون کو جنرل صاحب سے اجازت
باہر جانیکی چاہی تاکہ شہر مین جاکے وہانکی خبرین لاؤن اس شرط پر کہ واپس آنیکے
بعد اگر مین چاہون تو اپنے کنبے کے ادمیونکو باہر لیجاون جنرل صاحب نے قبول
فرمایا اور کہا کہ جہان تک ممکن ہو شہر کا احوال مفصل دریافت کرکے لاؤ چنانچہ
قبل اسکے جنرل صاحب نے دو ہندوستانی ادمی بہی اخبار لانیکے واسطے بہیجے تہے
مگر وہ لوگ پہر واپس نہ آئے اگرچہ جنرل صاحب نے اونکو بڑا انعام دینے
کا اقرار کیا تہا جنرل صاحب نے مجہسے یہہ بہی فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو بڑے بڑے
رئیسون شہر یا اختیار سے ایسی صلاح اور شرائط کرو کہ اونکی تدبیر سے
دشمنونمین اپسمین نفاق ہو جاوے اور وہ ہمین دق کرنا چہوڑ دین جنرل
صاحب نے مجہے ایک لاکہہ روپیہ دینے تک کی اجازت دی اور یہہ بہی کہا کہ
علاوہ اس روپیہ کے اون لوگون کو جو ایسی خیرخواہی اور خدمت کرینگے
پنشن کافی بہی عطا ہوگی مجہے یقین ہے کہ مین اس امر مین کامیاب ہوتا
بشرطیکہ راہ مین گرفتار نہو جاتا خدا کی مرضی کے موافق پیش آیا اوسکی مرضی
یہہ نہین تہی کہ مین مورچہ گاہ سے نکل جاون اور سلامت رہون اور محصورین

پر جو بلا نازل ہوئی اوس سے محفوظ رہوں مورچہ گاہ سے باورچی کا
لباس پہین کر باہر نکلا اور ناتیار بارکون سے نکل کر چند قدم آگے گیا تھا
کہ چار سپاہیون اور دو سوارون نے مجھے قید کرلیا یہہ لوگ مجھے نانا
کے کیمپ مین لے گئے اور پہرہ مین رکھدیا اور مجھسے احوال ہماری مورچہ گاہ
کا پوچھا مگر جواب مین مینے وہی کہا جسطور پر جنرل صاحب نے مجھے ھدایت فرمائی
تھی مینے پیشتر ہی سے اونسے پوچھہ لیا تھا کہ مبادا اگر مین گرفتار ہوجاؤن
تو باغیون کو کسطور سے جواب دون میرے جوابون سے باغیون کو تشفی
نہوئی اور مجھکو تین عورتون کے ساتھہ جو ہماری مورچہ گاہ سے نکلی ہوئی تھین
مجھسے تین روز پیشتر قید ہوئی تہین قید کیا اون عورتون نے بیان
کیا تھا کہ انگریزون کے پاس مورچہ گاہ مین کچھہ نہین رہا ہے فاقہ کرتے ہین
اور میرا بیان اس سے خلاف تھا لہذا اونکو شش و پنج ہوگیا کہ کسکی بات
کا اعتبار کرین مجھسے باغی پہر کچھہ نہ بولے اور مجھکو قیدخانہ مین مقید کیا جہان
مین بارھوین تاریخ جولائی تک قید رہا اوس تاریخ نانا صاحب کی عدالت مین
میرا مقدمہ پیش ہوا اور مجھکو تین برس کی قید با جولان اور با مشقت کا حکم
ہوا اس قید سے مجھکو فوج انگریزی نے ۱۷ تاریخ جولائی کی صبحکو رہا کیا

جو جو تکالیف اور مصیبتین مجہپر اس زمانہ قید مین گذرین اونکا احوال بہت طول ہے اور چونکہ وہ احوال ذات خاص کا ہے تو غالباً عوام کو دلچسپ نہوگا اسواسطے مین اوسکو اسجگہہ قلم انداز کرتا ہون قبل اسکے کہ مین وہ احوال بیان کرون جو بعد میرے چلے انے مورچہ گاہ سے واقع ہوا اتنا یہان بیان کرنا ضرور ہے کہ ہمکو ایک بڑا خوف یہہ تہا کہ برشکال نہ شروع ہوجاوے کیونکہ گورہ سپاہیون اور اور لوگون نے زمین مین غار کہود لئے تہے جسمین اپنے تئین اور بچونکو دمین رکہتے تہے اسمین کچہہ حفاظت افتاب کی بہی تہی اور دشمنون کے گولون سے بہی ایک گونہ پناہ تہی مینہ برسنے سے یہہ غار سب بہر جاتے اور علاوہ ازین کچی دیوارین جو بڑی پناہ مورچہ گاہ کی تہی وہ بہی اب گولون اور گولیون سے چہلنی ہوگئی تہی اور مینہ برسنے سے اوسکے جلد بیٹہہ جانیکا گمان تہا علاوہ اسکے ہماری بندوقونمین زنگ لگ جاتا کیونکہ بندوقین تو بہت تہین مگر اونکے صاف کرنیکے واسطے ادمی کہان تہے یہہ سب بندوقین بہری تیار رہتی تہین تاکہ موقع کے وقت ایک ایک ادمی کے پاس چہہ چہہ بندوقین تیار بہری رہی تہین غرضکہ ایک بہاری مینہ سے مورچہ گاہ مین رہنا غیر ممکن ہوجاتا

یہہ سچ ہے کہ مورچہ گاہ مین سامان رسد اتنا کافی تہا کہ ادہی خوراک
پر ہم سب پندرہ یا بیس روز تک اور رہ سکتے تہے چنانچہ ہم پاس افراط
سے تہا اور یہی ہماری خوراک تہی آٹے اور دال سے چنونکو ترجیح تہی
کیونکہ روٹی دال پکانے مین بڑی تکلیف ہوتی تہی اور وقت بہی نہین
ملتا تہا چنونکو پانی مین بہگو کر کہا لینا اوسکی نسبت بہت اسان تہا چنانچہ
بعض ہنود جو ہمارے ساتہہ تہے اونہون نے صرف بہیگے ہوئے چنے
کہائے جب تک کہ وے مورچہ گاہ مین رہے باوجودیکہ ہم اس مصیبت اور
تکالیف مین تہے مگر تسپر بہی ہمارے بہادر گورہ سپاہیون اور افسرون نے
بارہا چاہا کہ رات کو مورچہ گاہ سے نکل کے دشمن کے توپخانہ پر حملہ کرین
اور توپونکو ناکارہ کر دین یا اونکا قبضہ کرلین اور اگر ایسا نہو سکے تو
باعزت میدانجنگ مین مر جاوین بہرحال ایسا مرنا اس جانکندنی کی حالت سے
بہت بہتر ہے مگر اوندنون ایک امید دروغ یہہ تہی کہ لکہنو سے جلد مدد
آنے والی ہے علاوہ اسکے عورتون کی محبت اپنے خاوندون اور بہائیون
اور بچون سے صاحب لوگون کو ایسی تجویز سے باز رکہتی تہی مگر اگر ہم ایسا
کرتے تو ضرور فتحیاب نہوتے کیونکہ مجہے پیچہے دریافت ہوا کہ رات کے وقت تلنگہ

سپاہی اپنی توپون کو صرف چند گولہ اندازونکے ہاتہہ مین چہوڑ دیتے تہے اور
بندوقین مارنیکے واسطے بہی ایک چند ادمی شب کے وقت رہجاتے تہے خلاف
اسکے دشمین البتہ دشمنون سے جہان تک ہوسکتا تہا ہمین دق کرتے تہے اوس
زمانہ کا خیال کرکے اب نہایت تعجب آتا ہے کہ باوجود ان سخت مصیبتون کے
انگریزون کی طرف سے کچہہ پیغام صلح وغیرہ کا نہ تہا بلکہ جس تاریخ مین
مورچہ گاہ سے نکلا اوسی تاریخ کی شام یعنی ۲۴ وین جون کو نانا کی طرف
سے جنرل ویلر صاحب پاس پیغام ایا کہ اگر آپ مورچہ گاہ خالی کردین اور
تمام خزانہ اور اسباب حوالہ کردینگے تو ایکو معہ ایکے سب ادمیون کے الہ اباد
بخیریت تمام روانہ کردونگا یہہ پیغام نانا نے ایک پیرسالہ عورت یعنی گرین وے
صاحب کی میم کی معرفت بہیجا گرین وے صاحب ایک بڑے سوداگر
تہے جب غدر ہوا تو میم صاحب موصوف اپنے لڑکے اڈوارد گرین وے
صاحب کو لیکے اپنے گانو نجب گڈہ مین چلی گئین تہین جو کہ کانپور سے دس
میل تہا وہان اونکو خیال تہا کہ باغی یہان تک نہ اونگے مگر نانا نے یہہ خبر پاکر
اونکو گرفتار کرا منگایا اور چاہتا تہا کہ جان سے مار ڈالے مگر میم صاحب
موصوفہ نے ایک لاکہہ روپیہ جان بخشی کی عیوض مین دینے کا اقرار

کیا تہا جس سبب سے وہ ابہی تک مقید نہین اسجگہہ مجہے یہہ بیان کرنا ضرور ہے
کہ اب جو مین احوال لکہتا ہون وہ شنیدہ ہے دیدہ نہین ہے کیونکہ مین
نواب نانا کی قید مین تہا، مگر جو مینے لکہا ہے وہ بہت تلاش اور تجسس سے صحیح
لکہا ہے اور جس بات کا مجہکو ثبوت اور یقین ہوا ہے وہی امر مینے درج
اپنے وقایع کے کیا ہے۔ دوسرے روز پچیسوین ۲۵ تاریخ جون جنرل صاحب
نے واسطے ملاقات کسی معتمد نانا صاحب کے مقرر فرمائی چنانچہ اوس تاریخ
قریب دوپہر عظیم اللہ معہ چند سوار متعلقہ رسالہ دوم جو سرغنہ بغاوت تہے
آیا جنرل صاحب اوس سے ایک نئی بارک مین جو مورچہ گاہ کے باہر تہی ملے
عظیم اللہ انگریزی جانتا تہا چنانچہ اوس نے جنرل صاحب سے انگریزی
مین گفتگو کرنی شروع کی مگر سوارون نے اوسے منع کیا کہ انگریزی مین
کلام نکیجے غرض اوسوقت اسمین یہہ عہد وپیمان ٹہیرا کہ جنرل صاحب مورچہ گاہ
کو خالی کرینگے اور جملہ اسباب میگزین اور خزانہ حوالہ نانا کے کرینگے اور
نانا صاحب جملہ صاحبوں اور میموں اور بچون کو الہ اباد کی جانب روانہ
کردینگے چنانچہ یہہ عہد نامہ لکہا گیا اور نانا صاحب نے بقسمیہ اسپر
اپنی مہر کی ۲۶ وین تاریخ کی شام کو توپ اندازی طرفین سے موقوف ہوگئی

۲۶ وین تاریخ کو صاحبون نے سب تیاریان روانگی کی کین اور چند صاحب
ہاتہیون پر سوار ہوکے کشتیون کے ملاحظہ کے واسطے بہی گئے ۲۷ وین تاریخ
کی صبحکو نانا صاحب نے ہاتی اور پالکی اور گاڑیان اور ڈولی وغیرہ واسطے
سواری میمون اور بچون اور بیمارون کے بہیجین تاکہ اونکو گہاٹ تک پہنچاوین
قریب ساڑہے چارسو مرد و زن کے اوسوقت مورچہ گاہ انگریزی سے
باہر نکلے اونکے نکلتے ہی جو کچھہ مورچہ گاہ مین تہا سب دشمنون نے لوٹ لیا
افسرون انگریزی کو اجازت ہوئی کہ وہ اپنے اپنے ہتیار ساتہہ لیجاوین
تمام فوج باغی اوسوقت انگریزون کو گہیرے ہوئے تہی صبح کے اٹہہ بجے
تہے جسوقت کہ سب صاحب دریا کے کنارہ پر پہنچے جو کہ مورچہ گاہ سے قریبا
ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر تہا جب کہ کچھہ صاحب تو کشتیون مین سوار ہوگئے تہے
اور باقی ہوتے تہے اوسوقت عین ۹ بجے توپین نانا کے کیمپ مین سرہونین یہہ
علامت قریب ظاہر کرنیکے تہی اوسوقت قتل شروع ہوئی اور توپین اور
گولیان کشتیون پر چلنے لگین ملاح بہی کشتیون کو چہوڑکر بہاگ گئے بہت
سے انگریز گولیون سے مارے گئے سپاہیون نے دریا مین گہس کر تلوارین
مارین چند کشتیان دوسرے کنارہ دریا پر پہنچین وہان پر ۲ پلٹن کو

اعظمگدہ سے ائی تہی مقیم کرا رکہا تہا اونہون نے فی الفور اون کشتیونکے
ادمیون کو مارڈالا مگر اونمین سے بیبیون اور بچیون کو جنمین سے اکثر زخمی
تہے سپاہی لوگ گرفتار کرکے نانا پاس لے آئے جنکو سوادا کی کوٹہی مین
مقید کیا ایک جوان عورت جسکو جنرل ویلر صاحب کی بیٹی مشہور کرتے ہین
ایک سوار لیگیا اوس بہادر نیک عورت نے رات کو جب سوار غافل سوتا
تہا اوسکی تلوار لیکے اوسکا اور تین ادمیونکا سر کاٹا اور خود کنوئے مین
گر پڑی اوسی روز شام کو نانا نے فوج کی گنتی لی اس روز تین مرتبہ توپین
سلامی کی چلین ۲۱ توپین نانا کو بادشاہت حاصل ہونیکی خوشی مین چلین
اور ۱۹ توپین اوسکے بہائی بالا صاحب کے واسطے جو گورنر جنرل مقرر
ہوے سر ہوئین اور جوالا پرشاد برہمن رسالداری کے عہدہ پر مقرر ہوا او
سکے واسطے ۷ توپین سلامی کی چلین گورنر جنرل صاحب نے اوسوقت
تلنگون کی بہادری کی بڑی تعریف کی اور ایک لاکہہ روپیہ انعام دینے کا اقرار
کیا مگر یہہ اقرار کبہی پورا نہوا اتنے مین چار کشتیان صاحبون کی دریا مین اگے
بہی نکل گئی تہین اونکے پیچہے ادمی دوڑے مگر پکڑ نہ سکے اخر کو دوریاکہیڑہ
کے زمیندار بابو رام بخش نے اونکو گرفتار کیا اور سب صاحب ادمیون

اور بچون کو جو قریب ۱۱۵ کے تہے پکڑ کے کانپور بہیجدیا یہہ سب اول جولای کو کانپور
مین پہنچے اور اوسی روز شام کو سب صاحب لوگ تو نانا کے حکم سے قتل ہوئے مگر عورتون
اور بچون کو مقید کیا اب قریب ۱۵۰ امیمین اور بچے کانپور مین مقید تہے جو قتل
عام سے بچے تہے ایک خاکروب اور بہشتی اونکی خدمت کے واسطے مقرر کیا گیا
اور کہانیکے واسطے صرف چپاتی اور دال ملتی تہی مگر تہوڑے عرصہ کے بعد بچون
کے واسطے قدرے گوشت اور تہوڑا سا دودہ بہی ملنے لگا تہا چارون طرف
سے فوج سرکش نانا کے پاس اتی جاتی تہی چنانچہ دسوین تاریخ جولای کو بیس ہزار
فوج کے قریب کانپور مین جمع ہوگئی تہی اس فوج نے شہر مین بڑی بڑی شرارتین
کین اور مہاجنون اور باشندگان شہر کو نہایت دق اور تباہ کیا نانا صاحب
نی فوج بہی بہرتی کرتے جاتے تہے اور ایک نیا توپخانہ اسپی بہی بہرتی کیا
تہا عظیم اللہ اور قریب ڈیڑہ سو سوار رسالہ دوم اور اوسی رسالہ کا صوبہ دار
ٹیکا سنگہ جواب برگیڈیر جنرل مقرر ہوا تہا + سرغنہ بغاوت اور بانی فساد تہے
اور انہین کی صلاح اور مشورہ سے یہہ قتل عام ہوئی اور فتح گڈہ سے جو
صاحب آئے تہے وہ بہی انہین کی سازش اور صلاح سے مارے گئے
نانا صاحب نے ڈوندی پٹوای کہ صاحبان انگریز اب ہندوستان سے غارت

ہوئے اور نانا صاحب نے اونپر فتح کامل حاصل کی انگریزون کو دہلی اور
بمبی وغیرہ مین سب جگہہ شکست ہوئی اور اب اونکا مقدور نہین کہ کانپور
مین قدم تک رکھہ سکین مگر نانا صاحب پر اونکی غلط فہمی جلد عیان ہوگئی۔
خبر پہنچی کہ انگریزی فوج فتح پور ہوا پر آن پہنچی دس ہزار فوج باغی انگریزی
فوج کے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوئی مگر جو انجام ہوا وہ سب پر روشن
ہے حاجت بیان نہین باوجودیکہ نانا صاحب نے فوج پر فوج کانپور
سے بہیجنی شروع کی مگر کچہہ حصول نہوا اخیر کو وہ خود سوار ہوکر میدان
مین آئے مگر اونکو بہی پہر بہاگنے کے سوا اور کچہہ نہ سوجہا اونکے بہاگتے
ہی سب اونکی فوج جو اتنی شیخی مارتی تہی کافور ہوگئی تلنگو کے پاس لوٹ
کا زر کثیر تہا اشرفیان جو اونہون نے اٹہائیس اٹہائیس اور تیئس تیئس
روپیہ کو خریدین تہین اونکے پاس بہت تہین بہاگتے وقت اونہون نے
فی کس ملاحون کو دریا پار ہونیکے واسطے ایک ایک روپیہ دیا اور کنارہ
پر بندوقین اور وردی پہینک کر خود ہر طرف متفرق ہوگئے فتح پور کی
شکست کے بعد چند قاصد کانپور مین گرفتار ہوئے اور نانا کے پاس لائے
گئے اونکے پاس چند چٹہیات انگریزی پائی گئین یہہ چٹہیات معلوم ہوا کہ میمون

نے مہاجنون اور بنگالیون کی سازش سے لکھی ہین چنانچہ حکم ہوا کہ قاصدون
اور حملہ — میمون اور بچون کا قتل ہو چند صاحب لوگ بھی قید تھے یہہ ہین
شکستہ صاحب لوگون مین سے تھے جو دسوین تاریخ یا گیارہوین جولائی
کو فتح گڈہ سے آتے ہوئے گرفتار ہو کر قتل ہوئے تھا دین تاریخ جون کی شام کو اول
تو قاصدون کو قتل کیا اور بعد ازان صاحبون کو مارا انکے بعد بی بیون
کو حکم ہوا کہ گھر سے باہر نکلین مگر وہ ایک دوسرے سے لپٹ کر گھر مین رہین اور
کسی طور سے باہر نہ نکلین اوسوقت باغیون نے بندوقون کی باڑہین مارین
اور تلوارین اور سنگینین لیکر گھر کے اندر گھس گئے اور سب میمون اور بچون
کو قتل کیا دوسرے روز سب لاشون کو جلاّدون نے گھسیٹ کر ایک
کنوئے مین ڈالدیا سولہوین تاریخ کو شب کے وقت باغیون نے کانپور
بالکل خالی کیا اور علی الصباح سترہوین تاریخ کو انگریزی فوج کانپور
مین داخل ہوئی اور شہر کا قبضہ کر لیا مگر اس سے پیشتر باغیون نے میگزین
اوڑا دیا تھا مین اوپر یہہ بیان کرنا بھول گیا کہ بعد خالی ہو جانے مورچہ گاہ
انگریزی کے نانا پانچوین جولائی کو بٹھور گیا اور وہان جاکر اٹھہ سو توپون
کی سلامی بادشاہ دہلی کے واسطے سر کرائی اور اکیس توپین اپنے والد

مرحوم باجے راو کے واسطے چلوائیں اور ساٹھہ توپوں کی سلامی ذات
خاص کے واسطے کرائی اور اکیس ۲۱ اکیس ۲۱ توپین نانا کی بیوی اور والدہ
کے واسطے چلین فقط

العلم ... حافظہ

تاریخ

بغاوت ہند

بابت ماہ مئی ۱۸۵۷ء



پھٹہ کیر کا بدلہ سے سزا پھیر خالی ہے

مولفہ مسٹر اسسٹنٹ سرجن مکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ میں شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

اشتہار واضح ہو کہ کتاب پرجیلاس ایک
عرصہ سے اس مطبع مین چھپ رہی تھی اب بالکل چھپکر
تیار ہو گئی ہے تصویر بغیر ایک عرصہ سے طیار رکھی تھی اب
اوسکا بھی انتظام ہو گیا اور اسی ہفتہ سے تقسیم شروع
ہوگی جن صاحب کو خریداری منظور ہو چھہ روپیہ بھیجکر طلب
فرماوین بعد اداے محصول کے مطبع سے روانہ ہوگی اور
واضح ہو کہ سو جلد کے خریدار کو چہارم قیمت کم بہ ملیگی اور بلا محصول
قیمت کتاب روانہ ہوگی فقط

واجب العرض کتاب بغاوت ہند کے اجرا کو قریب
ایک سال ہوا جن صاحبون نے اب تک حساب طے نہین کیا وہ
عنایت کرکے سال گذشتہ کا حساب صاف فرماوین اور اپنے
کو ہمیشگی سے مدد کرین کہ ہم اونکا مشکور ہو اور کارخانہ مطبع
کا جاری رہے فقط

تاریخ بغاوت ہند

حصہ یازدہم

فتح کانپور

جبکہ یہہ آفت ناگہانی یعنی بلاء بغاوت ہندوستان پر نازل ہوئی اوسوقت ایجوٹنٹ جنرل فوج شاہی سر ہنری ہیولاک صاحب ایران مین تھے جب وہ بمبئی مین واپس تشریف لائے تو اونہون نے یہہ احوال سنا اور سنتے ہی قصد روانگی اس ضلع کا کیا اور لارڈ الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے مشورہ سے پہلی تاریخ جون کو دخانی جہاز ارل نام پر سوار ہوکر سرندیپ کی طرف روانہ ہوئے اور سرندیپ سے دوسرے جہاز پر سوار ہوکے کلکتہ جانیکا ارادہ کیا بمبئی سے جہاز روان ہوا اور تین روز تک بخوبی چلا گیا مگر چوتھے روز

شام کو سمندر مین ایک طوفان ایا اور طلاطم عظیم برپا ہوا اور رات کے وقت
جہاز نے ایک پہاڑ سے ٹکر کہائی اور کوئی امید جہاز کے سلامت بچنے کی
نرہی اول ٹکر کہاکر تو جہاز پہر سمندر مین چل نکلا مگر تہوڑی دیر بعد اوسنے
ٹکرانا شروع کیا اور اخر کو ایک ایسی بڑی ٹکر کہائی کہ دو ثلث جہاز پہاڑ پر چڑہ گیا
اوس سے تمام جہاز کے جوڑ بالکل ڈہیلے ہوگئے اس صدمہ کو خیال کرنا چاہیے کہ کتنا بڑا ہوا
ہوگا کیونکہ اوسوقت جہاز فی گہنٹہ گیارہ میل جا رہا تہا جسوقت وہ ٹکرا رہا
تہا اوسوقت چہت پر کہڑا ہونا غیر ممکن تہا سمندر کی لہر جہاز کو اوٹہا اوٹہا کے
پانے ویسے ٹپکتی تہی جبکہ یہہ حال جہاز کا ہو رہا تہا اوسوقت مینہ بہی کثرت سے
پڑ رہا تہا جہاز رانون کی ہستی گم ہوگئی ہرچند جہازیون کو حکم دیا جاتا تہا کہ
بہاری بہاری بادبان کہول دین اور بڑی مستولون کو نیچا کرین تاکہ
ٹکر کا صدمہ کم اثر کرے مگر وے لوگ اتنے خایف تہے اور اونکے ہاتہہ
پیر پہول گئے تہے کہ اونسے کچہہ نہو سکتا تہا اخرکار جہاز مین سے توپین چلائی گئین
اور نیلی روشنی جو خطر کی علامت ہے جلائی گئی توپون کی اواز سنکر اور
نیلی روشنی دیکہہ کر صاحب جج ضلع کنارہ سمندر پر تشریف لائے اور ایک
مجموم مچہوون کا جمع ہوگیا ایک بہادر شخص سمندر مین کود پڑا اور تباہ جہاز

تک انیکا ارادہ کیا اور قریب تہا کہ راستہ مین موجون مین انگر ڈوب جاوے
مگر بمشکل جہاز تک ان پہنچا اور زر رادم لیکر ایک تناب جہاز سے لیکر بہہ کنارہ
پہنچا جب کہ روز روشن ہوا کشتیان کنارہ سے اوس تناب کے برابر برابر
چلکر جہاز تک اتین اور رکہے بار کرکے سب مسافرون کو کنارہ پر سلامت پہنچا دیا
جسوقت سب لوگ کنارہ پر صحیح و سلامت پہنچ گئے اوسوقت سر ہنری ھیولاک
صاحب نے کہا کہ ہم سب ملکر خداوند کا شکر بجا لاوین کہ اوسنے ہمین بڑی
آفت سے بچایا ہے اور آبی قبر سے محفوظ رکہا ساتوین تاریخ
جون کو سر ہنری ممدوح بسواری مرکب دخانی فائر کوئن نام سوار ہوکے
کلکتہ روانہ ہوئے اور مدراس مین پہنچکر لفٹننٹ جنرل سر پاٹرک گرانٹ
صاحب کو ہمراہ لیا یہہ صاحب سپہ سالار فوج ہند مقرر ہوئے تہے نوین
تاریخ جون کو جو سر ہنری ھیولاک صاحب نے جہاز پر سے ایک چہٹی لینے
گہر روانہ کی اوسکا ترجمہ بجنسہ یہ ہے

ترجمہ چہٹی

مدراس مین
مجہے ایک لمحہ کی بہی فرصت نہوئی جو خط لکہتا مگر یہہ چہٹی مین کلکتہ سے
اوس جہاز مین روانہ کرونگا جو بیسوین تاریخ جانیوالا ہے مدراس
مین مجہے خبر ملی کہ انبالہ کے مقام مین ۲۶ تاریخ مئی کو جنرل انیسن صاحب

سپہ سالار ہند مر گئے میرے دوست اسطور ریپ بھی مجھسے چھٹے تھے جاچکین لارڈ فریڈرک
فنٹز کلارنس کی طرح یہہ بھی میرے اوپر مہربان تھے اگرچہ سرندیپ
مین جہاز تباہ ہوجانے سے میرا نقصان ہوا ہے مگر خدا سے سب امید ہے
اور ہمین خداوند کا بڑا شکرگذار رہنا چاہیئے کہ اوسنے اپنے رحم سے ہماری
زندگیون کو بچایا جہاز ہمارا چار بجے شام تک شکست نہین ہوا اگر
علی الصباح ہی پاش پاش ہوجاتا تو ہم مین سے بہت تھوڑا آدمی کنارہ
تک پہنچ سکتے ہماری فوج نے دہلی پر فتح پائی ہے مگر شہر دہلی ہنوز باغیون
کے قبضہ مین ہے سر ہنری برنارڈ حاکم فوج وہی ہین فقط ۱۰ اوین
تاریخ جون کو دونو جنرل یعنی سر ہنری ہیولاک صاحب اور سر پاٹرک
گرانٹ صاحب کلکتہ مین داخل ہوئے ہیولاک صاحب نے فی الفور اپنے
تئین سپہ سالار ہند کے سپرد فرمایا کہ جہان حکم ہو جاؤن چنانچہ صاحب
ممدوح نے اپنے خط مورخہ ۲۱ جون روز یکشنبہ مقام کلکتہ سے اپنے
گھر یون لکھا **نقل خط** مجھے اتنا وقت بھی مشکل سے ملا ہے
کہ مین پچھلی ڈاک ولایت کو جو جاتی ہے اوسکے ذریعہ سے تمہین اطلاع
دون کہ کل کے روز مین برگیڈیر جنرل فوج کا مقرر ہوا اور لسواری

ڈاک الہ اباد کی جانب جلد روانہ ہوتا ہون اس سبب سے عہدہ حکومت کے واسطے
سر پاٹرک گرانٹ صاحب نے میری سفارش کی جنکا مطلب یہہ ہے کہ مین کانپور
مین سر ہنری ویلر کو خلاص کرون اور سر ہنری لارنس صاحب کی لکھنو جاکر
مدد دون خدا مجھکو عقل اور قوت بخشے کہ مین احکامات سرکاری کو بجالاؤن
اور ملک مین از سر نو امن کرون فقط تیسوین تاریخ جون کو سر ہنری ہیولاک
صاحب الہ اباد پہنچے اور اوس فوج کی حکومت جو کانپور فتح کرنے کو جاتی
تہی جنرل نیل صاحب اُنکے قبل الہ اباد مین پہنچ گئے تہے اونکے باعث سے
الہ اباد اور اوسکے نواح مین فساد فرو ہوگیا تہا اور جس روز ہیولاک صاحب
الہ اباد مین پہنچے اوسی دن نیل صاحب ۴۰۰ گورہ سپاہی کانپور کی جانب روانہ
کرچکے تہے اور تیاریان فوج کی روانگی کی ہو رہی تہین کہ اسی اثنا مین
سر ہنری لارنس صاحب نے واردات عظیم کانپور کی الہ اباد کو خبر بہیجی ہیولاک
صاحب نے جو اس موقع پر ایک خط اپنے گہر لکہا اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ اصل خط مقام الہ اباد ۳ جولائی ۱۸۵۷ء جب سے تمسے جدا ہوا
اس قبل کے ساتہہ مسافت اور کوچ مین رہا ہون کہ کوئی چٹہی اس ڈاک
پر جو کل ٹنگروگاہ کلکتہ سے روانہ ہوگی نہ لکہہ سکا جب مین ہندوستان وایس

ایا ہون یہہ اول ڈاک ہندوستان سے جاتی ہے جسمین مینے تمہارے واسطے
کوئی خط نہین بہیجا فتنہ و فساد و دغا بازی روز بروز بڑہتا جاتا ہے اور توقع
یہہ ہے کہ اور بہی بڑہے لارنس صاحب لکھنو پر ابہی تک قایم ہین مگر انکے مقابل
مین ایک جماعت کثیر ہے خبر یقینی ہے کہ سب فوج انگریزی کانپور مین دغا
بازی کے ساتھہ غارت ہوئی دشمنون نے ترغیب دیکر اول اونسے عہد نامہ صلح
کیا تہا کل کو مین واسطے فتح کانپور اور بچانے لکھنو کے کوچ کرونگا فقط
ہیولاک صاحب کا ارادہ تہا کہ الہ آباد سے چوتہی تاریخ روانہ ہون مگر بباعث
چند وجوہات یہہ نہوسکا اور ساتوین تاریخ کو وہ وہانسے کانپور کی جانب روانہ
ہوئے اونکے ہمراہ ایک ہزار گورہ سے زیادہ نہونگے اور ڈیرہ سو سکہہ اور تیس سوار
رسالہ ائین بہی ساتہہ تہے غرض کل فوج بارہ سو سے کچہہ کم تہی اس گروہ
قلیل کے ساتہہ اس رستم وقت نے فتح کانپور اور مدد لکھنو کے واسطے کمر ہمت
کی مستحکم باندہی باوجودیکہ چارون طرف تمام ملک مین باقواعد فوج جرار ہندوستانی
پہیلی ہوئی تہی فوج ہیولاک صاحب کے ساتہہ کپتان بیٹسن صاحب عہدہ اسسٹنٹ
ایجوٹنٹ جنرل پر مقرر ہوئے اور کرنل ٹکر صاحب کو کوارٹر ماسٹر جنرل کا عہدہ
ملا اور خاص جنرل ہیولاک صاحب کے صاحبزادہ جو دسوین پلٹن پیادہ شاہی

مین ایجوٹنٹ تھے اب اس مہم مین اپنے والد ماجد کے مشیر مقرر ہوئے یہہ فوج ان افسرون کے ساتھہ الہ اباد سے جلد جلد کوچ کرتی ہوئی میجر رناڈ صاحب کے کالم سے جو اگے بڑہ گیا تہا جا ملی برشکال شروع ہوگئی اور مینہ دہوان دہار پڑنے لگا اور سڑک کے دونو طرف پانی ھی پانی ہوگیا راستہ مین ادہر ادہر جلے ہوئے بنگلون کے ڈہیر نظر آتے تہے اور درختون پر باغیون کی لاشین لٹکتی ہوئی دکہائی دین اس سے میجر رناڈ صاحب کا اوس راہ سے گذرنا معلوم ہوتا تہا تین روز تک تو حسب قاعدہ کوچ کا ہے اوسی طور پر اس فوج نے کوچ کیا کیونکہ گرمی کی نہایت شدت تہی اور جنرل صاحب کو منظور تہا کہ اونکی فوج کی طاقت بنی رہے کسواسطیکہ اوسکو ایک کام سخت درپیش ہوگا مگر دسوین تاریخ جولائی جنرل صاحب کو اپنا احوال بہت نازک معلوم ہوا کانپور بالکل قبضہ باغیون مین اگیا تہا اور وہان پر اب باغیون کو کچہہ کام نہ تہا اسی سبب سے ایک جماعت کثیر مقابلہ فوج انگریزی کے واسطے فتح پور کی جانب روانہ ہوچکی تہی اور جنرل ہیولاک صاحب کو حساب سے معلوم ہوا کہ بارہوین تاریخ میجر رناڈ صاحب فتح پور سے پانچ میل اسطرف پہنچ جاوینگے جہان ساڑھے تین ہزار فوج باغی معہ بارہ ضرب توپ اونکے چند ادمیون پر حملہ آور ہوگی یہہ سوچکر وہ جلتی ہوئی دہوپ مین شتابی

تاریخ کو پندرہ میل کی منزل طے کرکے سبجی ملین پہنچے اور پہر گیارہ بجے رات
کو چلے اور راتون رات کوچ کرکے میجر رناڈ صاحب کے کالم سے آن ملے اور اونکے
ہمراہ شامل ہوکے کہاگا کی طرف کوچ کیا جو فتحپور سے پانچ میل اسطرف ہے
اور صبح کو وہان پہنچکر خیمہ زن ہوے کل فوج انگریزی چودہ سو تہی اور علاوہ
اسکے تہوڑے سے ہندوستانی آدمی بہی تہے کرنل ٹنلر صاحب ایک تہوڑی
جماعت لیکر شہر کی جانب گئے اور دشمنون کو بہی گمان تہا کہ میجر رناڈ صاحب
کی قلیل فوج چلی آتی ہے اسی خیال سے اونہون نے مقابلہ کیا اور رسالے خطرو
توپون کو آگے بڑہا کے لائے اور مقابل مین خوب توپین چلائین اور دونو
جانب کی فوج پر بہی حملہ کا ارادہ کیا جنرل ہیولاک صاحب کو منظور یہہ تہا
کہ فوج انگریزی قدرے آرام کرلے اسواسطے اونہون نے حملہ کرنے مین
تعجیل نہی کی صرف سو گورہ رفل پلٹن مین سے آگے بڑہکے پہرہ پر مقرر کیے مگر
دشمن کو ابہی تک جنرل صاحب کے پہنچ جانیکا مطلق خیال نتہا اسی باعث سے
وہ توپ اندازی کرتے ہوے آگے بڑہے چلے آئے جب جنرل صاحب نے
دیکہا کہ دشمن توپین مارتا ہوا برابر آگے بڑہتا چلا آتا ہے فی الفور اونہون نے
بہی صف آرائی کا حکم دیا اور باوجود کسل ماندگی فی الفور ارادہ حملہ کیا

فتح پور بہی ایک مضبوط مقام دشمنون کے واسطے تہا سڑک کلان اوسکے بیچمین سے
گذری ہے اور وہی ایک خشک راستہ تہا کیونکہ دونو طرف زمین نیچی ہے اور مینہ
برسنے سے گز گز اور سوا سوا گز پانی بہر گیا تہا فتح پور کے چارونطرف مضبوط چار
دیواری کے باغات ہین اور خاص شہر مین بہی بہت سی مضبوط عمارتین ہین
اور شہر او نشیب زمین کے سامنے پہاڑی زمین اور دیہات اور انبون کے درخت
ہین جہان کہ دشمن نے قیام کیا تہا معلوم ہوا کہ ساڑہے تین ہزار فوج جرار باغی
معہ بارہ ضرب توپ اس مستحکم مقام پر قیام پذیر ہے انگریزی فوج مین صف آرائی
اسطور پر ہوئی آٹھہ توپین انگریزون کے پاس تہین وہ ناف مین زیر حکم کپتان
ماؤ صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی کے رکہی گئین اونپر سو جوان رفل پلٹن نمبر ۶۴
سے تعین کئے گئے اونکے پیچہے تمام فوج پیادہ قطار باندہ کر آراستہ ہوئی اور دونو
بازون پر رسالے ایئن کے سوار اور سواران ۱۲ ڈلکن ٹیرز رکہے گئے اس
ترکیب سے جب کہ فوج انگریزی نے صف باندہ کر گولہ اور رفل اندازی شروع
کی تو تہوڑے عرصہ مین دشمنون کے ہوش جاتے رہے اور رفل نو ایجاد کی مار جو
بڑی دور سے اونپر پڑنے لگی اسنے اونکے حواس باختہ کر دئے طرفین سے اتنا فاصلہ تہا
کہ تلنگون کی بندوقون کا مطلق فوج انگریزی پر اثر نہین ہوتا مگر نو ایجاد رفل

بندوقین جو گورون کے ہاتہون مین چل رہی تہین اوس سے صف کی صف ہندوستانی
فوج کی لوٹی جاتی تہی کپتان ماڈ صاحب نے اپنا توپخانہ سڑک کلان سے اوتار کر جانب
کی سیلاب زمین پر لگے کہدوڑایا اور اوس شست سے گولے مارے کہ دشمن عین سڑک پر
تین توپین اپنی چہوڑ کر نہایت بدحواس بہاگ گئے دشمنونکے بہاگتے ہی انگریزی
فوج نے اگے قدم بڑہایا اور اونکو مارتے ہوئے تعاقب کئے گئی دہنی طرف
ایک اونچی پہاڑ کی زمین تہی میجر رناڈ صاحب نے بڑی شجاعت کے ساتھہ دشمنونکو
وہانسے مار کے اوس جگہہ کا قبضہ کر لیا اور پہاڑی پلٹن گورہ نمبر ۷۸ اوسکے
ساتہہ تہی اور بیچمین اور باہین جانب کو ۶۴ نمبر کی گورہ پلٹن نے بڑی شجاعت
میدانمین دکہلا رہی تہی اور باہین بازو پر ۸۴ نمبر کی گورہ پلٹن اور سکہہ
پلٹن فیروزپوری دشمنون کو خوب دبا رہی تہی جب سے انگریزی فوج دشمنون
کو مارتی ہوئی اگے بڑہتی جاتی تہی اوسیطور پر فوج باغی پیچہے ہٹتی جاتی تہی
اور توپین چہوڑتی جاتی تہی دشمنونکو شہر کی چاردیواری اور کوچونمین سے مارتے
ہوئے پرلی طرف فتح پور کے ہٹا دیا ایک میل ہٹ کر اونہون نے پہر ارادہ مقابلہ کا
کیا اور صف باندہ کر کہڑے ہوئے اوسوقت فوج انگریزی اسقدر تہک گئی تہی کہ
جنرل صاحب کو دشمنونکو وہانسے ہٹانے مین ایک نوع کی مایوسی تہی اوسوقت

دوسرے رسالہ ترکسواران ہندوستانی نے فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا اور ایک گونہ فتحیاب ہوئے یہہ امر باعث دغابازی چند سوارون رسالہ کے ایسے جو فوج انگریزی کے ساتھہ تہے ظہور مین آیا مگر پہر جو انگریزی توپین اور رفالچی دشمن کے مقابل ہوئے تو اسیوقت دشمن کے پیر اوکہڑ گئے اور بلا تحاشہ وہانسے بہی بہاگے بعد ازان فوج انگریزی وہین خیمہ زن ہوئی خیال کرنا چاہئے کہ فوج انگریزی کسقدر تہک گئی ہوگی اس موسم گرما مین جو بیس میل چلکر اتنی سخت لڑائی لڑی کہ دشمن تمام اپنا اسباب جنگ اور توپین چہوڑ کر بہاگ گئے اس فتح کی بابت جو جنرل ہیولاک صاحب نے نواب گورنر جنرل ہند کو چہٹی لکہی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ

بندگان عالی کی اطلاع کے واسطے گذارش کرتا ہون کہ آج صبح کو مینے دشمنون پر حملہ کیا اور اونکو شکست کامل دیکر میدان جنگ سے بہگا دیا اونکی گیارہ توپین چہین لین اور وہ نہایت سراسیمہ اور بدحواس ہوکر پریشان حالت مین کانپور کی جانب بہاگ گئے ہین دو سخت منزلین طے کر کے تین گہنٹہ رات باقی تہے جسوقت مین میجر رناڈ صاحب کے غول پیشین سے آن ملا اور آٹہہ بجے صبح کو فتح پور سے چار میل اسطرف خیمہ زن ہوا خیمے استادہ کئے جاتے تہے کہ اتنے مین دشمن فتح پور سے نکل کے

اگے بڑھا اور کرنل ٹیلر صاحب کی جماعت پر جو واسطے دید بازی اور سراغ کے
گئی تھی اگ برسانی شروع کی مین جانتا تھا کہ کل لڑائی شروع ہو مگر جبکہ
اسطور پر دشمن نے حملہ کیا تو اوسکا جواب دینا نہایت ضرور پڑا مینے اٹھہ توپون
کو زیر حکم کپتان ماڈ صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی پیچھے رکھہ کے اور پیادون
کی صف باندہ کر میدان کے واسطے کوچ کیا کپتان ماڈ صاحب کے توپخانہ نے
دشمنون کی صف مین ایسا حال کیا گویا بجلی گری اور وہ لوگ بے ہمہ توپین
چھوڑتے ہوئے پس پا ہوئے اور ہماری پیادون کی صفون نے اونکو باغات کی چار
دیواری کے اندر مار ھٹایا اور وہانسے شہر کے کوچون کے اندر مارتے ہوئے
اونکو وہانسے بھی باہر کیا میرا نقصان بہت کم ہوا ہے ایک ولایتی سپاہی
بھی میدان مین کام ایا اس مقام تک جہانسے مین یہہ عرضیہ لکھتا ہون میری
فوج جو بیس ۲۰ میل کی منزل طے کرکے پہنچی ہے اور میجر برناڈ صاحب کے
غول کو ۱۹ میل کی منزل طے کرنی پڑی ہے فوج جو تکالیف اس مسافت
اور طپش افتاب سے باستقلال تمام اوٹھائین اونکا ذکر تعریف اور تحسین سے
باہر ہے دشمنون کی فوج مین دو رسالے اور تین پلٹنین پیادہ معہ گیارہ
ضرب توپ تھین فقط ——— اسطور پر فتح پور فتح ہوا انجگہہ جو دشمنونسے

لڑائی ہوئی وہ شروع سے اخیر تک توپ اور بندوق کی۔ ہی دشمنون کی طاقت
نہ تھی کہ ہمارے توپخانہ اور نوایجاد رفل کے سامنے ایک قدم بھی آگے کو بڑھین
پیچھے ہی ہٹتے گئے بلکہ خاص اپنی توپخانہ کے برابر تک بھی آکر نہ لڑے دشمنون کے
سوارون نے البتہ ایک مرتبہ ہمارے عقب مین ہماری بھیڑ پر حملہ کیا اور وقت سو ہندوستانی سوار
جو ہمارے ہمراہ تھے اونہون نے دغابازی کی مگر جسوقت ولایتی سپاہی رفل لیکر
اونکے سامنے ہوئے پھر تو اونکو باگ موڑتے ہی بنی اور اتنی جلدی دوڑکر حملہ
کرنیکے واسطے نہ آئے تھے جتنی جلدی اونکو واپس بھاگجانا پڑا + اس فتح کے
بعد دوسرے روز جنرل ھیولاک صاحب نے اپنی فوج کے واسطے حکم مرقومہ ذیل کا اعلان
اور اشتہار دیا **ترجمہ حکم** برگڈیر جنرل ھیولاک صاحب اپنے
سپاھیون کے بڑے شکرگذار اور ممنون ھین کسواسطیکہ اونہون نے
کل کے روز میدان مین اسقدر محنت اور جانفشانی ظاہر کی کہ چند گھنٹہ کے
عرصہ مین ایک نتیجہ عجیب اونکی محنتونکا حاصل ہوا یعنی ایک فوج کثیر باغیون کی
ایک مستحکم مقام سے ھٹادی گئی اور اونسے گیارہ توپین چھین کر اونکو متفرق او
پریشان کردیا اور طرفہ یہہ کہ ایک ولایتی سپاہی کا بھی نقصان نہوا ——
یہہ ایک امر عجیب سبب ہے اور کیونکر ہوا البتہ توپخانہ برطانیہ کا با

اس عظمت اور شکست سے مینے اپنے دورہ دورہ مین جو کچھ کم نہین ہے توپخانہ چلتا
ہوا نہین دیکھا رفل بندوقونکا اہل ولایت کے ہاتھونسے چلنا دوسرا باعث اس
فتح عظیم کا ہوا اولوالعزمی ولایتی سپاہیون کی تیسرا سبب اور سب مین بڑا
باعث اوس قادر مطلق کی مدد اور برکت ہے جو ہمیشہ انصاف دوست
اور راست باز کو ملتی ہے فقط لڑائی مین جنرل ہیولاک صاحب کا کچھ
بڑا نقصان نہین ہوا مگر صدمہ طپش آفتاب اور کسل راہ سے بارہ آدمی مر گئے
دشمنونکا نقصان ظاہر ہے کہ بہت ہوا مگر تحقیق معلوم نہین کہ کتنا ہوا
ایک موقع پر جنرل صاحب نے تو لکھا ہے کہ ہماری لڑائی بندوق یا سنگین یا تلوار کی
نہ تہی صرف رفل اور توپ کی تہی جس فاصلہ سے ہماری رفل بندوق کام کرتی تہی
اوس دوری سے دشمن کی آگ ہم تک مطلق نہین پہنچ سکتی تہی اور ہمنے چار گہنٹہ
تک دشمن کو چین نہین لینے دیا اس کلام جنرل صاحب سے دشمن کے نقصان کا قیاس
کیا جاسکتا ہے جب میدان کارزار سے وہان فیروز ہونے پایا تہا کہ جنرل
صاحب کو اپنے گہر کا خیال آیا اور ایک چہٹی اپنی میم صاحبہ کو اس مضمون
کی لکہی جسکا ترجمہ یہہ ہے ترجمہ از مقام فتح پور ۱۳ سیزدہم
جولائی ۱۸۵۷ع ایک میری دعا جسکی تمنا مجھکو لڑکپن سے تہی اب مستجاب ہوئی

یعنی میدان کارزار مین فوج کو میرے زیر حکم فتح نصیب ہوئی مفصل احوال اس
جنگ کا میری چہٹی سرکاری سے معلوم ہوگا مگر مجملاً اسجگہہ لکھتا ہون کہ مین
اسجگہہ کل صبحکو اتوار کے روز بارہوین ۱۲ تاریخ جولائی کو پہنچا اور کسل راہ کے
باعث سے ارادہ تہا کہ کل کے روز دشمن پر حملہ کرون مگر اونکی قسمت مین
کچھہ اور تہا اونہون نے باہر نکلکر میری فوج پر حملہ کیا مین بہی فی الفور مستعد جنگ
ہوا لڑائی ایسمین شروع ہوئی اور دس منٹ بہی نگذرے تہے کہ لڑائی کا فیصلہ
ہوگیا اس تہوڑے عرصہ مین ہماری رفل بندوقون اور توپخانے نے باغیون
کے ہوش وحواس پران کر دئے باغیون کی فوج مین پلٹن تلنگہ نمبر ۶ کی بہی
تہی یہہ وہی پلٹن تہی جو میرے زیر حکم مہاراجپور کی لڑائی پر گئی تہی اور مینے
اونسے کہا کہ بعض نے تم مین سے مجھے لڑائی کے وقت لڑتے ہوئے دیکہا ہے اب
اور خاص اپنے اوپر اوس امر کی آزمائش کرو جسکو تمنے مجھے دوسرون
پر آزماتے دیکہا ہے بجز اس میری بیفایدہ شیخی سے کیا مطلب ہے قادر مطلق نے
مجہے فتح نصیب کرائی چار گہنٹے کے عرصہ مین مینے گیارہ توپین چہین لین اور
تمام فوج باغی کو پریشان کر دیا اب مین کانپور کے لینے اور لکہنو کی مدد کے واسطے
کوچ کرتا ہون مگر نہایت افسوس ہے کہ ہماری فوج کانپور مین جو محصور ہوگئی تہی

دغابازی کے ساتھہ ماری گئی اگر تونیس اور جوبیس حشر اٹھکے روز زندہ ہوتے
تو اونکو بڑی خوشی ہوتی ایچ خاص میدان جنگ مین گھسا ہوا تھا مگر الحمد للہ کہ
اوسکو کسیطرح کا اسیب نہین پہنچا فقط جب لڑائی ہوچکی تو فوج نے
ابکے درختون کے نیچے فتح پور کے بریلی طرف قیام کیا اور درختون کے سایہ
مین ڈیرے کہڑے کرکے کہانا کہایا اور دن بہر ارام کیا چودہ وین تاریخ فوج ظفر
موج نے اگے کی طرف کوچ کیا اوس روز شام کو جنرل صاحب کو خبر ملی کہ چند میل
اگے سڑک کلان پر اونگ گانو مین دشمن مورچہ زن ہے رات کو فوج
انگریزی نے ارام کیا اور علی الصباح اونگ پر چڑہائی کی لفٹنٹ کرنل ٹلکر
صاحب معہ سواران والنٹیر کے اگے بڑہے پلٹن مدراس فیوزی لیرز جنکے
پاس رفل بندوقین تہین توپخانہ کے ہمراہ چلی دشمن کا مقام اگرچہ ایسا مضبوط
نہ تہا جس سے کسیطرح کا خطرہ ہو مگر جنگل اسقدر گنجان تہا کہ انگریزی اگ سے دشمن
بہت دیر تک پناہ مین رہے اور اس اثنا مین سواران دشمن نے غول باندہ کر
دونو جانبون سے انگریزی نشان پر حملہ کیا تاکہ ہمارا اسباب چہین لین یہہ حملے البتہ بہت باعث تکلیف
تہے کیونکہ انگریزی فوج مین صرف بیس سوار تہے اور انکے مقابلہ کے واسطے فوج
پیادہ اور توپخانہ ہی [illegible] سامنے ہوتا تھا اور دشمن ایک ذرا بہی انگریزی اسباب

میں سے نہ لے سکے اخیر مرتبہ جو سواروں نے بھیڑ لوٹنے کے واسطے حملہ کیا
اوس مرتبہ اونکو صرف اوس گروہ قلیل نے جو حفاظت بھیڑ کے واسطے زیر حکم
سارجنٹ متعلقہ پلٹن نمبر ۷ مقرر تھا شکست دیکر بھگا دیا باوجودیکہ اوس گروہ
میں صرف وہ لوگ حفاظت کے واسطے مقرر تھے جو معذور الخدمت تھے مگر
یہہ وقت ایسا تھا کہ معذور الخدمت بھی اب خدمت دیتے تھے اخیر کو کرنل ٹیلر صاحب
نے دشمن کو میدان میں شکست کامل دیکر بھگا دیا اور اونکی توپ چھین لی وہ اس
اضطراب کے ساتھہ بھاگے کہ کوسوں تک دشمن کا اسباب جنگ اور ڈیرے
اور خیمے وغیرہ بکھرے ہوئے پڑے پائے اس لڑائی کے بعد فوج انگریزی نے
کھانا کھایا اور آرام کیا اوسوقت خبر پہنچی کہ پانڈو ندی کا پل دشمن نے توڑا نہیں
ہے بلکہ اوسپر مورچہ قایم کیا ہے اور بڑی بھاری بھاری توپیں لگائی ہیں
یہہ خبر پاتے ہی ہیولاک صاحب نے کوچ کیا کیونکہ اونکو منظور یہہ تھا کہ پل مذکور
دشمن توڑنے نہ پاویں کیونکہ پل ٹوٹ جانے سے آگے بڑھنے میں دقت واقع
ہوتی غرض جلد جلد تین میل چلکر ندی مذکور پر فوج انگریزی پہنچ گئی اور
دیکھا کہ پل کی حفاظت کے واسطے دشمن نے بڑی بڑی توپیں لگائی ہیں
اور خود دوسری طرف کنارہ ندی پر مورچہ زن ہے اوسوقت تدبیر یہہ ہوئی

کہ پل پر سے دشمن کو ہٹانا چاہئے چنانچہ کپتان ماڈ صاحب پل کے سامنے تین
توپین توپ پیچہین لگائین اور تین تین دونو بازون پر اور اگ برسانی شروع
کری اور پلٹن مدراس فیوزی ایر جو بڑی نشانہ باز مشہور ہے تمام کنارہ ندی
پر رفل بندوقین لیکر پہیل گئی اتیو دشمنون پر اسقدر اگ برسی کہ اونکا قافیہ
نہایت تنگ ہوا اور اسطور ہتّے جیسے بہار مین چنتے بہنتے ہین یہہ سچ ہے
کہ دشمن نے بہی توپ اندازی مین کمی نہین کی اور جسقدر فوج انگریزی اگے
بڑھتی جاتی تہی اوسیقدر وہ بہی بڑی سرعت کے ساتہہ فیر کرتے تہے مگر
ماڈ صاحب کے توپخانہ نے بڑا اثر کیا اور اتنے مین فیوزی لیڈر پلٹن کے
سپاہی زیر حکم جو میجر رناڈ صاحب دہنے بازو پر تہے جہٹ پل کے پاس جا جمع
ہوئے اور اوسکے پیچہے تمام پیادون کی قطار اگ برساتی ہوئی پہنچ گئی اور
دشمن کی دونو توپین جو پل پر لگی ہوئی تہین چہین لین اور انگریزی فوج چاہتی
تہی کہ دشمن کو سنگینون سے مارے مگر وہ تو توپین چہنتے ہی کافور ہوگئے اور اسقدر
پریشان اور متفرق ہوکے بہاگے کہ پہر اونہون نے پیچہے پہر کر ندیکہا اور
پانڈو ندی سے بہاگ کر خاص کانپور ہی مین پہنچکر دم لیا جب یہہ خبر شکست کی
کانپور پہنچی تو اوسوقت ناناصاحب وہ کام نیک اور مردانگی یعنی قتل بیچاری

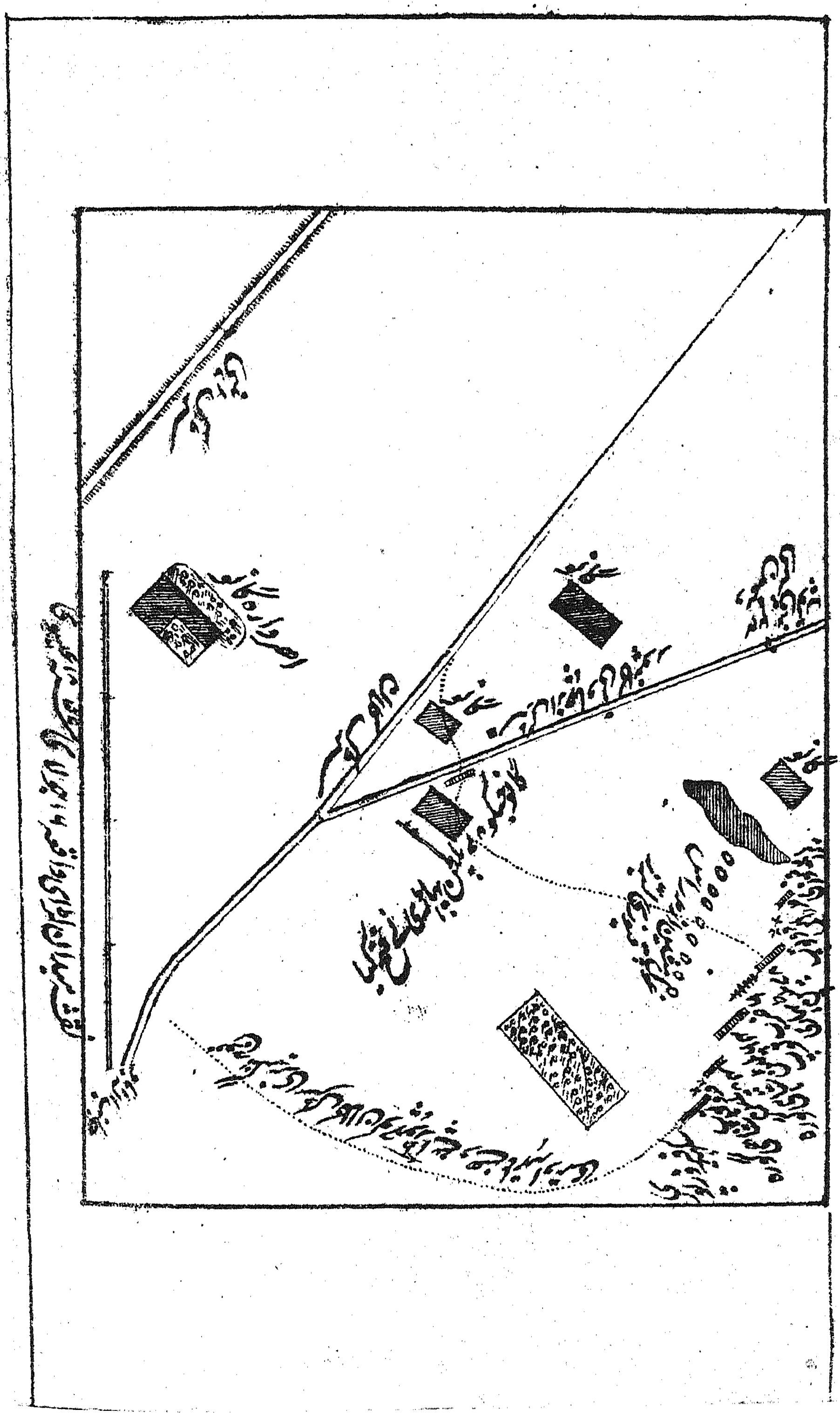
میمون اور عورتون کا بن ایا جسکا ہم مفصل ذکر کر چکے ہین اور جسکی یاد
سے انسان کے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوتے ہین جو کوئی اس قصہ ہولناک
کو سنتا ہے یا پڑہتا ہے اوسکے دلمین بیچارے معصوم بچونکا چیخنا اور
اونکی ماؤنکا اشد تکلیف اور کمبختی مین ہونا یاد دلاتا ہے

نانا صاحب کے ساتہہ مقابلہ ہونا

۱۶ تاریخ جولائی کو صبح صادق نہونے پائی تہی کہ قرناے انگریزی نے تہکے ہوے
ولایتی سپاہیون کو بیدار کیا گذشتہ رات کو لشکر انگریزی مین ایک خوشخبری
یہہ پہیلی تہی کہ ابہی تک میمین اور بچّے اون صاحبون کے جو کانپور مین قتل
ہوئے نانا صاحب کی قید مین حیات ہین فوج انگریزی کو خوب معلوم تہا کہ ابہی
تک کانپور دور ہے اور دوم یہہ بہی جانتے کہ یا تو دہوا ندہار مینہہ برسنا شروع
ہو جائیگا یا طیش افتاب اونکو بخوبی جلاویگی اور یہہ بہی وہ خوب جانتے تہے
کہ جن اپنے ہم وطن قیدیونکو بچایا چاہتے ہین اونکے سد راہ ایک بڑی اراستہ
فوج ہے مگر اونکو اس امر کا خواب خیال بہی نہ تہا کہ وہ عورتین اور بچے سب
قتل ہوگئے غرض بڑی امید مین خوشی خوشی وہ نیند سے اوٹہے اور مٹی کے
ڈہلون کے تکیون کو چہوڑ کر کانپور کی جانب کوچ کیا جنرل ہیولاک صاحب

کو معلوم ہوا کہ نانا خود سید انھین ایا ہے اور ادہر وارہ گانو مین جہان
کہ سڑک کلان سے وہ سڑک جو چہاونی کانپور سے انکو ملی ہے مقیم ہے
اور دونو سڑکون پر اونسنے مورچے کہود کر بنا لئے ہین اور سات توپین
جنمین سے دو ہلکی اور سات قلعہ شکن دیہات مین مختلف موقعون پر لگادی
ہین اور انکے پیچہے سوارون اور اپنے ذات خاص کے نوکرون کو مقیم
کیا ہے یہہ ظاہر تہا کہ اگر انگریزی فوج سڑک کلان پر سیدہی بڑہی چلی جاوے
تو توپون کی زد سامنے سے بڑی غضب ہوتی اسواسطے جنرل صاحب نے تجویز
کی کہ دشمن کے باھین ہات کو اوتر لینا چاہئے تمام بہیڑ اور سرانجام رسد
وغیرہ کو مہاراج پور مین چہوڑا اور خود مع فوج دوپہری مین انبون کے
نیچے دو گہنٹہ ٹہیر کر روانہ ہوئے اور فوج انگریزی اس ترکیب سے
چلی سب سے اول تو پلٹن فیوزی لئیر مع دو توپ اونکے پیچہے پہاڑی پلٹن
گورہ کی جسکو گہاگرا پلٹن کہتے ھین اونکے پیچہے چہہ توپین زیر حکم کپتان
ماڈ صاحب کے تہین اونسے پیچہے پلٹن گورہ نمبر ۶۴ اور اوس سے پیچہے
پلٹن گورہ نمبر ۷۸ اور اونکے پیچہے دو توپین تہین اور سب سے پیچہے پلٹن
فیروز پوری سکہون کی اول تو فوج انگریزی اسطور پر آراستہ ہو کر چلی تہی

سیدھی چلی اور بعد ازان دشمن کے گھیرنے کے واسطے سڑک کلان کو چھوڑ کے
دھنے ہاتھہ کو ادہری اول تو دشمنون کو انہون کے درختون کی آڑ مین کچھہ معلوم
نہوا مگر جب اونکو انگریزی فوج کا مطلب ظاہر ہوا تو وہ اوسوقت ہوشیار ہوئے اور
اونکے لشکر مین کہلبلی مچی دشمن نے اپنے باہنے جانب جسطرف کہ فوج انگریزی گھیرے
ہوئے چلی آتی تہی ایک جماعت کثیر سوارون کی مقابلہ کے واسطے بہیجی اور گولے اور گولیون
کی بوچھار ہونے لگی مگر فوج ظفر موج انگریزی بلا تامل جب تک کہ دشمن کے قریب
آئی آگے بڑھتی گئی اس صف آرائی کا احوال اور مقامات مورچہ دشمن اس
نقشے سے بخوبی معلوم ہونگے اسوقت لڑائی کا احوال لکہنے مین جنرل ھیولاک
صاحب خود فرماتے ہین کہ اب موقع ہونے طاقت بہاری بلٹن کا قریب
آیا جسکا مجہے انتظار تہا مین توپین دشمن کی ایک بلند گانو کے پیچھے قایم
تہین اور اونکے گرد ایک مورچہ مضبوط بنا ہوا تہا ان توپون کے لینے کے
واسطے مینے اس بلٹن کو آگے بڑھکے چہین لینے کا حکم دیا اوسوقت کا چلن
اس بلٹن کا اسقدر قابل تحسین کے تہا کہ مینے کبہی ندیکہا تہا کرنل ھیملٹن صاحب
اونکے سوار آگے تہے اور بلٹن اونکے پیچھے قطار باندہے توپون اور
بندوقون کی آگ مین بلا تامل اور بلا خطر بڑھی چلی جاتی تہی اور لیے ہی



اوسوقت کمال خوش الحانی کے ساتھہ بجتی جاتی تھی جسوقت وہ گانو کے
قریب پہنچے اوسوقت اونہون نے ایک چیخ خوشی کی مارکر سنگینین سنبہالین
پھر دشمن کہان تھا توپین چہوڑکر کوسون بھاگتا ہوا نظر آیا پہاڑی گورے
کبھی پیشتر اس نواح مین نہین لڑے تھے اور دشمن اونکی لڑائی سے
بالکل بیخبر تھے دشمن پر اونکے بڑھنے کا احوال عجیب ہے اپنی بندوقین ترچھی
کرکے اور صف جماکے جو وہ آگے بڑھے تو پھر اونکو گولون اور گولیون سے
مطلق اندیشہ نہ تہا نہ تو وہ فیر کرنیکو ٹھیرے اور نہ اونکے منہ سے ایک آواز
تک نکلتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک زندہ دیوار ہے کہ چلی آتی ہے
مگر جب گانوکے نزدیک پہنچے تو دشمن نے جو اوس مضبوط مقام پر مکانات
مین مقیم تھا اوبہی سختی کے ساتھہ آگ برسائی مگر گورہ پہاڑیون کو مطلق
خوف نہ تہا اونہون نے تو مرنے یا فتح کرنے پر کمر مستحکم باندھی تھی گانو کے
قریب پہنچکر سب پلٹن ایک لحظہ کے واسطے لیٹ گئی اور جسوقت کہ توپخانہ گولون
اور گولیون کی اونکے اوپر ہو کر گذر گئی اوسیوقت اونکے افسر نے حکم اوٹھنے
کا دیا معاً پلٹن نے یکایک زقند ماری اور جسٹ لگا کر جو بلندی تہا پر جا چڑہگئی
اور اسقدر خوشی کی چیخونکا زور و شور کیا کہ دشمنون کی توپون کی آواز

بہی اسقدر نہ تہی گالو پر چڑھتے ہی سنگینین لیکر پل پڑے فی الفور دشمن
پریشان ہوکر بہاگ گئے اور پہاڑیون نے گالو اور مورچہ کا قبضہ کرلیا
جنرل صاحب نے یہہ تماشہ دیکہکے بڑے جوش خوشی مین انکو کہا واہ واہ پلٹن
۲ خوب کام کیا ایک ایسے ہی اور حملے سے یہہ دن جیت لینگے جبکہ
۲ پلٹن پہاڑی یہہ کام بہادری کا نمایان کر رہی تہی اوسوقت بہادر
پلٹن نمبر ۴۲ گورہ بہی غافل نہ تہی اوسنے بہی ایسی ہی مردانگی کے ساتھ
ایک اور گالو پر باہنی جانب کو حملہ کیا اور چار باڑین چہوڑتے ہوئے
گالو پر چڑھگئی اور اوس جگہہ سے بہی دشمن کو شکست دیکر بہگا دیا اور تینو
توپین چہین لین پہر تو تمام فوج پیادہ دشمن کی میدان سے بہاگ گئی اور
انگریزی توپخانہ بند ہوگیا مگر دو رکانپور کی سڑک پر جاکر دشمنون نے
دم لیا اور ایک چوبیس پنی توپ وہان جاکر لگائی اوسکے فیر ہونے سے
فوج انگریزی مین جو سیدہی بڑہی جاتی تہی نقصان ہونا شروع ہوا اون
دو ہزار سے سواران باغی تیار ہوکر پہر میدان مین آئے اور پیادون
کو بہی مقابلہ کی پہر ہمت ہوئی جنرل صاحب نے رسالہ ولن ٹیر کو حکم دیا کہ
آگے بڑہکر دشمنونکے سوارونکا مقابلہ کرے چنانچہ اوس رسالہ نے اوسوقت

کمال جوانمردی دکھائی مستر کار صاحب اوسوقت اوس رسالہ مین سے مارے گئے
مگر چونکہ اب بیل توپخانہ انگریزی کے ایک مسافت بعید کے باعث سے تھک
گئے تھے تو توپین اوس چوبیس پنی توپ دشمن کے مقابلہ پر نہ لا سکے اسباعث
سے دشمن کی توپ لشکر انگریزی مین بڑا زیان پہنچا رہی تھی جنرل صاحب نے
یہہ دیکھکر اپنی فوج کو حکم حملہ کرنے اور توپ پر جا پڑنیکا دیا یہہ حکم سنتے ہی
فوج انگریزی آگے بڑہ چلی جسقدر فوج آگے بڑھی چلی جاتی تھی اوسیقدر دشمن
جلد جلد گولے پہینکتے تھے اور جبکہ فوج انگریزی تین سو گز کے فاصلہ پر پہنچی
اوسوقت دشمنون نے اوس توپ سے اسقدر چالاکی اور تعجیل کے ساتھ
گراپ مارے کہ ایسا فیر کرنا بہت کم دیکھنے مین آیا ہے مگر پلٹن گورہ نمبر ۶۴
نے جسکو میجر اسٹرلنگ صاحب اور جنرل صاحب کے خاص صاحبزادہ
آگے بڑہاے لئے جاتے تھے مطلق خیال اور خوف نہ کیا اور اوس آگ مین
چپ چاپ بلا اندیشہ بڑھی چلی گئی اور توپ کے نزدیک پہنچتے ہی توپ پر جا
پڑی اور دشمنوں سے چھین لی دشمنونکے چھکے چھوٹ گئے اور ایک مرتبہ فوج
سے فیر کرکے بھاگ نکلے نانا صاحب معہ اپنی فوج کے بلا تحاشا بھاگے
اب دن چھپ گیا تھا مگر اس مقام سے کانپور کی چھاونی بخوبی نظر آتی تھی

جس سے معلوم ہوا کہ کانپور پھر قبضہ انگریزی مین اگیا یہہ قصہ کانپور کی لڑائی
کا ہے جسمین صرف ایک ہزار گورہ سپاہی اور تین سو سکھون نے پانچ ہزار
فوج   جرار باغی کو جو خاص انگریزونکی تربیت یافتہ تھی شکست دی اور
جسپر طرفہ یہہ ہے کہ فوج انگریزی مین سوار کی فوج بالکل نہ تھی اور گورونکے
واسطے اسقدر طپش افتاب مین لڑنا ایک قیامت تھا اور علاوہ ازین
دشمنونکے مقامات مورچہ گاہ دیہات بلند پر اسقدر مضبوط اور پائیدار تھے
کہ یکایک اونکا فتح کرنا بہت مشکل امر معلوم ہوتا تھا اس لڑائی سے طاقت
ولائیتونکی بخوبی ظاہر ہوتی ہے بعد فتح اس لڑائی کے تھرنائے انگریزی
نے ارام کرنیکی صدا پہونچی فوج نے کمرین کھولین زخمیون کو فراہم کرکے
اونکی مرہم پٹی کی گئی سنتری مختلف اپنی اپنی جگہہ پہرہ چوکی پر ہوشیار ہوئے
اور باقی فوج تمام دن کی تھکی ہوئی غافل ہو کر سوئی چند گھنٹہ بعد ایک صدمہ
اور زلزلہ عظیم کی اواز سنی گئی جسنے تمام فوج کو بیدار کیا اور زمین کو ہلایا
معلوم ہوا کہ نانا صاحب نے کانپور خالی کیا اور خالی کرتے وقت میگزین کو
اوڑا دیا لڑائی کی صبحکو یعنی ۱۷ جولائی کو جنرل ہیولاک صاحب نے اس حکم
عام کا اعلان کیا اور اشتہار دیا چنانچہ اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ حکم سنہ ۱۸۰۳ع مین لارڈ لیک صاحب نے کانپور فتح کیا تہا
اوسوقت سے زمانہ سرکشی تک کانپور مین بڑا امن چین رہا اس سال سنہ ۱۸۵۷ع
مین ایک شخص کی کمبخت بلند نظری نے جسکے چچا کی زندگی سرکار انگریزی نے
سنہ ۱۸۵۷ع مین از راہ ترحم بخشی کانپور کو خون الود کیا اے ولایتی سپاہیون
جبکہ تم اپنی جوانمردی پانڈو ندی کے پل پر ظاہر کر رہے تہے اوسوقت گویا
اپنے ہم وطن عورات اور بچون کے واسطے موت کا غذ پر دستخط کر رہے تہے
نانا صاحب نے رحم نے جسکی تمام فوج تمہاری اواز فتح کی سنتے ہی ۱۶ تاریخ
کی شام کو بدحواس اور پریشان بہاگ گئی اون سبکو قتل کرایا اے سپاہیون
تمہارا جنرل تمسے بہت رضامند اور خوش ہوا اوسنے کوئی فوج تمسے زیادہ
ترمضبوط اور عالی منش نہین دیکہی ہے مگر ابہی تمہاری محنتونکا صرف اغاز
ساتوین تاریخ ماہ حال سے ۱۶ وین تک تمنے جولائی کی جلتی دہوپ مین
مین ایکسو چہبیس میل کا سفر کیا اور چار لڑائیان لڑے لیکن ابہی تک تمہارے
ہموطن لکہنو مین بڑے خوف مین ہین اور اگرہ محصور ہے اور دہلی ابہی تک
مرکز بغاوت اور فساد ہے تمکو بڑی جانفشانیان اور جان نثاریان
حاصل کرنے مین کرنی پڑینگی تین شہر تمکو بچانے ہین اور دو شہر تمکو

کو توڑکے فتح کرنا ہے تمہارے جنرل کو یقین واثق ہے کہ وہ سب کر سکیگا اور
ہندوستان مین از سر نو امن اور انتظام کر دیگا اگر تم اوسکے ممد اور معاون
ہوگئے اور اگر تمہاری قواعد بھی تمہاری بہادری کے برابر ہوگی اے بہادر ہائیلینڈرو
میری آرزو تھی کہ کوئی ایسا موقع ملے کہ تم بھی ایسا ہی کارنمایان کرو جیسا کہ
تمہاری پلٹن کے اگلے لوگون نے میڈا کے فتح کرنے مین کئے اب معلوم
ہوا کہ تمہاری وہی خصلت برقرار ہے واقع مین مقام ایسے ہی اس
استقلال اور مضبوطی اور خاموشی کے ساتھ فتح نہین کیا گیا تھا
جیسا کہ تمنے گانو متصل جاس مئو کو سولوین تاریخ فتح کیا اے پلٹن
نمبر سہہ تمنے اب اپنے دشمنونکا تمام ہندوستان مین دم بند کر دیا میدان
جنگ مین جب تک کہ تم اتنے نزدیک نہ پہنچے کہ دشمن کی مونچھین تک نظر
آوین اوسوقت تک تمنے فیر نہ کی یہی سبب ہماری فتح کا ہے فقط
جنرل ہیولاک صاحب نے خاص جو کانپور سے ایک چٹھی اپنے گھر کو لکھی اوس
سے اونکے صاحبزادہ کی جوانمردی جو اونسے اس لڑائی کانپور مین ۱۶ تاریخ
جولائی کو ظاہر کی معلوم ہوتی ہے اوس چٹھی کا ترجمہ ہم بھی لکھتے ہین
ترجمہ چٹھی مقام کانپور جولائی ۱۸۵۷ء ہفتہ گذشتہ مین مین چار

لڑائیان لڑا ۱۲ تاریخ جولائی کو مینے فتح پور فتح کیا ۱۵ تاریخ کو مینے کا نو اونگ
اور پانڈو ندی کے پل کو اوڑا دیا اور ۱۶ وین کو خاص کانپور فتح کیا اس لڑائی
مین خود نانا کو شکست کامل دی اور اوسکی سب توپین چھین لین ایک سو آدمی
میرے مارے گئے مینے اٰیچ کی مانند کوئی بہادر جوان کبھی نہین دیکھا
اوسنے اپنے تئین ٹھیک اوس چوبیس منی توپ کے سامنے رکھا جو کہ ۶۴ وین
پلٹن کے پیچھے موت پھیلا رہی تھی وہ پلٹن موصوف کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا
گیا اور توپ مذکور چھین لی گراپ کی بوچھاڑ مین اس استقلال اور بے پروائی کے
ساتھ پلٹن کو لیے ہوئے آگے بڑھا چلا جاتا تھا گویا جارج سے وصہ
ھندکھ رہا ہے لارنس صاحب زخمی ہوکر مر گئے مین لکھنو کے خلاص
کرنیکے واسطے جلد کوچ کرنیکا ارادہ رکھتا ہون خدا پر بھروسا رکھو اور
ہمارے واسطے دعا مانگو تمام ہندوستان ہمارے مقابلہ پر ہے اور ہر طرف
اندھیرا نظر آتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اوسنے میرے اوپر بڑے بڑے رحم
کیے ہین فقط ۴۰ رجمنٹ کے گورے ۱۷ تاریخ جولائی
کو داخل کانپور ہوئے اونہون نے تمام شہر مین باغیونکو تلاش کیا
مگر ایک بھی نہ ملا جبکہ وہ تلاش مین باغیون کی پھرتے تھے اتنے مین ایک

عیسائی مسٹر شیپھرڈ نام اونسے ان ملا یہہ وہی شخص تھے جنکو نانا نے قید
کیا تہا اور جنکا وقائع ہم گذشتہ حصہ مین لکھہ چکے ہین یہہ صاحب قدرت
خدا سے خونخوارونکے ہاتھونسے بچ رہے یہہ صاحب گورہ سپاہیونکو اوس
خونی مکانمین لیگئے جہان کہ عورات اور بچے دو روز ہوے قتل ہوے تہے
اوسوقت تک خون تازہ وہان موجود تھا عورتون کے بال اور اوراق
کتب مذہبی خون الودہ وہان پڑے ہوئے تہے تلوارون کے نشان دیوارون
پر عیان تھے مکان کے باہر ایک کنوا تھا جسمین کہ خونخوارون نے تمام
لاشون اور زخمیون کو بھر دیا تھا اتنے مین اور اور پلٹنون کے گورہ
کے ادمی اسجگہہ پہنچے اور اونکو یہہ حال دیکھہ کے ازبس رنج ہوا اور طیش
ایا یہہ بہادر ادمی جو گذشتہ روز توپون کے منہ مین بے خطر گہسے جاتے تہے
اسوقت یہہ حال دیکھہ کے بچون کیطرح زار زار روتے جنرل صاحب کو
لطف اور خوشی فتح کی جاتی رہی اونہے اس کنوئے کو دیکھہ کے کمال
رقت ائی وہ تو جلدی جلدی کانپور کی طرف لڑتے ہوئے اس امید سے
چلے اتے تھے کہ جو جو عورات اور بچے اہل فرنگ کانپور مین مقید ہین اونکو دشمنون
کے پنجہ سے چھڑادین مگر اس ماجرے قتل کو دیکھکے جو اونکو رنج ہوا

اوسکا بیان نہین ہوسکتا اگرچہ اب کانپور بالکل قبضہ انگریزی مین اگیا تھا مگر کسی ولایتی سپاھی نے کسی باشندہ کانپور کو ناحق ھلاک نہ کیا بعد فتح کانپور جنرل ہیولاک صاحب نے سرکار کو چھٹی اطلاعی لکھی اوسکا ترجمہ یہ ھے

ترجمہ چھٹی سرکاری

مقام چھاونی کانپور ۱۷ جولای ۱۸۵۷ع

کل کے روز ہمنے خدا کی مدد سے اسجگہہ کو پھر فتح کیا اور نونانا صاحب کو شکست فاش دی اور چہہ توپون کو چھین لیا چار جنھین قلعہ شکن ھین دشمنون نے اپنا مورچہ خندق کے پیچھے ایک بلند اور مضبوط مقام پر قایم کیا تھا اور ایکسو چالیس منٹ تک ایک ایک انچ زمین کے واسطے نہایت سختی کے ساتھ لڑے مگر ہمنے دشمن کا سامنا چھوڑکے اور دواھنے ہاتھ کو اوتر کے دشمن کو اوسکے بائین طرف جا گھیرا اس تدبیر سے ہمین فتح حاصل ہوئی قبل اس اخیر لڑای کے نانا صاحب نے جملہ عورات اور بچون انگریزی کو قتل کر ڈالا وہ بٹھور بھاگ گیا ھے اور بہاگتے وقت اج صبحکو میگزین کانپور مین اگ دیگیا معلوم ہوا کہ بٹھور مین اوسنے مستحکم مقام مقابلہ کے واسطے بنایا ھے ابہی تک فہرست زخمی اور مقتولون کی نہین بنی ھے مگر قیاساً معلوم ہوتا ھے کہ ستر ادمیون کے قریب مقتول اور زخمی ہوئے اتنا نقصان

گر آپ سے ہوا فقط ۱۰ تاریخ جولائی کو فوج انگریزی نے کانپور
مین آرام لیا ۱۹ وین تاریخ کو جنرل صاحب نے معہ فوج بٹھور کی جانب
کوچ کیا معلوم ہوا کہ اوسجگہہ نانا صاحب کے پاس ۵۴ توپین ہین اور
پانچ ہزار فوج اور اوسکا ارادہ ہے کہ ایک نہایت سخت مقابلہ کرے مگر
یہہ خبر غلط نکلی اب مرہٹہ جی کو اپنی فوج پر بالکل اعتبار نہین رہا تھا اور اوسکے
دلمین یقین ہوگیا تھا کہ پانڈے جی مہاراج سے اب کچھہ نہو سکیگا چنانچہ
ایسا ہی ہوا کل فوج نانا کو چھوڑکر اور اپنی توپین لیکر گنگا پار بہاگ
گئی یہہ دیکھکر نانا بھی جلد بیسے بٹھور چھوڑکر بہاگ گیا اور فوج انگریزی بٹھور
مین داخل اور قابض ہوگئی تیرہ توپین جنرل صاحب کے ہاتھہ لگین
جنرل ہیولاک صاحب نے الہ اباد سے بٹھور تک ۴۴ توپین دشمن کی
لین اور چار لڑائیان یعنی لڑائی فتح پور اور اونگ اور پانڈو ندی اور
کانپور کی فتح کین جبکہ جنرل ہیولاک صاحب بٹھور سے واپس آئے تو
اونکو سرہنری لارنس صاحب کے مرجانے اور احوال پر اختلال
لکہنو کے سننے سے بہت رنج ہوا اب جنرل ہیولاک صاحب کو بڑی جلدی تہی
کہ کسی طرحسے لکہنو کو خلاص کرین چنانچہ اونہون نے جنرل نیل صاحب کو الہ اباد

الہ آباد لکھا کہ جتنی جلد ممکن ہو اور جتنی فوج لا سکو کانپور لے آؤ چنانچہ یہ شجاع افسر بھی دو سو ستر ۲۷۰ سپاہیون کے ہمراہ بیسوین تاریخ جولائی کو کانپور مین پہنچے انکے پہنچتے ہی ہیولاک صاحب نے ارادہ لکھنؤ کا کیا جنرل نیل صاحب کو کانپور مین چھوڑا اور خود ۲۱ تاریخ کو گنگا پار ہونا شروع کیا اور ۲۵ وین تاریخ کو لکھنؤ کی جانب اول کوچ کیا جنرل صاحب کے ساتھ کل ۱۲ سو آدمی تھے

ہیولاک صاحب کا اول مرتبہ لکھنؤ کی جانب جانا

موسم برشکال بخوبی شروع ہو گیا تھا اور ہر چار طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا فوج انگریزی کے ساتھ خیمے کافی نہ تھے اور گاڑیون کی بھی قلت تھی ۲۹ تاریخ کی صبح کو معلوم ہوا کہ ایک بڑی فوج باغی شہر اناؤ کے قریب مقیم ہے فوج باغی نے ایک چھوٹے سے گانو مین مابین شہر مذکور اور فوج انگریزی کے مورچہ بنایا تھا اُس گانو کے گرد چار دیواری کے باغات تھے اور دشمن کے بائین طرف ایک بڑی جھیل تھی ۷۸ پلٹن پہاڑی اور اول مدراس فیوزیلیرز نے حملہ کرنا شروع کیا اونہون نے دشمن کو باغ سے مار ہٹایا اور تعاقب کر کے انکا توپخانہ چھین لیا اور پیادون اور سوارون کو متفرق کر دیا اوسی وقت جو نانا صاحب کے سوارون نے بھی بائین طرف سے حملہ کرنا چاہا تھا مگر اونکو قابو جلد

اسی اثنا میں مینہ کھل گیا بادل پھٹ گئے اور دھوپ پھر بڑے تراقہ کی پڑنے
لگی تین گھنٹے تک فوج انگریزی شہر اناؤ میں مقیم رہی اور وہان سے بشارت گنج
کی جانب کوچ کیا راستہ بہت خراب تھا جبکہ شام قریب ہوئی اور بشارت گنج
نزدیک ایا تو دشمنون نے شہر سے توپین چلائین بشارت گنج کے چار دیواری
ہے اور چار دیواری کے برابر دشمنون نے مٹی کے برج توپون کے واسطے
بنا لئے تھے اور دروازہ شہر پر جو برج تھا اوسپر چار توپین چڑہا لین تھین
بشارت گنج کے پیچھے ایک نالہ تھا جو پانی سے لبریز تھا اوسپر پار ہونیکے واسطے
ایک چھوٹا سا پل تھا جنرل ھیولاک صاحب نے اوسوقت حکم دیا کہ بشارت گنج
کو باہین چھوڑکر نالہ مین پل اور دشمن کے آگے بڑھکے حملہ کرو چنانچہ ۸۴ وین اور
۷۸ وین پلٹنون نے اگے بڑھکے بر جون شہر پر حملہ کیا اور سب توپین چھین
لین اور دشمن کو شکست دیکر بھگا دیا اسطور پر بشارت گنج بھی فتح ہوگیا اب ساڑھے
چھہ بجے تھے زیادہ تر دشمنونکا تعاقب نہو سکا اسوقت اگر ھیولاک صاحب کے
پاس سوار بھی ہوتے تو بھی تعاقب دشمنونکا غیر ممکن تھا کیونکہ راہ مین دلدل
اور کیچڑ بہت تھی یہہ کانپور سے چلکر لکھنو کے راستہ مین دوسری لڑائی تھی
اناؤ کے قریب کی لڑائی مین پندرہ سو ادمی دشمنونکا مارا گیا مگر دو لڑائیون

مین انگریزی فوج مین سے بارہ۱۲ ادمی تو مقتول اور ۷۶ زخمی ہوئے یہہ بہی نقصان
اس قلیل فوج کے واسطے بہت تھا یہہ سچ ہے کہ ہیولاک صاحب نے دو لڑائیان
فتح کین اور دونون مین دشمن کو شکست کامل دی اور ۱۹ توپین دشمن کی چہین
لین مگر لکھنو ہنوز دور تھا ایک افسر بہی قتل ہوا اور ایک زخمی اور اسی عرصہ
مین ہیضہ بہی شروع ہوا فوج مین زخمیون کی بہ نسبت بیمارون کی زیادہ
کثرت ہوگئی اب لڑنے والی فوج صرف بارہ سو ادمی رہگئی اور تین
سو کے قریب زخمی اور بیمار تھے انکو پھر کانپور بہیجنا دشوار تھا کیونکہ اونکی حفاظت کے
واسطے کم سے کم تین سو اور ادمی ضرور تھے جو ہیولاک صاحب اپنی اس قلیل
فوج مین سے کب دے سکتے تھے اب امید یہی تھی کہ لکھنو جلد پہنچنا چاہئے
جو کہ ابہی تک ۲۶ میل تھا جنرل صاحب کو اس موقع پر کمال تردد ہوا اور
سوچا کہ کتنے بیمارون اور زخمیون کو لیکر اگے بڑھنا چاہیے کیونکہ فوج
قلیل ہے اور دشمن ہر طرف کثرت سے موجود ہے غرض بعد غور اور تامل
اونہون نے مناسب جانا کہ ان بیچارے زخمیون اور بیمارون کے واسطے
بالفعل اُلٹا پھر ناضرور ہے چنانچہ دو بجے تک تو وہ بشارت گنج مین ٹھہرے
رہے اور تیسوین۳۰ تاریخ کو پھر اولٹے شہر اناو مین اگئے جہان اوس رات ٹھہرو

فوج انگریزی مقیم رہی اس اولٹتے پھرنیسے فوج انگریزی کو بڑا تعجب ہوا
کہ شہر مفتوحہ کو چھوڑکر جنرل صاحب کیون پیچھے ہٹتے ہین مگر اونکو اپنے
جنرل پر بھروسا کل تھا اور اونکے بدل وجان مطیع اور فرمان بردار تھے
اور فی الفور اونکے حکم کی تعمیل کے بموجب وہ پیچھے پھرے اور ایک لفظ بھی
منہہ سے نہ نکالا دوسرے روز صبحکو فوج انگریزی اناؤ سے منگل وار کو کوچ
کر گئی جو کہ شہر اناؤ سے چند میل کے فاصلہ پر ہے اسمقام مین جنرل صاحب
نے ٹھہرنے کا ارادہ مصمم کیا اور وہان سے اپنے بیمار دل اور زخمیوں کو
کانپور روانہ کیا یہان سے ایک خط جنرل صاحب نے اپنی کو لکہا اوسکا ترجمہ یہ ہے

ترجمہ از مقام نزدیک کانپور سڑک لکھنو مورخہ ۳۱ جولائی

خدا کی مہربانی سے مین اور ایچ بخیریت ہین ۹ ۲ تاریخ کو مجھسے اور دشمنون
سے دو لڑائیان ہوئین ایک شہر اناؤ مین اور دوسری بشارت گنج مین
دونو مین خدا نے مجھے فتح دی اور مینے ۱۹ توپین دشمن کی چھین لین لفٹنٹ
سیٹن جو میرے منشی دونمین سے ہے زخمی ہوئے اور نیچے کا جبڑا اونکا ٹوٹ
گیا اگرچہ تم اوس لڑکے سے واقف نہین ہو مگر اوسکی ہمدردی غمخواری
مین شریک ہوسکتی ہو بڑا خدا کا رحم ہے کہ تم میرے ساتھ ہندوستان مین

نہین آئین میرے واسطے دعا مانگو اور خدا پر بھ
جنرل نیل صاحب کانپور مین بیسوین تاریخ پہنچ گئے تھے اور
شروع کیا ہونے آدمی نیچ ذات مین سے بھرتی کرنے شروع
مال مغروقہ فراہم کیا اور باغیون کو گرفتار کرکے پھانسیان دین اور دریا
کے قریب ایک بلند جگہہ پر ایک مورچہ بنا لیا جہان اپنی فوج کو مقیم کیا جنرل
ھیولاک صاحب نے اونہے لکھا کہ جہان تک ممکن ہو میری مدد کے واسطے
فوج بھیجتے جاو چنانچہ جنرل نیل صاحب نے جہان تک ممکن تھا اونکی درخواست
قبول کی اس مدد کے باعث سے اب فوج ھیولاک صاحب کی قریب چودہ سو
کے ہو گئی جسکو لیکر جنرل ممدوح نے پھر لکھنو کی جانب چوتھی تاریخ اگست
کو کوچ کیا اور دوسرے روز شہر اناؤ مین پہنچے اوسجگہہ کو اونہون نے
خالی پایا مگر دشمن بشارت گنج اور اوسکی نواح مین پھر قابض ہو گئے تھے
چنانچہ انگریزی فوج نے اونپر بشارت گنج کے قریب حملہ کیا اور اونکو وہان
سے مار کے ھٹا دیا اور دشمن نہایت سراسیمہ ہو کر بھاگے اور خاص شہر
بشارت گنج مین جا کر پھر فراہم ہوے یہان پر اونکا مورچہ بہت مضبوط تھا
جنرل صاحب اپنے پیادون کو لیکر اونپر حملہ کرنیکو چلے دشمن نے اونپر ایک

...مائی مگر رستمان انگریزی اپنی عادت کے موافق
...ر ایک آن مین اونکو خاص بشارت گنج سے بھی نکال باھر کیا
... وہ سراسیمہ ہوکر اوس چھوٹے پل کی راہ سے جو پیچھے کی جانب
بشارت گنج کے نالہ پہ واقع ہے بہاگے تو انگریزی توپخانہ سے اونکا بہت
نقصان ہوا اور سیکڑون باغی اوسجگھہ مارا گیا اور چونکہ فوج انگریزی مین
سوار نہ تہی اور راہ بھی بری تہی اسواسطے دشمنونکا تعاقب نہ ہوسکا دو توپ
دشمن نے دیوار پر چڑہا رکہین تہین جو قبضہ انگریزی مین ائین جنرل ھیولاک
صاحب کے نزدیک تین سوادمی کے قریب دشمن کے مقتول اور مجروح
ہوئے انگریزی فوج مین سے دو مارے گئے اور ۲۳ مجروح لیکن یقین یہہ
پڑتا ہے کہ بباعث تنگی راہ کے جس سے دشمن کو بھاگنا پڑا اس سے زیادہ اوسکا
نقصان ہوا جنرل صاحب کا قاعدہ تھا کہ نقصان دشمن کم کرکے لکہتے تہے بعد
فتح اس لڑائی کے جنرل صاحب کو اوس دشمن سے مقابلہ کرنا پڑا جسکو فتح کرنا
اونکی طاقت سے باھر تہا وہ خضرت ضعیف تہے جواب اونکی فوج مین کثرت
سے ظاھر ہوئے اوسی روز شام کو اس مرض مھلک سے بہت سے ادمی
مر گئے شہر اناؤ اور بشارت گنج کے نواح مین دلدل اور جھیلون کی زمین

بہت تھی جہان پانی سٹر رہا تھا اور ادمیون اور گھوڑون کی لاشون سے اوسجگہہ کی ہوا اور بھی خراب ہوگئی تہی اسجگہہ سے آگے بڑہنا ایک ایسی تدبیر معلوم ہوتی تھی کہ شاید یہہ بیماری کم ہو جاوے مگر جنرل صاحب کو مطلق معلوم نہ تھا کہ آگے راستہ کیسا ہے اونکے ہمراہ بیمارون کی کثرت ہوگئی تہی جنکی خبرداری اونپر فرض تہی اس شش و پنج مین پھر اونہون نے واپس ہٹنے کا ارادہ کیا مگر اس اُولٹے پھرنے مین اونکو ایک تشفی یہہ تہی کہ کچھہ دشمن کے سامنے سے ہٹنا نہین پڑا تھا بلکہ وبا کے مقابلہ سے صبحکو پھر

منگلوار مین واپس اگئے جو جگہہ کہ بلند مقام پر تھی اور بد ہوا کا وہان چندان اثر نہین تھا کتنے ہی روز فوج انگریزی اس مقام مین مقیم رہی کیونکہ اب جنرل صاحب کو معلوم ہوگیا کہ اونکی فوج بالفعل کافی نہین کہ وہ محصورین لکھنو کو خلاص کر سکین اسمقام سے اونہون نے ایک چھٹی اپنی میم صاحبہ کو لکھی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ چھٹی مقام منگلوار متعلقہ اودہ شش میل از کانپور

مرقومہ ۱۳ اگست ۱۸۵۷ء روز پنجشنبہ نہین معلوم کہ مجھکو ایک سطر بھی نہین لکھنے کی کب فرصت ملے اس موقع پر تو اتوار کو بھی جو جیون آرام کا ہے

مجھے فرصت نہین ہے مین سات لڑائیان دشمن سے لڑا ہون اور مدد خدا
سے ساتون مین فتحمند رہا اور دشمنونکو مارا اگرچہ مینے ہر جگہہ دشمن کو
ہزیمت دی ہے مگر ابہی تک حالت بہت پرخطر ہے اگر ہم ازسرنو انتظام
کر سکین تو یہہ امر صرف خدا کی مہربانی خاص سے ہو سکیگا ایچ بخیریت ہے
اور وہ میرا دبیوٹی اسسٹنٹ ایجوٹننٹ جنرل ہے اور میرا اونا بازو
اب مجھے تمکو اسطور پر لکہنا چاہئے کہ شاید تم مجھکو پھر نہ دیکھہ سکو کیونکہ اس
موقع پر لڑائی مین ضایع ہونیکا گمان قوی تر ہے شکر ہے خدا تعالے کا
کہ مجھکو بھروسا اپنے نجات دہندہ پر کلی ہے ہم اسمان پر پھر ملینگے فقط
شہر اناؤ مین پھر ایک بڑی فوج باغی فراہم ہوگئی اور جنرل صاحب کو خبر ملی
کہ اونکا ارادہ ہے کہ منگلوار پر انکی فوج انگریزی پر حملہ کرین یہہ سنتے
ہی جنرل صاحب نے ارادہ کیا کہ پہلے میدان کارزار مین پہنچکر
دشمنون سے سمجہا چاہئے اور اونکا انتظار کرنا مناسب نہ سمجہا اونکے
پاس اب کل ایک ہزار فوج تھی جسکو لیکر اونہون نے گیارہوین تاریخ
کو اناؤ کی جانب کوچ کیا ولن ٹیر کے سوا اگرچہ شمار مین چند تھے
مگر مردانگی مین ہزارون پر فوق رکہتے تھے وہ اس کوچ مین اگے ہوئے

اونکے پیچھے توپخانہ اور توپخانہ کے پیچھے وہ لاثانی شجاع بہادر ولایتی چلے
جنہوں نے کبھی ابھی تک کسی لڑائی مین زک نہین اوٹھائی تھی فوج فتحمند پھیر
شہر اناؤ کے قریب پہنچی اور پیشین غول دشمن کو پھر ھزیمت دیکر شہر مین
ھٹادیا شام ہوگئی فوج نے قیام کیا اور چونکہ اونکے پاس خیمے نہین تھے تو
وہ شب اونہون نے درختون کے نیچے گذاری سامان رسد اور بچھونے وغیرہ
بھی فوج انگریزی مین کافی نہ تھے بہت سے والاور سپاہی بغیر کھانا کھائین
زمین پر پڑرہے اوسی رات مینہ بھی کثرت سے برسا جو تکلیف ایسے وقت
ان شجاعون پر ہوئی ہوگی اوسکا قیاس کیا جاسکتا ھے غرض صبح
ہوئی اور آفتاب برامد ہوا تو فوج آراستہ ھوکر دشمن کے استقبال کے واسطے
چلی جنرل صاحب کو اس مرتبہ یقین تھا کہ دشمن پرانی جگہہ پر کبھی نہ لڑینگے کیونکہ
اوسجگہہ کے پیچھے راستہ تنگ ہے اور ایک جھیل واقع ھے جہانسے
بھاگنے مین اونہون نے پچھلی مرتبہ اتنا نقصان اوٹھایا تھا یہہ قیاس جنرل
صاحب کا صحیح نکلا اس مرتبہ دشمن نے اناؤ سے ھٹکر ایک گانو مین
مورچہ جمایا اس گانو کا نام بوربی کی چوکی تھا یہہ گانو شہر اناؤ کے قریب
ھے اسجگہہ دشمن پانچ میل تک پڑا تھا اور فوج دشمن قریب بیس ہزار

کے تھی فوج انگریزی لڑائی کی صف باندہ کے دہنی طرف کو چلی یعنی باہین
بازو دشمن پر حملہ کے ارادہ سے آگے بڑھی جسقدر فوج انگلشیہ دشمنونکے
قریب آتی جاتی تھی اوسیقدر دشمنون کے توپخانہ سے گراپ اور گولے کمال
سرعت کے ساتھہ چلے آتے تھے مگر خوش طالعی سے دشمنون نے اپنی توپین
بڑی بلند زمین پر جمائین تھین اکثر گولے ہماری فوج کے سر پر ہوکر گذر
باوجود اسکے آگ بہت سخت برس رہی تھی مگر ولائتیون کو کچھہ خیال بہی نہ تھا
وہ خاموش آگے بڑھے ہوئے اسطور پر چلے جاتے تھے کہ گویا آگ کے کیڑے
ہین جنہین آگ سے کچھہ خوف نہین ہے جب کہ فوج انگریزی دشمنون کے
قریب پہنچی فی الفور اپنا توپخانہ کہولا توپخانہ انگریزی کہلتے ہی دشمن کی
فوج کا ایسا حال ہوگیا جیسے انسان کو لقوہ مار جاتا ہے ہاتھہ پیر اونکے
پہول گئے اوسیوقت پہاڑی گورون نے جو دہنے بازو پر تھے حملہ کرکے
دشمن کا باہان مورچہ و توپونکا چہین لیا اور فی الفور اونہی کی توپونکا
منہہ اونہی پر موڑ دیا مورچہ چہنتے ہی دشمن کی فوج سراسیمہ ہوکر بہاگی
باہین بازو انگریزی پر دشمن کے سوارون نے کچھہ ہمت باندہ کے حملہ
کیا لیکن مدراس فیوزی لیئر کی پلٹن اونکے مقابل ہوئی اور ایکدم مین

اونکے گھوڑون کو اوکٹّا ھٹّا دیا اگرچہ اس لڑائی مین بھی فتح کامل نصیب
ہوئی مگر ایک ھزار فوج مین سے ایکسو چالیس ادمی مقتول اور مجروح
ہوئے اس چھوٹی سی فوج کے واسطے یہہ ایک بڑا نقصان تھا باوجود اس
نقصان کثیر کے فوج انگریزی دس میل تک بھی لکھنو کی جانب نہین پہنچی
تھی یہہ دیکھکر جنرل صاحب نے پھر بھی ارادہ کیا کہ کانپور واپس چلنا ضرور ہے
اور واپس انیکا ایک اور بھی سبب ہوا خبر پہنچی کہ نانا ایک فوج کثیر لیکے گنگا
پار ہوا ہے اور کانپور پر ارادہ حملہ کا رکھتا ہے چنانچہ جنرل صاحب نے واپس
پھرنے کا ارادہ مصمم کیا اور میدان مفتوحہ مین دو گھنٹہ ارام لیکے اور دونو
توپین جو دشمن سے چھین لی تہین لیکر منگلوار واپس اگئے اور دوسرے
روز ۱۳ تاریخ اگست گنگا پار ہوکے کانپور مین داخل ہوئے اور کانپور مین جنرل
صاحب بڑے وقت پر پہنچے نانا صاحب نے ایک فوج کثیر بٹھور مین جمع کی تھی
اور ھر سمت سے کانپور پر حملہ کرنا چاہتا تھا بلکہ سوار باغی تو نواح کانپور
مین ان پہنچے تھے الہ اباد سے ڈاک بالکل مسدود ہو گئی تھی ۱۴ تاریخ
کو تو کچھہ نہوا کیونکہ فوج انگریزی تھکی ہوئی تھی اوسکو ارام لینا ضرور تھا
اور علاوہ ازین بیمارون اور مجروحون کی بھی خبرداری ضرور تھی

مگر پندرھوین تاریخ کی صبحکو جنرل نیل صاحب فوج لیکر کانپور سے پانڈو ندی
کی جانب چلے تہوڑی دور جاکر دشمن سے مقابلہ ہوا اور ایک ہی باڑھ مین
اونکو بہگا دیا اوس روز وہانسے واپس آکر دوسرے روز جنرل نیل صاحب
اور جنرل ہیولاک صاحب نے بٹھور کی جانب کوچ کیا قریب دوپہر کے
فوج انگریزی دشمن کے قریب پہنچی فوج دشمن مین پلٹنین باغی نمبر ۳۱
اور ۴۲ اور ۱۷ اتہین دو سکر رسالہ ترکسوار دکہنین سے گئے ترتیب
اور تیسرا رسالدار اتین بھی تھا علاوہ انکے اور کئی پلٹنون کے سپاہی تہے
غرض کل فوج نانا صاحب کی چار ہزار سے زیادہ ہوگی اور اونہون نے
بٹھور کے متصل ایک مقام مضبوط مین مورچہ جمایا تھا سامنے اونکے بڑا
گنجان جنگل تھا اور نیشکر آدم قد سے اونچے کھڑے ہوئے تہے اور
توپخانہ کے گرد بلند مورچہ کہود کر بنا لیا تھا اور بازون پر ادہر ادہر
دیہات تہے جنرل صاحب نے اپنے توپخانہ کو ٹہیک دشمن کے سامنے
جماکے فیر کرنا شروع کیا فیر ہوتے ہی وہ سامنے سے دہنی مورچہ گاہ
مین گہس گئے مطلب اس سے اونکا یہہ تھا کہ فوج انگریزی قریب بڑہے اور
جسقدر فوج انگریزی قریب بڑہتی جاتی تھی اوسیقدر گراپ اور گولون

کی بارش بکثرت ہوتی جاتی تھی پورے بیس منٹ تک طرفین سے توپخانہ چلتا رہا
مگر بعد ازان جبکہ جنرل صاحب نے دیکھا کہ دشمن پر کسی طرح کا اثر نہین ہوا اور
اوسکا توپخانہ بدستور چل رہا ہے تب اونہون نے مصمم ارادہ کیا کہ سنگینین
لیکر دشمن پر گھس پڑنا چاہیے زیادہ تر انتظار ضرور نہین ہے اسوقت
فوج انگریزی دشمن سے چھہ سو گز کے فاصلہ پر تھی جنرل صاحب کے حکم دیتے ہی
کل فوج انگریزی دفعتًہ آگے بڑھی اور دشمن کے مورچہ کی دیوار تک پہنچی
دشمن وہانسے دوڑکا تو چھوڑکے پیچھے ہٹ گئے مدراس فیوزی لیر پلٹن
اونکے تعاقب مین چلی اور ۸۷ پلٹن پہاڑی توپخانہ دشمن پر جا پڑی توپخانہ
کی طرف حملہ کرتے وقت عجیب کیفیت تھی جسوقت گراپ کی بوچھار آتی تھی
معًا پلٹن لیٹ جاتی تھی اور ایک آن مین پھر اوٹھکر آگے کو دوڑتی تھی
پلٹن مذکور کے پہنچتے ہی دشمن اپنے توپخانہ کو چھوڑکر بھاگے اس کشتی
مین یہہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس ملک کے آدمی خواہ کیسے ہی اونکا مقام
مضبوط ہو اور کتنی ہی فوج کثیر اور سامان جنگ اونکے پاس ہو کبھی جنبا
ولائتیون کا بھی مقابلہ نہین کر سکتے معًا اونکی شکل دیکھکے بھاگتے ہین
مدراس فیوزی لیر دشمنونکا تعاقب کرتی ہوئی مورچہ گاہ دشمن سے

پرے نکل گئی دشمن کے مورچہ گاہ سے پیچھے دو گانو تھے وہان دشمنون نے ایک ساعت ٹھہیر کے لڑنے کا ارادہ کیا مگر فیوزی لئیرکب اونکو ٹھہیرنے دیتی تھی گانو کے پیچھے ٹھہور کا پل تھا وہانسے پلٹن مذکور دشمنون کو مارتی ہوئی پار ہوئی پل کے پار شہر کی جانب کل فوج انگریزی فراہم ہو گئی دشمن کی فوج اب شکست کامل کھاکر بالکل متفرق اور پریشان ہو گئی فوج انگریزی اس شدت دہوپ مین لڑتے لڑتے تھک گئی تھی اسواسطے زیادہ تعاقب نکر سکی اور اوسی میدان مین جسکو اونہون نے جیت لیا تھا خیمہ کیا اور رات بھر آرام لیکے صبحکو کانپور کی جانب واپس کوچ کیا اوسی صبح جنرل ہیولاک صاحب نے یہہ حکم اپنی فوج کی اطلاع کے واسطے مشتہر کیا برگڈیر جنرل حاکم فوج اپنی فوج کو کل کی فتح کی بابت مبارکباد دیتے ہین دشمن کو ہزیمت کامل نصیب ہوئی اور اونکو ایسے مقام سے جو نہایت مستحکم جگہون ہندوستان مین سے گنی جاتی ہے نکالدیا ڈہائی سو آدمی دشمن کے مجروح اور مقتول ہوئے دشمن کی فوج مین بڑے بڑے چیدہ سپاہی تھے جو آگرہ اور فیض آباد مین فتح یاب ہوئے تھے مگر ایک چند گورہ سپاہیوں شاہی کے سامنے جو باعث بھاری

اور تلوار کے بہت کم ہو گئے ہیں وہ صرف ایک گھنٹہ ٹھہر سکے خدا
کرے کہ دغا بازی اور سرکشی کی امیدیں اسطور پر ہمیشہ برباد ہوئی ہیں
جبکہ ہمکو ان مشکلات کی حالت میں فتوحات حاصل ہوتی ہیں تو خدا
جانے جب انگریزی فوج چین اور کیپ اور انگلستان سے اس ملک میں
کثرت سے پہنچ جاویگی اوسوقت تو کیا کچھہ ہم عوض لینگے اور کیا کیا
فتوحات حاصل ہونگیں اے گورہ سپاہیوں اوسوقت تمہاری محنتوں
اور جانفشانیوں اور تکلیفوں اور شجاعت کو تمہارے احسانمند ملک کے
ادمی کبھی نہ بہولینگے بلکہ مقر ہونگے کہ تم سلطنت انگلشیہ ہند کے
بڑے پایہ ہو اور تمہارے باعث سے ایک بڑے خطرہ کے وقت میں
سلطنت مذکور کو قرار ہو گیا فقط

اب جنرل صاحب کی فوج نے تہوڑے عرصہ تک ارام لیا اونکو یہہ تہوڑا
سا ارام لینا ضرور تھا کیونکہ لکھنو کے خلاص کرنیکے واسطے اونکو سخت
تکالیف اوٹھانی تھیں ان ایاموں میں جو جنرل صاحب نے کانپور سے
اپنے گھر چٹھی لکھی اوسکا ترجمہ یہہ ہے

کانپور مورخہ ۲۷ اگست سنہ ۱۸۵۷ع ایک زمانہ گذر گیا

کہ کوئی چھٹی تمہاری میرے پاس نہین پہنچی مجھے خیال ہے کہ جبسے مینے کلکتہ
چھوڑا اوسوقت سے کوئی خط تمہارا میرے پاس نہین ایا یہان مجھکو کام
کثرت سے ہے اور دم مارنیکی بھی فرصت نہین ہے مگر ادہا گھنٹہ مشکل
تمہارے واسطے چھین کر تمکو لکھتا ہون کہ مین اور ایچ خدا کی مہربانی
سے بخیریت ہے اور اب تک زندہ ہین نو لڑائیان مین دشمن کے ساتھ
لڑا اور ہر مرتبہ دشمن کو شکست کامل دی اور اوسکی ۴۲ توپین چھین
لین سر ہنری لارنس صاحب ۴ تاریخ جولائی کو زخمی شدید ہوئے اور
چوتھی کو مر گئے فوج میرے پاس اتی جاتی ہے مگر مجھے خوف یہہ ہے کہ قبل
اسکے کہ مین اودھ مین داخل ہون محصورین لکھنؤ نیچہ دشمنون کے گر جاینگے
یہہ لڑائی اس موسم برشگال مین ایک بڑی سخت آفت ہے ہیضہ بھی
میرے بہادر انگلشیہ سپاہیون کو کہائین چلا جاتا ہے اس مقام مین
صرف تہوڑا سا ارام مین اپنی فوج کو دے سکا ہون وہ منہہ سے
مجھکو موت اور زندگی رعایا کا اختیار حاصل ہے تمام اضلاع مین قانون
جنگی رایج ہے خدا پر بھروسا اور امید رکھتا ہون کہ وہ مجھکو ہدایت
دے کہ اس اختیار کو مین انصاف کے ساتھ کام مین لاؤن جسے بنایا وہ مین

وہاں ہر طرح سے امن سے مگر ایک سطر بھی اوسکے پاس سے ہمارے پاس نہیں پہنچ سکتی کیونکہ ڈاک اضلاع مغربی کی بالکل بند ہے بچو نکو میرا پیار ہ پہنچے فقط

جنرل ھیولاک صاحب کی لڑائیونکا احوال عجیب ہے

پچھلے احوال سے معلوم ہوگا کہ مابین ۱۲ تاریخ جولای اور ۷ تاریخ اگست کے جنرل صاحب ممدوح نے تین سخت لڑائیاں دوواب مین جانب مشرق کانپور لڑکر فتح کین اور تین نزدیک کانپور اور بٹھور کے اور چار اوده مین — دس لڑائیاں ستائیس روزکے عرصہ مین لڑین اور طرفہ یہ ہے کہ ان لڑائیون میں دشمن کی فوج بہ نسبت فوج انگریزی کے ایک جم غفیر کہنا چاہئے اور موسم ایسا سخت تھا کہ کبھی کسیکو خیال نہ تھا کہ ولائتی سپاہی اس گرمی مین اسقدر لڑسکین گے یہہ دس لڑائیاں لڑکر یہہ چھوٹی سی شجاع فوج انگریزی بہت کم ہوگئی تھی گولون اور گولیون اور تلوار اور گرمی اور ماندگی اور شکاوت نے اس قلیل فوج کو اور بھی قلیل کردیا تھا اب جنرل ھیولاک صاحب گورنمنٹ سے یہی باربار پکارتے تھے کہ مدد جلد بھیجو ۱۶ تاریخ اگست کو جنرل صاحب کی فوج مین سے ستره افسر اور ۲۶۶ گوره سپاہی بیمار تھے اور باقی جو بیمار نہ تھے وه اسقدر تھک گئے تھے کہ وه قابل اوٹھانے

بہت مدد اپنی اور انکا لیپٹ لڑائی کے تھے اب دونو جنرلون یعنی ہیولاک و
صاحب اور نیل صاحب کی از روئے قلمی چیٹھی کے کرنیل سیٹلورت کانپور کو خالی
کرین مگر اسکے واسطے فوج کافی نہ تھی کچھ دن پیچھے دشمن کی ایک جماعت
کثیر اودہ کی جانب کنارہ گنگا پر جمع ہوئی اور اونہون نے کانپور سے بارہ
میل جانب شرق فتح پور کے قریب گنگا پار ہونا چاہا اور دوسری طرف سے
فوج گنتجنٹ گوالیار نے کالپی کی سمت سے کانپور کو دھمکایا اوسوقت
جنرل ہیولاک صاحب نے جناب کمنڈر انچیف صاحب ہند کو بذریعہ
تار برقی لکھا بہیجا کہ مین میدان مین صرف اٹھہ تو پین لا سکتا ہون اور دشمن کے پاس
۲۹ یا ۳۰ تو پین ہین اور پانچ ہزار فوج باغی کے مقابل میری فوج صرف تو سو ہے
اگر مین اسوقت یہان سے چلا جاؤں تو یہہ ضلع بالکل ہمارے ہاتھ سے جاتا رہیگا
حاصل یہ ہے کہ جنرل صاحب سات سو آدمی سے زیادہ میدان مین نہین
لا سکتے تھے کیونکہ کچھہ تو آدمی بیمار تھے اور کچھہ حفاظت
چہاونی و اسباب وغیرہ پر تھے اسوقت خدا جانے جنرل صاحب کے
دل پر کیا گذرتی ہوگی خیال کرنیکی بات ہے کہ اونکے عقب مین جمنا پر
تو پانچ ہزار فوج گوالیار گنتجنٹ بڑھی چلی آتی تہی اور اودہ مین کنارہ گنگ

پچیس ہزار کی جماعت مقیم تھی اور بارہ ہزار فوج نیل صاحب کے باہین طرف
فرخ آباد مین مستعد بمقابلہ تھی ان ۳۷ ہزار کے مقابلہ پر کانپور مین کل سات سو آدمی
انگریزی تھے ۱۱ تاریخ اگست کو جنرل صاحب نے گورنمنٹ کو اطلاع دی کہ فوج انگریزی جلد
مدد کو نہ آویگی تو مین کانپور خالی کرکے الہ آباد واپس چلا جاؤنگا میجر جنرل جیمس
آوٹرم صاحب جو ابھی فارس کی لڑائی سے فارغ ہو چکے تھے نواب گورنر جنرل کے حکم سے اضلاع
دانا پور اور کانپور کی فوج کے حاکم اعلیٰ مقرر ہوئے ۱۱ وین تاریخ اگست کو سر جیمس آوٹرم
صاحب اس حکومت کے لینے کے واسطے دانا پور پہنچے اور اسی زمانہ مین سر کالن کیمبل صاحب
بہادر کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار افواج بمبئی و شاہی ہند کے مقرر ہوکر ولایت سے
ہندوستان مین پہنچے دو مہینے سے سر پاٹرک گرانٹ صاحب بصلاح و مشورہ نواب
گورنر جنرل کا سپہ سالاری کا انجام دیتے تھے سر کالن کیمبل صاحب
کے آنے سے سر پاٹرک گرانٹ صاحب اپنے عہدہ سپہ سالاری احاطہ مدراس
پر تشریف لیگئے اور سر کالن کیمبل صاحب نے کلکتہ اور آوٹرم صاحب نے
فوج بمصر تیزی بھیجی مدد کی جنرل ہیولاک صاحب اور نیل صاحب پاس
بھیجی آوٹرم صاحب نے دانا پور پہنچکر یہہ تجویز کی کہ لکھنؤ کو سیدھا نہ بار
جونپور ہوتے ہوئے پہنچکر خلاص کرنا چاہئے مگر جب یہہ معلوم ہوا

که برگڈیر انگلس صاحب بحضورین لکهنو کے حاکم پاس اب اتنے ادمی نهین رهے
هین که خاص مورچه سے نکلکر اور اپنا راسته لڑکر فوج انگریزی سے
آن ملین اور جنرل هیولاک صاحب کو بهی کانپور مین بهت مخاطره هے
اوسوقت کمنڈر انچیف صاحب نے اوٹرم صاحب کو لکها که اب اپنی
تجویز دوباره غور فرمائے ڈیره سو میل کا سفر داناپور سے لکهنو تک
اوس راه سے جهان دشمن هرطرف قابض هے بهت پرخطر هے مناسب یه هے که
آپ براه الهاباد کانپور کو جاوین تاریخ پهلی سپتمبر کو جیمس اوٹرم صاحب
۱۹۰ ادمی پلٹن شاهی نمبر ۹۰ سے لیکر داخل الهاباد هوئے اور تین روز بعد
اور چهه سو ادمی اسی پلٹن کے بسواری دخانی کشتی کلکته سے الهاباد پهنچے
اب الهاباد مین سترهسو فوج سے کچهه زیاده پهنچ گئی تهی پانچوین
سپتمبر کو جیمس اوٹرم صاحب اول غول ۳۷۶ سپاهیونکا
جانب کانپور روانه هوئے اوسی تاریخ میجر سمنڈز صاحب هی دوسرا
غول ۴۷۶ ادمیونکا لیکر روانه کانپور هوئے اور دوسرے روز
ادمی اور روانه هوئے صرف ۳۰۰ ادمی الهاباد کی حفا
کے واسطے رهگئے فقط

زر واصلات

جناب سالار بخش صاحب کانپور عصہ

جناب بھگوتی سہائے صاحب کانپور ے

جناب نصر اللہ خانصاحب فیروزہ عمار [illegible]

جناب شیخ رت کشن امین تحصیلدار صاحب ے

جناب شیخ وزیر علیصاحب دہنہا پور ے

جناب شیخ احمد دیا پرشاد صاحب محمدی [illegible]

جناب شیخ فیض اللہ صاحب ٹھوڑ اکبر ے

جناب کپتان ہال صاحب بہادر سالگم [illegible]

جناب رام سہائی صاحب مراد آباد [illegible]

جناب محمد شایق صاحب [illegible]

جناب لالہ بلدیو داس صاحب آگرہ ے

جناب حاکم علیصاحب سیالکوٹ ے

جناب علیشاہ صاحب لاہور للعہ

جناب عبد اللہ خانصاحب مہتمم مطبع مصطفائی [illegible]

جناب حکیم گنپتی لال صاحب مہتمم اخبار آفتاب [illegible]

جناب حاجی مرزا محمد خانصاحب مہیجہ ے

جناب سید ارشد حسین صاحب کلکتہ [illegible]

جناب سید عابد علیصاحب کو جانو [illegible]

جناب رام گوپال صاحب خزانچی للعہ

گورنمنٹ ممالک مغربی [illegible]

PART XI.] [MAY 1860.

HISTORY

OF THE

INDIAN REVOLT,

BY

MOOKUND LALL, G. M. C. B.,

Sub-Assistant Surgeon.

PRICE EIGHT ANNAS.

AGRA,

PRINTED BY SHEO NARAIN AT MOOFEED KHULAIK PRESS.

العلم طاقة

تاریخ بغاوت ہند

بابت ماہ جون سنہ ۱۸۶۰ع

جلد ۱ حصہ ۱۲



انتہا درجہ کی باوفائی

یہ ہے گبر کا بدلہ بے سنہ ایہ جفا کی ہے

مصنفہ مسٹر ایسٹنٹ مرجن ملکند لعل

مطبع مفید خلائق آگرہ محلہ پیپل منڈی میں منشی شیو نراین کے اہتمام سے چھپی

زر واصلات

جناب بنایک پرشاد صاحب	لعہ/	جناب بہادر علیخانصاحب	معہ/
جناب سخاوت حسین صاحب	۱۱ہے/	جناب احسن اللہ خانصاحب	سے/
جناب کنور محمد وزیر علیخانصاحب	سے/	جناب محمد موسی علیصاحب	سے/
جناب نجف خان صاحب	سے/	جناب کشوری لال صاحب	سے/
جناب منشی نند کشور صاحب	سے/	جناب نند رابن داس صاحب	للعہ/
جناب شیخ لعل صاحب	صہ/	جناب شیخ ولی اللہ صاحب	صہ/
جناب فضل حسین صاحب	سے/	جناب برکت علی صاحب	ہے/
جناب کپتان لعل صاحب بہادر	سے	جناب محمد قایم علی صاحب	سے/

تاریخ بغاوت ہند

حصّہ دوازدہم

محصورین لکھنو کے خلاص کرنیکی تیاریان

جبکہ سر جیمس اوٹرم صاحب بہادر الہ اباد سے کانپور کی جانب آتے تھے تو راستہ مین اونہون نے خبر پائی کہ ایک جماعت باغیون کی اودہ سے گنگا پار ہوکے دواب مین آگئی ہے اور کندن پٹی کے مقام پر جو بابین الہ اباد اور کانپور واقع ہے مقیم ہے اوسوقت صاحب ممدوح نے انکا منتشر کرنا مقدم جانا کیونکہ انکو منظور یہہ تہا کہ پھر باغی لوگ اس ضلع مین قدم نہ جما سکین نوین تاریخ ستمبر کو سر جیمس اوٹرم صاحب نے ایک جماعت سو گورہ سپاہی پلٹن نمبر ۵ سے اور پچاس گورہ سپاہی پلٹن نمبر ۶۴ سے ہاتیون پر سوار کراکے معہ دو ضرب توپ

اور خیمے وغیرہ باربرداری میجر ونسنٹ آئر صاحب کے باغیان مذکور
کی سرکوبی کے واسطے روانہ کی اور اس جماعت کے ہمراہ دو روز
کا کھانا بھی ساتھ دیا میجر ونسنٹ آئر صاحب وہی صاحب تھے جنہون
نے آرہ مین بڑی جوانمردی کے کام کئے تھے غرض یہہ چھوٹی
سے فوج دسوین تاریخ کی شام کو ہٹ گانو مین پہنچی اور اوسی روز
چالیس سوار بارھوین رسالہ آئین مین سے زیر حکم کپتان جانسن صاحب
انسے آن ملے میجر آئر صاحب نے تھوڑی دیر اپنی فوج کو آرام دیکے رات ہی
کو جو شب ماہتاب تھی کندن پٹی کی طرف کوچ کیا جہان پہنچ ہوتے ہوتے وہ
پہنچ گئے دشمن یہہ دیکھکر بہت سراسیمہ ہوگئے اور اپنی کشتیون کی طرف بھاگے
اور ارادہ کیا کہ پھر گنگا پار ہو جاوین مگر انگریزی فوج نے اونکو بھاگنے نہ دیا
تلوار اور بندوق اور رفل اور توپ کی اونپر اتنی مار پڑی کہ اونمین
شاید ایک کوئی اودہ بچکر دیکھا نصف تھوڑا دشمنون کی جماعت قریب
تین ہزار آدمیون کی تھی اگرچہ یہہ غول چندان بڑا نہ تھا مگر اگر کانپور اور
الہ آباد کے درمیان سد راہ ہو جاتے تو پھر اوس نواح مین فتنہ پیدا
ہو جاتا جنرل ہیولاک صاحب نے اس فتح کی بابت اپنی چٹھی سرکاری مین یہہ

لکھا کہ اب مجھے اپنی خط و کتابت کے محفوظ ہونیکا یقین ہے والا جبکہ ہم
اودہ مین لڑنیکو جاتے تو امد رفت چٹھیات کی بالکل مسدود ہو جاتی اور
اگر دشمنون کی سرکوبی نہ ہوتی تو سرکشی پھر پھیلجاتی اور یقین ہے کہ تمام
دواب مین پھر فتنہ بیدار ہو جاتا یہہ تھوڑی جماعت باغیون کی پیش خیمہ
ایک بڑی فوج دشمن کا تھا فقط   بعد اس فتح کے
سر جیمس اوٹرم صاحب معہ فوج کانپور کی جانب روان ہوئے اور
پندرہوین تاریخ ستمبر کو کانپور پہنچے اوس تاریخ تینو جنرل یعنی برگیڈیر
جنرل ھیولاک صاحب اور نیل صاحب اور سر جیمس اوٹرم صاحب کانپور
مین فراھم ہوگئے اس موقع پر سر جیمس اوٹرم صاحب سے ایک ایسا
کام نفس کشی کا بن ایا کہ ایسا بہت کم دیکھنے مین ایا ہے صاحب ممدوح حاکم
اعلی فوج اضلاع کانپور اور دانا پور کے تھے اور اونکا درجہ جنرل
ھیولاک صاحب سے زیادہ تھا مگر اونکو معلوم تھا کہ جنرل ھیولاک
صاحب نے اس عرصہ قلیل مین کیا کیا کام بہادری کے کئے ھین اور
کن کن سختیون اور شجاعت کے کامون سے کانپور فتح کیا ہے لہذا اونھون
نے چاہا کہ ھیولاک صاحب سے اختیار نہ لیا چاہیے اور وہی حاکم اعلی فوج

کے بنے رہین اور وہی لکھنو کو بہی خلاص کرین کیونکہ صاحب ممدوح لکھنو کے
خلاص کرنے کے واسطے اتنی تکالیف اوٹھا چکے ہین سولوین تاریخ کو
سر جیمس اوٹرم صاحب نے ایک حکم جاری کیا جسکا مضمون یہہ تھا
کہ آجکی تاریخ سے ہیولاک صاحب ہرگاہ یہہ جنرل کے عہدہ سے عہدہ جلیلہ
میجر جنرل پر ممتاز ہوئے اور چونکہ اونہون نے اس بڑی مہم کو اس
بہادری اور شجاعت کے ساتھہ شروع کیا ہے تو وہی اسکو ختم بہی کرینگے
اور سر جیمس اوٹرم صاحب گو حاکم اعلی ہین مگر اس مہم مین وہ میجر
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم کام کرینگے اور بطور رضاکار کمشنر
اونکے ہمراہ چلینگے اور جنگی امور مین کچھہ دخل نہ دینگے اور
جنرل ہیولاک صاحب کے زیر حکم بطور ایک والنٹیر کے لڑینگے جب تک
کہ محصورین لکھنو کی خلاصی نہین ہوتی اوسوقت تک سر جیمس اوٹرم
صاحب اختیارات جنگی میجر جنرل ہیولاک صاحب کے اوپر نہ لینگے حکم
مذکورہ سر جیمس اوٹرم صاحب کا بجنسہ ترجمہ یہہ ہے ——

ترجمہ حکم
محصورین لکھنو کے خلاص کرنیکا بڑا کام
میجر جنرل ہیولاک صاحب کے ذمہ سپرد ہوا ہے اور میجر جنرل سر جیمس

اور میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب خیال کرتے ہین کہ یہہ عزت
اور نام خلاص کرانے لکھنو کا اونہی کو ملنا ضرور ہے کیونکہ اس شجاع اور
مشہور افسر نے اس امر کے حاصل کرنے مین بڑی بڑی محنتین اور
شجاعت کے کام کئے ہین میجر جنرل اوٹرم صاحب کو یقین ہے کہ اس
بڑے کام کا انتظام جنرل ہیولاک صاحب اور اونکی بہادر فوج سے جو
ابتک اس مطلب حاصل کرنیکے واسطے بڑی تیزک اور شان سے لڑی ہے
اب بخوبی ہوگا اسواسطے میجر جنرل اوٹرم صاحب بلحاظ کار نمایان جو
جنرل ہیولاک صاحب اور اونکی دلیر فوج سے بن آئے بخوشی تمام
اس موقع پر اپنے درجہ افسری اعلی سے دست بردار ہوتے ہین اور
جنرل ہیولاک صاحب کے ہمراہ بطور حاکم ملکی یعنی چیف کمشنر اودہ چلینگے
اور نیز اونکے زیر حکم بطور والنٹیر لڑینگے جبکہ لکھنو خلاص ہو جائیگا
اوسوقت میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب سرداری کل فوج کو پھر
اپنے ہاتھ مین لینگے —— واقع مین سر جیمس اوٹرم صاحب
نے اس موقع پر اپنے نفس کا بڑا ضبط کیا ایسا بہت کم ہوتا ہے جنرل
ہیولاک صاحب اس حکم کو سنکر اوٹرم صاحب کے بڑے مشکور ہوئے

اور بیان کیا کہ یہہ کام بڑی عالی ہمتی اور فیاض ولی صاحب ممدوح
کا ہے اور اپنی فوج کے نام اشتہار جاری کیا کہ مین اپنی بہادر فوج سے
توقع رکہتا ہون کہ میدان جنگ مین ایسے دلیر اور شجاع چلین سے اس
اعتبار اور اختیار کا انجام جو مجہکو دیا گیا ہے بخوبی تمام اونکی ۔۔ دونو جنرلون
نے نواب امیر کبیر گورنر جنرل کشور ہند اور سر کالن کیمبل سپہ سالار ہند سے
جو کلکتہ مین تہے مشورت چاہی کہ ہم اب لکہنو کی فتح کو تیار ہین جواب
کی صلاح در باب اوسکے ہو اوس سے ہمین مطلع فرماوین اوٹرم صاحب
نے بذریعہ تار برقی نواب گورنر جنرل سے پوچہا کہ خلاص کرنے محصورین
لکہنو کے قبضہ لکہنو کا قایم رکہنا ضرور ہے یا نہین اوسوقت نواب ممدوح
نے جواب دیا کہ محصورین لکہنو کو بچانا اول بڑا کام ہے اونکو بچالو اور
لکہنو کا قبضہ و تصرف انگریزی مین رہنا کچہہ بڑی بات نہین ہے اگر اب
نہو سکے تو پہر جلد حاصل ہو سکتا ہے مین بالفعل تمہاری مدد کے واسطے اور
فوج نہین بہیج سکتا چاہئے کہ رزیڈنسی لکہنو مین محصور ہین سبکو بچالو
اور بچا لینے کے بعد جیسی اپنی طاقت دیکہو ویسا کام کرو + دونو جنرلون
نے اس نصیحت نواب گورنر جنرل پر عمل کرنا چاہا اور خلاصی محصورین

لکھنو کے واسطے چلے جنرل ھیولاک صاحب کو پورے دو مہنہ کانپور
مین آئے ہوگئے تھے اور اونکو ایک ایک لمحہ کانپور مین ٹھہیرنا دشوار گذر رہا
تھا مگر کیا کرین کہ لکھنو کے بچا لینے کے واسطے طاقت کافی نرکھتے تھے مگر اب
چونکہ مدد کافی پہنچ گئی تو جنرل ممدوح اپنے جی مین نہایت خوش ہوئے
فوج جو لکھنو کے خلاص کرنیکے واسطے چلی وہ یہہ تھی اور اسطور پر منقسم ہوئی

غول اول پیادگان

پانچوین پلٹن گورہ فیوزی لیئرز ــ پلٹن شاہی گورہ نمبر ۸۴ ــ اول مدراس
فیوزی لیئرز اور پلٹن گورہ نمبر ۶۴ مین سے چند تن ــ یہہ غول بحکم برگڈیر جنرل نیل صاحب کے کیا گیا

غول دوم پیادگان

پلٹن شاہی پہاڑی نمبر ۷۸ ــ پلٹن شاہی نمبر ۹۰ ــ سکھہ پلٹن فیروزپوری
اس غول کے حاکم برگڈیر ھیملٹن صاحب مقرر ہوئے

غول سوم توپخانہ

کپتان ماڈ صاحب کا توپخانہ ــ کپتان اولفرڈ صاحب کا توپخانہ ــ بروٹ میجر
آئر صاحب کا توپخانہ ــ غول توپخانہ کے افسر میجر کوپ صاحب مقرر ہوئے

غول سواران

سواران وولین شیر جنگجو فوج کے دہنے بازو پر رہنے کا حکم ہوا اور
لے ائین رسالہ سواران ہندوستانی کو باہنین بازو پر رہنے کو حکم ملا
سواروں کی حکومت میجر بیرو صاحب کو ملی

طائفہ انجنیران یعنی گڈہ کپتانان

کپتان کرومیلن صاحب چیف انجنیر مقرر ہوئے اور لفٹننٹ لیونارڈ صاحب
اور لفٹننٹ جج صاحب الیسٹنٹ انجنیر   اس کل فوج کے
سردار اور حاکم اعلی میجر جنرل سر ہنری ہیولاک صاحب بہادر تھے
۱۹ وین تاریخ سپتمبر کو دونو جنرل فوج مذکورہ بالا کو ساتھ لیکے گنگا پار
ہوئے اور اوده مین داخل ہوئے فوج پار ہونیکے واسطے گڈہ کپتان کرومیلن
صاحب نے ایک پل کشتیونکا تیار کیا تہا اوس کنارہ گنگا پر کچہہ فوج
باغی فراہم تہی مگر اونہون نے فوج انگریزی کا برائے نام مقابلہ کیا اور جلد
منگلوار کی جانب بہاگ گئے۔ بہاری توپین اور سامان رسد و جنگ
وغیرہ بیسوین تاریخ سپتمبر کو دریا پار ہوا۔ ۲۱ وین تاریخ کو فوج
انگریزی کا دشمنون سے پہر مقابلہ اور اونکو میدان جنگ سے ہزیمت
دیکر ہٹا دیا اور اونکی چار توپین چہین لین اس لڑائی مین خود سپہ سالار

اوٹرم صاحب نے زیر حکم جنرل ھیولاک کے دشمنون پر حملہ کر کے پھر فتح
حاصل کی اور اونکا تعاقب کیا اور بنی پل کو جو سائی ندی پر ہے دشمنون
کو توڑنے ندیا ۲۳ وین تاریخ فوج انگریزی پھر دشمن کے مقابلہ مین ائی
دشمن کی فوج دہنی طرف تو عالم باغ کے اندر تھی اور پیچھین اور بائین طرف
نیچی پہاڑیون پر چہ عالم باغ کے نزدیک واقع ھین عالم باغ لکھنو کے اتنا
نزدیک ہے کہ وہانسے توپون کی اواز لکھنو مین بخوبی پہنچ سکتی تھے اسواسطے جنرل
ھیولاک صاحب نے عالم باغ پہنچکر اپنی بڑی توپون کو چلایا تاکہ انگریزی محصورین
لکھنو کو خبر ہو جاوے کہ اونکی بچانے والی فوج آن پہنچی ہے فوج انگریزی کو
بہت دور تک سڑک کلان پر ٹھیک دشمن کے سامنے بڑھنا پڑا کیونکہ دونو طرف
دلدل کی زمین تھی اسواسطے اوسوقت بہت نقصان ہوا مگر جبکہ دونو طرف
کی زمین اچھی اگئی اور فوج انگریزی کو جگہہ ملی کہ داھین اور بائین جاکر
دشمن کو گھیر کر حملہ کرے اوسوقت دشمن کے پیر اوکھڑ گئے اور فوج انگلشیہ
کو فتح کامل ملی دشمنو نکا انگریزی بھاری توپون سے بہت نقصان ہوا
۲۴ وین تاریخ سپتمبر کو ھیولاک صاحب نے اپنی فوج کو ارام دیا
اخر کو پچیسوین تاریخ سپتمبر یعنی وہ دن ایا جس روز کہ محصورین

لکھنو کے واسطے مدد پہنچی اور فوج ظفر موج انگریزی جسکا بیچارے محصورین لکھنو کو اتنی مدت سے انتظار شدید تہا اونکی مدد اور حمایت کو پہنچ گئی اور اونکو تشنہ خون کے پنجون سے بڑے موقع پر بچایا اگر اب فوج انگریزی کے لکھنو پہنچنے مین دیر ہوتی تو قریب تہا کہ نہ تو رزیڈنسی کا نشان رہتا اور نہ اونکا جو اوسمین محصور تھے

محصورین لکھنو کی خلاصی کے واسطے انگریزی فوج کا پہنچنا

پچیسوین تاریخ ستمبر کو علی الصباح جنرل ہیولاک صاحب نے کُل بہیڑ اور خیمے وغیرہ عالم باغ مین چہوڑے اور خود فوج کو لیکر لکھنو کی طرف چلے غول اول نے جسکے ہمراہ سرجیمس اوٹرم صاحب لڑتے جاتے تھے دشمن کو بے شکست دیکر باغات سے باہر نکال دیا اور اور غولون نے اس غول کی مدد کی چارباغ کے پل سے رزیڈنسی کے مکان تک دو میل کا فاصلہ تہا اور اس راستہ مین دشمن نے جگہہ جگہہ خندقین کہودی تہین مورچے لگائے تھے اور بیچ بیچ مین ایسے ایسے مکانات محفوظ اور پناہ کے تہے جنکے اندر بیٹھکے دشمن بخوبی لڑسکتے تھے اس سمت مین راستہ بہت دشوار گذار تھا اسواسطے جنرل ہیولاک صاحب نے تجویز کی کہ چارباغ کی ندی کے باہین جانب کو جو چہوٹی سی

سرک گئی ہے اوس راستہ سے چلنا چاہئے چنانچہ اوسی راستہ مین چلتے چلتے
قیصر باغ کے مقابلہ پر فوج انگریزی جا پہنچی جہان کہ دشمن نے دو توپین لگا رکہی
تہین اون توپون نے فوج انگریزی پر بڑی غضبناک اگ برسائی فوج انگریزی
کو اس اگ مین سے ایک پل پار کرنا تہا مگر بعد پار ہونیکے اونکو محلات فرید بخش
کے سبب سے بہت پناہ ملی شام ہوتی جاتی تہی ایک دفعہ یہہ مشورہ ہوا کہ فوج
انگریزی رات کو فرید بخش کے مکانات مین قیام کرے + مگر جنرل هیولاک
صاحب کو اتنا صبر نہ تہا کہ رزیڈنسی لکہنو کو ایک اور شب دشمنونکے ہاتہہ مین
چہوڑین اونہون نے فی الفور اپنے اعتباری پہاڑیونکو اور سکہونکو حکم دیا
کہ تم اگے بڑہو اور شہر کی گلیون مین دشمن کا مقابلہ کرتے چلو یہہ وقت بڑی
مشکل کا تہا دشمن بہی لکہنو کے کوچون مین فوج انگریزی سے دل کہول کہول کے
لڑے اور ایک ایک انچ زمین کو بڑی مشکل سے چہوڑا مگر اخر کو ہر جگہہ اونکو
شکست ہوئی اور فوج انگلشیہ کو فتح اوسی رات جنرل هیولاک صاحب
اور اوٹرم صاحب رزیڈنسی مین پہنچ گئے اور جنرل انگلس صاحب
سے ہاتہہ ملایا تمام بیچارے افت زدہ جو رزیڈنسی مین محصور تہے کیا بیمار
اور کیا زخمی اور افسر اور سپاہی اور عورت اور بچے سب اوٹہکر اپنے

خلاص کرنے والون کے گرد آئے اوسوقت جو اونکو خوشی تہی اوسکا
بیان نہین ہوسکتا اور اس امر کا قیاس وہی کرسکتے ہین جنہون نے کبہی
ایسی سخت مصیبت اوٹہائی ہو یہہ دن تمام محصورین کو بڑے انتظار
اور بیقراری مین گذرا تہا اگرچہ جانتے تہے کہ فوج انگریزی آن پہنچی ہے
مگر اتنی طاقت نہ رکہتے تہے کہ باہر نکل کے اپنی فوج سے جا ملین مگر جب کہ
اونہون نے اپنی فوج کو لکہنو کے کوچون مین لڑتے ہوئے دیکہا اوسوقت
اونکی خوشی کا کچہہ انتہا نہ تہا ایک افسر جو محاصرہ مین شامل تہے اسطور
پر لکہتے ہین جبکہ ہمنے ایک مرتبہ اپنے حامیونکو اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیا
تب تو اونکی بابت ہمارے سب شک اور انکار جاتے رہے اور محصورین
جو ایک مدت فکر اور تردد مین بند تہے اب اسقدر خوشی سے چیخ مارتے تہے
کہ کان بہرے ہوئے جاتے تہے ہر مورچہ اور خندق اور توپخانہ سے
جہان جہان چند بہادر آدمی مقیم تہے چیخین مار رہے تہے ہسپتال
سے بہی بہتیرے زخمی اور بیمار اوس لحظہ اپنی تکالیف کو بہولکے باہر سرک کے
آئے وہ لحظہ خوشی کبہی ہم نہ بہولین گے بیلی گارد کا دروازہ جو
گولون سے چہلنی ہوگیا تہا اور ٹوٹ گیا تہا اور جسکو اندر سے مٹی سے بہر

پھر کر بند کر دیا تھا اب کھولا گیا مگر اوسکے کھولنے مین بباعث مٹی سرکانیکے دیر لگی جنرل ھیولاک صاحب اور جنرل اوٹرم صاحب معہ چند افسرون اوپر سپاہیون کے صفین کی راہ سے اندر آئے جب دروازہ کھلا اوسوقت سب گورہ سپاہی اندر گھسے اگرچہ وہ گرمی مین تھکے ہوئے اور خاک الود تھے مگر تاہم اونکے چہرون اور محصورین کے چہرون مین بڑا فرق پایا جاتا تھا پہاڑی پلٹن جسوقت بیلی گارد کے اندر گھسی اوسوقت وہ لوگ ھر متنفس سے جو اونکے پاس ھوکر گذرتا تھا پوچھتے تھے کہ کیا تم بھی محصورین مین سے ہو خدا تمکو برکت دے ھمکو خیال تھا کہ ہم صرف تمہاری ھڈیان یہان پڑی پاوینگے جبکہ یہہ شجاع پلٹن ڈاکٹر فیر صاحب کے مکان کے سامنے پہنچی وہان ایک عجیب تماشہ ہوا جس کو دیکھکر خواہ نخواہ انکھوںمین انسو اتے تھے اور دل کانپتا تھا ڈاکٹر صاحب ممدوح کے مکان کے باہر برامدہ مین تمام میمین اور بچے پہاڑی گورون کے انتظار مین کھڑے تھے جسوقت یہہ دلیر گورے اونکے قریب پہنچے تو اوسوقت مبارکباد کا ایک بڑا شور ہوا اور پہاڑیون نے میمون کی طرف دوڑکر اونسے نہایت گرم جوشی کے ساتھہ ہاتھہ ملاے اور اونکی گودون سے بچونکو لیکر اپنے گلون سے لگایا اور بہت پیار کیا

بچونکو ہاتون ہاتہہ ایک سپاہی دوسرے کو گلے لگانے اور پیار کرنیکے واسطے
دیتا تہا جب یہہ سب خوشیان ہو چکین اوسوقت فتحمند لوگ آپسمین اپنے
نقصان کا رنج کرنے لگے اور جو اونکے ساتہی لڑای مین مقتول اور
مجروح ہوئے اونکے استفسار مین مشغول ہوئے اوس شام کو جو لکہنو کی رزیڈنسی
مین احوال گذرا اوسکا بیان بالکل غیر ممکن ہے بیچارے محصورین لکہنو
ایکسو تیرہ دن تک بند تہے اور کہین سے کچہہ خبر اونکو نہین ملی تہی سبکے رشتہ دار
اور دوست مختلف مقامون مین تہے جنکی اونہون نے ابتک کوئی خبر نہ
سنی تہی اونکے احوال دریافت کرنے مین ادہر اودہر دوڑے پہرتے تہے
جنہونکے بہائی اور دوست اور رشتہ دار اس فوج خلاص کرانے والی مین
تہے جنکو وہ تلاش کرتے پہرتے تہے ہر شخص اخبارات دہلی اور آگرہ اور
کلکتہ اور انگلستان کے سننے کا مشتاق تہا۔ جبکہ جنرل ہیولاک صاحب
نے اس روز کے احوال کی سرکار کو رپورٹ کی تو اونہون نے لکہا کہ ہمین
لکہنو کی جانب بڑہنے مین دشمنون سے لکہنو کے کوچون مین جہان کہ ہر بیت
گہر اونکے واسطے گویا ایک قلعہ تہا سخت مقابلہ کرنا پڑا اور مجہے اپنی فتوحات
پر بڑا تعجب آتا ہے کیونکہ اس کام کے حاصل کرنیکے واسطے دس ہزار فوج

سے کم درکار نہ تھی ۔ انگریزی فوج کو فتح تو ضرور ہوئی مگر اوسکی
عیوض کبین نقصان بہی بہت ہوا سر جیمس اوٹرم صاحب کے بازو پر زخم
لگا مگر یہہ زخم اونکی ہمت اور عزم کو کم نکر سکا اگرچہ خون کے نکلنے سے
کمزور اور ناتوان ہوگئے تھے مگر انجام لڑای تک وہ اپنے گہوڑے
پر سوار رہے اور خاص رزیڈنسی کے دروازہ پر پہنچکر گہوڑے پر سے اوترے
سب مین بڑا نقصان انگریزی یہہ ہوا کہ برگڈیر جنرل نیل صاحب جو کہ
تیسری جون سے اج کے دن تک برابر شہرون بنارس اور الہ اباد اور
کانپور اور لکہنو مین دشمنون کے ساتھہ نہایت دلیری اور شجاعت سے
لڑتے رہے اس روز میدان جنگ مین مارے گئے سولہ برس کی
عمر سے اونہون نے اپنے گہر آئرشائر کو چہوڑکر سرکار انگلشیہ کی خدمتگذاری
تیس برس تک اس خوبی اور جوانمردی کے ساتھہ کی کہ جیسا حق ہوتا ہے
علاوہ اس نقصان عظیم کے اور اور جوانمرد افسر انگریزی بہی جنہون نے
اج کے روز بڑی بڑی بہادریان پیدا نہین دکہلائین کام آے صرف
پلٹن پہاڑی نمبر ۸ مین دس افسر زخمی اور مقتول ہوئے اس سے اس روز
کی لڑای کا حال قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کتنی سخت ہوئی ہوگی ۔ کل نقصان

فوج انگریزی مین سے آج کے روز اس حساب سے ہوا کہ ایکسو اونیس ١١٩ افسر
اور گورہ سپاہی تو مارے گئے اور تین سو انتالیس ٣٣٩ مجروح ہوئے
اور بیشتر کا احوال معلوم نہین ہوا جنکی بابت جنرل ہیولاک صاحب نے
لکھا کہ مجھے خوف ہے کہ انمین سے اکثر بیرحم دشمن کے ہاتھو نمین پڑے ؛
اسطور پر اس قلیل فوج انگریزی سے پانسو آدمی ایک روز مین گھٹ
گئے اکثر افسر اور سپاہی زخمیون مین سے بہی مرگئے ؛ اس روز شام
کو یعنی پچیسوین تاریخ ستمبر کو رزیڈنسی لکھنو مین پہنچکر سر جیمس اوٹرم
صاحب نے حکومت اعلی میجر جنرل ہیولاک صاحب سے لی جوکہ اب حاکم
دویم اونکے نیچے ہوئے جنکے نیچے آج تمام دن بطور والنٹیر سپاہی کے
میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب لڑے تہے یہان اس قصہ و بحث
کو ہم ختم کرتے ہین یہہ اخیر لڑائی تہی جوکہ جنرل ہیولاک صاحب نے
بطور خود اپنی حکومت سے لڑی اگے اونہون نے بیشتر اپنی وفات
کے کیا کیا کام کئے اور محصورین لکہنو پر کیا کیا مصیبتین اور تکلیفین گذرین
اور کیونکر اور کسنے اونکو اخیر کو خلاص کیا یہہ سب احوال ہم صفحات آیندہ
مین درج کرینگے ———

محاصرہ لکھنو کی تیاریان

پچھلے حصون بغاوت ہند مین ہم مفصل احوال سرکشی لکھنو اور اوسکے متعلقات کا لکھہ چکے ہین اب محاصرہ لکھنو کی کیفیت باقی ہے اوسکو اب ہم شروع کرتے ہین اور یہہ احوال ہمنے جناب فیضماب مارٹن رچرڈ گبنس صاحب بہادر کی کتاب خاص سے اکثر ترجمہ کیا ہے جو اوس زمانہ مین فنینشل کمشنر اودہ کے تھے اور اب حاکم عدالت عالیہ صدر نظامت اضلاع شمالی و مغربی کے ہین ✠ متواتر اور پے ہم اخبار سرکشی جو مختلف ضلعون اودہ سے ہر روزہ اور ہر گھنٹہ آنے شروع ہوئے اس سے سر ہنری لارنس صاحب کو بہت تردد اور اضطراب پیدا ہوا یہہ خبرین سرکشی کی یا تو اون سے معلوم ہوتی تھین جو کہ ضلع سے بہاگ کر اور بچکر لکھنو مین پہنچتے تھے یا ڈاک مسدود ہو جانیسے معلوم ہو جاتا تھا اگرچہ ارادہ سر ہنری لارنس صاحب کا ریذنسی کے مکان کو محفوظ اور مستحکم رکہنے کا تھا مگر راے اونکی یہہ تھی کہ مکان مچھی بھون کو پناہ گاہ بنانا چاہئے اور مورچے وغیرہ وہین قایم کئے جائین چنانچہ اٹھوین تاریخ جون ۱۸۵۷ء کو اونہون نے فرمایا کہ سب صاحب معہ اپنے قبائل مچھی بھون مین جا کر قیام پذیر ہون

بہت افسر اس رائے کے خلاف تھے چنانچہ اسکے فیصلہ اور مشورہ کے واسطے ایک کونسل جنگی فراہم ہوئی جسمین اکثر افسر جنگی اور ملکی موجود تھے چند سوالات تیار کئے گئے اور ہر افسر سے اونکے جوابات لکھے ہوئے طلب کئے گئے دو اون مین سے بڑے سوال یہہ تھے اول یہہ کہ دونو مکانات یعنی مچھی بھون اور رزیڈنسی کو اپنا پناہ گاہ مقرر کرکے مستحکم کیا جاوے یا اونمین سے صرف ایک کو اور دوم یہہ کہ جملہ میموں کو نیپال بھیجدین یا کہ کشتیون مین سوار کراکے الہ اباد کی جانب روانہ کرین اگرچہ سب افسرون کے جوابات تو معلوم نہین مگر کپتان فلٹش اور لفٹننٹ انڈرسن صاحب کے جوابات مضبوط اور معقول تھے ان دونو افسرون نے بیان کیا کہ مچھی بھون مضبوط مکان نہین ہے اوسکو چھوڑ دینا چاہئے اور رزیڈنسی کو اپنا اور اپنی فوج کا مسکن قرار دیکے اوسکو مستحکم اور مضبوط کرنا لازم ہے کپتان فلٹش صاحب نے اپنی رائے لکھی کہ مچھی بھون قابل بود و باش نہین ہے اور اوسکی دیوارین توپخانہ کا مقابلہ نکر سکین گی اور اوسکے نیچے جو بڑی بڑی پختہ موریان بنی ہین وہ دشمن کے واسطے بہت عمدہ سرنگین ہونگین ڈاکٹر فیرر صاحب نے لکھا کہ مچھی بھون مین بیماری کی کثرت ہے کیونکہ

مکانات اوسمین بہت تنگ ہین اور اگر اسمین اومیونکی اور بھی کثرت ہوگی
تو عجب نہین کہ کوئی قسم کی بیماری وبائی پہیل جاوے جناب
گبنس صاحب کی بہی راے مطابق کپتان فلٹن صاحب کے ہوئی
اور دوسرے سوال کے جواب مین سبہون نے یہہ لکہا کہ اب میمونکا بہیجنا
کسی جگہہ مناسب نہین ہے راستہ ہر چہار طرف بگڑ گیا اوس روز
سر ہنری لارنس صاحب بہت کمزور تھے اسی وجہ سے کوئی فیصلہ اخیر نہوا
اتنا تو ہوا کہ اونکا اعتبار مچھی بہون پر اتنا نرہا جتنا کہ پیشتر تھا مگر پہر بہی اونکی
راے قطعی چہوڑ دینے مچھی بہون کی نہ تہی اگرچہ اونہون نے رزیڈنسی کو
قیامگاہ فوج وغیرہ قرار دیا مگر ارادہ کیا کہ مچھی بہون کو بہی جب تک ممکن
ہو نہ چہوڑنا چاہئے چند روز بعد بہت سا سامان جنگ اور رسد مثلا
بارود و گولا اور خوراک او شراب اور بہاری توپین وغیرہ مچھی بہون سے
رزیڈنسی کے مکانمین لا رکہا گیا مگر پہر بہی بہت سا سامان وہان بہی اور
بعض اوقات رزیڈنسی سے توپین مچھی بہون کو پہر واپس بہیجی گئین اس سے
یہہ ظاہر معلوم ہوتا تہا کہ سر ہنری لارنس صاحب کے نزدیک مچھی بہون بہت
مستحکم مکان ہے اور وہ اوسکو بہی حتی المقدور اپنے قبضہ مین رکہا چاہتے تہے

رکھا جاتے تھے نوین جون کو سر ہنری لارنس صاحب کی تندرستی میں بہت
فرق آگیا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہو گئے کہ ڈاکٹروں نے بیان کیا
کہ صاحب ممدوح کو کام کرنا نہ چاہئے ٭ چنانچہ صاحب ممدوح کے حکم سے
اجراء کاروبار کے واسطے ایک کونسل مقرر ہوئی جسمیں مسٹر اومانی صاحب
جوڈیشل کمشنر اودہ اور میجر بینک صاحب اور کرنل انگلس صاحب
اور چیف انجنیر میجر اینڈرسن صاحب شامل ہوئے اور



میجر جنرل سر جیمس اوٹرم صاحب

اور جناب گبنس صاحب اس کونسل کے جلسہ مقرر ہوئے اول کام اس
کونسل مین درباب ایک چہٹی سر ھیو ولیر صاحب جنرل کانپور کے پیش ہوا ۔
چہٹی مذکور کو جنرل صاحب ممدوح نے ایک صوبہ دار پلٹن اول ہندوستانی
پیادگان کے ہاتہہ لکہنو بہیجا تہا اوس چہٹی مین لکہا تہا کہ تمام فوج ہندوستانی
نے نانا سے شامل ہوکر ۲ تاریخ کو مجہپر حملہ کیا اور بہاری توپین مورچہ انگریزی
پر لگادین ہین چنانچہ اسکے واسطے اوہون نے درخواست مدد کی چاہی ظاہر یہہ
تہا کہ اب لکہنو سے مدد جانی غیر ممکن تہی ایک ادمی بہی مچہی بہون یا زیڈنسی سے
کانپور کو نہین بہیج سکتے تہے اور گورہ سپاہی جو چہاونی مین ہندوستانی پیادہ
کی حفاظت نگہبانی کے واسطے مقرر ہوے تہے اونکو وہانسے نہین ہٹا سکتے تہے
چنانچہ جلسہ مذکور مین سب کی راے یہی ہوئی کہ لکہنو سے کانپور کے واسطے
کچہہ بہی مدد نہین بہیج سکتے جنرل ولیر صاحب نے صوبہ دار کو ایک ہزار روپیہ
انعام دینے کا اقرار کیا تہا چنانچہ روپیہ مذکور اوسکو دیا گیا بعد لینے روپیہ کے
وہ اپنے گہر چلا گیا ایک کمپنی نوین پلٹن پیادگان اودہ مین سے زیر حکم
لفٹنٹ ویبرن صاحب مچہی بہون مین مقیم تہی اسی پلٹن کے ادمیون نے چند
روز ہوے کہ بیچارے شاہجہان کے فراریون کو قتل کیا تہا اس کمپنی نے

بھی کچھہ علامات بغاوت ظاہر کین چنانچہ کونسل مین اس امر کی صلاح ہوئی
کہ انکے ھتیار چھین لئے جاوین کرنل انگلس صاحب اور میجر انڈرسن صاحب
کی راے اس امر کے بالکل خلاف تہی مگر غلبہ راے اسیطرف ہوا کہ اونکے
ھتیار چہین لئے جاوین چنانچہ اوسی روز اونکے ھتیار لے لئے گئے اور اونکو
گھر چلے جانیکی رخصت ہوی اونہون نے کچھہ مقابلہ نکیا جناب گبنس صاحب نے
اس موقع پر صاحبان کونسل کے روبرو کہا کہ چھاونی مین جو ہندوستانی سپاہی
ہین اونکے بہی ھتیار چھین لینے چاہئین مگر اس امر مین سبکی صلاح کا اتفاق
نہوا مگر ایک اور طور پر اس بات کی تعمیل ہوئی دسوین تاریخ جون کونسل سے
افسران ہندوستانی سپاہیون کے نام حکم جاری ہوا کہ وہ پریٹ پر سب
ہندوستانی فوج کو جمع کرین اور حکم سناوین کہ سرکار انگریزی کا ارادہ ہے
کہ فوج ہندوستانی نومبر مہینہ تک کی رخصت لیکر اپنے اپنے وطن کو جاوے
مگر دوسرے روز کرنل ھالفرڈ صاحب نے جواب بہیجا کہ ہندوستانی سپاہی
چہٹی لینا قبول نہین کرتے معلوم ہوا کہ اس حکم سے انگریزی افسر ہندوستانی
فوج کے بھی ناراض ھین اونکو ابہی تک اپنے باقی ماندہ ادمیون پر اعتبار
تھا چنانچہ ایک افسر کونسل مین خود آئے اور بیان کیا کہ ہندوستانی

سپاہی بیان کرتے ہیں کہ حق نمک حلالی یہی ہے کہ ہم وقت ضرورت میں
سرکار کی مدد کرین کونسل مین یہی بات قرار پائی اور رائے مستحکم یہی
ہوئی کہ افسرون کو حکم دیا جاوے کہ وہ اپنے سپاہیون کو سمجہا کر
اس حکم کی تعمیل جلد کرا دین چنانچہ گیارہوین تاریخ کی رات کو اس حکم کو جناب
گننس صاحب نے لکھکر افسرون پاس بہیجدیا اور صبح بارھوین تاریخ
کو اس حکم کی اطلاع فوج ہندوستانی کو دی گئی جبکہ ہندوستانی ادمیون نے
خوب جان لیا کہ سرکار کا ارادہ مستحکم ہے کہ اونکو رخصت کرین تب اونہون
نے بہی قبول کیا اور اپنے اپنے ہتیار اونہون نے دینے شروع کئے تمام
ساتوان رسالہ ہتیار دیکر چلا گیا مگر اوسکے ہندوستانی افسر رہگئے سب تلنگہ
سپاہی بہی ہتیار دیکر رخصت ہوے مگر ساڑھے تین سو سپاہی نہ گئے اور
سرکار انگریزی کے ساتھہ رہنے کا اونہون نے ازراہ مستحکم کیا اور نمک
حلالی مین ثابت قدم ظاہر ہوئے اونمین سے ایکسو ستر تلنگے تو پلٹن نمبر ۱۳
مین سے اور اڑتالیس ادمی پلٹن نمبر ۱۷ مین سے تھے ان سپاہیون مین
سے اکثر سکھہ بہت تھے رسالہ کے سب گہوڑون کو رزیڈنسی کے قریب
لاکر باندہ دیا اور سب ہتیار رزیڈنسی کے اندر جمع کئے گئے۔ اسطورپر

باقیماندہ فوج ہندوستانی سے ہتیار لے لینا بہت خوب ہوا ورالا بڑے
خوف کا مقام تھا۔ میجر گال صاحب جو دوسرے رسالہ اودہ کے حاکم تھے
وہ احاطہ مدراس سے علاقہ رکہتے تھے اور اونکے رسالہ مین سب ادمی
ہندوستانی تھے اسواسطے سر ہنری لارنس صاحب نے یہہ خیال کرکے کہ رسالہ کے
ادمی صاحب موصوف سے کچھہ محبت نہین رکہتے اور اونکے اختیار مین چندان
نہین ہین اونکو حکومت رسالہ مذکور سے برخاست کرکے اپنے مشیرونمین داخل
کیا مگر گال صاحب اس امر سے چندان خوش نہوے اونہون نے کرنل انگلس
صاحب کو سمجہا کر یہہ بات پیش کرائی کہ مین الہ اباد کو اعدات سرکاری کو
لیجاؤن چنانچہ یہہ بات کونسل نے قبول کی اور میجر گال صاحب نے چند
ادمیون کو اپنے رسالہ مین سے ساتھہ لیجانیکے واسطے پسند کیا اور اونکو
ساتھہ لیکر وہ گیارہوین تاریخ کی رات کو لکہنو سے روانہ ہوئے اونہون نے
ارادہ کیا تہا کہ بڑے بڑے شہرون کو بچا کر جانا چاہیے اور رات کو
کہلے ہوے میدان مین ٹہیرنا چاہئے گرمی کی اوندنون مین بڑی شدت تہی
جبکہ وہ راے بریلی کے قریب پہنچے تو اونہون نے شہر کے اندر جانا چاہا
اور وہان جاکر سرے مین قیام کیا میجر صاحب ممدوح بہیس بدلین

بدلے ہوئے تھے یعنی ہندوستانی لباس پہنے ہوئے تھے مگر سرائے کی بڑھیا
عورت نے اونکو پہچان لیا اور دغا دیکے اونکو ظاہر کردیا بعض کہتے ہین کہ جو
سوار اونکے ہمراہ تھے اونہون نے اونکو دغا دی اوسوقت ایک گروہ باغیون
کا راستے بریلی سے گذرتا تھا جسوقت اونکو میجر گال صاحب کے آنیکی خبر
ملی وہ معہ اور بدمعاشون شہر کے سرائے پر چڑھ آئے اور میجر صاحب
کو گھیر لیا اب بچنا امر محال تھا ایک سوار اونکے ہمراہیون مین سے جو واپس
ایا اوسنے بیان کیا کہ میجر گال صاحب نے دو فیر اپنے تمنچہ سے باغیون کی طرف
کیئے اور پھر اپنے سر مین گولی مارکے خود مرگئے ـــ بارہوین تاریخ جون
کو سر ہنری لارنس صاحب کا مزاج بحالت اصلی معلوم ہوا اور اونہون نے
کاروبار حکومت پھر اپنے ہاتھہ مین لیا اور کونسل موقوف ہوئی حسب فرمانے
سر ہنری لارنس صاحب کے جناب گبنس صاحب کے ذمہ اخبارات
بھیجنے اور منگانے کا کام سپرد ہوا بہت ضرور تہا کہ سر ہیو ویلر صاحب
سے خبر ملے اور بنارس اور الہ اباد اور اگرہ وغیرہ کو کاغذات بھیجے جاوین
اور خاص اودہ کے ضلع کا احوال معلوم ہو کہ باغی لوگ اس نواح مین
کیا کرتے ہین جب تک کہ صاحبان انگریز ریزیڈنسی مین محصور نہ ہوگئے

اوسوقت تک سررشتہ رسل رسانی بخوبی جاری رہا قوم پاسی مین سے
اکثر ہرکارہ نوکر رکھے گئے یہہ ایک قوم ہے جو کہ رام نگر و دھمیری کے نواح مین
رہتی ہے یہہ مقام بیس میل لکہنو سے شمال مشرق کی جانب واقع ہے یہہ
آدمی صاحب عزم اور معتبر گنے جاتے ہین بیس آدمی اس قوم مین سے جناب گبنس
صاحب کے مکان کے احاطہ مین مقیم کئے گئے اور بہی آدمی اس قوم مین سے بلائے
گئے اور بعض پنشندار سپاہی بہی اس مطلب کے واسطے نوکر رکہے گئے ان
آدمیون مین سے ہر روزہ مختلف جگہہ چٹہیات لیکر بہیجے جاتے تھے اگرچہ
کانپور مین دشمن انگریزی قاصد کے نہایت نگران رہتے تھے مگر یہہ لوگ
گنگا پار ہوکے چٹہیات سر ہنری لارنس صاحب کو خاص کانپور مین جو مورچہ گاہ
انگریزی مین پہنچا کے جواب لاتے تھے الہ اباد اور بنارس سے بہی جوابات آتے
خاص اوده کے ضلع کے اخبار کے واسطے اور اور لوگون نے بہی سرکار
کی مدد کی مرزا حیدر جو بہو بیگم کی اولاد مین سے ہین اور فیض اباد مین جنکے
اقارب رہتے تھے اونہون نے ہر روزہ وہانکا احوال مفصل لکہوا کے
جناب گبنس صاحب کی خدمت بہیجا جناب راجہ مان سنگہ صاحب کا بہی آدمی
حاضر رہا اور فوج باغی کی خبرین دیتا رہا گوری شنکر زمیندار مورا ون کے معتمد

نے علی الالتماس اخبارات کے بھیجانے مین کوتاہی نہین کی علاوہ ازین
بہت سے سرکاری نوکر جو مختلف جگہون مین پوشیدہ تھے احوالات لکھکر بھیجا کرتے
تھے ابھی تک چند باہر کے علاقجات بھی قبضہ انگریزی مین تھے جہان سے خبرین
ملا کرتی تھین جبکہ باغیون کے نزدیک انکی خبر آنے لگی تو حسب ایما جناب
گبنس صاحب سوار گشت کے واسطے بیس بیس میل کے فاصلہ پر خبر
لانیکے واسطے بھیجے جاتے تھے کپتان میکلین صاحب متعلقہ پلٹن نمبر ۴۱ نے
بھی چند جاسوس نوکر رکھے تھے جو کہ اکثر مستند خبرین لاتے تھے جو ہر روز
وہ گبنس صاحب کے پاس بھیجا کرتے تھے باہر شہر مین مختلف خبرین
متوحش اور بیہودہ اوڑتی تھین لوگ اوڑاتے تھے کہ دشمن چھاونی
کے نزدیک آن پہنچا اوسوقت فوج دشمن تیس میل کے فاصلہ پر تھی مگر
جھوٹ مین سے سچ بخوبی نکال لیا جا سکتا تھا کرنل گولڈنی صاحب کا ملازم
سلطانپور سے جناب گبنس صاحب پاس آیا اور اظہار کیا کہ اوسکے
آقا کے سب بچے تحقیقاً مارے گئے اور اوسنے اونکی لاشون کو اپنی آنکھ سے
دیکھا اوسوقت ایک چٹھی کرنل گولڈنی صاحب کی میم کے پاس سے آئی
اوس سے معلوم ہوا کہ سب بچے امیٹھی مین محفوظ ہین اخبار کے کارخانہ کے

تین ہے اور صاحب جناب گبنس صاحب کے اسسٹنٹ تھے کپتان ہاس صاحب اور کپتان ونسٹن صاحب اور لفٹننٹ لسٹر صاحب ان صاحبون کی مدد سے صاحب ممدوح قاصدون کے بیان کو ترجمہ کرتے تھے اور پھر اوسپر اپنی راے لکھکر سر هنری لارنس صاحب کی خدمت مین روانہ کر دیا کرتے تھے اسطور پر باغیون کا احوال بخوبی معلوم ہوتا رہتا تھا ۲۸ تاریخ جون کو گبنس صاحب سر هنری لارنس صاحب پاس گئے اور اونسے بیان کیا کہ اب تحقیق خبر ملی ہے کہ دشمن نواب گنج باربانکی میں فراہم ہوتے جاتے ہین اور اسمین شک نہین کہ فیض اباد کی راہ سے وہ یہان اوینگے اگر آپکی راے ہو کہ اونسے مقابلہ کرنا چاہیے تو صاحبان انجنیر کو حکم دیا جاوے کہ وہ سڑک دیکھہ اوین اور جو مقام میدان جنگ کے واسطے وہ مناسب سمجھین وہان مورچہ وغیرہ کی تیاری کرین اونہون نے یہہ بھی بیان کیا کہ میری دانست مین ککرل کا پل مقابلہ دشمن کے واسطے اچھا مقام ہے یہہ سنکر سر هنری لارنس صاحب خود سوار ہوکر اوسجگہہ تشریف لیگئے مگر اونکے نزدیک وہ مقام قابل میدان جنگ نہ معلوم ہوا بارھوین جون کو تیسری رجمنٹ پولیس پلٹن نے جو زیر حکم کپتان ایڈ ولف اور صاحب تھی

سے کشتی کی اور سلطان پور کی جانب چلی گئی اور راہ مین انگریزون کے مکانات
کو لوٹتا اسی حصہ کا پہرہ لکھنو کے جیلخانہ پر تھا اور شہر لکھنو مین جابجا اسی پلٹن
کے پہرے تھے ایک فوج انگریزی زیر حکم کرنل انگلس صاحب کے اونکے تعاقب
کو گئی مگر وہ ایسی جلد کافور ہوئے کہ اونکا تعاقب اچھی طرح سے نہو سکا اس فوج
انگریزی مین دو کمپنیان پلٹن شاہی نمبر ۳۲ اور دو ضرب توپ اور ستر سوار
سکھہ اور قریب چالیس یا پچاس سوار ڈولن ٹیر تھے سواران ڈولن ٹیر
مین افسران جنگی اور ملکی اور محرران انگریزی وغیرہ تھے باغیون مین سے
قریب پندرہ آدمیون کے تو مقتول ہوئے اور اتنے ہی قید ہوئے یہہ لوگ لڑے
بھی خوب انگریزی فوج مین سے دو ہندوستانی سوار مارے گئے اور بہت
سے آدمی زخمی ہوئے مستر جے پی تھارن ھل صاحب حاکم ملکی بھی اثنای
مین زخمی ہوئے گرمی کی کمال شدت تھی چنانچہ کئی گورہ سپاہی سکتہ کی بیماری
سے مر گئے رات کو یہہ سب فوج انگریزی واپس آئی اور سر ھنری لارنس
صاحب کو سب احوال کی رپورٹ کی اور درباب قیدیون کے ڈپٹی کمشنر
مستر کارنگٹن صاحب نے جو ڈولن ٹیر کے رسالہ مین تھے عرض کیا کہ یہہ
سب لوگ قابل قصاص ھین مگر دو روز کے بعد سر ھنری لارنس صاحب نے

ان سب قیدیون کو خلاص کیا اونکے نزدیک ثابت ہوا کہ اگرچہ یہہ لوگ
اوسی پلٹن باغی میں سے ہین مگر ان لوگون نے پناہ اور رحم چاہا تھا کہ اپنے
تئین انگریزی فوج کے حوالہ کیا تھا رجمنٹ مذکور کے سرکشی کرنیکے قبل جبکہ کپتان
وسٹن صاحب مہتمم پولس نے اونکا ارادہ فاسد سنا تو وہ سوار ہوکے
اونکے پاس گئے اور اونکو بہت سمجہایا مگر اونہون نے اونکے کہنے کو بالکل نہ مانا اگرچہ
اونہون نے صاحب ممدوح سے کسیطور کی گستاخی نہین کی مگر اونکے حکم کی
اطاعت سے انحراف کیا یعنی رجمنٹ بغاوت کرکے اول تو سلطان پور
کی جانب گئی مگر بعد ازان سلطان پور کی سڑک کو چہوڑکر کانپور کی طرف کوچ
کیا اور کانپور پہنچکر نانا سے جا ملی ۔ پندرہوین جون کے قریب صاحبان
انجنیئر ریذیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کرنے لگے اور مورچہ اور دیوارین توپ
کی زور روکنے کے واسطے بنانی شروع کین جانب شمال ایک مورچہ
بہاری توپون کے واسطے کپتان فلٹن صاحب نے ۱۰ وین تاریخ جون کو بنانا
شروع کیا اور جانب جنوب لفٹننٹ انڈرسن صاحب نے مورچہ
بنایا جو کہ وجہہ کانپور کے نام سے مشہور ہوا اب اوس مقام کو جہان
صاحبان انگریز لکہنو مین محصور ہو گئے بخوبی سمجہہ لینا چاہئے اوسکا نقشہ ہمنے لکہا ہے

جس سبب احوال اوس مقام کا مثل آئینہ معلوم ہوگا مقام حصار ایک بلند زمین ہے
مگر سطح اوسکی ناہموار ہے یعنی بہت اونچی نیچی ہے سب سے اونچے مقام پر مکان
رزیڈنسی واقع ہے دریا کی جانب زمین نیچی ہوتی چلی گئی ہے اس ٹکرے بلند
زمین پر جہان رزیڈنسی اور اور مکانات واقع ہین مورچہ انگریزی قایم کیا گیا تھا
زمین مذکور کے گرد ایک مٹی کی نیچی دیوار بنائی گئی اور اوسکے برابر خندق
اور اوس دیوار پر ریت اور مٹی کی تھیلیان چنوائی گئی تھین جن تھیلیون
کے سوراخون مین سے انگریزی سپاہی خندق مین کھڑے ہوکے گولیان
چلاتے تھے بلندی دیوار اور تھیلیون کی ملا کے سینہ تک تھی نقشہ مین سیاہ لکیر اوس
دیوار کا نشان ہے — اس احاطہ کے اندر علاوہ مکان رزیڈنسی
کے اور اور جو مکانات تھے اوس چار دیواری کے گرد جو مورچے بنائے گئے اونکا
بیان یہ ہے جانب شمال دریا کی طرف بایلی دروازہ ہے اور بایلی
دروازہ اور ہسپتال کے مابین تین توپین لگائی گئی تہین ایک اونمین
اٹھارہ پنی اور ایک چوبیس پنی ہزارہ توپ اور ایک نو پنی + اور ان
دو توپون کے نزدیک دو اٹھہ انچ کے غبارے قایم کئے گئے تھے ۔
نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہسپتال کے مکان سے نیچے خزانہ

اور بیلی گارد کے مکانات ہین جہان کہ ایک جماعت پلٹن پیادگان ہندوستانی نمبر ۱۳ بیرو دھم مین سے زیر حکم لفٹنٹ ایٹکن صاحب متعین کی گئی تھی اپنے سپاہیون کی مدد سے ان صاحب نے اوسمقام پر ایک مورچہ بنا لیا تھا جہان اٹھارہ پنی توپ قایم کی تھی یہہ توپ بیلی گارد کے دروازہ کے بائین سمت رکھی گئی تھی جس سے محاصرہ کے زمانہ مین بڑا فائدہ ہوا دروازہ کو مٹی سے بند کرا دیا تھا سڑک جو مکان رزیڈنسی سے بیلی گارد کو آئی وہ نیچی ہے یعنی رزیڈنسی سے اوسکا ڈہلوان ہوتا چلا آیا ہے سڑک کے اونچے سرے پر تین میدانی توپین اور دو نو پنی اور ایک چوبیس پنی ہاوزر توپ لگادی گئی تہین بیلی گارد کے دروازہ سے جو گھسے اوسپر ان توپون کی بخوبی زد تہی۔ بیلی گارد کے دروازہ سے جانب جنوب ڈاکتر فیئر صاحب کا مکان تھا جو کہ نیچا تھا اور چندان مضبوط نہ تھا اس مکان پر ایک دو بعض اوقات دو توپین لگادی جایا کرتی تہین جنکی مار گھنٹہ کے برج کی جانب تہی۔ وہ سہ گوشہ زمین جو بیلی گارد کی باہر کی زمین کہلاتی ہے چھوڑ دی گئی تہی یعنی اوسکو احاطہ کی دیوار سے باہر کر دیا تھا اسکے بعد فینشل کمشنر صاحب کی کچہری کا مکان تھا اور اسکے بعد سگو صاحب کا مکان

نقشہ سے معلوم ہوگا ان دونون مکانون کے حفاظت اون توپون سے
بخوبی ہوتی تہی جو کہ ڈاک گھر پر لگائی گئی تہین جو نمبر   ان دونون مکانون
کے اوپر کی جانب تہا ڈاک گھر کے مکان پر ایک توپ نو پنی اور دو اٹھارہ پنی
توپین لگائین تہین سکو صاحب کے مکان کے بعد ایک بڑا دو منزلہ مکان
جو ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر کا تہا یہہ اونچی زمین پر واقع ہے اسمکان کے احاطہ
اور دیوار کو جو بہت پستی مین واقع ہے چہوڑ دیا گیا یعنی محاصرہ کی دیوار
احاطہ مکان کو چہوڑ کر بنائی گئی تہی اسکے بعد کپتان اینڈرسن صاحب کا مکان
تہا یہہ بہی اونچی زمین پر ہے اور دو منزلہ ہے یہہ مکان گویا جنوب مشرقی
کونہ حصار کا تہا جسپر تمام محاصرہ مین دشمن کی بہت زد تہی اسکے بعد وہ
مورچہ تہا جو کانپور کے نام سے مشہور تہا یہان تین توپین لگائی گئی تہین
ایک اٹہارہ پنی اور دو نو پنی توپین قایم کی تہین یہہ مورچہ مٹی اور لکڑیون
سے بنایا گیا تہا یہہ مورچہ ڈیویرٹ صاحب کے مکان کے ملحق تہا ڈیویرٹ
صاحب کا مکان یک منزلہ ہے جسکے سامنے برامدہ ہے اس برامدہ کے باہر کی
جانب ایک مٹی کی دیوار بنائی گئی تہی جسمین سوراخ واسطے بندوقون کے
رکہہ لئے گئے تہے یہانسے پہر حصار کی دیوار جا کے اوسمکان سے ملحق کی گئی جہان کہ

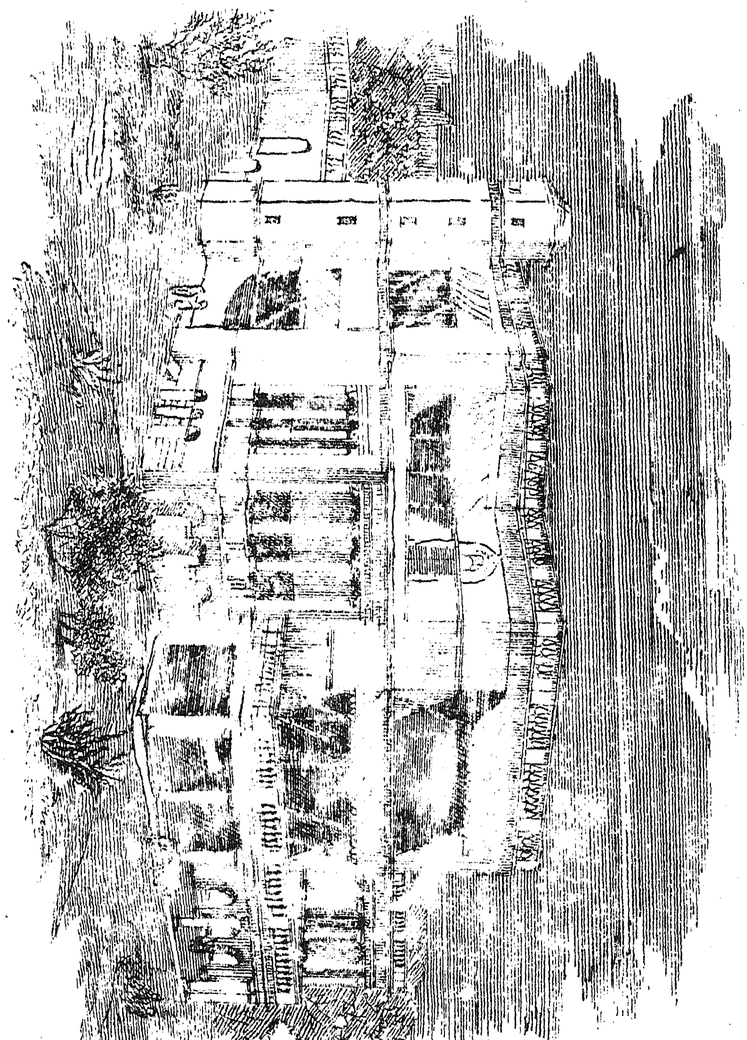
مارٹن نیئر کالج کے طالب علموں معہ اونکے پرنسپل مسٹر شلنگ صاحب کو جگہہ ملی تھی مارٹن نیئر کالج جو ریذیڈنسی سے ڈہای میل مشرق کی جانب واقع ہے اوسکے بچانے اور محفوظ رکھنے کا اول ارادہ ہوا تھا چنانچہ بڑے بڑے طالب علموں اور مدرسوں کو ہتھیار دیدئے گئے تہے اور کالج مذکور کی چار دیواری وغیرہ درست کر دی گئی تہی مگر فاصلہ بعید کے باعث سے اوسکو بعد ازاں چھوڑ دینا پڑا اور سب طالب علم اور مدرسوں کالج مذکور کو مکان مذکورہ بالامین حصار کے اندر لارکھا جو مکان شاہ بہاری لال کا ہے محاصرہ کے زمانہ مین یہہ مکان مارٹن نیئر کے مکان کے نام سے مشہور رہا اسمکان اور مکان بادشاہی ہسپتال کے مابین ایک بڑی چوڑی سڑک واقع ہے جسکو مضبوط لکڑیوں اور دیوار سے بند کر دیا گیا سڑک کے اوسطرف بادشاہی ہسپتال ہے جو کہ ایک مضبوط مکان ہے اسمکان مین ترکسواروں ہندوستانی کے انگریزی افسروں کا سکونت کا مقام تہا زمانہ محاصرہ میں یہہ مکان برگیڈ مس کے نام سے مشہور رہا اسکے ملحق دو احاطہ تہے جنمین زمانہ محاصرہ مین سکہہ سوار زیر حکم لفٹننٹ ہارڈنج صاحب کے رہتے تہے یہہ احاطہ سکہوں کے احاطہ کے نام سے مشہور رہا اسکے ملحق جناب گبنس صاحب

کی کوٹھی تہی جسپر بہی ایک مورچہ قایم کیا تہا اور اوس کوتہی کے بعد جناب
اومانی صاحب کا مکان تہا اور اومانی صاحب کے مکان کے بعد بہیڑ خانہ تہا
جہان بہی ایک مورچہ بنا یا گیا تہا شمال مغربی گوشہ بہیڑ خانہ سے زمین بہت نیچی
ہوگئی ہے جہان نیچی زمین پر گرجا گھر واقع ہے جسکے احاطہ مین زمانہ محاصرہ
مین قبرستان مقرر کیا گیا تہا گرجا گھر کی جانب جہان سڑک نیچے کو جاتی ہے
وہان تین توپین لگائی گئی تہین یہہ مورچہ کپتان اوانز صاحب کے زیر حکم تہا
اسیواسطے یہہ مورچہ اوانز صاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا۔
اس مورچہ سے گرجا گھر اور قبرستان کی حفاظت متصور تہی اور شروع
محاصرہ مین تمام اسباب خوراک اور گہی وغیرہ گرجا گھر مین بہر دیا گیا تہا
شمال مغربی گوشہ حصار پر انز صاحب انجنیر کا ایک منزلہ مکان تہا جو مورچہ
کر انز صاحب کے مورچہ کے نام سے مشہور ہوا اور انز صاحب کے مورچہ
کے ملحق ایک ٹیلہ تہا جسپر بہت سے درخت اور مسلمانونکی قبرین ہین شمال
کی طرف کی دیوار حصار کی نیچی اور کم مضبوط تہی مگر اس جانب اوانز صاحب
کی توپون کے نزدیک ایک بہت مضبوط اور بڑا مورچہ تہا جو مورچہ حصار
کے نام سے مشہور ہوا کپتان فلچ صاحب اور میجر اینڈرسن صاحب نے اس مورچہ

تو بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا تھا یہہ مورچہ حصار بشکل آدھے چاند کے
بنایا گیا تھا اور اوسپر ایک نونبی توپ اور دو اٹھارہ نبی توپین چڑہائی
گئی تہین اس مورچہ کی آگ کپتان بازار اور دریا کے پیر سے بلکہ لوہے کے
پل تک بخوبی پہنچ سکتی تہی مورچہ حصار اور اوانزر صاحب کی توپون کے
مابین غبارہ کا توپخانہ تہا پیچہی زمین جو مورچہ حصار سے جانب شمال و مشرق
واقع تہی اوسکو چہوڑ دیا تہا اور ایک مٹی کی دیوار مورچہ حصار سے پانی دروازہ
تک کہینچ لی تہی جسکے اندر کی جانب خندق تہی اور اوپر اوسکے ریت کے تہیلیان
چنوی گئی تہین دو نونبی توپین پانی دروازہ پر رکہی گئی تہین یہہ چار دیواری
حصار کی تہی اور یہہ سب مکانات جنکا اوپر ذکر ہوا گویا چار دیواری حصار
مین شامل تھے الغرض یہہ جگہہ کچہہ چندان مستحکم اور مضبوط نہ تہی اور
بہت جگہہ سے ایسی تہی کہ اگر دشمن ذرا بہی ہمت باندہتا تو با آسانی اندر
گہس آتا ایک اور بڑے نقصان کی بات یہہ تہی کہ اس حصار کے چارون
طرف ہندوستانیون کے گہر تہے جب محاصرہ شروع ہوا تو دشمن نے اون
گہرونکا قبضہ کر لیا اور وہانسے بندوقین چلاتے تہے جنسے محصورین کا بہت
نقصان ہوا مورچہ حصار کے قریب کپتان غلنٹن صاحب نے اجازت لیکر

بہت سے گھر ہندوستانیوں کے ڈہوا دیے اور میدان صاف کردیا گیا جس سے
حصار کی بڑی حفاظت ہوگئی اور اور مکانات جو حصار کے اندر تھے اونکا بھی
کچھہ کچھہ ذکر کرنا ضرور ہے سب مین اونچی زمین پر تو مکان رزیڈنسی تہا۔
یہہ ایک سہ منزلہ بہت خوبصورت مکان ہے مغرب کی جانب جسکے ایک بڑا بلند
اور وسیع برامدہ ہے صدر دروازہ اسمکان کا مشرق کی جانب ہے اور
اندر ایک خوبصورت پیچدار زینہ چھت پر چڑہنے کے واسطے ہے رزیڈنسی
کی چھت پر سے تمام شہر کی خوب سیر دیکھی ہے خصوصاً مکانات قیصرباغ
اور چہتر منزل اور فرحت بخش کی وہانسے بڑی بہار نظر آتی ہے ۔ نیچے کی منزل
مین گورہ سپاہی رہتے تھے اور باقی سب مکانات رزیڈنسی مین افسر
انگریزی اور میمون اور بچون کا قیام تہا جنوبی حصہ رزیڈنسی کے نیچے بہت
عمدہ اور وسیع تہخانہ ہے جہان کہ ۳۲ وین پلٹن گورہ کی بی بیان رہتی تہین
جب کہ محاصرہ شروع ہوا تو اسمکان پر چونکہ بہت بلند تہا گولیون اور گولون کی
بہت زد ہوئی اسی باعث سے میمون اور بچون نے اوپر کی منزل مین رہنا
چھوڑ دیا سب سے نیچے کے کمرے مین ۳۲ وین پلٹن گورہ کا مسکوٹ
تہا مگر جب دیکھا کہ یہان بیٹھہ کر نہین کہا سکتے اور جانون کا بہت نقصان ہوتا ہے

لاچار اونہون نے بہی اوسکو چہوڑ دیا —



رزیدنسی لکھنؤ

دعوت گاہ رزیڈنسی بہی ایک عمدہ دو منزلہ مکان ہے جسکو ہسپتال مقرر کر لیا
تہا وہ بہی اونچی زمین پر رزیڈنسی کے برابر واقع ہے اور چونکہ اسمکان
مین بہی بڑے بڑے دروازے اور کہڑکیا بہت ہین تو اسمکان کو بہی
مثل رزیڈنسی کے مکان کے بہت نقصان پہنچا اور دشمنون کے گولون اور
گولیون سے چہلنی ہوگیا اسی مکان کے ایک کمرہ مین بیچارہ پادری مسٹر
پول ہیمٹن صاحب زخمی ہوے۔ ڈاکٹر فیرر صاحب کا مکان نیچا تہا
اور شروع محاصرہ مین اوسپر بڑی زد تہی مگر اوسکی چہت کے گرد ریت
کی تہیلیان چن دی گئی تہین جنکے بیچ کے سوراخون مین سے انگریزی
سپاہی بندوقین چلایا کرتے تہے ڈاکٹر فیرر صاحب اور اونکی میم نے بہت
صاحبون اور میمون کو جو ضلع سے بہاگ کر آئے تہے اپنے مکان مین بہت
تواضع اور مہمانداری کے ساتہہ رکہا اسمکان کے نیچے بہی ایک بڑا تہخانہ
تہا جسوقت دشمن کی طرفسے توپ اندازی کا زور ہوتا تہا اوسوقت سب
بچے اور میمین جو ڈاکٹر فیرر صاحب کے مکان مین رہتی تہین تہخانہ مین چلی جاتی
تہین ڈاک گہر کے مکانمین صاحبان انجنیئر اور توپخانہ رہتے تہے ایک
مکان بیگم کی کوٹہی کے نام بہی حصار کے اندر تہا جسمین صاحبان کمیٹ اور بہتسی

میمین اور بچے رہتے تھے مسترادہ ثانی صاحب کی بڑی دو منزلہ کوٹھی مین
بھی بہت سے صاحب اور میمین جو ضلع سے بھاگ کر آئین مقیم ہوئین اور بعد وفات
سر ھنری لارنس صاحب کے برگڈیر انگلس صاحب اسی مکانمین قیام پذیر
ہوئے جوڈیشل اور فننشل کمشنری دفترونکے مکان مین صاحبان انگریزی
نویس متعین کیے گئے اور اونکی بی بیون اور بچون کو بھی وہین جگہ ملی۔
جو جوڈیشل کمشنر کے دفتر کے مکانمین علاوہ ان صاحبان موصوفین کے تیرہوین
پلٹن ہندوستانی کے سکھہ بھی متعین کیے گئے اور فننشل کمشنر کی کچہری کے
مکانمین کچھہ گورہ سپاہی ۳۲ وین پلٹن مین سے رکھے گئے انز صاحب کے
مورچہ پر ایک جماعت مسلح صاحبان انگریزی نویس کی اور چند گورے
۳۲ وین پلٹن شاھی مین سے اور چند سپاہی تیرہوین ھندوستانی
پلٹن مین سے متعین ہوئے چونکہ اب آمدنی خراج وغیرہ کی کچھہ نرہی تو حکم
ہوگیا کہ سب افسرون اور نوکرون سرکاری کو پوری تنخواہ نملے گی۔
صرف اتنا ھی خرچ ملے گا جتنا محاصرہ کے زمانہ مین ھر شخص کو ضرور ہوگا
انہی دنونمین بہت سے آدمی جنپر فساد کا شبہہ تہا مقید کیے گئے اول مصطفی علیخان
بھائی شاہ اودہ کو نظر بند کیا محمد ھمایون خان اور مرزا محمد شکوہ جو دہلی کے بادشاہ زادہ

مین سے تھے اور جو سازش کے واسطے مشہور و معروف تھے مقید کیے گئے نواب
رکن الدولہ بیٹے نواب وزیر سعادت علیخان کو گرفتار کیا معلوم ہوا کہ یہہ باغیون سے
خط و کتابت رکھتے تھے بعد ازان راجہ تلسی پور بھی گرفتار ہوا ان سب قیدیون کو مچھی بہون
مین مقید رکھا پولیس مین بہت سے سپاہی سر ہنری لارنس صاحب کے حکم سے
نوکر رکھے گئے قریب دو ہزار آدمیون کے بھرتی ہوئے جنکو انگریزی بندوقین دی
گئین امام باڑہ مکان کوتوالی مین ان لوگونکا قیام کیا گیا یہہ سب آدمی محاصرہ شروع
ہوتی ہی باغیون سے ملگئے اوسی زمانہ مین جناب گبنس صاحب بہی نے سوار اور
توپچیون کی بھرتی کرتے جاتے تھے عبد العزیز خان نایب رسالہ دار پانچوین رسالہ
ہندوستانی نے آئین نے جو لکھنو رخصتی آیا تھا اپنے تئین سرکار کی خدمت کے
واسطے پیش کیا بغاوت کی رات کو وہ اپنے بیٹے اور رشتہ دارون کو مسلح
کر کے لایا اور جناب گبنس صاحب کے مکان کی چھت پر موجود رہا سر ہنری لارنس
صاحب کی اجازت سے جناب گبنس صاحب نے اس آدمی کو نیا رسالہ معتمد آدمیونکا
بھرتی کرنیکے واسطے نوکر رکھا اوسنے اٹھارہ سوار بھرتی کیے جنمین سے آٹھہ یا نو
آدمیون نے تو تمام زمانہ محاصرہ مین اچھی خدمات کین پانچوین رسالہ نے روھنی کے مقام مین
جو بنگالہ مین واقع ہے سرکشی کی اور اپنے حاکم سر نارمن لسلی صاحب کو قتل کیا عبد العزیز

اسباب سے بہت خوش ہوا کہ وہ زمانہ سرکشی مین اپنے رسالہ کے ہمراہ نہ تہا اور سرکار کی
خدمت کے واسطے لکہنو مین شامل ہوگیا شاہ اودہ کے توپخانہ کے سپاہیون نے ۱۸۵۷ء مین
سرکار انگریزی کی نوکری سے انکار کیا تہا مگر اب وہ بہت تباہ اور پریشان ہوگئے تھے توپخانہ
کے سردار میر فرزند علی کو سرکار سے سو روپیہ ماہواری کی پنشن ملتی تہی سر ہنری لارنس
صاحب کے حکم سے بہت سے پرانے گولہ انداز نواب کے میر فرزند علی کے زیر حکم نوکر رکہے گئے
اکثر والے اونمین سے زمانہ محاصرہ مین اچہی اچہی خدمات کین جبکہ باغیون نے یہہ سنا کہ فرزند علی
انگریزون کا جانبدار ہے اونہون نے اوسکے مکان کو تاراج کیا اور اوسکا بہت اسباب قیمتی لوٹ
لیا ایک شخص راماوین پرانا اوورسیر سڑک کا جسنے ضلع اگرہ مین جناب گبنس صاحب کے ماتحت
بہی خدمتگذاری کی تہی اب صاحب ممدوح کے پاس آیا اور اپنے چہہ بہائی بندون کو اپنے
ساتہہ لایا ان چہہ ادمیون نے اسقدر جانفشانی سے خدمت کی کہ ایسے بہتر اور کوئی
نکر سکیگا زمانہ محاصرہ مین جناب گبنس صاحب فرماتے ہین کہ رات کو تو یہہ لوگ مورچہ
بنانے مین مشغول رہتے تھے اور دنکو دشمن سے لڑتے رہتے تھے راماوین اور اوسکے
دو ادمی مارے گئے باقی زندہ رہے اور سرکار نے اونکی پنشن مقرر کردی
ایک شخص کاریگر جسکا نام ہیرا نانا تہا اور جناب گبنس صاحب کے پاس اگرہ سے گیا تہا۔
اس شخص نے بہی زمانہ محاصرہ مین اچہی اچہی خدمتین کین مورچہ بنانے مین ہیرا نانے بڑا

کام کیا دشمن کی توپون کے سامنے اپنا کام کئے جاتا تھا ایک روز جب کہ ایک اینٹ تو اوسکے ہاتھہ مین تھی ایک گولی اینٹ مین لگی اور اینٹ ٹکڑے ہوکر گر گئی یہہ شخص بھی محاصرہ مین زندہ رہا اور سرکار سے اوسکو قرار واقعی انعام ملا کپتان فلٹن صاحب کی وفاداری مین بھی ایک بہت اچھا کاریگر لوہار گلاب نام ہمیشہ اونکے ہمراہ رہا بیشتر کہ صاحبان انگریز محصور ہوگئے کپتان صاحب موصوف نے گلاب کو اجازت دی کہ خواہ وہ چلا جاوے یا رہے اوس بیچارہ نے رہنا قبول کیا اور محاصرہ مین بڑے بڑے کام کئے مگر افسوس کہ اوسی صبحکو جس روز کہ فوج انگریزی مدد کو آن پہنچی مارا گیا اور اپنی وفاداریون اور جانفشانیونکا کچھہ ثمرہ نہ اوٹھا سکا چھبیسوین تاریخ جون کو جو کچھہ کہ نائن رسالہ کے سوار ہمارے ساتھہ تھے وہ بھی بھاگ گئے بعض تو شب کو چوری سے چلے گئے انمین سے بعض تو کانپور مین نانا سے جاملے اور بعض نواب گنج مین جہان باغی جمع ہوتے تھے جا شامل ہوئے اور بعض اپنے گھر چلے گئے شہر مین سونیکی بڑی خواہش تھی باغی سپاہیون کے پاس خزانہ سرکاری کا روپیہ کثرت سے تھا اور وہ اوسکا سونا خریدنا چاہتے تھے اور اشرفیان منگاتے تھے - سر ہنری لارنس صاحب نے سامان رسد محاصرہ کے واسطے بہت فراہم کیا مسٹر مارٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اور لفٹننٹ جیمس صاحب نے بھی اس امر مین بڑی کوشش کی ضلع سے غلہ منگوایا اور شہر سے بھی خریدا گیا اور گھی بھی بہت سا خریدا گیا اور یہہ چیزین حصار کے اندر گر جاگہہ

مین رکھی گئین بیلون کا چارہ اور ایندھن بھی کثرت سے خریدکے رکھہ لیا گیا جناب گبنس صاحب
نے بھی بصلاح شرف الدولہ غلام رضا بہت سامان رسد اپنے گھر مین جمع کر لیا پانسو من گیہون
اور سو من چنا اور تیس من دال اور پانچ من شکر اور بہت سا گھی اور چانول ذات
خاص سے خریدکے اپنے پاس رکھے علاوہ اسکے اونہون نے بہت سا کویلہ اور لکڑی بھی
اپنے پاس خریدکے رکھہ لین چنانچہ محاصرہ کے وقت مین یہہ سامان بہت کام آیا زمانہ محاصرہ
مین جبکہ رسدخانہ سرکاری مین دال کم ہو گئی تو پچیس من دال جناب گبنس صاحب نے
اپنے پاس سے دی اسی مہینہ مین بہت سے پنشن وار سپاہیون کو سر ہنری لارنس صاحب نے
ضلع سے طلب کر لیا سب ملاکے قریب اسی آدمیون کے پنشندار تھے اور زمانہ محاصرہ
مین کسی کو اونکی طرف سے شک و شبہہ نہ تھا اول تو اونکو چھوٹی بھون مین زیر حکم میجر
ایپ تھورپ صاحب کے رکھا مگر بعد ازان جب محاصرہ شروع ہوا تو گبنس صاحب کے
مورچہ پر اونکو تعینات کیا گیا اسی مہینہ مین بڑے بڑے تعلقہ داران اودھ سے بھی
مدد چاہی گئی اور اونکو بڑا انعام دینے کا اقرار کیا گیا چنانچہ راجہ مان سنگہ صاحب کو لکھا
گیا کہ اگر آپ سرکار کے خیر خواہ رہین گے اور قرار واقعی مدد دینگے تو اوسکی عوض
مین آپکو جاگیر ڈہائی لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہمیشہ کے واسطے سرکار انگریزی سے عطا ہو گی
نواب علی تعلقہ دار محمداباد اور راجہ گوربخش سنگہ تعلقہ دار رام نگر دھمیری سے بھی کہا گیا

کہ اگر سرکار انگریزی کی بدل خیرخواہی کرو گے تو پچاس ہزار روپیہ سالانہ
کی جاگیر پاؤ گے مگر ان زمیون کے جوابات ہمیشہ حیلہ امیز تھے اگرچہ اونہون نے اقرار بہت
سے کئے مگر آخر کو یہہ کہلا بہیجا کہ نہ تو اونکے پاس ادمی رہے اور نہ توپین کہ وے صاحبان
انگریزی کی مدد کرین ❊ تمام باروت کو مچھی بہون سے لا کے زریڈنسی مین زمین کے
اندر دفن کر کے رکھا مگر محاصرہ کے زمانہ مین جبکہ دشمن حصار کے بہت قریب پہنچ گیا تو
اوسکو وہانسے نکالکے بیگم کی کوٹھی مین ایک میگزین تیار کرا کے رکھا ۲۳ لاکھہ روپیہ
خزانہ سرکاری مین موجود تہا چنانچہ اسی مہینہ مین اس خزانہ کی زریڈنسی کے سامنے
زمین کے نیچے دفن کیا ایک جماعت سواران صاحبان وولنٹیر کی زیر حکم کپتان
ریڈکلف صاحب کے اراستہ کی گئی اس رسالہ مین صاحبان افسر متعلقہ باغی رسالون
اور پلٹنون کے شامل تھے اور صاحبان انگریزی نولیس بہی اسمین بہرتی کئے گئے تھے
چالیس سوارون کی یہہ جماعت ہو گئی تہی اونکو ہر روزہ قواعد سکہلائی جاتی تہی
اونہون نے بڑے بڑے بہادریون کے کام کئے - انگریزی گولہ انداز بہت کم تھے اسی
باعث سے پچاس ادمیون کو پلٹن گورہ نمبر ۳۲ سے جنکو گولہ انداز بنایا اور توپ
چلانیکی قواعد سکہلائی ۱۲ تاریخ جون کو کپتان فلٹن صاحب فرحت بخش محل کی طرف
گئے جہان کہ شاہ لکہنو کا میگزین تہا وہان اونہون نے دو سو ہندوستانی

توپین بڑی بایئین فوراً وے سب توپین شیش محل سے حصار کے اندر لائی گئین انکا ملجانا
بہت بہتر ہوا والا یہہ سب دشمن کے ہاتھہ پڑتین نزدیک مورچہ حصار کے ان سب توپونکو
لا رکہا گیا بہت سی ان توپون سے بہت بڑی اور چوڑے منہہ کی توپین تہین جنکو
جنرل کلاڈ مارٹین صاحب افسر فوج شاہ اودہ نے بنایا تہا کپتان فلٹش صاحب
کو ایک اٹھہ انچ ہزارہ توپ بہی پڑی ہوئی پائی اس کے ملجانیسے بہت فایدہ ہوا
کیونکہ ایسی توپ انگریزون کے پاس نہ تہی اوسیوقت یہہ ہزارہ توپ حصار کے اندر
لائی گئی اور اوسکے واسطے گاڑی تیار کی گئی اور ناتیون کو اوسکے کہینچنے کے واسطے
قواعد سکہلائی گئی سولہوین یا سترہوین تاریخ جون کو کپتان ہیوز صاحب
حاکم جو تہی پلٹن نے آئین اودہ نے شہر مین سے چند مفسدون کو گرفتار کیا جو ایک
سازش مین مشغول تہے ان بدمعاشون نے اپنے سفیر کپتان ہیوز صاحب کی پلٹن
کے پاس بغاوت کرنیکے واسطے بہیجا تہا پلٹن مذکور دولت خانہ پر مقیم تہی چنانچہ
پلٹن کے آدمیون نے اس امر کی اپنے حاکم کو اطلاع دی کپتان صاحب نے اپنی
پلٹن کے ہندوستانی افسرون کو بلا کے فہمایش کی کہ تم ان بدمعاشون کے
گہر جا کر ملو چنانچہ افسران مذکور معہ کپتان ہیوز صاحب اور کارنیگی صاحب
مجسٹریٹ لکہنو کے بدمعاشون کے مکان پر گئے جہان سب مفسدین جمع تہے اور

ھر شخص کو گرفتار کر لیا تحقیقات سے چار مسلمانون پر جرم سازش اور فتنہ پردازی ثابت ہوا چنانچہ اونکو مچھی بہون مین پہانسی دی گئی دو اونمین سرغنہ تھے ایک تو رسول بخش ساکن کاکوری اور دوسرا اوسکا بیٹا۔ رسول بخش بہت معزز علاقہ دار سرکاری تھا مگر باعث رشوت ستانی ضلع اگرہ سے برخاست ہوگیا تھا اوسکے رشتہ دارون نے جو کاکوری مین تھے جمع ہوکے پولیس پر حملہ کیا اور دو برقندازون کو مار ڈالا چھبیس ۲۶ مین جون کو میجر بینکس صاحب متعلقہ گوالیا کنٹنجنٹ نے مین پوری سے سرھنری لارنس صاحب کو لکھا کہ دہلی فتح ہوگئی چنانچہ بادشاہی سلامیان رزیڈنسی اور مچھی بہون اور چہاونی مین سر ہوئین مگر پھر جلدی معلوم ہوگیا کہ میجر بینکس صاحب کو خبر غلط ملی تھی اور دہلی ابھی تک فتح نہین ہوئی ۲۶ وین جون تک معلوم ہوا کہ بہت سی باغی پلٹنین نواب گنج بارہ بانکی پر فراہم ہوگئی ھین اور کل فوج باغی ضلع اودہ کی وہین چلی آتی ہے لکھنو کے دولتمندون کو سخت تردد ہوا نواب اکرام الدولہ شاہ اودہ کے چچیا خسر جناب گبنس صاحب پاس آئے اور کہا کہ مین اپکو اور اپکے کنبے کو اپنے پاس پوشیدہ رکھونگا ساہ پدری داس اور بنارسی داس نے بھی صاحب ممدوح سے یہی کہا مگر صاحب ممدوح نے بہت شکرگذاری کے ساتھہ انکار کیا اور کہا کہ باغیون کے مقابلہ کے واسطے ہم کافی اور ہر طرح پر مستعد ھین

دو روز بیشتر شروع ہونے محاصرہ کے نواب محسن الدولہ نے بہت گھبرا کے جناب
گبنس صاحب سے کہلا بھیجا کہ باغی اگر مجھکو ہرگز نہ چھوڑینگے اور اول مجھی پر حملہ کرینگے
مجھے اپنے حصار مین پناہ دیجیے صاحب ممدوح نے کہلا بھیجا کہ اگر نواب صاحب کی
خوشی ہو تو وہ معہ اپنے بیٹے اور دو خدمتگارون کے حصار کے اندر آجاوین
اور میرے مکان کے احاطہ مین ڈیرہ کھڑا کر کے رہین مگر نواب صاحب ممدوح
کبھی نہ آئے حالانکہ یہہ معلوم ہوا کہ اونکا مکان باغیون نے کئے بار لوٹا ۲۵ اور
۲۶ تاریخ جون کو کرنل نیل صاحب کی چٹھیات مرقومہ ۱۰ وین اور ۲۲ وین جون
کی الہ آباد سے قاصدون کے ہاتھہ لکھنو پہنچین اونسے معلوم ہوا کہ الہ آباد مین بہر اسپ
اور انتظام ہو گیا اور چار سو گورہ اور تین سو سکھہ معہ دو ضرب توپ فی الفور کانپور کی
جانب روانہ ہونیکو ہین چنانچہ اس خبر کی اطلاع لکھنو سے سر ہیو ویلر صاحب پاس
کانپور روانہ کی مگر اب کیا ہوتا تہا اس تاریخ کے پہلے ہی نانا نے اونکو دغا سے قتل
کر ڈالا تہا۔ اٹہارہوین جون سے کئی چٹھیات بیچارے محصورین کانپور سے لکھنو
آئین ایک تو خاص جنرل سر ہیو ویلر صاحب کی بنام جناب گبنس صاحب تہی
ترجمہ یہہ ہے ترجمہ پیارے گبنس — چھٹی تاریخ جون کو نانا صاحب نے
تمام فوج ہندوستانی کے ساتھہ شامل ہو کے جسنے چوتھی تاریخ بغاوت کی ہمکو گھیر لیا ہے

دشمن کے پاس دو چوبیس منی توپین اور اور مختلف قد کی توپین ہین ہمارے پاس
صرف آٹھ ضرب توپنی توپین ہین تمام باشندگان عیسائی ہمارے ساتھ مورچہ مین ہین
اور دشمن کے ساتھ ہمنے ایک بڑا عجبی مقابلہ کر رکھا ہے ہمارا نقصان بہت ہوا ہے
پس اب ہم مدد مدد مدد چاہتے ہین سر لارنس صاحب کو سلام رقیمہ ایچ۔ ایم۔ ولیر
مرقومہ ۱۴ جون ۱۸۵۷ء ساڑھے آٹھ بجے شب مقام مورچہ گاہ کانپور مکرر انکہ اگر
ہمارے پاس دو سو آدمی بھی ہون تو ہم مفسدونکو خوب سزا دین اور تمہاری
بھی مدد کرین ——— جبیہہ چٹھی لکھنو کو قاصد لیکے پہنچا ہر شخص
کی چہاتی پھٹتی تھی اور بڑا افسوس آتا تھا کہ بیچارے محصورین کانپور کی لکھنو سے مدد
ہونی غیر ممکن ہے کیا کیا جاوے سر ہنری لارنس صاحب لاچار تھے اونکے پاس
اتنے آدمی کہان تھے کہ اپنی بھی حفاظت کرین اور کانپور بھی مدد بھیجین اگر [illegible]
لڑتے تو غالب تھا کہ دونو کام نہوتے ریزیڈنسی بھی قایم نرہتی اور تھوڑے سے
آدمیونکا کانپور پہنچنا بھی سخت دشوار تھا غرض بعد صلاح اور مشورہ
سر ہنری لارنس صاحب نے مدد سے انکار لکھ بھیجا ۲۰ وین جون کو
جنرل ماسٹر صاحب متعلقہ رسالہ ہفتم ترکسواران ہندوستانی نے ایک چٹھی
بطور اپنے صاحبزادہ لفٹننٹ ماسٹر صاحب کو کانپور [illegible] بھیجی تھے بابت

یہہ چھٹی بھی بڑی دلچسپ ہے یہہ اخیر چند سطور ہمارے پاس ہیں جنسے محصورین
کانپور کی اخیر خبر ملی یہہ جو اونپر گذرا وہ سب پر روشن ہے یہہ ترجمہ چھٹی
از جانب لفٹنٹ جی - ای - ماسٹر متعلقہ پلٹن پیادگان ہندوستانی
نمبر ۵۳ بنام اپنے والد ماجد لفٹنٹ کرنل ماسٹر متعلقہ رسالہ ترک سوار
نمبر ۷ از مقام مورچہ کانپور ۲۵ جون وقت شب نواخت گھنٹہ ۸
اکیس روز تک ہمنے اس سخت آگ میں اپنے مورچہ کو قایم رکھا اب
ٹھور نے عہد کیا ہے کہ ہمکو با من و امان الہ آباد پہونچاویگا اور جنرل صاحب
مذکور کی شرائط قبول فرمالی ہین مین بخیریت ہون اگرچہ دو مرتبہ زخمی ہوا
شارلٹ نیو ہیم اور بیلا بلیر نے وفات پائی مین آپکو الہ آباد پہنچکے لکھونگا
خداوند کی برکت ہو ——

جب یہہ چھٹی قاصد کے ہاتھہ ۲۰ تاریخ جون کو لکھنؤ پہنچی اور سر ہنری لارنس
صاحب کو دکھائی گئی اونہون نے اسیوقت بے ساختہ کہا کہ نانا نے ضرور
ہمکو دغا دی ... گی